# فہرست مضامین ردیف وار

# فہرست مضامین ردیف وار

# غلطنامہ جغرافیہ کشمیر حصہ اوّل

| نمبر شمار | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۱ | ۲ | قصا | قضا |
| ۲ | ۵ | ۱۲ | سروپ | سروپ |
| ۳ | ۵ | ۱۴ | عظم | اعظم |
| ۴ | ۵ | ۲۰ | غیر مترکبہ | غیر مترقبہ |
| ۵ | ۶ | ۱ | فلاہ | فلاح |
| ۶ | ۶ | ۲ | ظلالت | ضلالت |
| ۷ | ۱۱ | ۱۱ | ڈونگ | ٹونگ |
| ۸ | ۱۳ | ۲۰ | مراخ | فراخ |
| ۹ | ۱۷ | ۱۱ | پا | یا |
| ۱۰ | ۱۷ | ۱۱ | بر | پر |
| ۱۱ | ۱۹ | ۱۹ | لوگر | یوگر |
| ۱۲ | ۲۰ | ۱۱ | چیر | چینر |
| ۱۳ | ۲۴ | ۱۱ | ہریاسے | دریاسے |
| ۱۴ | ۲۶ | ۲ | بمیان | مسیان |
| ۱۵ | ۲۷ | ۱۸ | بہدواہ | بہدرواہ |
| ۱۶ | ۲۸ | ۱۰ | ڈوگرستہ | دوگرستہ |
| ۱۷ | ۳۰ | ۱ | بیان | میان |
| ۱۸ | ۳۲ | ۱۵ | ہونگے | نہونگے |
| ۱۹ | ۳۳ | ۱ | ہین | ہلیں |
| ۲۰ | ۳۳ | ۲ | مارہتہ | یارہتہ |
| ۲۱ | ۴۱ | ۶ | نام | نام پہ |
| ۲۲ | ۴۷ | ۱۰ | دردگجن | وردگ جن |
| ۲۳ | ۵۲ | ۱۴ | غم | غم دور کرنے |
| ۲۴ | ۵۴ | ۳ | کان | کام دیو |
| ۲۵ | ۶۵ | ۱۴ | سمت ۱۹۷۵ | سمت ۱۷۴۵ |
| ۲۶ | ۶۵ | ۲۰ | ۱۷۶ | ۵۴۰۷۶ |

# غلطنامہ تواریخ کشمیر حصہ دوم

| نمبرشمار | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۵ | ۱۶ | تروشپٹ | تروشٹپ |
| ۲ | ۱۶ | ۱۱ | زمان | زبان |
| ۳ | ۸ | ۳ | کہٹ | گہٹ |
| ۴ | ۳۲ | ۱۴ | بے اثر | اثر |
| ۵ | ۳۹ | ۱ | وزیر آیا | ور آیا |
| ۶ | ۶۰ | ۱۸ | ہمت | ہمت |
| ۷ | ۶۱ | ۲۰ | دلوبیس | پوربنٹس |
| ۸ | ۶۲ | ۸ | تہا | بنا |
| ۹ | ۶۹ | ۶ | جنبردار | خراب |
| ۱۰ | ۷۰ | ۱۲ | اوسس رانی | اوسکی رانی |
| ۱۱ | ۷۱ | ۱۱ | گردنکی | گردنکو |
| ۱۲ | ۸۱ | ۱۷ | بمصدلاق | بمصداق |
| ۱۳ | ۱۰۱ | ۱۶ | طلب کرنے | طلب کرکے |
| ۱۴ | ۱۰۸ | ۱۴ | عہد | عہدہ |
| ۱۵ | ۱۲۸ | ۷ | مردانگی دیتا | دادمردانگی دیتا |
| ۱۶ | ۱۲۸ | ۱۳ | کہ شخص | کہ جو شخص |
| ۱۷ | ۱۳۲ | ۳ حاشیہ | سنہ ۱۵۷۹ع | سنہ ۱۵۷۹ع |
| ۱۸ | ۱۳۷ | ۸ حاشیہ | سنہ ۱۶۰۵ع | سنہ ۱۶۰۵ع |
| ۱۹ | ۱۶۹ | ۱ | بن چکا تہا | نہ بن چکا تہا |
| ۲۰ | ۱۷۳ | ۱۶ | کی کی | کی گئی |
| ۲۱ | ۱۹۱ | ۵ | خوبیون نے | خوبیون سے |
| ۲۲ | ۲۰۱ | ۱۸ | حیدم | ہمدم |
| ۲۳ | ۲۰۳ | ۷ | جی ایس | جی - سی - ایس |
| ۲۴ | ۲۰۴ | ۶ حاشیہ | ۱۸۷۲ع | ۱۸۸۲ع |
| ۲۵ | ۲۰۷ | ۱۲ | ۱۵۱۹ع | ۱۹۱۵ع |

# دیباچہ

ہر چند سب سے اوّل اُس سلطان السلاطین کا نام لینا انسان پر واجب و لازم
ہے کہ جسکے حکم قضا شیم سے انتظام مُلک جسم انسان و حیوان و اہتمام زمین و آسمان
قایم ہے مگر مین کیا اور میری زبان کیا جو ایسے کار دشوار مین دم مار سکون اور ایسے
قادر بیچون و چرا کی توصیف کرون جسکی قدرت کاملہ سے ایک لفظ کُن کے ساتھ تمام
عالم پیدا ہو گیا عقل کتہ رس کی کیا مجال جو اُس صورت گر ندرت کے کارستانون کے
تماشے مین ایک شمہ بھی بتا سکے قیاس اُسکے حال دریافت کرنے مین حیران و سرگردان
ہے گمان اُسکے سوچنے اور سمجھنے مین نگران و پریشان ہے نہ تنکہ کو وہان تک رسائی
نہ ذہن کو اُسکی شناسائی ہے اسمین تقریر کا کام نہ تحریر کا کلام ہے آسمان سے
لیکر زمین تک جو شئے ہے وہی اُس مسبب الاسباب کی قدرت و عظمت کی گواہی
دے رہی ہے * یہ ہیچمدان مور ضعیف **پنڈت حضر گوپال کول خستہ**
ولد **پنڈت رامچندر کول** صاحب ابن مہادیو کول بن پنڈت گو رشہ کول

صاحبان علم وہنر ثریا جاہ وسلیمان قدر کیخدمت مین بعجز وانکسار عرض کرتا ہی کہ والدین
اس خاکسار کے بمعہ وابستگان کشمیر سے جو اصل وطن اُنکا تہا پنجاب مین جا بسے تہے
وہان بمعہ اقربا خدمات سرکار انگریزی ہی انجام دیکر گذارہ کرتے رہے اور بندہ کو
اتفاق نے بہ بہانہ ملازمت پٹیالہ (جو ریاست کہ بہمہ وجوہ فیض بخش و قابل تعریف ہے ہی)
کوہستان شملہ مین پہنچایا پہاڑون کے دیکہنے سے حب الوطنی نے کشمیر دیکہنے کا شوق
پیدا کیا ع حب وطن از ملک سلیمان خوشتر ۔ خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد ۔ میگفت گدا بودن کنعان خوشتر ۔ یکبارگی بمعہ
وابستگان کے کشمیر مین پہنچا جنم بہوم کو دیکہکر بہت خوش ہوا ۔ چند ماہ سیر و سیاحت مین
گذار کر معاش کی تلاش سوجہی جو کہ مقتضائے بشریت ہے اتفاقاً بذریعہ ڈاکٹر جیگور
صاحب میجر پی ڈی ہنڈرسن صاحب بہادر سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ افسر آن اسپیشل
ڈیوٹی کشمیر سے ملاقات ہوئی ۔ اُنہون نے دستگیری فرمائی ۔ چندے وطن مین رہنے
کی صورت نکل آئی ۔ نیز مطبع تحفہ کشمیر کی مینیجری و اڈیٹری ہاتہہ آئی مگر طبیعت وہان
گہبرائی پہر بموقعہ تبدیلی میجر صاحب بہادر موصوف (جو سراپا خلق احسان شریف
پرور رشدر دان مجسم خیر دیاض دوران منبع جود و الطاف مجمع اوصاف واعطاف
ہر دل عزیز و نیک نیت ہین) بتوجہ موجہ معاولے سفید پوش صاحب عقل و ہوش
ارسطو فطرت لقمان حکمت جناب **دیوان اننت رام صاحب** بہادر مدار المہام
خورد و کل سرکار گردون وقار رعیت نواز و ظالم گداز سر مہاراجہ صاحب بہادر والی
کشمیر مین عہدہ اخبار نویسی کل ملک وغیرہ پر ممتاز ہوا ۔
سمت ۱۹۳۱ بکرمی مین اس ناچیز نے ایک مختصر جغرافیہ کشمیر کا لکہا تہا جو کہ مطبع بہار کشمیر
لکہنو مین چہپا تہا اُسکے ناکتفی ہونیکے باعث دل کو یہ شوق پیدا ہوا کہ تواریخ کشمیر

زبان اردو مین جو کہ فی زمانہ مروج اور زود فہم ہے بشمول جغرافیہ کشمیر جو اتنک ہندوستانی
زبانون یا فارسی مین کسی نے نہین لکھا ایسا تیار کرون جسکے پڑھنے سے ناظرین کو
سطح کشمیر کا حال اسطرح پر معلوم ہو سکے کہ گویا وہ کشمیر مین پھر کر سیر کر رہے ہین
اسی غرض سے باماد پنڈت واسو ورصاحب (جو اسوقت فضیلت ولیاقت کے باعث
سپہر علم سنسکرت کے آفتاب ہین) کتاب لاجواب **راج ترنگنی** مصنفہ کلہن
پنڈت کو جو کہ معتبر اور پرانی تواریخ کشمیر ہے ترجمہ کیا اور تواریخ کشمیر نراین کول اور
بیربل کاچرو و مرزا حیدر و گلزار کشمیر و سفرنامہ واین صاحب و مورکرافٹ صاحب
و انسز گایڈ و جمون و کشمیر مصنفہ ڈریو صاحب و نار دران باریر و تاریخ فرشتہ
وغیرہ کتب کو از سر تا پا دیکھا اور بعض ضروری مقامات نیلمت پوران وشارکا
مہاتم و لستا مہاتم و سویم مہاتم کو پنڈت صاحب موصوف کی زبانی بخوبی سُنا
بہت سے اطراف و اکناف کو بچشم خود دیکھا اور مسن آدمیون سے بہت سی باتین تحقیق
کین اور سمت ۱۹۳۴ مین بڑی احتیاط کے ساتھہ بلامبالغہ بہ ترک فضول نسخہ ہذا کو لکھکر
تین حصون مین تقسیم کیا اور نام **گلدستہ کشمیر** رکھا۔ حصہ اوّل مین جغرافیہ
دویم مین حالات تاریخی سویم مین نقشجات رستہ ہا وغیرہ لکھے۔ باقی احوال مفصل اس
عبودیت افعال کا کتب مؤلفہ بندہ گوپال نامہ و بہار گلزار و شگفتہ بہار و مخزن خستہ
معروف بہ گل بہار و سوانح عمری خستہ وغیرہ مین درج ہین۔ مختصر آ یہ ہے کہ سمت ۱۹۳۶
مین یہ خطہ دلپذیر کشمیر چرخ ستمگار سیہ کار و کجرفتار دغا شعار کشندہ شرفاء دستگیر و
معاون جہلا ننگ تفرقہ انداز فتنہ پرداز نے مجھسے چھڑایا اور ایسی جگہہ چند سال کے
لئے پہنچایا کہ اُس دوزخ سیرت کے شرارہ آتشبار نے دل و جگر کو جلایا۔ لیکن پھر بھی
سفاک ظالم کو رحم نہین آتا کہ ہر روز نئے شعبدہ پردازیان دکھاتا ہے۔ طرح طرح

سنہ ۱۸۷۷

سنہ ۱۸۷۹

سہے دل کو چوٹ کہاتا ہی ۵ ہر دم زمانہ داغ دگر گونہ در دہد :: یک داغ نیک نا
شدہ داغ دگر دہد :: اختصار دو حرفی اس داستان پریشان کی یون ہی
۵ حافظ فی الجملہ اعتماد مکن بر ثبات دہر :: کین کارخانہ ایست کہ تغیر
میکند :: ایک ڈاکٹر صاحب نے ایام قحط مین رگ فتنہ پر نشتر مارا ۔ فصد کہولکر خون
غربا او بہارا ایسٹر ہنوی صاحب بہادر کے کشت دل مین قلبہ اشتباہ فساد
چلا ۔ تخم شرارت کے چلتے ہی نخل بحث و عناد اوگا ۔ عہدہ داران سلطنت و اہلکار
ریاست مین تنازعہ اٹہا ۔ فریقین تردید و تنسیخ کرتے رہے ۔ پہر وہ انکے جہگڑتے رہے
ایک طرف وکیل سلطنت قیصری دوسری طرف والی ریاست سرحدی دونون زبردست
نہ وہ کمزور نہ یہہ پست ۔ وہ دیجاہ تو یہ ریاست پناہ ۔ آتشبازون نے آگ تو لگادی
شرارت شعلون کی بہڑکادی ۔ مگر ایک دوسرے پر جب کچہہ پیش نہ گئی دونون قائل و
معقول ہوئے تو اسطرح صلح و گریز کے اصول ہوئے کہ فاعل مفعول ہوئے واقف و مخبر
علیحدہ منکر و مجہول ہوئے ۔ وکیل صاحب نے شطرنج کی چال چلی ۔ ایک حضرت کے ذریعہ
میرے ایک نوکر کی طرف رخ کیا ۔ پہر وہان طرف ثانی کو اپنی شکست سے بچنے کو یہ
موقع ملا کہ سرمہاراجہ صاحب بہادر کا رخ مبارک مجہسے پہیرکے سوار سے پیادہ کرایا تمام
مخبرون مفسدون بانیون کی جگہہ مجہکو سمجہ بہائی کے پہنسایا خیر اندیش کو مخالف نامزد
کہ مات کا رنگ جمایا ۔ ایک طرف نے اخفا کنندہ بتایا ۔ طرف ثانی نے ترغیب دہندہ مخبران بنایا
نہ کسی نے ان الزامون کا ثبوت پہنچایا ۔ نہ اتنا سا انصاف درمیان آیا کہ اخفا کنندہ
ترغیب دہندہ کب ہوسکتا ہے ۔ ترغیب دہندہ یا مخبر کب اخفا کرتا ہے ضدین کب جمع
ہوسکتے ہین پانی مین انگارہ کب رہتے ہین ۔ اگر داد چاہتا تہا تو یہی حکم نفاذ پاتا تہا کہ
ہم دخل نہ دینگے دوسری طرف سے سنتا تہا کہ انکو کچہہ اختیار نہین قسمت یون ہی تہی

الزام کسکو لگاؤن اور کہانتک سناؤن ؎ حافظ لاف عشق وگلہ از یار زہی لاف خلاف ۔ عشقبازان چنین مستحق ہجرانند ۔ تاہم مشکور خدا ہوں جو اپنے ولینعمت کے کام آیا ۔ جو کہ چشمہ فیض ہزارہا خاص و عام ہے ظل الہی و صاحب رحم و احتشام ہے مجھے اسکا بھی بڑا فخر ہے اگر میری جان مین اتنا اثر ہے کہ اسکی تسلیم بجا یا نثار ہونے سے ولینعمت و فرمانروا شاد کام ہوا ۔ دنیا مین انکا نام ہوا ۔ خدا انکا بھلا کرے کہ جنہون نے مہاراجہ صاحب جیسے دہرم آتما کے گوش مبارک کو بہرا ۔ اور اپنا بھلا کیا ۔ دنیا روزے چند و آخر کار با خداوند حافظ ؎ خون بخورم ولیکن نہ جائے شکایت است ۔ روزی مار خوان کرم این نوالہ بود ۔

میرا فرض ہے کہ جناب محامد انتساب سرکار پُرنور لامع النور مہاراجہ راجگان مہاراجہ رنبیر سنگھ صاحب بہادر جی ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ سپر السلطنت انگلشیہ ۔ جنرل عساکر برطانیہ مشیر قیصر ہند اندر مہندر والی جمون و کشمیر و دیغیرہ کی تعریف کرون اور انکے فیاض دیوتا سروپ دریا دل سپری میان پرتاب سنگھ صاحب بہادر ولایق وفایق ارسطو فطرت لقمان حکمت کرم سہم الخصلت جناب دیوان اننت رام صاحب بہادر دستور اعظم و مشیر معظم کی مدح بھی لکھون جنکے الطاف و اعطاف سے ایک عالم کامیاب ہے ملک آباد ہے ۔ جسکا ٹہکانا نہین ہے وہان نقد مراد بکف لاتا ہے ۔ بعض فرمانروایان سلف کی بہ نسبت انکے عہد کو مطابقت کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ انکا وجود با جود غنیمت ہے ۔ اور مشکور و ممنون ہون سرکار گردون وقار ظلم گداز رعایا نواز قیصرہ ہند کا جنکے سایہ عاطفت مین شیر و بکری ایک گہاٹ پانی پیتے ہین اہل ہنر و علم قدر و منزلت پاتے ہین آزادی جیسی نعمت غیر مترقبہ ہر ایک عام و خاص کو برابر نصیب ہے عدالت کی

دروازہ جابجا انصاف دینےکو کہلے ہین - فلاح و رفاہ رعایا کے شب و روز فکر ہی مسافر فرود کے لئے پڑاؤ و رستے وسڑکین مسافرخانہ - ریل - تار - ڈاک وغیرہ بن گئے جہالت و ضلالت کو دور کرکے علم و ہنر سب کے لئے تقسیم ہو رہا ہی - اپنے اپنے گہر مین سبکو عیش و عشرت و خود مختاری حاصل ہی کوئی کیسکا زور آور نہین ؎ بہشت آنجا کہ آزارے نباشد * کسے را باکسے کارے نباشد ** اور کیا تعریف کرون اُسکے نایب السلطنت نواب

وایسرائے و گورنر جنرل بہادر لارڈ مارکوئیس آف **رپن صاحب بہادر**

کی جو اعلی درجہ کے کریم النفس و رحیم القلب عدالت شعار صاحب وقار خوش نصیب و بیدار بخت ہر دل عزیز باتمیز نیک کردار شجاع روزگار سپہر عدالت کے ماہ کامل فلک جود و بذل کے شمس گوہر دریائے بلاغت سرچشمہ فیض و سخاوت ہین ۲۵ کروڑ رعایا ہندوستان جنکی ترقی اقبال و اجلال و تزاید حشمت و اقبال کے لئے دعاگو ہین اور نیکیان اُنکی تا قیام صرت ہندوستان کی تاریخ مین شکریہ کے ساتہہ درج رہینگی - آجتک کوئی نایب السلطنت ایسا نیک نیت ہندوستان مین آیا اور نہ آویگا سلف گورنمنٹ و بل اختیارات ہندوستانیون کا پاس کرکے آپنے ہی شیر و آہو کو ایک گہاٹ پانی پلایا اور کہان تک اوصاف کرون نواب معلی القاب

لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب **سر ایچیسن صاحب بہادر** جنکی نوشیروانی عدالتون اور داد بخشیون نے اہل پنجاب کے دلونکو اپنے اوصاف حمیدہ و خوارق پسندیدہ سے مسخر کیا آگے یہ کس حاکم نے کیا تہا کہ ہر ایک ادنی و غریب کی گذارشون اور معروضات کو بلا روک ٹوک بہ نفیس نفیس سوائے عرضی پرچہ کے سماعت فرماکر داد بخشتے ہین ہر ایک غریب و امیر کی زبان پر آپکی تعریف و توصیف کے کلمات شکریہ کے ساتہہ ورد زبان ہین - اور ہزاران ہزار شکر بجا لاتا ہون جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم پنجاب کا جنہون نے

دو سو جلد کی خریداری اس کتاب کی منظور فرماکر اسکو عزت و مقبولیت بخشی اور
تہ دل سے مداح ہون جناب فیضمآب آقاعے نعمت صاحب مروت منشی
سالگرام صاحب پشاوریہ مالک مطبع آریہ پریس اور اُنکے لایق و ہوشمند جائینٹ
پروپرائٹر لالہ رام داس صاحب کا جنکی مہربانیون سے اس کتاب نے روپ
طبع پائی اور نصف منفعت اسکا مجھکو حق تصنیف مین عطا ہونیکا وعدہ فرمایا خاص کر
مشکور و ممنون ہون جناب میجر لی۔ ڈی ہنڈرسن صاحب بہادر سی۔ ایس
آئی سابق رزیڈنٹ کشمیر اور اُنکے لایق خدادوست لالہ فتحچند صاحب سررشتہ
دار اور پنڈت دامودر صاحب و مہتمان مراسلہ کشمیر کا جنکی مہربانیون اور عنایتون
سے اس کتاب کے لکھنے مین مجھے بہت کچھ اعانت و امداد کتابی ملی اور ممنون
ہون لالہ گنپت رائے صاحب نادہاوو رام سہائے کا جنکی وساطت سی مجھکو شرف نیاز
لالہ سالگرام صاحب کی حاصل ہوئی۔ لالہ سالگرام صاحب ایک نیک نیت
نوجوان اہل ہنر کے قدردان وسیر چشم و زبان کے پورے اور دریادل امیر ہین
انکی دستگیری مجھ مظلوم کے حق مین ایسے وقت ہوئی جبوقت میری حالت
قابل رحم تھی۔ جیسا کہ سید نصر تعلی صاحب مالک نصرت الاخبار دہلی و منشی
دیوان چند صاحب مالک وکٹوریہ پیپر سیالکوٹ و ایڈیٹر صاحب مراۃ الہند نے
بھی بلا رو رعایت میری مصیبت کیوقت حق گوئی مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا۔
بخلاف صاحبان اخبار وظیفہ خواران مثل مکند رام سابق پوتھی نویس اخبار عام
والے کے جنکو اسی جھوٹ لکھنے کے باعث کئی دفعہ عدالت لاہور سے سزا ئین ملین
خداوند کریم کرنل چان صاحب بہادر حال رزیڈنٹ کشمیر کو بھی سلامت رکھے جنکا قدم
مبارک کشمیر مین میرے لئے مسیحائی کر گیا۔

واضح رہے کہ **کلہن پنڈت** نے اپنی کتاب کو آٹھ حصون مین جنکا نام ترنگ ہے
تحریر کیا ہے اور سمت کلجگی جو اسوقت ۴۹۷۶ - اور بکرمی جو اسوقت ۱۹۳۵
اور رتنا کا شالباہن جو ۱۸۰۰ ہے چلا یا ہے کلہن پنڈت کی کتاب کے سموت مین ماترگپت
بلکہ تمام عہدتک صدہا سال کا اختلاف پڑتا ہے اور اسمین بہی شبہ پڑتا ہے کہ
سموت والا بکرماجیت اصل مین وہی ہے جسنے ماترگپت کو بہیجا تہا یا کوئی اَور
اس اختلاف سمت کی صحیح کرنے مین راقم کو بڑی تکلیف سے کوشش و تحقیقات
کرنی پڑے پہلے ہر چند ناکامیاب ہا تہا مگر بعد تکمیل نسخہ ہذا اور بعد تحریر و تقسیم ہونے دو تین جلدون
کے بصد مشکل وسعی اصطلاح کامیاب ہوا کہ دس بارہ نسخے پُرانے تحریر شدہ راج ترنگنیون
کے مقابلہ کرنے سے اور زمانہ حملات حملہ آوران ممالک غیر کے انگریزی و فارسی تواریخون
کے ملانے سے وہ اختلاف و غلطی نکل آئی کاتبون کی سہو تحریر سے بہی اُن مین
بہت اختلاف پڑ گیا ہے جدید و فارسی مورخون نے اسبابات کی بالکل پرواہ نہین
کی ہے بعضون نے ماہ و یوم عہد حکومت راجگان جمع نہ کیا تہا اسلئے فہرست منسلکہ
آخر تفصیلوار درست کرکے لکہی گئی ہے امید ہے کہ صاحبان دانش و بینش اس
کتاب کی غلطیون کو بقول **اَلاِنسَانُ مُرَکَّبٌ مِنَ الخَطَاءِ وَالنِّسیَان**
پر خیال فرما کر بدعاے خیر یاد کیا کرین ۔

# حصۂ اوّل

## جغرافیۂ کشمیر

### وجہ تسمیہ حدود اربع۔ شکل و مساحت خطۂ کشمیر

وجہ تسمیہ کشمیر کی یون بتلاتے ہین کہ اصلین نام اس خطہ کا کشیپ مر تہا یعنی مکان کشیپ رشی کا یہ بہی کہتے ہین کہ قدیم الایام مین اس خطہ کی صورت تالاب کی سی تہی اور ہر طرف اسمین پانی ہی پانی تہا ستی جی یعنی شکتی (قدرت) مہادیو جی کی اسمین سیر کیا کرتی تہین اسلئے اسکا نام ستی سر تہا چنانچہ ان ایام کے نشان کشتی باندہنے کے ابتک کوہستان مین یہان موجود ہین انکو ناؤ کا بندن کہتے ہین بعد اسکے جب کشیپ منی نے جلدیو دیو کو مار کر پانی بذریعہ بارہ مولا اخراج کرکے اسے آباد کیا تو اسی کے نام سے مشہور ہوکر کشیپ مر کہلانے لگا۔ بعضونکا بیان ہے کہ قدیم سے ہی اسکا نام کشمیر تہا کم پانی کو کہتے ہین اسمین سے

ک لیا گیا ہے اور شمیر باہر نکالنے کو کہتے ہین چونکہ پانی اسکا باہر نکالا گیا ہی اسلیے
کشمیر ہوا شاہ بابر کا قول ہے کہ قوم کاش کے نام پر جو درہ سندھ سی یہان لبنے آئی
تہی اسکا نام کاسمیر ہوا بلکہ کاشغر اور کاغان وغیرہ شہر ایسے نام کی اسی قوم کے نام سے
مشہور ہوئے ہین بلتی لوگ اس ملک کو کش چیل اور تبت خورد والے کش چہایا گلگت
والے کشیر کہتے ہین ٭

جغرافیہ والون نے جہان کو پانچ بڑے حصص موسوم بہ بر اعظم مین تقسیم کیا ہی
ایشیا - یوروپ فرنگستان - حبشستان - امریکہ - آسٹرل ایشیا و پولن ایشیا مؤخر الذکر
مابعد ظاہر ہوا تہا بر اعظم ایشیا کا رقبہ ایک کروڑ چہتر لاکھ میل مربع ہی آبادی قریب ۸۳ کروڑ
کے ہی - راس مشرقی سے بحیرہ قلزم تک طول اسکا ۶۰۰۰ میل ہی - عرض شمال سی جنوب
تک ۵۳۴۰ میل ہی - یونانی زبان مین ایشیا بر اعظم مشرقی کو کہتے ہین اسمین ۱۶ ملک ہین
جنمین سی ہندوستان بہی ایک ملک جنوب مین واقع ہی شاستری مین معنی ہندوستان کے
جگہہ ہنود کی ہی شمال مین اسملک کی سلسلہ کوہ ہمالیہ سرحد شمالی اسکی ہی مغرب مین خلیج عرب
دریاے سندھ و مغربی گہاٹ مشرق مین ہند چینی خلیج بنگال جنوب مین بحر ہند ہی طول
اسکا کشمیر سی کنیا کوماری تک ۱۹۰۰ میل عرض کراچی سے سودیا واقع آسام تک ۱۵۰۰ میل
رقبہ اسکا ۱۴۸۷۰۰۰ میل مربع ہی آبادی کل قلمرو انگریزی وریاست ہای دیسی کی تخمیناً
بیس کروڑ بقول بعضے ۲۵ کروڑ شمار کرتے ہین - خاص زبانین اسملک کی ۲۰ - اور ملی جلکر
۱۲۰ بولیان بولی جاتی ہین - ہند کے چار حصہ ہین ۱ ضلاع واقع کوہ ہمالیہ ۲ - اضلاع واقع
میدان گنگا ۳ - میدان سندھ ۴ دکن - مشرق سی مغرب تک اسکی درمیان کوہ وندیاچل
واقع ہی جسکے دامن مین دریاے نربدا بہتا ہی اس دریا کے شمال مین جو ملک ہی اسکو ہندوستان
وشاستری مین آریاورت کہتے ہین جنوبی کو دکن - ہنود کی پرانی تواریخ کے مطابق

ہندوستان کے دس فرضی حصّہ کئے گئے ہین جو کہ پورانون مین درج ہین - سرستی اسمین پنجاب قنوج دہلی تک - آگرہ و اودھ - ترہٹ دریاے کوسی سے گنڈہات تک - گوریا بنگالہ معہ بہار کے - گجرات خاندیس تک اسمین مالوہ کا کسیقدر حصہ بہی شامل ہی - باقیماندہ حصص دکن مین ہین - مہاراشٹ یا ملک مرہٹہ مغربی کنارہ پر - اوڑیسہ مشرقی کنارہ پر - تلنگانہ گوداوری اور کرشنا ندی کے درمیان - دراوری یا تامل کا ملک کینیا کوماری تک کرناٹا جزیرہ نما کی مغربی طرف - اس ہر حصہ کو گھنٹ کہتے ہین - انگریزون نے ہندوستان کو اسطرح تقسیم کیا ہی - احاطہ پنجاب - اودہ - ممالک متوسط - ممالک مغربی و شمالی احاطہ بمبئی - احاطہ مدراس و ریاست ہاے دیسی ہند مین ۱۵۴ ہندوستانی ریاستین ہین جنمین ۱۰۸ مین راجہ لوگ حکمران ہین اور ۴۶ مین نواب وغیرہ ہندوستان کی مشہور ریاستین یہ ہین - اوّل راجپوتانہ ہند کے شمال و مغرب مین ذیل بیکانیر جیسلمیر - جودہپور - بہرتپور - دہول پور - کرولی - جیپور - کشنگدہ - ٹونک - بوندی کوٹہ - جہالاوار - پرتاب گڈہ - بانسوارہ - ڈونگرپور - اودیپور - سروہی - کروہی وغیرہ دوم گجرات ہند کی مغرب مین - گوالیار - اندور - حیدرآباد - وسط مین میسور - ٹراونکور - جنوب مین علاوہ انکے رامپور - چرکاری - شاہگڈہ - چیگڈہ - سرنگا پاٹم وغیرہ -

**پنجاب** مین چونکہ پانچ دریا روان ہین اسلئے اسکو پنجاب کہتے ہین - نام ان دریاؤن کے یہ ہین - ستلج - بیاس - راوی - چیناب - جہلم - صدر مقام اس احاطہ کا لاہور ہی جسکو فرزند سری رام چندر جی نے اپنے نام پر بنام لوپور آباد کیا تہا - پنجاب مین دس کمشنریان ہین اور ریاستین پنجاب کی یہ ہین - نواب پٹودی کمشنری دہلی سے متعلق ہی - دوجانہ - لوہارو متعلقہ کمشنری حصار - مہاراجہ پٹیالہ - جیند - نابہہ - مالیرکوٹلہ - کلسیہ کمشنری انبالہ مین - ناہن - سرمور - کیتہل - جبل - نالاگڈہ کہلور وغیرہ

۲۲ ٹھکر ائیان شملہ مین کیونر تہانہ پنڈی۔ سوکیت۔ جنبہ جالندہر مین فرید کوٹ لاہور مین کشمیر۔ نیپال۔ بہوٹان شمال مین *

ریاست کشمیر بہی احاطہ پنجاب مین کوہ ہمالیہ کے کوہستان بلند کے درمیان ایک وسیع خطہ واقع ہی جو کہ پنجاب کی سرحد شمالی بناتا ہی اور بمطابقت لٹی چوڑ یعنے عرض البلد کے ایشیا کے شہر پشاور۔ بغداد۔ دمشق افریقہ کے غیر واقعہ مراکو امریکا کے جنوبی کرولینا سے ملتا ہی۔ سری نگر ۴۰.۵ ۳ لٹی چوڑ یعنے عرض البلد شمالی اور لانجی چوڑ شرقی ۷۴.۴۸ کے اندر ہی بحساب یونانیان اقلیم چہارم کے اول مین بموجب انتظام صاحبان انگریز پنجاب کے شمال مین گنا جاتا ہی۔ گرینوچ یعنے لنڈن سے ہاری پربت ۷۰.۴ درجہ ۵۹ دقیقہ و ایک ثانیہ پر ہی ان تمام کوہستان نے جو پنجاب وجموں وکشمیر تک پڑتے ہین اسکو ہندوستان سے اور اُن جملہ کوہستان نے جو کہ تبت۔ لداخ وغیرہ تک واقع ہین وسط ایشیا سی جدا کر دیا ہی گویا وسط ایشیا و ہندوستان کے درمیان یا دونون کے متعلق یا سب سی علیحدہ بقولیکہ ستہر اتین لوک سے نیارہ ہی اسکو جاننا چاہئی مگر چونکہ قدیم الایام سی توسل اسکا ہندوستان سے رہا اور قدیم سے باشندہ اِسکے بہی ہنود ہی ہین اور اب بہی ریاست جموں سی جو کہ ہند کی سرحد شمالی مین شمار ہوتا ہی اسکا تعلق ہی اِسلئے ضرور اسکو ہندوستان کے ساتھہ شمار کرنا واجب ولازم ہی اِسکے شمال مشرقی کوہستان لداخ سی چین تک بودہ مذہب اور شمال مغربی مقام گلگت وحصورہ سی روم تک اسلام چلا گیا ہے اور جنوب مین کھوئی ہامہ سے بحر سند تک ہندو مذہب واقع ہی۔ یہ خطہ ہر چہار طرف کوہستان بلند سے محدود ہی گویا خالق نے ان کوہستان کو اسکی حفاظت کیواسطی قدرتی اور مستحکم دیوار پناہ بناکر بطور محصور قلعہ کے بنا دیا ہی *

**حدود اربع** اسکی یہ ہین شمال مین تبت خورد و تلیل - درآور - بلتستان حصورہ - اسکردو - جنوب مین اکھنور - جمون - پونچھ - نوشہرہ - کشتواڑ - بھدرواہ جہلم - گجرات - سیالکوٹ - مشرق مین دراس - زنسکار - سورو - لداخ - مغرب مین اوڑی - پکھلی - گکھڑ - ہزارہ - راولپنڈی - خاص ورہ کشمیر کی حد جنوبی پیر پنجال حد شمالی کوہ ہرمکھ و گنگابل وغیرہ - مغرب مین بارہ مولا - مظفرآباد - مشرق مین عیشمقام وغیرہ - بعض مورخون نے اس خطہ کو دریاے کرشنا گنگا سے دریاے پنجاب تک شمار کیا ہے - یہ ایک بڑا وسیع میدان ہے جسمین بسبب درمیان آجانے اور بہت سے کوہستان کے ہر طرف اور چھوٹے چھوٹے درہ بن گئے ہین ان تمام میدانون اور کریون کی زمین ۶۵۰ میل مربع گنی گئی ہے - میدان پنجاب سے میدان کشمیر ۵۰ اور ۷۵ میل کے فاصلہ پر ہے اس درمیان مین تمام پہاڑ اور انکے درہ واقع ہین - بقول ڈریو صاحب طول کشمیر کا ۸۴ میل اور شمال مغرب سے جنوب مشرق تک عرض اسکا ۲۰ سے ۲۵ میل تک ہے رقبہ اسکا ۱۸ ہزار سے ۱۹ ہزار میل تک مربع ہے بلندی سطح سمندر سے ۵۲۰۰ فٹ سے ادینا اور ۶ یا ۷ ہزار فٹ سے نیچے - شمال مشرق طرف کا حصہ پست تر ہے اوسط سطح ہموار پنجاب کے میدانون سے کشمیر کا ۵۰۰۰ فٹ بلند ہوگا اور ۶۰۰۰ فٹ سمندر سے کوہستان گرد نواح مین سے شمال و مشرقی چوٹیان ۱۸ ہزار فٹ تک بلند ہین اور شمال مغربی آخیر خطہ کی ۱۲ ہزار سے ۱۳ ہزار تک بلند ہین جنوب مغرب کی طرف بڑا سلسلہ پنجال کا جو پنجاب کو کشمیر سے علیحدہ کرتا ہے ۱۴ ہزار سے ۱۵ ہزار فٹ تک اونچا ہوگا اور طول اسکا ۸۰ میل کا ہے خطہ کشمیر کا میدان اسلام آباد کے پاس تنگ بلکہ اسکے نیچے تک صرف ۱۰ یا ۱۲ میل اور سرینگر کے پاس فراخ ہے الغرض حساب

نے طول کوہ نیچال کا ۴۰۰ میل تک لکہا ہے *
شکل اِس خطہ کی منحنے طور پر ہے یا مربع مستطیل بہی اسکو کہہ سکتے ہین - اسکے
اندر کہڑے ہوئے ہین ہر چہار طرف بڑے بڑے کوہستان اور پہاڑ نظر آتے
ہین اور میدان ہین دریا تالاب اور دلاویز درخت چنار سفیدہ وغیرہ کے
دکہائی دیتے ہین *

## آب و ہوا و موسم کشمیر

آب و ہوا اس خطہ کی ازبس تر و تازہ صحت بخش و راحت افزا ہے چنانچہ جو جو
سیاحان نامی و محققان گرامی یہان آئے سب نے شفق اللفظ اسکی آب و ہوا و موسم
و مشہور چشمہ ہائے پُر بہار و انہار و مرغزار بے خار باغات و میوہ جات گوناگون و
سبزہ ہائے نادر و بوقلمون کی تعریف کی ہے شاہان مغلیہ کو بہی اسکے موسم دلکش
و دلاویز جان سے زیادہ عزیز تہے چنانچہ اُنہون نے یہان بہت سے محلات عظیم الشان
و باغات رشک افزاے روضۂ رضوان بنا کر آراستہ و پیراستہ کئے اور خود محو تماشا
ہوئے بلکہ عرصہ ۲۰ سال سے سیاحان انگریز جو تمام ممالک فرنگستان و امریکہ وغیرہ
مقامات دور دست سے اسکی تعریف و توصیف سُنکر بشوق و ذوق تمام بصرف زر کثیر
و برداشت تکالیف و مصائب راہ یہان آتے ہین سیر و سیاحت سے محظوظ و مسرور
ہو کر اسکو زبدۃ الاقالیم بتاتے ہین **بیت** اگر فردوس بر روئے زمین است *
ہمین است و ہمین است و ہمین است * اکثر مریض جو کہین تندرست نہین ہوتے
یہان آکر صحت پاتے ہین چنانچہ عرفی نے کہا ہے **بیت** ہر سوختہ جانیکہ بکشمیر درآید *
گر مرغ کباب است کہ با بال و پر آید * یہ مُلک سطح اب سے زیادہ تر بلندی کوہستان

کے میدانہا ے ہندوستان سی بہت سرد ہے اسکے پچھلے حصہ کے موسم جنوبی فرنگستان
اور کوہستان کے گرد نواح کی آب وہوا ملک ناروے اور پولنڈ واقع یوروپ کی مطابق ہے
ماہ اساڑہ وساون مین اسمین کسیقدر گرمی نمودار ہوتی ہی بموسم گرما مقیاس الموسم
کا پارہ ۸۵ سی ۹۰ درجہ تک اور سری نگر مین کبہی ۹۵ درجہ تک وپہر کسیوقت پہنچ جاتا ہے
اسکی زیادہ کبہی گرمی نہین ہوتی۔ پوس وماگہ مین سردی یہان بشدت پڑتی ہی بعض
اوقات بماہ پہاگن برف باری کے باعث اسقدر برودت ہوجاتی ہی کہ ہوا سے
سرد جو برف سی لگ کر چلتی ہی بدنپر جہان لگ جاوے وہ حصہ سن ہوجاتا ہی ہوا جو
ناک اور منہہ سی دم کے ساتہہ نکلتی ہے وہ مونچہون اور ڈاڑہی پر جم کر موتی کے
دانہ سی بنجاتے ہین اور ہاتہہ پہیرنے سی پگہل کر بہہ جاتے ہین اور دریاؤن پہ
پانی منجمد بستہ ہوجاتا ہی جسکو تل کتر و کہتے ہین اور چہتون سے جو پانی کے قطرہ بہتے
ہین وہ جمکر مثل گزون کے آویزان ہوتے ہین انکو ششر گنیٹہ کہتے ہین اور برف
پر جو بلور سا جمکر لگ جاتا ہی اسکو کٹ کشو کہتے ہین۔ یہ برف جو کشمیر مین برستی ہے
مثل کابل کے سفر نہین ہوتی۔ برف پہلے پہل ماہ اکتوبر مین کوہستان پر وسط
دسمبر کو میدان کشمیر مین برستی ہے اور بیساکہ یا آخیر اپریل تک پڑی رہتی ہے۔
پنڈتان کشمیر نے موسم کو چہہ برابر حصونپہ تقسیم کیا ہی وہ ہر ایک حصہ دو دو ماہ پر شامل ہے
نام انکے یہہ ہین (۱) بسنت جسکو سونتہہ بہی کہتے ہین یہ موسم ماہ چیت وبیساکہ مین
ہوتا ہی چونکہ اسمین کبہی بارش کبہی دہوپ ہوتی ہی اسلئے اسکو گندہ بہار بہی کہتے
ہین۔ (۲) گرشم ماہ جیٹہہ واساڑہ کو کہتے ہین اسمین پوری بہار وقدری گرمی
نمودار ہوتی ہی۔ (۳) دہرات ساون وبہادون کی موسم برسات کو کہتے ہین۔
(۴) ہرد اسوج وکتک کی دونون کو جبکہ خشک ہوا چلتی ہی۔ (۵) ہیمنت مگہر وپوس

جولائی اگست

دسمبر وجنوری

فروری

اسوج

کا نام ہے جبکہ برف باری اور سردی ہو جاتی ہے (۶) ششر ماگھ و پھاگن کی شدت سرما کا نام ہے انہیں دونوں میں خستگی کی نوبت آتی ہے موسم بہار میں سب سے اول پھول بید مشک کا پہر شگوفہ بادام کا پہر تمام درختوں کا شگوفہ ہوتا ہے برسات میں کبھی ترشح کے باعث برودت اور کبھی حبس ہو کے سبب گرمی ہو جاتی ہے اور مچھر۔ پسو کھٹمل وغیرہ جانور بہت ستاتے ہیں خزان میں بھی جو چنار وغیرہ درختوں کے پتے سرخ ہو جاتے ہیں ایک گونہ شگوفہ ہو جاتا ہے کاتک میں شگوفہ زعفران کی سیر ہوتی ہے چنانچہ کسی نے خوب کہا ہے مصرع زعفرانی دیدہ باید راہ ہندوستان گرفت اکثر موقعون پر کشمیر میں سخت زلزلہ آئے ہیں جیسا کہ ۱۱۴۸ھ اور ۱۱۶۰ھ و ۱۲۴۳ھ اور سمت ۱۹۳۴ بکرمی کی شورانگیزی کو آیا تھا (۲) جون ۱۲۴۳ھ میں قریب ایک ہزار دو سو مکانات کے منہدم ہوئے تخمیناً ایک ہزار آدمی مر گئے یہہ زلزلہ نہایت سخت تھا لوگ اپنے مکانات چھوڑ کر میدانوں اور کشتیوں میں پناہ گزین ہوئے اسوقت اس زلزلہ کے سخت اور متواتر صدمات سے دریا کی روانگی میں بھی استادگی پائی گئی ہلتا ہوا دریا کھڑا ہو گیا محرم یا صفر میں ایک ایک دن میں کم سے کم ایک یا دو سو صدمات محسوس ہوئے ایسے وقت پر وبا ہیضہ بھی نمودار ہوتی ہے جیسے سمت ۱۹۱۱ اور سمت ۱۹۲۴ اور سمت ۱۹۲۹ سمت ۱۹۳۳ میں بہت نقصان کیا کوہی دروں اور مرغوں میں زیادہ تر سردی کہ یونیز کسقدر گرمی اور اطراف شہر میں اعتدال موسم ہوتی ہے۔

مقدار دنکا یہاں زیادہ سے زیادہ ۱۴ گھنٹہ ساڑھے تیرہ منٹ تک جو کہ جہتن کی سنکرات یعنی ماہ جیٹھ میں ہوتا ہے اور کم سے کم پونے دس گھنٹہ تک دہن کی سنکرات میں (جو کہ اکثر ماہ پوہ میں پڑتی ہے) گھٹ جاتا ہے۔

پانی کشمیر کے دریاؤں کا عموماً پینے میں آتا ہے لیکن سب سے عمدہ پانی چشمہ شاہی و

مئی
دسمبر

صاف ہی۔ کوکرناگ و نالہ مار و آب گگری بل و تیل بل و اسک ناگ۔ ڈلہرہ بل وغیرہ گاگنا جاتا ہی دریاے وتستا کا پانی علی العموم پیا جاتا ہی دریاے سندہ و ویری ناگ کا پانی نہایت سرد ہی دودہ گنگا وامراوتی کا پانی سفید رنگ ہی۔ تولہ مولہ و گنگہ کا پانی مقدس گنا جاتا ہی*

## شہرت وپیداوار کشمیر

ہر ایک ملک مین یہ خطہ بینظیر مشہور ہے اور سب قومین اسکو بہشت نظیر کہتی ہین ہنود اسکو زمین کا سر اور آنکہین کہتے ہین اسکے برابر کسی ملک کو متبرک نہین سمجہتے۔ اُنکا قول ہی کہ اُنکے تمام تیرتہہ یہان موجود ہین

### شلوک

दिव्यन्त ऊत्तपाताले भूतले चनलानले ।
यानितीर्थानि ति ष्ठन्तिता नि काश्मीरमण्डले २

معنی پاتال مین جو تیرتہہ ہین یا زمین پر جو ہین بہشت مین جو ہین وہی سب کشمیر دیش مین ہین

### شلوک

चक्रभृद्विजयेशादि केशवेशान भूषिते ।।
तिलांशोपि न यत्नास्ति ह्यतीर्थं वहिष्कृतः २

معنی چکدر سیچیشر وغیرہ کشیوا ایشان وغیرہ سی جو زیبا ہی اُسکا ایک تل کے برابر حصہ تیرتہون سے خالی نہین ہے مسلمان لوگ بہی اسکو بہشت نظیر اور باغ سلیمان کے نام سی پکارتے ہین انکی بہی بہت سی زیارتین اور آستان بزرگون کے یہان ہین اُنکا قول ہی کہ حضرت سلیمانؑ بہی یہان آئے تہی بعض کا اعتقاد ہی کہ حضرت موسیٰؑ کا گذر بہی یہان ہوا تہا*

سواے اسکے اسمین بعض راجے اور فرمانروا ایسے گذرے ہین جنکی فتوحات نے دور دور تک وسعت اور نام آوری حاصل کی ضرب اور سکے اُنکے ابتک کریوہ چکدر اُونتی پورہ اور بیج بہارہ کی زراعتون سی کاشتکاری کرتے ہوئے یا بارش کیوقت

نکلتے ہین جوکہ انکی عظمت وشوکت کے شاہد حال ہین چنانچہ فرمانروایان ذیل کے سکہ
راقم نے بہی بچشم خود دیکہے اور میجر ہنڈرسن صاحب بہادر نے ایشیاٹک
سوسایٹی کو بہیجے جنکو ڈاکٹر ہولر صاحب وغیرہ سیاحان نے بہی دریافت کیا۔
شری کریا۔ تورمان۔ پیروزمیان اسکے وقت کی اشرفی بہی ایک سیاح کو ملی تہی۔ شنکر ورما
گوپال ورما۔ سوگندا رانی۔ اونتا ورما۔ چکر ورما۔ پیروہ گفت۔ کہیم گفت۔ ابہی منیو
نندہ گپت۔ بہیم گپت۔ دیدا رانی۔ سنگرام راج۔ ہریراج۔ اننت دیو۔ کولس پیڈ
ہرش دیو۔ سوسل بہیمدلو۔ جے سنگہ۔ اونتی ورما۔ جیاپیڈ۔ راج دیو۔ جی دیو
سکندر بت شکن۔ زین العابدین۔ حیدر شاہ۔ حسن شاہ۔ بہرام شاہ۔ فتح خان
ابراہیم۔ اسمعیل۔ یوسف شاہ چک۔ سکہ گریک بہی یہان ملتا ہے۔ جوکہ غالباً پنجاب
سے پہنچا ہے کیونکہ گریک لوگ یہان نہین آئے سکندر اعظم کے بعد یہ لوگ پنجاب مین
جہلم تک آئے تہے۔ سکہ رنجیت سنگہ وہری سنگہ ومہاراجہ حال کا اسوقت یہان چلتا ہے
انگریزی روپیہ بہی یہان چلتا ہے۔

**عظیم الشان کہنڈرات۔** اونتی پورہ وکرپورہ وامبور ویر سیور وللتا پور۔ ہاری
پربت پانپور۔ رعنا واری۔ نوشہرہ وغیرہ مقامات بہی اسکے جاہ وجلال قدیمی
کے گواہ ہین۔

**ہر ایک طرح** کی موسم آب وہوا وپیداوار یہان موجود ہونے کے باعث یہ خطہ تمام دنیا
کا ایک نمونہ ہے تمام کانین یہان پائی جاتی ہین گو ڈریو صاحب وغیرہ واقفان علم جیالوجی
یعنے کانہا نے لکہا ہے کہ جو کانین یہان ہین وہ اس لایق نہین ہین کہ اُن کے
کہودنے سے سواے زر خرچ شدہ کے کچہہ منفعت بہی حاصل ہو مگر اُنکا ہونا
سب لوگ مانتے ہین۔ **کان مس** متصل عیشمقام۔ نیز بموجب تحریر زونہ راج

مؤرخ دویم راج ترنگنی کے کامراج مین * **کان آہن** موضع شاردصوف واقع وزارت اننت ناگ مین نے ہری مین موضع آدھ ون حصہ مشرقی و شارین کا رخانہ آہن اب بہی موجود ہی * **سنگ وانم** بانہال مین * **سنگ نیلوٹ** برنگ سفید سرخ - زرد وغیرہ دچہن پارہ مین * **کان گچ** بارہ مولا و صفا پور مین * **کان طلا** کامراج مین * **کان بلور** کوہ گوانشہ براری مین اور گنجہ بل مین اِس کان کو اول وقعہ گنہ جیو در نے دریافت کیا تہا حکماء کا قول ہی کہ جہان بلور کی کان ہو وہان ہیرا بہی ضرور ہوتا ہی چنانچہ پنڈت زونہ راج نے اپنی کتاب مین لکہا ہی کہ زین العابدین کو رتن یعنے جواہرات ہاتہہ لگے تہی جسکا نام اُسنے زینہ رتن رکہا تہا اور سمت ١٩٣٩ مین مہاراجہ صاحب بہادر والی حال کو پالگا پاڈر سرحد کشٹوار ولداخ سے نیلم بہی ملا ہے جسنے اُس تحریر کو ثابت کیا * **کان چقماق** بہی یہان ہی گندہاب بہت سی چشمو نسے نمودار ہوتا ہی * **کان زغال سنگ** غالباً پچہی ہامہ مین ہی *

**یہان کے پنڈت** لوگ بڑے بڑے عالم و فاضل حکیم درجہ اوّل و شاعرانِ کامل ہو گذرے ہین جنکی تصانیف و تالیف بڑے قدر و منزلت سے دیکہی جاتی ہین - مہابہاشں کی شرح مصنفہ کیٹہ چارج منجملہ اُنکے نظیر بے بدیل ہی - برتہہ کہتا و راج ترنگنی - چندرہ و یاکرن - نیلہ مت پوران وغیرہ بہی قابل توصیف ہین علم شیو یعنے شیوا فلاسفی اِسی ملک مین اختراع ہوا ہی بڑے بڑے فاضل صاحب تصنیف یہ لوگ ہو گذرے ہین * **مؤرخ** (سورت - ہولا راج - پدمہ مہر کہیم اندر - کلہن - زونہ راج - شر یور - پراجہ بٹ - چہولا کر) **عالمان شیو** (جرورت - لوگہ راج - کہیمہ راج - انبہا گفتا چارج - لکہمن گپت او تپلہ دیو - سوا منند - کلٹ - راہہ گنٹھ - نارائین بٹ - وسہ گپت) *

**عالمان کاو** یعنے شاعری - ممٹ - کیٹ - آلٹ - موکل - آنندردن رتناکر - بانہ بٹ - چندر آچاری - شنکا - برتری ہرنٹ - بلہن - شوہ سوامی - ردیک رینہ - صاحب کول - جی انت - جگدہر بٹ - آنندرازدان - شت کنٹھاچاری - باسگر کنٹھہ پرکاش درش - صاحب رام کول لسہ کاک غنی - گامی - وغیرہ وغیرہ مقبل - مجرم ۰

**پارچات کشمینہ** جو یہان تمام دنیا سے بڑھکر بنایا جاتا ہی ایک خاص چیز ہے ۰ **نقاشی** نقاشان مانی وبہزاد ثانی جو کہ قلمدانون صندوقون اور انگریزی اشیاء مثل لفافہ دانون وغیرہ پر کیجاتی ہی اور دستکاری زرگران بابت نقاشی زیورات وظروف کے چیز کاری - ملمع سازی - نوایجادی - میناکاری - وغیرہ قابل دید ہی ۰

**اناج** ہر طرح کا یہان پیدا ہوتا ہی - صرف چنا اور نیشکر نہین بویا جاتا - **زعفران** بھی ایک خاص چیز ہے - کوٹھہ کوہستان مین پیدا ہوتی ہی - چاول ۴۶ قسم کے باقی اجناس گال - ارزن - مونگ - شنگ - واری ہوٹھہ مٹر - ماش - کروتھہ - شوت وغیرہ - ۲۸ - اقسام کے ۰۱ کپاس - افیون - شہد ۳ قسم کا ۰ روغن زرد - پشم گوسفند - پرگلگی ابریشم وغیرہ یہانکی پیداوار ہی - گندم پنجاب کی کنک سو کسیقدر گرم ہی - درختان میوہ دار ۲۶ جنمین سے انار - انگور - ناشپاتی - امرود - سیب - بہی - آلو بالو - زرد آلو گلاس - سیرہ - بادام - توت - چہار مغز - شفتالو - عناب - پستہ مغز - آلوچہ عام ہین ۰ بید مشک - بید - چنار سفیدار - بڑے بڑے درخت ہین انکے سواے ۳۶ - درخت میوہ دار اور ۶۷ بے میوہ جنگلون مین ہوتے ہین - دیودار - سنگل - کیلون چیل وغیرہ کے درختون کی چوب عمارت مین لگتی ہی - امرود ۷۲ قسم کا جنمین سی عنبری اعلی قسم کا ہوتا ہی - انگور ۲ قسم کا - بہی ۳ قسم - آلو بالو مع گلاس ۲۰ - انار ۶ - توت ۸ - زرد آلو

شفتالو ۳ - بادام ۳ قسم کے ہوتے ہین سمت ۱۹۴۳ بکرمی مین انگور فرانسیسی بہت اقسام کے اور انگلستانی بھی یہان بوئے گئے سمت ۱۹۳۳ مین گیاہ ہ پس بھی بویا گیا - ادویات ۲۷ قسم کی یہان ملتی ہین جرند جانور ۲ قسم کے جنمین سے شیر گوزن مارخور کیل سگ دریائے - موش جنگلی - گورخر - آہو - روباہ - پرند بھی ۴۷ قسم کے منجملہ جنکے جل - قمری - مرغ زرین - عقاب - کبک - بلبل - ودر - کبوتر - مینا - فاختہ - ہزار داستان وغیرہ خاص ہین - گوزن کے سینگ سیاح لوگ اکثر لے جاتے ہین - سگ وموش جنگلی وروباہ وپرندہ نیل کے پوست سے عجیب وغریب پوستینین تیار ہوتی ہین اور اکثر پرندون کو انکی خوش بیانی وعذب اللسانی خوش آیندہ آوازین سننے کو بعض شوقین لوگ پالتے ہین یہان کے دریاؤن مین **مچھلیان** ۱۳ قسم کی ملتی ہین *
**شالباف** لوگ جورہ کانی جورہ قدوار - جورہ شاہ پسند - قصابہ متن وار - قصابہ الوان دار - جامہ دار - قصابہ چہار باغ بنتے ہین رفوگر قصابہ - رومال - جورہ کنج دار - جورہ حاشیہ دار - جوغہ - گلوبند - دامان لباس ہیم صاحبان کاڑہتے ہین **چکین** دوز رومال ہے چکن سادہ نیم زری طاقین حاشیہ سوزنی چکینی - کلابتون آستین دار بناتے ہین **زرگر** دستونے - بازوبند - گوشوارہ - کنٹھہ مال - سرپیچ بیرلی - انگشتریان - دور جیغہ دانی - اننت - وتر - بالیان - حلقہ بند - دورہ ہرد - ترہجی - حلقہ گلو - سوکھہ کلہ پوش - سنگہ تعویذ - تعویذسر - لونگ - چارگل ڈیکہ ٹیکہ - چنیاکلی - ترلو - پوشہ باوٹ - دال ہرو - آبخورہ ہے نقرہ وطلا - صراحی - پیالہ - نمکدان - قبلہ نما بناتے ہین - آہنگر ہر ایک قسم کا سامان حرب وآہنی اشیا وقفل بند وقہلے ولایتی تیار کرلیتے ہین *

کشمیر مین مشہور ہے کہ گندم شاہ آباد - شلغم ہری پور - برنج بنپورہ واقعہ پرگنہ دیوہ سر -

ساگ پانپور۔ روغن لتہ پور۔ جغرات ہرہ پور واقعہ شوپیان۔ برہ ننده پور۔ میر بحری۔ دال خام پور پرگنہ شاہ آباد۔ تنباکو مقام جے ہوم وبرہی وارہی۔ انگور ریپور واقع پرگنہ لعل نہایت عمدہ اور لایق تعریف ہوتا ہی۔ پالو کشمیری بہت مضبوط وخوبصورت ہوتے ہین۔ یہ تمام باتین باعث شہرت کشمیر ہی۔

# مضافات کشمیر

مضافات سے مراد اُن مقامات کی ہی جو جو متعلق کشمیر ہین وہ یہ ہین۔ کشتوار۔ بہدرواہ پونچھ۔ تبت خورد یعنے لداخ۔ گلگت۔ اسکردو۔ پرگنات لداخ ۷ ہین۔ لداخ لامیرو یا سمین۔ ٹانجی۔ لوبراہ۔ رُوکشو۔ جنبہوٹ۔ پرگنات اسکردو۔ سکرہ۔ اسکردو۔ کرس۔ کہپلو۔ تولٹی۔ خرسک۔ روندو۔ برکونہ۔ دراس۔ کرگل۔ سورو۔ تلیل۔ پرگنات گلگت پونیال۔ دلیل حصوہ۔ چلاس۔ کرنج۔ لوٹن۔ جمون جو اسوقت اس خطہ کا دارالسلطنت ہی۔

# جمون

جمون کو راجہ جامبو لوچن نے جو کہ حضور مہاراجہ صاحب کے بزرگون مین بعہد سلف ہو گذرا ہے اپنے نام پر آباد کیا تہا۔ یہ شہر دارالسلطنت دولت کشمیر وجمون کا ایک چہوٹی سی پہاڑی کی چوٹی پر آباد ہی اسکی پہاڑی کے نیچے جنوب وشرق رویہ شہر سے بفاصلہ ۴۰۰ فٹ دریا ہے توہی جو کوہستان بہدرواہ چنہنی کے کوہ سیوج کے چشمہ واسک ناگ سے نکلا ہی بہتا ہے اور جمون کے آگے تخمیناً ۴ کوس تک بہکر دریاے چناب مین ملتا ہے جمون کے نیچے پاٹ اسکا تخمیناً ۸۰ گز کا ہے

اسپر سمت ۱۹۳۳ مین بغرض عبور شہزادہ پرنس آف ویلز اور سمت ۱۹۳۹ مین واسطے عبور جناب لفٹنٹ گورنر پنجاب* کے چوبی پل بنایا گیا تھا - کوہ جمون آغاز کوہستان مین واقع ہی یہ مقام سیدان پنجاب سی ۲۰۰ یا ۳۰۰ فٹ اور سطح سمندر سی ۲۰۰۰ فٹ بلند ہی دریا توی کی اس پار سی گاڑیون بگھیون وغیرہ کا راستہ ختم ہو جاتا ہی اس شہر کے تین دروازے ہین - گمٹ - جوگی و شیر انوالہ - بازارون مین گول تپہرونکا فرش ہی دروازون سے گہاٹیان نیچے اُترتی پڑتی ہین اور آمد و رفت مسافرونکی رپورٹ اور ذکات لکھی جاتی ہے ؀

**منڈی** محلات شاہی کا نام ہی جو کہ دریا توی کیطرف بنے ہوئے ہین - منڈی کے باہر کو تالاب کے کنارہ مندر گدادہر جی جو مہاراجہ صاحب نے سمت ۱۹۳۹ مین بنوایا اوسی سے ملتے ہوے مکانات دیوان صاحبان ہین اور دوسری طرف کو ڈاکخانہ و تار گہر سمت ۱۹۳۳ مین میگزین کے پاس پریڈ کی ایک طرف کو ایک بڑی عالیشان عمارت موسوم بہ عجایب گہر بغرض فروکش ہونے **شہزادہ پرنس آف ویلز ولیعہد انگلستان** کے بہت وسیع عظیم الشان بنائی گئی ہے جسمین اب حضور مہاراجہ صاحب بہادر اکثر دربار منعقد فرماتے ہین اسکے محاذ مین ایک میدان وسیع اور عقب مین تالاب عمیق اور پائین مین حضوری باغ بنا ہی اسکے جنوب کیطرف تہوڑے سی فاصلہ پر مندر سری رگھناتھ جی کا جسمین اور بہت سی مندر اور سمادہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کی بنی ہے سمت ۱۹۳۹ مین ایک مندر شوجی کا بھی بنا - یہ سب مندر مہاراجہ رنبیر سنگہ جی بہادر نے اپنے عہد مین بنوائی ہین ان مندرون مین سوا لاکہ مورتی سالگرام کی استہاپن کی گئے ہین اس مندر مین مسافرون اور غریبون کو تین روز تک سدابرت ملتا ہے اس مندر سے اوپر کو دوسرا سے ہین اُس سے آگے ذکات خانہ آگے

*نام تحسین سر ایجرٹن

جاکر دہنی طرف کو کنک منڈی اور ار دو بازار اور قدیمی شو ودالا اور سامنے کو
دوسری راستہ مدرسہ ومطبع بدیا بلاس - آگے جاکر پرانی منڈی یعنے جہانکہ محلات
راجگان سلف تہی بنا کردہ راجہ مالدیو اور مندر رگنا تہہ جی سے دہنی طرف کو ایک
تالاب ہی جسکا پانی پیا جاتا ہی آگے بڑہکر روشن شاہ کی قبر ہی جسکو لوگ مانتے ہین
اسکے درمیان آجانے سے بازار تنگ ہوگیا ہی - پہر گمٹ دروازہ ملتا ہی - جہان
توپخانہ وچہاونی فوج ہی - ومندر کے سامنے جانے سے بارکین ملتی ہین - جہان
انگریزی فروکش ہوتے ہین اور اُس سے آگے جوگی دروازہ جہان چہاونی فوج
اور مرگہٹ مُردگان ہنود کی ہی - سوائے اِنکے مندر ہائے دیوان صاحبان و میان
صاحبان وسرداران ومقبرہ پیر مٹہا مستری خانہ بیگم کی حویلی پمپ آب کش رانی کا
تالاب وغیرہ مقامات مشہور ہین - شہر کے باہر ہر طرف ایک جنگل ہی - جسکو جہڑی کہتے
ہین پہر ہاسے توی کے اُس پار قلعہ باہو ہی جسمین کالی کا مندر ہی - **وشنو دیوی**
اور پرمنڈل جمون کے متعلق دو تیرتہ ہین - جنکو مہاراجہ گلاب سنگہ نے بنوایا تہا *
پانی اور لکڑی کی جمون مین بہت قلت ہی پانی توی کا شہر مین پہونچانیکو ایک پمپ
لگو لیا گیا ہی رقبہ شہر کا ایک میل مربع ہوگا اور آبادی قریب ۳۰ ہزار آدمیون کے رقبہ
علاقہ جمون کا ...۸۰۳ میل مربع سات وزارتون پر منقسم ہی - نام اُنکے یہ ہین *

| نمبر | نام وزارت | رقبہ بیگہا گہانو | تحصیل | پرگنات | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | جمون خاص یا رنبیر سنگہ پورہ | ۶۸۶۴۵۰ | ۴ | ۳ | وزیر وزارت رنبیر سنگہ پورہ مین رہتا ہی |
| ۲ | جسروٹہ | ۴۵۹۱۵۹ | ۲ | ۱۲ | |
| ۳ | رام نگر | ۶۵۹۴۴۰ | ۴ | ۳۰ | |

| کیفیت | پرگنات | تحصیل | رقبہ گھمانو | نام وزارت | نمبر |
|---|---|---|---|---|---|
| سمت ۱۹۳۴ مین اسمین سے | ۶۶ | ۶ | ۳۶۰۳۶۵ | اودہم پور | ۴ |
| ایک دوسری وزارت اسمی | ۲۱ | ۳ | ۲۱۳۵۹۰ | ریاسی | ۵ |
| کشتوار علیحدہ ہوکر قایم کی گئی ہے | ۱۹ | ۳ | ۳۴۱۴۶۶ | نوشہرہ | ۶ |
| | ۱۸ | ۳ | ۹۱۱۴۴۳ | بہناور | ۷ |

کل علاقہ جمون وکشمیر کامل کر بقول ڈریو صاحب انگلنڈ اور ویلز سے کچھہ کم نہین ہے رقبہ کل اسکا ۶۸ ہزار میل مربع ہے۔

# چناب کے مشرق مین یہہ مقامات مشہور ہین

بسولی سرائیکدن کی منزل پر بلاور جہان راجگان بلاور یہ و بسولی رہتے تہے - بسولی سمت ۱۹۳۹ مین میان امر سنگہ صاحب فرزند اصغر مہاراجہ صاحب کو بعوض بہدروا بموجب ناراضگی زمینداران جاگیر مین دی گئی ہے - بلاور سے مغرب مین رام کوٹ چند میل پر یہ مقام مہاراجہ صاحب کی شہزادی کو بطور جاگیر جہیز مین ملا ہوا ہے اسلئے جسوالون کے قبضہ مین ہے اسکے پاس مانکوٹ ہے اسمین ایک قلعہ ہے۔ رام نگر رام کوٹ کے شمال مین ۲۷۰۰ فٹ سطح سمندر سے بلند یہان کشمیری مسلمان بہت رہتے ہین اور شالبافی کا کام کرتے ہین - اودہم پور سطح سمندر سے ۲۰۰۰ فٹ بلند اسکو میان اودہم سنگہ* نے اپنے نام پر آباد کیا تہا - اسمین ایک بازار چند مکان محلات سرکاری و جیلخانہ بہی ہے - کرمچی چار میل پر - یہان پہلے بہٹیال ذات کا رئیس تہا اور تخت جمون کو دو ہزار روپئے سال اور دس سوار باج دیتا تہا سمت ۱۹۱۱ مطابق ۱۸۳۴ع کے مہاراجہ گلاب سنگہ نے اسکو بزور شمشیر دبا لیا پر منڈل سے

*میان اودہم سنگہ صاحب مہاراجہ صاحب حال کے بہائی تہے۔

خیند میل پر دو تالاب ہین سر وہین سر آدہ میل لمبا اور پاؤ میل چوڑا اسکے کنارونپر آموں کے درخت ہین اور سر وہین والے میان لوگ آباد ہین - ہان سر پون میل لمبا اور آدہ میل چوڑا پہاڑیون سے محدود ہی *

# چناب کے مغرب مین یہہ مقامات مشہور ہین

اکہنور جمون سے ۴ کوس دریاے چناب کے کنارہ پر یہ قصبہ بہت پرانا ہی - ایک پرانے مندر کی کہنڈرات یہان موجود ہین کہتے ہین کورو پانڈون کیوقت یہ ایک بڑی ریاست تہی اسمین ایک قلعہ بہی موجود ہے یہان سانپ بکثرت ہوتے ہین سنا گیا کہ پانڈون نے بہی اس قصبہ کے راجہ کے پاس پناہ لیکر بعدازان اسکو تباہ کیا تہا - لکڑی یہان دریا سے پکڑی جاتی ہے - یہان کے راجگان سلف کی بیدگیری اور گرنی کی نقاشین بہت مشہور ہین بہمبر ۱۸ میل آگے راجوڑی یا رام پور ۳۰۹۴ فٹ بلند ہے اور پونچہ سے ۴۸ میل کے فاصلہ پر کشمیر کے رستہ مین واقع ہی کشمیری لوگ اسکو راز و بیر کہتے ہین قدیم الایام مین یہ ایک خود مختار ریاست تہی اور بعض فرمانروا اسکے مثل راجہ سنگرام پال کے کشمیر کے باجگذار تہے یہ مقام کشمیر کا دروازہ شمار ہوتا ہی و ہاں کے راجپوت راجاؤن کو اورنگزیب نے مسلمان کیا تہا پہر ۱۸۴۶ء مطابق سمت ۱۹۰۳ مین مہاراجہ گلاب سنگہ نے اسکو فتح کر لیا اوسی پر وہان کے رئیس وسط ہند کو چلے گئے جہان انہون نے ۱۸۵۷ء کے غدر مین سرکار انگریزی کو اپنی خدمات لائقہ سے خوش کر کے ضلع کانگڑہ مین ایک ریاست حاصل کی شہنشاہان مغلیہ کشمیر جاتے ہوئے یہان فروکش ہوتے تہے - شاہی عمارات ومحلات عام خاص مسافر خانہ مندر اور بازار اسکے دو گرم چشمہ تتو پان جو اسکے مشرق مین ایک ڈنکی منزل پر ہین

قابل دید ہین میرا ایک قصبہ کلان ہے - پونچھ سے ۳۳۰۰ فٹ بلند اسوقت جمون
کے محفوظہ و محروسہ ریاست ہی اسکے والی **راجہ موتی سنگہ** برادر والی
کشمیر حال ہین - یہ قدیمی اور پرانا خوبصورت قصبہ بناکردہ راجہ باک و راجہ للتادت
تواریخ سے ثابت ہی کہ تابع کشمیر تہا تخمیناً ۴۰ سال کا عرصہ ہوا کہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب
نے اس طرف کو معہ اور آقلیجات کے بزور شمشیر فتح کیا تہا اس قصبہ مین قریب
پانسو کے مکانات ہونگے ایک ندی اسکے نیچے بہی بہتی ہی - بہدرواہ مین چہ
سات سو مکانات اور قریب تین ہزار آدمی کے آباد ہونگی - تین یا چار بازار بہی
اسمین ہین ایک ندی کی نہرین شہر مین چلتی ہین چونکہ اسمین میوہ جات بہی بہت
ہوتے ہین کشمیری لوگ جو اسمین آباد ہین اسکو چہوٹا کشمیر کہتے ہین یہ قصبہ سطح سمندر
سے ۵۴۰۰ فٹ اونچا ہی اسمین گورکہی لوگ بہی رہا کرتے تھے پورانے راجاؤنکی
تعمیرات کے کہنڈرات اسمین ابتک موجود ہین ان راجاؤن کی ذات چمبیا اور
کلو کے راجاؤن سے ملتی ہی یہ شائد ۱۸۱۸ء مین یہان تہی جسکو ۷۰ سال کا
عرصہ گذرا جمون سے یہ قصبہ ۹۰ میل کے فاصلہ پر ہے - کشتوار سری نگر سے
۱۰۲ میل کے فاصلہ پر ۵۰۰ ۵۴ فٹ بلند جمون سے براہ بہدرواہ ۱۲۹ میل ہے
اسکا میدان قریب ۴ میل لمبا اور ۲ میل چوڑا ہے یہ ایک چہوٹا سا قصبہ ہی اسمین
کشمیری شالباف اور ٹہکڑ لوگ جو اکثر گدے ہین آباد ہین وزیر شب شر کے
مکانات بہی یہان ہین - اسمین ایک چہوٹا سا قلعہ واقع ہے - آب وہوا کسیقدر
بہدرواہ کے موافق ہی - مگر برف جو اسمین پڑتی ہے ٹہرتی نہین - میوہ اسمین
بہی بہت ہین اسکے پہلے راجپوت راجہ خود مختار تہی جسکو سید شاہ فریدالدین
نے مسلمان کیا اور اورنگزیب نے اس راجہ مسلمان شدہ کو سعادت یار خان کے

نام سے ملقب کیا آخرین راجہ تیگ سنگہ موسوم بہ سیف اللہ خان فرمانروا
ہوا اسکے وزیر لکھپت نے اُس سے ناراض ہوکر مہاراجہ گلاب سنگہ کو ترغیب
دی کہ اس قصبہ پر قبضہ کرلین مطابق اسکے مہاراجہ گلاب سنگہ نے اپنی فوج جو
قلعہ ڈوڈی مین پہنچائی راجہ مذکور لاہور کو بہاگ گیا اور مہاراجہ گلاب سنگہ نے
اُسپر قبضہ کرلیا پہر ۱۸۴۵ء مطابق سنہ ۱۹۰۱ کے بموقع جنگ شیخ امام الدین وزیر
لکھپت بہی مارا گیا۔ رام نگر جمون سے ۴۲ میل سطح سمندر سی ۲۷۰۰ فٹ بلند ہے
یہ مقام میان رام سنگہ صاحب فرزند دویم مہاراجہ صاحب کی جاگیر ہے *

یہ تمام کوہستان و علاقجات جمون ڈوگر کے نام سے مشہور ہین۔ وجہ تسمیہ اس لفظ
ڈگر کی یہ ہے کہ سروین سر اور مان سر جو متبرک دو چشمہ ہین اُنسے یہ نام لیا گیا ہے
کیونکہ ڈوگرتہہ شاستر مین دو متبرک کو کہتے ہین جسے انکا نام ڈوگرتہہ دیش ہوا
اور باشندون کا ڈوگری نام پڑا یہ قوم بہی آریا کی ایک شاخ ہے انکی ذاتین
بہی ہندوستان کے موافق ہین ڈوگری راجپوت پست قد ہین انکی
اوسط بلندی چار پانچ فٹ تک ہے رنگ انکا بادامی رنگ سے ذرا ہی سیاہ
مونچہین و ڈاڑہی چڑہی ہوئی رکھتے ہین طامع اور کسیقدر تنگدست پہلی فراخ حوصلہ
اور پہر خوف کہانیوالے آرایش بدن کے شایق ظاہری نمود کرنے مین تیار
بہادر دولاور و ہاکش و محنتی ہین۔ میان لوگ راجاؤن کی نسل مین سے ہین
ٹہکر لوگ معلوم ہوتا ہے کہ اصلمین ہندوستان کے ٹہاکرون سے کچہہ تعلق رکہتے
ہون جو کہ اب زمینداری کرتے ہین مگر بعض ٹہکرون کی اصل میان لوگون سے
تہی جنہون نے زراعت اختیار کی وہ ٹہکر ہوگئے۔ میان لوگ مثل کشمیری پنڈتون
کے تجارت اور زراعت کو پسند نہین کرتے اور بخلاف انکے مستورات کا ستر رکہتے ہین

اور جنگی ملازمت مین خوش رہتی ہین لڑکی کو مار ڈالنا انکی قدیمی رسم تہی جس رسم بد
کو مہاراجہ گلاب سنگہ نے سمت ۱۹۰۳ مطابق ۱۸۴۶ء مین بند کردیا - انکی عورتین سنتی
بہی ہوتی تہین - اصل مین یہ لوگ راجپوت ہین جس جس مکان مین یہ لوگ رہی
اسی کے نام سے انکی ذات مشہور ہوئی مثلاً مہاراجہ صاحب جمون مین رہی
وہی جموال کہلاتے ہین جو جیبہ مین ہین وہ جیبال اسیطرح سمبیال - بہندرال
بہڈوال وغیرہ - کہانا ایک دوسرے کے ہاتہہ کا کہا لیتے ہین بلکہ بعض اوقات
جہینوروں اور سکہروں کے ہاتہہ کا بہی مگر حقہ صرف اپنے فرقہ کا پیتے ہین درجہ
نشست کیواسطے بموقعہ شادی متعلقہ مہاراجہ صاحب مین آپسمین نہایت
فساد و تنازعہ کرتے ہین - ان میان لوگون مین سے جنے زراعت کرنی اختیار
کی وہ کمذات شمار ہوکر ٹہکرون مین ملگیا جیسا کہ فرقہ منہاس جو جموالون کے بہائی
ہین - بلکہ بعض ذاتین ٹہکرون کی ایسی ہین جنکے بزرگ میان لوگ تہے وہ یا تو زراعت
کرنے لگے تو ٹہکر ہوگئے یا انہون نے کسی برہمن کو دکھ دیا یا مارا تو اس برہمن کی ہتیا
انکو لگی اُسکے ستانے یا خوف سے انہون نے اصل ذات وگہر کو ترک کرکے نقل مکان و
ذات کیا اور اس برہمن کو اپنا دیوتا بنا کر ماننا شروع کیا زیادہ تر اس قسم کے
ٹہکر اور مسلمان بہی اسملک مین ہین اسلیئے یہان رسم پاٹہہ پڑہنیکی برہمنون
مین ابتک موجود ہی یعنے جب کسی برہمن پر کوئی زیادتی ہوتی ہی وہ فوراً درخت
پر چڑہکر آب ودانہ ترک کرکے خودکشی پر تیار ہوجاتا ہی - چونکہ یہ قوم یہان سابق
مین دخترکشی کرتی تہی اسواسطے برابر کا ناطہ شادی کو انہین نہ مل سکتا تہا اسلیئے
اپنے سے نیچی ذاتون مثل رگوال - چارک - لنگہی - ریال - سلاہریہ وغیرہ
کی دخترون سے شادیان کرتے تہے چنانچہ ابتک وہی رسم چلی جاتی ہی مگر چونکہ

اب وختر کشی نہین ہوتی اسلیئے یہان لوگ باہم ناطہ کرنے لگے ہین بلکہ کوہستان کانگڑے سے کیطرف بہی امن و امان ہونے کے سبب شادیان کر لیتے ہین اسیطرح سے یہ ناطہ میان لوگون کے جاڑک وغیرہ اکاہرہ ٹہکرون کی بیٹیون سے شادی کرلیتے ہین اکارہ ٹہکر وہ کہلاتے ہین جو کہ اپنی بیٹی چارکون ساہا ہرلیون وغیرہ ناطہ ہے میان لوگون کو دیتے ہین اور خود اپنے سے نیچی ذات دوہرہ ٹہکرون کی شادی کرتے ہین اپنی ذات مین شادی نہین کر سکتے اسلیئے ٹہکر لوگ ایسے بموقعہ شادی بعوض دخترون کے دو دو سو بلکہ زیادہ تر روپے لیتے ہین اور بوڑہے بوڑہے ہو کر یہ لوگ شادیان کرتے ہین جبکہ وہ چالیس برس کے ہوتے ہین تو عورت انکی ہنوز طفل نابالغ ہوتی ہے جس سبب سے بہت خرابیان ظہور مین آتی ہین اسیطرح ڈوگرے ٹہکر یہاڑی ٹہکرون سے اور وہی گدیون اور جیر والون اور خسون سے ناطہ کرتے ہین گویا نہایت کمذاتون کی نواسیان میان لوگون کے گہر پہنچتی ہین۔ اور آخیر ذاتون کو سیگہہ وڈوم وغیرہ ذاتون سے بہی پرہیز نہین ہوتا۔ میان لوگون کی رعایتین فرمانروا کے حال کو بہت منظور ہین جو سپاہی اس ذات کے نوکر ہین انکو سب سے اچہی ویتہ پا ملتا ہے بعوض خون کے انکو خون معاف ہے بلکہ قوم چارکون کو بہی خون کے عوض پہانسی نہین دیا جاتا اسلیئے کہ انہون نے اپنی ایک نواسی قوم جموال کو اسوقت جبکہ ایک زمانہ مین رکوالون نے تمام جموالون کو مار کر حکومت اپنے ہاتہہ مین کر لی تہی رکوالون کو مار کر راج دلادیا تہا۔ اسوقت صرف وہی ایک جموال باقی رہ گیا تہا۔ جسکو بسبب ہونے دیوانہ صفت رکوالون نے نہ مارا تہا۔ میان لوگون کے گہرون کے اندر سپاہی بہی نہین جانے پاتا۔ انکو جاگیرین بہی ملی ہوئی ہین۔ فوج مین

افسریان بہی عموماً انہین کو ملتی ہین - بموقع شادیون کے مہاراجہ صاحب انکو اپنے برابر بٹہاکر ضیافت کہلاتے ہین اور پوشاکین دیتے ہین - انکو اختیار ہی خواہ کتنی شادیان کرلین اور خواہ سواے اپنے ناطون کے لوگونکو مثل برہمنون ٹھکریون ٹہکدرون جہینورون مسلمانونکی عورات کو بہی گھر مین بطور زوجہ کے ڈال لین اُسکے شکم سے جو اولاد ہو اُسکو ستر ورہ کہتے ہین اصل میان اُسکو جے دیو* نہین کہتے نہ وہ باپ کی ورثہ کا وارث بموجودگی اصل اولاد کے ہوسکتا ہی سابق مین میان لوگون کے سامنے دیہات مین اور کوئی ذات کا آدمی چارپائی پر بیٹھنے یا حقہ پینے کا مجاز نہ تہا ان لوگون کے گہر اکثر جنگلون مین بستیون سے علیحدہ ہوتے ہین تاکہ اُنکا بہید کسیکو معلوم نہ ہوسکے - چہبال اور جوڑی مین جسرال لوگ جو کہ راجگان بہمبر مسلمان شدہ کی اولاد مین رہتے ہین - سابقاً یہ لوگ مالی وغیرہ قومون ہنود کی دخترون سے شادی کرلیتے تہے باوجود مسلمان ہونیکے انہون نے یہ طریق ورشتہ نہ بدلا تہا مگر مہاراجہ صاحب حال نے اس رسم کو بند کردیا ہے لیکن یہ مسلمان لوگ ابتک برہمنون کو مانتے ہین شادیون مین اوّل برہمنون سے رسوم ہنود کو پورا کرالتے ہین پہر مسلمانی طریق سے نکاح کرلتے ہین بعض کے گہر و نمین ابتک ٹہاکور بہی موجود ہین - قبرین بہی راجگان بہمبر و رجوری برہمنون سے ہی کہدوالتے تہے - مگر ایکدفعہ موسم برسات مین برہمنون نے تنگ آکر ایک ہی وقت بہت سی قبرین کہود رکہین تاکہ بروقت مرنے مسلمانون کے انکو وقت نہو اسلئے انکی یہ بیگار معاف ہوگئی تہی - رعایا کا تمام مال و اسباب حاکم کے اختیار مین رہتا جب چاہتا لوٹ لیتا - ڈوگرون مین ہماوچ کا مستحق سواے میان لوگون و برہمنون کے بعد مرنے بہائی کے دوسرا بہائی

* جی دیا مثل سلام کی ہے یا رام رام کے جو کہ میان لوگون اور مہاراجہ صاحب کے لیئے مخصوص ہے جسکے معنے غالباً یہہ ہین کہ جی سواے دیوتا

ہوتا ہے- ڈوگروں مین ایک رسم چھنٹا کی ہوتی ہے یعنی اگر ایک قوم یا شخص نے
دوسرے شخص کے رشتہ دار کو مار دیا تھا تو وے آپسمین چھوتے نہین - نہ
میل جول کرسکتے ہین نہ اُنکی چھوئی چیز کہا سکتے ہین بلکہ جب جیسے وہ مارا گیا
تب سے بہی چھنٹا ہو گیا - دریاے جہلم وچناب کے درمیانی ملک کو چھبال
کہتے ہین ॥

تبت وسط ایشیا مین کشمیر کے شمال مین بڑا ملک ہے اسکے بہت سے حصہ ہین -
تبت کلان یا بھوٹان - تبت خورد یا لداخ - چلاس گلگت وغیرہ
تبت خورد کو مہاراجہ گلاب سنگہ نے سمت ۹۹ مین بعہد مہاراجہ رنجیت سنگہ فتح کیا
تہا - اسکے باشندہ چوگان بازی مین بڑی مشاق ہین - انکو کشمیری بوٹہ کہتے ہین -
علاقہ جموں کی تبت مین چار ذاتین ہین چاہپا - لداخی - بلتی - وادد
بلتی مسلمان ہوتے ہین - لداخی مرد پانچ فٹ ۳ انچ اور عورتین ۴ فٹ ۱۱ انچ
قد آور ہوتی ہین - لداخین کہمبا لوگ بہی رہتے ہین - جنکا اصلی وطن لاسہ ہے
لداخ بہی اسی کا ایک حصہ ہے اسکا دارالخلافہ لیہ ہے لیہ سطح سمندر سے
دس ہزار فٹ بلند ایک دامن کوہ مین آباد ہے پانچ چھہ سو سے زیادہ مکانات
اسمین ہونگے انکی چہتین پنجاب کے موافق سیدہی ہین یہ قصبہ ایک بڑا
تجارت گاہ ہندوستان و ترکستان وغیرہ ممالک وسط ایشیا کا ہے ہر سال
اس سوداگری کی نوبت درآمد و برآمد کی لاکھون روپے تک پہنچتی
ہے - سمت ۱۸۷۶ع کی بابت جو رپورٹ مال تجارتی لداخ کی ہوئی تہی اُس سے
معلوم ہوا کہ مال درآمد ۱۵ لاکھ ۲۰ ہزار نوسو اکاسی کا تہا اور برآمد ۱۶ لاکھ
۵۸ ہزار نوسو اکسٹھ روپیہ کا ہوا اسکے قرب وجوار کے کوہستان سبب بیحد خنکی

ہین ایک طرف ندی موسوم بہ سنگھی کہا بہتی ہے جو کہ ان تالا سیا مرنگھی ہو
مندر مہاکال کے متصل ماربہہ کے کہنڈرات ہین باشندہ ونکا مذہب بودھ ہے
جسکا بانی شاکہ سنہ تہا راجہ اشوک نے اس مذہب کو ۴۰۰ برس بکرمی سے پہلے
چین تک پہیلایا تہا گورو انکے لاما کہلاتے ہین انکے بڑے لامہ کا مکان تبت
گلوارن پوچہا لامہ کہتے ہین لاسہ بین ہو مسلمان کے ہاتھ سے یہ لوگ کہانا کہا لیتے
ہین اور اپنے مذہب پر پابند ہین اگر ایک گہر مین سات بہائی ہون اور ایک کی
شادی ہوجاوے تو گویا ساتون ہی کی شادی ہوجاتی ہو۔ مردہ کو ایک گٹھن مین
جو مثل صندوق کے بنا ہوتا ہے جلاتے ہین۔ راجہ کو پالو کہتے ہین بجاے
سلام یا رام رام کے جو بولتے ہین انکو ہندونکی چار ذاتین ہین جرتک (ابرہوت
جیرگھہ (مثل جاٹ)، مہرجھہ (شودر)، تولبہ رکھہ (اقوام رذیل) باقی رسوم
انکی مثل کوہستان شملہ کے ہین چینگ تہنگ کو یہان سے شمال کی طرف ایک
نزدیک راستہ ہو جسکو چینیون نے بندکر رکہا ہے۔ داس کوہ لداخ مین ایک
مندر ہے جسکو گونپہ کہتے ہین۔ لداخ سے کشمیر گوشہ جنوب ومغرب مین تین سو
کوس کے فاصلہ پر واقع ہو۔ لداخی لوگ مثل چینیون کے چوبی تختونپر حروف
کہودکر اپنی کتابین چہاپتے ہین ۔

گلگت ایک اور درہ ہے جسکا اصلی نام گلدگی ہو یہ مدہ تخمیناً تین ہزار میل لمبا
اور رسیلا ہو ایک ندی جو اسمین بہتی ہے دریاے سندہ مین ملتی ہو۔ سابق مین
باشندہ یہان کے ہنود تہے یا بودہ انکے جسلانیکی جگہہ ابتک موجود ہو اور بعض
کے نام بہی ابتک ہنود کے نام سے ملتے ہین مگر جب شیخ غلام نے بعہد رنجیت سنگھ
اسملک کو فتح کیا چونکہ وہ خود اہل تشیعہ تہا انکو بہی شیعہ مذہب کا مسلمان

بنالیا - چنانچہ اب سب باشندے یہان کے شیعہ ہین انکو سیاہ کافر بہی کہتے ہین
اور ملک کو سیاہ کافرستان - شراب یہ لوگ بہت پیتے ہین - یہ لوگ نہایت سچے
اور غلیظ اور ایماندار ہوتے ہین سوائے آدمی کے اور کسی چیز کی چوری نہین
کرتے مگر بغاوت کیوقت سب آپسمین دغا کی راہ سے ملجاتے ہین مثل
مسافرون کے ہمیشہ سامان دنیا سے سبکدوش رہتے ہین - دامن گلگت سے
چترال - کشمیر - اسکرود برابر دس بارہ روز کی مسافت پر واقع ہین مشرقی
کافرستان کا حصہ درہ چترال کی مغربی حد ہے یہ لوگ پہلے تیر و کمان سے جنگ
کرتے تھے مگر اب بندوق کو زمین پر رکھکر برابر ہدف پر نشانہ لگاتے ہین ؛.

چترال بہی ایک بڑا درہ ہے جو کہ شمالاً و جنوباً واقع ہے چلاس کے اصلی لوگ
دُرد کہلاتے ہین جو کہ غالباً راج ترنگنی کے ڈامر ہین متصل دریائے حصو د -
گلگت - گوہ چلاس - ھوری - دریل - تھوکگی - کھولی پالس
جیوری - برنگی - جیہی ٹکی - کنی وغیرہ مقامات ہین ڈانگری بولی
بولی جاتی ہے ؛.

درہ سندہ جو کہ اسکرود کے پاس ۶۳۰۰ فٹ سطح سمندر سے اونچا گوہ پذیر سے
۹۰۰ فٹ نیچا اور میدان کشمیر سے ایک ہزار فٹ اونچا ہے زیادہ سے زیادہ لمبائی
اسکی ۱۹ میل اور عرض ۷ میل ہے کوہستان قرب و جوار اسکے آٹھہ ہزار فٹ
تک بلند ہین اسمین دریائے سندہ کا پاٹ ۴۰۰ گز ہوگا ؛.

اسکرود تبت خورد کا دارالخلافہ ہے اسمین چار چشمہ ہین دو شگھر کے رستہ
پر اور دو شرقی سرے مین کٹ سورا کے پاس تالاب سوت پور چوہ کا طول لگ
دو میل ہے - اسکرود کے راجہ احمد شاہ کے خاندان والے اپنے تئین سکندر اعظم

کی اولاد بتلاتے ہین * وجہ تسمیہ اسکردو کی یہ ہی کہ یہان دو دریا ملتے ہین سندھ
اور شکار کا سنگم ۔ شاستر مین ساگر سمندر کو کہتے ہین اور دو شمار ۲ دو سے مراد ہے
جسنے ساگر دو بنا جو اب اسکردو ۔ سکردو یا کردو کہلاتا ہی ۔ قدیم الایام مین
یہان کے ساکنان یا تو ہندو تہے (جو کہ اس نام سے ظاہر ہے) ورنہ بودھ جو کہ
تبتیون کا مذہب ہی ایرانیون نے انکو آکر مسلمان کیا تہا ۔ اسکردو کے لوگ بڑے
بارکش اور مسکین ہین عورات انکی بدکاری کو چندان عیب نہین سمجہتین
بلکہ اس کام کو بغرض کمانے روپیون کے اپنے خاوندونسے اجازت پاتی ہین ۔
خوبانیان ورزشق وزیرہ یہان اچہے اور بہت ہوتے ہین ۔ لوٹ بہی بہت
یہان کے لطیف وشیرین ہین اونہین سے شیرینی قند سیاہ وغیرہ کا کام لیا جاتا ہے ۔

دیوتہہ سوہ کا میدان سطح سمندر سے بارہ ہزار فٹ بلند کشمیر کے شمال مین ہے
اسکا طول اندازاً ۳۰ میل اور عرض ۱۵ میل ہے *

گوریس کا درہ بہت خوبصورت اور خوشنما ہی اسکی لمبائی ۱۵ میل اور
چوڑائی ایک میل ہی صرف ۶ یا ۷ گانو اسمین آباد ہین ۔ میدان اسکا خطہ سکردو
اور کشمیر سے اونچا سطح سمندر سے ۷۰۰۰ فٹ بلند ہی زراعت یہان جو گیہون
ترومپہ کی ہوتی ہے ۔ گندم نہین ہوتی مگر گرم ہوتا ہے ۔ سردی شدت
سے پڑتی ہے ۔ یہ درہ دریاے تلیل اور گوریز کے شمال مین اسکے مشابہ ہی
کشمیر کا راستہ تبت کو یہین سے جاتا ہی للتستان کے کوہستان ۱۸ سی ۲۰ ہزار فٹ
تک اونچے ہین اور شمال مشرقی ۲۴ سی ۲۶ ہزار تک اور ایک ۲۸ ہزار فٹ اونچا
ہی سکردو خاص ۷۲۰۰ فٹ اونچا ہے سکردو کوئی شہر نہین ہی ۔ چند گھر یہان
اور چند وہان آباد ہین ۔ مہاراجہ گلابسنگہ کی فوج نے راجہ احمد شاہ والی سکردو

کو زیر کر کے قید کیا تھا اس معرکہ مین ڈوگرون نے بڑی دلاوری کی تھی اور تمام
بلتستان مین فتح نمایان حاصل کی تھی ایک نیا قلعہ وہان بنایا اسمین سکھر ایک
دلچسپ جگہہ ہے ؞

داردستان مین استر - یوانجی - گلگت - پونیال بھی شامل ہین -
دریاے استر سندہ سے ملتا ہے - استر کا شمالی طرف درہ گوریز سے ملا ہوا ہے
بھوج پتر کے درخت اسمین بہت ہین سمت ۱۹ تک چلاسی یا دارد لوگ جو
دیامیر یا ننگا پربت کے مغرب مین رہتے ہین ، درہ استور مین لوٹ
کھسوٹ کرتے رہے اور باشندون کو غلام بنا کر لیجاتے رہے سمت ۱۹ و سمت ۱۹
بکرمی مین مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب نے چلاس کو ایک بڑی مہم بھیجکر زیر
کیا تب ہی سے چلاس کا یرغمال کشمیر مین رہتا ہے اور چلاسی باج
دیتے ہین درہ ننگا پربت بہت دلچسپ ہے اسکی جھیل ۳۰۰ فٹ تک
عمیق ہے قصبہ استور درہ کے مغرب مین واقع ہے - عہد سکھان مین استور
تابع کشمیر تہا - مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کے وزیر نے اسپر حملہ کیا تھا اور ۲ ماہ
تک قلعہ استور پر محاصرہ رکھا تھا اخیر غلہ نہ پہنچنے کے باعث محاصرہ اٹھا لیا اور
راجہ کو قید کیا جو کہ بحکم مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب رہا کیا گیا تھا ؞

یوانجی کے قدیمی باشندے دارد ہین دریاے گلگت جو کوہستان بدخشان و چترال
سے نکلتا ہے ۲۰۰ میل تک بہتا ہے وہ یوانجی کے پاس بڑے دریا مین ملتا
ہے یاسین مین ۶۰ میل پونیال مین ۲۵ میل گلگت مین ۳۵ میل بہتا ہے
اسمین یاجگندار اور پونیال مقبوضہ کشمیر ہے شمال مشرق مین ھونزا
اور نگر کی دریاے گلگت کے کنارہ پر خاص ریاستین ہین قلعہ گلگت

مہاراجہ صاحب کا لشکر گاہ واردستان ہی گلگت سطح سمندر سے ۴۸۰۰ فٹ اونچا ہے اسمین ریشم بھی پیدا ہوتا ہے اور ایک دریا سے سونا بھی بنتا ہی قدیمی راجہ گلگت کے ترکی کہلاتے تھے۔ اور یاسین والے چونکہ پھر بھی سرزنی کرتے رہے اسلئے حضور والا نے جنرل ہوشیارا کو معہ کسیقدر فوج کے سمت ۱۹۱۶ مین بھیجا۔ مقابلہ کے بعد یاسین والونکو شکست ملی ملک امان معہ ہمراہیون کے بھاگا۔ آخر راجہ یاسین نے پیغام صلح کا بھیجکر باج دینا اور یرغمال کشمیر مین رکھنا منظور کیا۔ اُسپر صلح ہوگئی۔ پھر سمت ۱۹ مین ھونزا والونپر فوج کشی کی گئی۔ نیز وزیر زورآور اور کرنیل بجے سنگھ نے ایک اور مہم کرکے دلیل بھی فتح کیا سمت ۱۹ مین یاسین والون نے پونیال پر حملہ کیا انکو بخشی رادھاکشن نے گلگت سے جاکر نکالا۔

سنہ ۱۸۵۹ع

سنہ ۱۸۶۲ع

سنہ ۱۸۶۳ع

## نقشہ واردستان یا ممالک گرد نواح گلگت

| کیفیت | مذہب | ذات | فرمانروا | نام ملک |
|---|---|---|---|---|
| عموماً یہہ تمام مقامات قلعون کے اندر آباد ہین اور خود مختاری و بغاوت کی بو سر مین رکھتے ہین مصلحت وقت دیکھ کر نرم ہوجاتے ہین | نصف شیعہ | چینہ رہولو | بلا زمان مہاراجہ صاحب | گلگت |
| | ” | اکثر یشکن | ” | سی |
| | اہل سنت جماعت | ” | ” | حصورا |
| | مولائی | یشکن | رجہ عیسی بہادر بنسبت مہاراجہ صاحب | پونیال |
| | و سُنی | | | |
| | شیعہ | ” | راجہ گلگت | نگر |

| نام ممالک | فرمانروا | ذات | مذہب | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ہونزا | راجہ غزنخان | یشکن | مولائی | |
| اشکومن | علاقہ یاسین | ″ | ″ | |
| یاسین | پہلوان بہادر | ″ | مولائی و سنت جماعت | بردہ فروشی اس ریاست مین ہوتی ہے ۔ |
| خیرال مستوج گوپچال واقع | امام الملک میر | یشکن | سنی | |
| بدخشان | بدخشان | واکہیا | مولائی | |
| دلیل | مجموعی | یشکن | سنی | |
| تنگیر | ″ | ″ | ″ | |
| گور | ″ | ″ | ″ | ان ممالک مین جنگی قیدی غلام کئے |
| تہیلچا | ″ | ″ | ″ | جاتے ہین مگر بردہ فروشی نہین ہوتی |
| سیالس | ″ | ″ | ″ | |

ان تمام ممالک مین بستی خصوصاً قلعجات مین ہوتی ہے ۔ نگر دریاے ہونزا کے بائین کنارہ پر واقع ہے اور اسی کے سامنے دہینی طرف کو ہونزا ہے ۔ نگر والے سمت ۱۹ سے مہاراجہ صاحب کو باج دیتے ہین اور خلعت پاتے ہین ۔ ہونزا والے نے سمت ۱۹۳۳ مین اپنا معتبر سری نگر مین بہیجکر مہاراجہ صاحب سے التجا کیا ۔ گور والے بہی مہاراجہ صاحب کو باج دیتے ہین ۔ چلاس ریاست مجموعی پر مہاراجہ گلاب سنگھ صاحب نے سمت ۱۹۰۸ کو مہم بہیجا اور فتح حاصل کی

سنہ ۱۸۶۳ ع
سنہ ۱۸۷۶ ع
سنہ ۱۸۵۱ ع

چنانچہ تب سی ہی یہ ریاست بہی باجگذار کشمیر ہے ∴

## مردم شماری کشمیر

رپورٹ مجموعی مرتبہ دیوان کرپا رام صاحب سنہ ۱۸۷۶و۷۷ء مین لکہا ہے کہ کُل قلمرو جمون وکشمیر ولدّاخ وغیرہ مین:- ۷۶۵۳۹۴ مرد ∴ ۷۳۹۵۷۸ عورتین میزانکل ۱۵۳۴۹۷۲ ہین ∴ انمین سے ۵۰۶۶۹۹ ہندو ∴ ۹۱۵۳۶ مسلمان ∴ ۸۶۲۳۵۷ قوم میگھہ وڈوم وغیرہ ۴۵۲۰۲۱ بودھ جو لدّاخ مین رہتے ہین ۶۲۲۳ جنسی سکھہ جو کشمیر مین رہتے ہین ∴

## تقسیم کشمیر

اسکی تقسیمین بہت ہین بعض لوگون نے اس مُلک کو دریاے کرشنا گنگا سی چناب تک شمار کیا ہے شاستری والون نے بہوٹان سے ریاست چمبہ تک کشمیر کو قرار دیا ہے ∴

### شلوک

भुद्ददेशात्समारभ्य यावच्चम्बावनीश्वरीम् ।
काशमीरनाममन्त्वेवं वाराणस्यायवाधिकम् ।

ارتہہ

بہوٹ دیش سے لیکر چمبہ تک تمام ملک کشمیر ہے اور یہ خط کاشی جی سی زیادہ ہی ∴

رقم نے صرف حدود بانہال ومظفرآباد کے اندرونی خط کی تقسیم لکہی ہے

جو تقسیم کہ بادشاہان سلف سے عملی کیفیت آتی ہے اُسکو تقسیم سابق کے نام سے موسوم کیا اور جو تقسیم مہاراجہ صاحب کے عہد مین بالفعل ہوئی اُسکو تقسیم حال کہا اور اُن تمام اطراف کو جو سرینگر کے مغرب مین ہین حصہ مغربی کے نام سے لکھا جو مشرق مین ہین حصہ مشرقی کہا ۔

## تقسیم سابق کشمیر

شاستری والون کا قول ہے کہ بسبب قدیم آبادی ہنود کے ہنود نی مہادیو کے ہ ۳ منت کے موافق اسکے ۳ ۷ حصہ کئے اور نام اُنکے بھی اپنے طور پر رکھے جنمین اب بالکل اختلاف و انقلاب ہوگیا ہے۔ بعض نے اس تمام خطہ کے صرف دو ہی حصہ کئے تھے۔ مراج یا مایاد راج یا مڑواج دوسرا کاماراج یا کاماراج یا کرمراج شرقی حصہ مراج اور غربی کاماراج ہے

پرگنات مراج ۱۷ ہین۔ شاہ آباد۔ بیرنگ۔ کوٹھار۔ مارتنڈ۔ اننت ناگ دچھن پارہ۔ کھاوریاورہ۔ اولر۔ وتہو۔ پھاگ۔ دیوسر۔ آڈون۔ باٹو سیرسمن۔ شکروہ۔ شاورہ۔ زینہ پور۔ ناگام۔ اچھہ۔ بیردا۔ ونسو ۔

پرگنات کاماراج ۱۹ ہین بانگل بلدہ۔ سایر موضع پائین۔ لعل۔ کوٹھی ہامہ پرسپور۔ انچہامہ۔ تیلہ گام۔ کروہین۔ کھوئی زینہ گیر۔ تیہ جمل۔ تیہ لولاب تیہ چھی پورہ۔ تیہ اوتر۔ تیہ ہامہ محال۔ تیہ لنے ہیری۔ دچھنہ۔ کھاورہ۔ دچھنہ پار ال شہل سے (جو کہ بارہ مولا کے درہ نیچی کو ہے) ہزارہ تک چلا گیا ہے اور کھاورہ اُسکے سامنے دریا کی دوسری طرف جہلم کے شمال مین گذر کر کچھہ ہامہ سی گوہالن تک کے میدان دورہ کو کہتے ہین۔ باشندگان دچھنہ کو ہمہ اور کھاورہ کو

کھکھ کہتے ہین - وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے کہ ایک طرف قدیم الایام مین برہمن جس لفظ
شاستری مین سے بہ لیا گیا اور دوسرے طرف کھتری جسمین سے حرف کھکھا لیا گیا
رہتے تھے چنانچہ مسلمان ہونے کے بعد اُن کے یہی نام وذاتین قایم رہین - بعض
لوگ کہتے ہین کہ بملی خان اور کھکے خان دو آدمی متوطن روم نے ترکستان
سے آکر قدیمی باشندون کو لوٹ مار کر مسلمان کیا اور اپنے اپنے نام پر بستیان
بنالین - بعد اسکے بملیخان کے بیٹے مظفر خان نے موضع چکاری کو اپنے نام آباد کیا
جسے مظفر آباد ہوا کہاورہ مین بڑا مقام اوڑی اور وچھنہ مین کھٹائی ہے ۔
شہنشاہ اکبر نے بذریعہ ٹوڈرمل کے اس خطہ کو چار حصون پر تقسیم کیا تھا -
اول حصہ مراج جسمین اننت ناگ - دیوہ سر - برنگ - اولر - آڈون - بانڈو
سپر وسمن - وچھن پارہ - کہاورہ پارہ - زینہ پور - شادرہ - شکرد - شاہ آباد
کوٹھار - مارٹند - ناگام - اچھ - تیہ چیرات - وہو - ہین ۔
دوسرا حصہ کامراج - اسپن حل - اوتر - مچھی پورہ - رام محال - لی ہری لولاب زینہ گیر
تیسرا حصہ وسطی یا میانہ اسپین - وینسو - پہاک - پانچہامہ - بیروہ - پرسپور
بانگل - سایر موضع پائین - لعل - کروہین - کہوئی ہامہ - کہوئی - تیلہ گام
بلدہ کے پرگنات ہین + ان ہرسہ حصص کو حصہ داخلی کہتے ہین اسکے سوائے
حصہ خارجی مین بھی دو حصہ شامل ہین - ایک حصہ بیرون کوہستان متعلقہ کشمیر
اسمین بانہال کشمیر کے مغرب مین - دوآدون پرگنہ کوٹھار کے عقب مین کشتوار
اسکے متصل - اسُ سے آگے خیال - ڈومیال - اس سے آگے راجوڑی جسمین
پونچھ وغیرہ مقامات شامل تھے - شمال مین وچھنہ - کہاورہ - پکھلی - دنتور - سنور
گلگت - سرشال - اسکردو + دوسرا حصہ قدیم سے جو باجگذار کشمیر ہے - تبت کلان

تیرہ بنگش واقع باغستان - قلمان - کہال - نوشہرہ - کاشال - وارہ وغیرہ ۰

# مشہور مقامات پرگنات

پرگنہ پہاگ مین - واجہی گام اسمین تشکار ہر ایک قسم کا ملتا ہے موضع دارا مین سے بموسم گرما یخ دانہ شہر مین آتا ہے - الیشہ بر بسبب باغات و تیرتہہ گیت گنگا کے مشہور ہے - بنہ پور مین تہانہ ہے اسمین شمشیر خان کا باغ تہا جو اب ویران ہے تیلبل مین علیمردان خان کا باغ و مکان تہا تہید مین چشمہ شاہی ہے زیٹھہ یار چشمہ زنت ما دیوی کے باعث مشہور ہے ۰

پرگنہ وِہو - پانپور مین زعفران پیدا ہوتا ہے کہر وین مین تیرتہہ جوالاجی کا ہے اور کانِ آہن بہی ہے - کانِ نقرہ کا بہی اسمین گمان ہے چشمہ ہاے گندہک بہی اسمین بہت ہین کہونہ موہ مین شیوجی کی غار ہے جسکو ہرشئے شور کہتے ہین ستراہ مین کان اور کارخانہ آہن ہے چقماق اور سنگ ہاے دیوار بہی یہان سے نکلتے ہین لدو مین پہلے بہت مندر تہے جو اب ویران ہین وستروں کو ہنود متبرک مانتے ہین زیون کے چشمہ سے سب سے پہلے زعفران نمودار ہوا ہے پاندرہ چوک مین چشمہ کور وچہتر ہے وین مین ایک گندہکی چشمہ ہے اسمین برتن ڈالنے سے طلائی رنگ کا ہو جاتا ہے ۰

پرگنہ اولر مین اونتی پور قصبہ ترال مسکن جنسی سکہان اس پرگنہ مین خرس و شیر و خوک وغیرہ جانوروں کا شکار بہت ملتا ہے - وچہن پارہ مین دریا سے لدر بہتا ہے جسکا منبع تارسر و مارسر ہے سولہ امرناتہہ - گنیش بل - سلہر اور کنجلی دن - مٹرامہ - نال مین مالمی شور مہادیو کا تیرتہہ ہے یہان کے نیتہروں سے

رنگ برنگ کے پیالہ بنتے ہین کوہ گنجہ بل مین کان سرب ہی ٭

کہاوریارہ مین عیشہ مقام اسمین تعمیرات شاہ جہان ابتک موجود ہین یہان زینک زشتی کی غار ہے جسپر مسلمانون کا آستان ہی - پانزمولہ مین چشمہ مقدس پایہ ہرن ناگ ہی - سیر سالی مین چشمہ کارکوٹ ناگ ہی کہتے ہین جب وبا یا قحط ہونا ہو تو اسمین سی پہلے ہی صدائے توپ آتی ہی ٭

مارتنڈ - موضع بہون مین متبرک چشمہ ہی - بومزو کی ایک غار مین مندر ہی دوسری غار کے مندر پر بام دین کا آستان ہی ٭

اننت ناگ مین قصبہ اننت ناگ کے ایک چشمہ مین کان گوگرد ہی اس قصبہ مین تعمیرات شاہی بکثرت ہین اور چشمہ کھیر بھوانی اور آستان ریشہ مالو ہی - ویلہ گام - ڈورہ ٭

شاہ آباد مین قصبہ شاہ آباد - ویر ناگ - بٹہ گونڈ - ڈور - دیتھہ ونتر ٭

کوٹھار مین اچھہ بل اسمین شاہی باغ اور چشمہ ہی - جیرہ پور مین کارخانہ ابریشم شانگس مین چشمہ ڈائیٹھ ناگ ہی - برناگ مین چشمہ کوکرناگ - لوکہ بھون مین چشمہ مہاکال فتح پور مین تعمیرات شاہی ہین ٭

دیوہ سر مین موضع رونزل اسمین ایک چشمہ ہی جسمین پانی پایاب دریگل آلود رہتا ہی درمیان اسکے دو جڑ مین درختون کی ہین جو بموقع قحط یا جنگ کے معمول سے زیادہ بلند ہو جاتی ہین اور پانی پر بموقع جنگ علامات اسلحہ نظر آتی ہین ٭

قیصران کوٹھر کولہ گام مین چوبی برتن و چرخہ اچھے بنتے ہین پانزپتہ ہارہ بل بڑا دل افزا دیہ ہی ٭

لار مین قصبہ لعل چشمہ کھیر بھوانی مقدس واقع تولہ مولہ - مانی گام - پشرہ ٭

ناگام مین قصبہ ناگام - چاڈورہ - کرالہ پور - کانز - وری گام مین نور الدین

کی زیارت ہی - ہنود اسکا اصلی نام سہج آنند رشی تبلاتے ہین - پکہرپور،
پیچہ واہ تہورہ - اچھہ گام - بٹہ مالو ؛
رام محال چشمہ رام ناگ لچھمن کنڈ - ہنومان کنڈ ؛ یہ پرگنہ چہراٹھ کے موضع
پاپیرہ مین ایک پُرانا مندر پانچ تیہرون سے اغلبًا پانڈو کا بنایا ہوا ہی ؛

# تقسیم حال

مہاراجہ صاحب کی انتظام سے یہ کل خطہ چہہ وزارتون پر منقسم تہا - مگر سمت ۱۹۳ سے وزارت
شوپیان و پٹن بہی دوسری وزارتون مین ملادی گئین اسلئے چار ہی وزارتین
رہگئین - چونکہ انتظام ہمیشہ بدلتا رہتا ہی اسلئے کوئی متفرقہ تقسیم قایم نہین ہوتی

## وزارت شہر خاص

یہ وزارت خاص سرینگر کی وزارت ہی اسمین تحصیل ۸ سے ذیل ہین :-
تحصیل پہاک - تحصیل ولر - تحصیل بیہہ - تحصیل ناگام جسکا آرہ وہی - اچھن
خود کشتت - تحصیل دہو - تحصیل رام تیہری - تحصیل چہراٹھ و مانچہامہ - لعل
بیروہ - وولنسوہ رام تیہری - چہراٹھ - مانچہامہ - لعل - بیروہ - وولنسو پٹن
وشوپیان کی وزارتون سے کاٹکر شہر خاص کی تحصیلون مین ملائی گئی ہین ؛

## وزارت اننت ناگ

تحصیل رنبہ سرینگہ پورہ - تحصیل اننت ناگ - تحصیل وچھن پارہ - تحصیل
کہاورپارہ مارتنڈ وکوٹہار - اس وزارت کی تحصیلون مین شوپیان - دیوسر آڈونکی

تحصیلین ملائی گئی ہین ❊

## وزارت کامراج

اسمین تحصیلہا ے ذیل ہین :۔ زینہ گیر۔ کروہن۔ اوتر مچھی پورہ جسل اسکی تحصیلون مین تحصیلہا ے ذیل ملائی گئی ہین سایر مواضع پائین۔ ہانگل ❊

## وزارت مظفر آباد

یہ وزارت کوہستان محدود سی باہر ہے اسمین تحصیلہا سے ذیل ہین :۔ آبادی کل اسکی ۷۰۳۳۷ نفر کی ہی۔ اسمین کشمیری پنڈت ایک ہی نہین رہتا تحصیل اوڑی تحصیل کرناد۔ علاقہ وجہتہ علاقہ کہادرہ تحصیل چکار مظفر آباد اسمین تحصیلین ہین ❊

کل کشمیر کی مردم شماری ۳۸۷۱۹ مرد ۲۲۱۳ عورتین ❊ ہندو ۱۱۳۴ کل ہندو ۸۰۸۴ ۶۷۴ مسلمان مرد و زن ۔ ۲۲۶۳ جنسی سکھ مرد و زن ہین ❊

## کوہستان کشمیر

اسکے کوہستان محدودہ کی بلندی آٹھ ہزار فٹ ہی ۱۶ ہزار فٹ تک ہی کوہستان مغربی بہ نسبت شمالی کے زیادہ تر بلند ہین مشرقی و جنوبی طرف کے کوہستان ۵۰ یا ۵۵ کوس تک ہین اور اُنکے خاتمہ پر میدان پنجاب شروع ہوتا ہی اور وہ کوہستان شمالی کے انجام پر تبت اور وسط ایشیا ہی۔ یہ تمام کوہستان سلسلہ کوہ ہمالیہ کی شاخین ہین ❊

# مشہور کوہستان بہ بیان

۱- ہاری پربت سری نگر سے شمال کیطرف شہر سے قریب ایک میل کے فاصلہ پر ۵۰۸۷ فٹ بلند ہی اسکا دوسرا نام کوہ ماران ہی پرومن بیٹھ یعنے چمکنے کی جگہہ بھی اسکو کہتے ہین اسکے گرداگرد ریختہ پتھرون کی ایک دیوار ہی ۱۳ فٹ موٹی ۲۸ فٹ اونچی سنہ ۱۵۹۰ء مطابق سمت ۱۶۴۷ بکرمی مین بحکم شہنشاہ اکبر بنائی گئی تہی اسکے ایک دروازہ موسوم بہ کاڑہی دروازہ پر محراب مین تین پتھر ونپہ اشعار ذیل کندہ ہین۔

بناے قلعہ ناگر نگر شد ... بحکم بادشاہ دادگستر
سر شاہان عالم شاہ اکبر ... تعالی شانہ اللہ اکبر
شہنشاہی کہ در عالم مثالش ... نبود است ونخواہد بود دیگر
کرور ودہ لکہ از مخزن فرستاد ... دو صد استا وہندی جملہ چاکر
نکردہ ہیچکس بیگار این جا ... تمامی یافتند از مخزنش زر
چہل وچہار از جلوس بادشاہی ... ہزار وشش ز تاریخ پیمبر

یہ پربت ہنود کے نزدیک نہایت متبرک ومقدس سمجھا جاتا ہی اکثر ہنود زن ومرد ہر روز اسکا طواف کرتے ہین جسکا دور قریب ڈہائی کوس کے ہوگا۔ اسکے جنوب مشرق مین شارکا دیوی کا سویمبو مندر اور چوٹی پر قلعہ سرکاری تعمیر کردہ عطا محمد خان سمت ۱۸۶۵ء [سنہ ۱۸۰۸ء] اسکا جنوب مین کہنہ رات اخون ملا شاہ اتالیق جہانگیر مغرب مین آستان شاہ حمزہ معروف بہ مخدوم صاحب شمال کی طرف بہاگوتی کا استہان اسکے پائین مین جروگہ بادشاہی کے ویرانجات

اور باغ واہث خان گوشہ شمال مشرق مین مُقدس چشمہ بوکہری بل جیلخانہ جدید و ڈل
۲ - شنکر اچارج شہر سے ڈیڑہ میل کے فاصلہ پر شمال و مغرب کی طرف میدان کشمیر سے
۵۰۴ فٹ اور سطح سمندر سے ۶۲۶۳ فٹ اونچا - پون میل لمبا ہے اصلی نام اِسکا
کوہ سندیمان تہا کیونکہ راجہ سندیمان نے سمت ۳۰۸۶ کلجگی مین اپنے نام پر ایک مندر
اِسپر بنایا تہا جسکو اہل اسلام نے لفظ سلیمان سے بدلکر تخت سلیمان اِسکا نام رکہا
بعد اِسکے شنکر اچارج سوامی اسپر آکر رہا اور اُسکے نام سے کوہ شنکر اچارج ابتک مشہور ہے
اسکی چوٹی پر ایک سنگین مندر موجود ہے اسمین شیوجی کا لنگ ہے مندر مذکور کے
دیکہنے سے کاریگرونکی صناعی اور فضیلت دیکہہ پڑتی ہے اس کوہ کے دامن شمال مین
ایک چہوٹا سا جنگل اور دامن شمال و مغرب مین موضع گوپکار و آب گگری بل دامن
مغربی مین موضع درو گجن اور کوہ خورد رستم گڈی ہے جسپر مشنری شفاخانہ بنا ہے دامن
جنوب مین دریاے جہلم بہتا ہے یہ پہار کوہ شالامار کے ساتہہ گوشہ جنوب و شمال
کی طرف سے ملا ہوا تہا جسکو کسی راجہ سلف نے بغرض پہنچانے ہوا کے تالاب ڈل کے
اِسغرض سے کہ مبادا حبس ہوا کے باعث پانی تالاب مذکور کا خراب ہوجاے - کاٹ کر
علیحدہ کردیا ہے اسجگہہ کو شاستری مین آدت گوہا اور کشمیری مین ایتہ گنج کہتے
ہین کسی سلمان حاکم نے سندھ کے ایک ستون پر عربی حروف بہی کہدا دئے ہین ۔
۳ - کوہ ماربل سرینگر سے گوشہ جنوب و مشرق مین ۳۰ کوس کے فاصلہ پر ۱۱۵۰۰ فٹ
سطح سمندر سے بلند ہے گذر راستہ کشتواڑ و ریاست چمبہ اِسی پر کو ہے ۔
۴ - کوہ مرگن قصبہ سے ۳۰ کوس گوشہ جنوب و مشرق مین ۱۱۶۰۰ فٹ چشمہ چوہرناگ
اِسی پر ہے ۔
۵ - کوہ برارہ سرینگر سے جنوب و مغرب مین ۳۰ کوس کے فاصلہ پر متصل ویری ناگ ہے

۶- اہاٹینک ۹۰ ۶۲ فٹ بلند متصل جہیل ہانبل اسکے پتہروں سی چونا بنتا ہی؛
۷- شکر الدین اولر تالاب کی سغربین ۷۰۰۰ فٹ بلند مسلمانونکا مقدس کوہ ہی؛
۸- کوہ زوجہ بال جسکو انگریز زوجیلا پاس کہتے ہین سری نگر سے ۴۰ کوس مشرق کیطرف حدود پرگنہ لعل ہین سونہ مرغ اور دراس کے درمیان ۱۱۳۰۰ فٹ بلند بسبب پڑنے بہت برف کی سرما مین گذر اسکا محال ہو جاتا ہی؛
۹- کوہ وجہ بال ۱۱۷۰۰ فٹ بلند نواح پرگنہ کہوئی ہامہ مین نہایت سرد ہی؛
۱۰- کوہ پیرزہ بال سری نگر سے ۶۰ کوس اسکردو و گوریز کے درمیان بہوج پتر کے درخت اسپر بہت ہین؛
۱۱- بانہال شہر سے ۲۵ کوس جنوب و مغربین شاہ آباد و بانہال کے درمیان ۱۱۳۷۵ فٹ بلند چونکہ موسم سرما مین اسپر باد تند چلتی ہی اسلئے اُس سی محفوظ رہنے کو مہاراجہ صاحب نے اسپر بہت سی مکانات پختہ جنکو مر کہتے ہین بنوا رکھے ہین برف اسپر بکثرت پڑتی ہی کوہستان جموں اور خطہ کشمیر کو یہی کوہ جُدا کرتا ہی یہ بہی پنجال کی ایک شاخ ہی؛
۱۲- کوہ پیر پنجال شہر سی ۳۰ میل سطح سمندر سی ۱۱۴۰۰ فٹ بلند کشمیر کے جنوب و مغربین حد رتک پہیلا ہوا ہی۔ وشنو پا وجرا اسکی اونچی چوٹی ہی ۱۳۵۰۰ فٹ بلند ہی اسکی چوٹی پر چشمہ کوثر ناگ ہی؛
۱۳- کوہ ہرمکٹ مقدس کوہ شہر سے ۳۰ کوس شمال کیطرف پرگنہ لعل مین ۱۶۹۰۵ فٹ اونچا بدام برف سی مستور رہتا ہی اصلی نام اسکا ہرمکٹ پربت ہی
۱۴- کوہ شر شہر سی ۳۰ کوس جنوب کیطرف پرگنہ دیوہ سر کی نواح مین ۱۵۵۳۰ فٹ بلند۔ اسکی چوٹی پر چشمہ کوثر ناگ ہی جسمین سی دریا ی وشو۔ بانہال و گلا بگدہ نکلی ہین؛

۱۵-کوہ گوا شمہ برابر سری نگر سی۰۰ امیل شمال کیطرف کوہ مہادیو کے عقب مین جلاس کے درمیان ۱۷۸۳۶ فٹ بلند مدام برف سی مملو رہتا ہی؛

۱۶-کوہ ننگا پربت شہر سی ۵۷ کوس شمال مین ارسیر استور ہی سطح سمندر سی ۲۶۶۳۰ فٹ اونچا ہی؛

۱۷-کوہ امرنا تہہ شہر سی ۵۴ کوس شمال ومشرق مین سولہ ہزار فٹ سی اونچا مقدس ہی؛

۱۸-کوہ گلمرگ شہر سی گوشہ جنوب و مغرب مین تین ہزار فٹ سطح سمندر سی بلند؛

۱۹-کوہ افروت پرگنہ کروہن مین اسکی چوٹی پر چشمہ ایلا تہہ ہی جسمین سی دریای ننگل نکلتا ہی؛

۲۰-کوہ سونہ وارن ۱۲ ہزار فٹ بلند اسیر سی دو رستی گوریز کو جاتی ہین؛

۲۱-کوہ شالامار تالاب ڈل کے کنارہ پر اسکے عقب مین کوہ مہادیو ہی؛

۲۲-کوہ اننت ناگ ۳۵۰ فٹ اونچا ہی؛

۲۳-کوہ ناگ بندن ہرپور کے متصل جب کشمیر ستی سر تہا اسپر کشتیان بندہتی تہین کشپ رشی نے اسی کوہ پر بہت عبادت کی تہی؛

۲۴-کوہ بارہ مولا ۵۰۰۰ فٹ بلند سری نگر کے مغرب مین ہی؛

۲۵-کوہ شوپیان شہر کے جنوب مین ۱۵ کوس کے فاصلہ پر ۱۷۵۲ فٹ بلند ہی؛

۲۶-کوہ ترا گبل بنڈی پورسی نو میل پر ۹۱۶۰ فٹ بلند ہی؛

۲۷-کوہ شاردا اوتر مچھی پورہ کے عقب مین شمال مغرب کے گوشہ مین ہنود کا مقدس پہاڑ تہا اسکے نام سی کشمیر کو شاردا پیٹھ کہتے ہین؛

۲۸ کوہ گنجہ بل متصل پہلگام اور گوشہ برار ہی اسمین کان بلور اور سرب ہی؛

# کوہ آتش فشان

کوہ جوالامکھی کشمیر مین صرف ایک ہی ہے اُسمین سے مثل جوالاجی کے مدام شعلہ نہین نکلتے
صرف ایک دورہ چند سال کے بعد اس قطعہ کوہ مین سے گرمی نمودار ہوتی ہے اور بعض اوقات شعلے
بھی نکلتے ہین اسکا نام سویدجی ہے - سویم کے معنی خود آنیوالا ہے یہ مقام کوہ پنجی ہامہ پر ہے جو کہ
پرگنہ مچھی پورہ مین سرینگر سے گوشہ مغرب وجنوب مین تخمیناً ۳۵ کوس کے فاصلہ پر تقریباً ۶۱۰۰ فٹ بلند
واقع ہے عطا محمد خان کیوقت مین بھی یہ مقام ایک ماہ تک شعلہ افشان رہا اُسمین
گندہک کی بو نہ تھی سمت ۱۸۸۵ کے زلزلہ مین نہ وہان بھونچال آیا اور نہ کوئی آواز نکلی اُسکے ۱۸۲۸ء
بعد سمت ۱۹۱۲ مین یہ آگ ظہور مین آئی - اب سمت ۱۹۳۴ مین اسکا ظہور ہوا - تیرہ ماہ تک شعلہ افشانی
ہوتی رہی - پنڈت لوگ اِسی آگ ذریعہ دیگچون مین بھات پکاکر اُسکے پنڈون سے شرادہ
کراتے ہین اور اسکا درجہ گنگا دگیا ومٹن کے برابر بلکہ اُسّے بدرجہا زیادہ مانتے ہین بموجب
شاستر کے یہ تاثیر چار جوجن یعنے ۱۶ کوس تک اس زمین مین پائی جاتی ہے - مگر راقم نے صرف
۱۶ گز زمین ہی جلتی پائی تھے ؛

# جہیلین اور چشمہ کشمیر کے

روایت ہے کہ خطہ کشمیر سابق مین ایک تالاب تھا جسکو ستی سر کہتے تھے بعد اُسکے یہ خطہ پانی نکالنے
سے درہ کی صورت ہوگیا مگر تاہم اب بھی اسمین ہزارہا چشمہ ہین اُنکی چند اقسام ہین -
اوّل وہ جسکو جہیل کہتے ہین اُسمین سے اکثر ایسے ہین جنمین سے پانی اور نہرین جاری ہوتی ہین
دوسرے قسم اول سے بہت چھوٹے مگر روان ہین - بعض ایسے ہین جنکا پانی جاری نہین یہ
تمام چشمے علی العموم خورد وکلان دامن ہاے کوہستان اور کچھ چوٹیون پر واقع ہین -

ان تمام کو سر یا ناگ کہتے ہین ناگ کے معنے ہین پہاڑ سے نکلنے والا اور دوسرے معنے سانپ
بہی ہین کشمیریون کا اعتقاد ہے اور نیلہ مت پوران مین لکہا ہے کہ یہ خطہ سابق مین سانپون
اور ناگون سے آباد تہا انکا راجہ نیلہ ناگ تہا بہت سے چشمہ ہنود کے نزدیک متبرک مقدس ہین
**اوّل ڈل یا تالاب شہر** - کہتے ہین یہ ایک دشت بے آب تہا اسکو تیال مرگ
کہتے تہے یہ تالاب تخمیناً پانچ میل لمبا اور اڑہائی میل چوڑا سری نگر کے شمال و مغرب مین بجانب
اوسط ۱۵ فٹ عمیق ہے چہار طرف باغات دل فریب سے محدود و دامن کوہستان شالامار مین واقع
ہے - کشمیریون نے اسکو چند حصون مین تقسیم کیا ہے (۱) ڈل خورد یا ڈل کو توال (۲) ڈل
کلان (۳) استہ والو (۴) سودرکہون ؛ جو تہا حصہ سب سے عمیق تر ۴۵ فٹ تک ہے
اسمین سے دو نہرین بہتی ہین - چونٹہ کول جو براہ نگر ہی بل کوہ شنکر اچارج کے نیچے سے براہ
موضع دور گیبن شیر گڈہی کے سامنے دریا سے ملتی ہے - دوسرا نالہ مار جو باغ دلاور خان
کے پاس سے نکل کر پرگنہ اچہن کو سیراب کرتا ہے اس تالاب کے شمال و مشرقی اطراف سبز اور
بلند پہاڑون سے محدود ہین پانی اسکا اکثر چشمون سے نکلتا ہے شمال کیطرف سے ایک پہاڑی
نالہ بہی اسمین آکر پڑتا ہے اسکا بہت سا سطح آب کنول نیلوفر شمسی و قمری اور **راد ون**
ودرختون سے ستور ہے پہلے یہ تالاب بہت بڑا تہا مگر اب اسکے کنارون کو لوگون نے مٹی
وغیرہ سے بہر کہتیان بنالی ہین ان کہتیون کو ڈیم کہتے ہین **راداس** کہیت کو کہتے ہین
جو کہ سطح آب پر مثل تختہ کے تیرتا ہوتا ہے انکو اسطرح بناتے ہین ایک قسم کا گہاس ڈل مین
پیدا ہوتا ہے اسکو نیچے سے کاٹتے ہین وہ مثل چٹائی کے پانی پر آجاتا ہے اسطرح سے دو تین ٹکڑہ
یا چٹائیان اس گہاس کی جو اوّل اوپر سے کاٹتے ہین ہو بہو چٹائی سی ہوجاتی ہے آپسمین ایک
دوسرے پر رکہدیتے ہین پہر اسپر مٹی ڈالدیتے ہین اور پہر ایک چوب دراز کو پانی مین نیچے
تک گاڑدیتے ہین اور اس گہاس کو جسپر مٹی ڈالی ہوتی ہے اس ستون چوبی سے باندہ دیتے ہین

جتنی وہ ایک جگہہ قایم ہو جاتا ہی اُسپر ترکاریان وغیرہ اشیا بوئی ہین بعض اوقات زمیندار
لوگ جو ایک جگہہ سی دوسری جگہہ کہول کر اُسے لیجاتے ہین اس لئی ہندوستان وغیرہ مقامات مین
مشہور ہی کہ کشمیر مین زمین چورائی جاتی ہی *
ڈل مین جیور یعنی پکہاڑ سنگہاڑہ - مذرولیعنی بیخ نیلوفر اور کاہ لک جسکی چٹائیان بنتی
ہین اور مکانات کی خس کے کام مین آتا ہی - کاہ پیچہ کان سی ڈل نایدہی نکلتا ہی اُسکو مسلمان
لوگ کہاتے ہین سخنہ اسکا موسوم بہ نکلرت ہی مین ڈالکر کہگل کے کام آتا ہی اس تالاب مین
دو سد آب جسکو ستہو کہتے ہین پیدل چلنیکو بنی ہوئی ہین ایک نایدیار سی درمیان ڈل کے
ہو کر موضع ایشہ براری کے جنوب تک ہی اسکا طول ۴ میل او عرض بحساب اوسط ۱۰ فٹ
ہی اسپر نو پُل ہین اس سد آب کو پنڈت چودہری مہیش نے بنایا تہا نشاط باغ کے سامنے
جو پُل ہی اُسپر تاریخ ذیل کندہ ہی

هست تاریخ این خجسته اساس بانی پل مهیش شنکر داس

دوسرا سدہ خواجہ یار بل سی سیف خان نے حضرت بل تک بنایا ہی *
تالاب ڈل کشمیر مین دولتمندون کیواسطی عجیب مقام تفریح سیر و تماشا ہی - غریب و پریشان
خاطر کیواسطی اسی بہتر کوئی مقام غم کرنیکا نہین ہی اسکی سیر و شکار ماہی مزہ بیوی مین
ہی باتین کرتے ہوئی دن گذر جاتا ہی عمر ہی غم ایکدم مین دور ہو جاتا ہی روایت ہی کہ ایک
تاجر نے اپنے لڑکیکو دو تین لاکھ روپے کا مال دیکر تجارت کیواسطی ہندوستان سے یہان بہیجا
تہا - تجارت بالائی طاق رکہکر اُسنے سب روپے سیر ڈل مین ضایع کر دئی باپنے جب طلب کیا
اُسنے لکھ بہیجا کہ وہ سب روپیہ میان ڈلو کے ذمہ ہی بہت مانگتا ہون وہ کچھہ نہین دیتا - بلکہ
اور مانگتا ہی باپ اسکا پریشان ہو کر کشمیر مین پُہنچا اور سیر ڈل مین ایسا گرفتار ہوا کہ بقیہ
دولت بہی کہو بیٹھا ایکدن باپ بیٹا کشتی مین سوار سیر ڈل کر رہی تہے باپنے پوچھا بیٹا وہ

میان ڈلو کہان رہتا ہی جو روپیہ نہین دیتا بیٹے نے جواب دیا کہ یہی حضرت ہین جنکی آپ
سیر فرما رہی ہین دونون پشیمان ہوکر وہین مرگئے اور گگری بل مین دفن کئے گئے کتاب
لالہ رخ مین اسکی بہت تعریفین لکھی ہین اسکے درمیان دو جزیرہ مصنوعی ہین ایک کا نام
**روپہ لنک یعنی نقرہ کی لنکا** یہ نسیم باغ کے سامنے شالامار کے رستے مین ہی یہ جزیرہ ۶۵ ہ گز
مربع اور ۳ فٹ پانی سی اونچا ہی واین صاحب سیاح نے ۱۸۳۵ء مین اسپر ایک چھوٹا سا مندر
دیکھا تھا جسکا اب نشان تک نہین ہی ٭

**سونہ لنک یعنی سونیکی لنکا** - درمیان ڈل کلان یا جنوبی حصہ تالاب کے - ۴۰ گز لمبا ۳۰ گز
چوڑا ہی اسکو امیر خان جوانشیر نے ۱۷۶۹ء مین بنایا تھا مغلون نے اسپر ایک چھوٹا سا چبلخانہ
بنایا ہوا تھا اسکی دیوار کے نشان ابتک موجود ہین اسیوجہ سی لوگ اسکو منحوس سمجھکر اسپر نہین بیٹھتے
عیاش لوگ زیادہ تر روپہ لنک پر بیٹھکر خورونوش کرتے ہین اس تالاب کے ہر چہار طرف
عمدہ عمدہ باغات ہین شہر سے بذریعہ چونٹہ کول کے دونون کنارون کے درختہائے سفیدار
وچنار و پانی کی صفائی اور مرغابیان دیکھتے ہوئے کشتی مین سوار ہوکر اول ڈل دروازہ
ملتا ہی اسکے آگے کو ایک نہر گگری بل سی ہوکر دہنی طرف سے ڈل کو توال کو جاتی ہی اور دوسری
براہ راست رعناواری مین سی ہوتی ہوئی حسن آباد کی طرف سی ڈل مین پہنچتی ہی مغربی کنارہ
ڈل پر (۱) **حضرت بل** ایک گانو ہی جہان رویت موے شریف **محمد** صلعم صاحب
ہے اُسے آگے تھوڑے فاصلہ پر **نسیم باغ** ہی اسمین ۶۵۶ درخت چنار کے ہین
یہ باغ عہد اکبر شاہ سنہ ۱۵۷۱ء مین نسیم خان غلام کے اہتمام سی تیار ہوا تھا اسکے گرد جو دیوار
تھی اب صرف اُسکے نشانات موجود ہین سو گز آگے جاکر موضع **ہمگ** معروف بہ
**رگناتھ پورہ** ہی یہان جند رہے شالی کوب وکارخانہ ابریشم ہی اس سے آگے
**تیلبل** ایک بڑا گانو ہی جو کہ تالاب کے شمال مین واقع ہی نالہ تیلبل کا پانی نہایت ہاضم گنا جاتا

۸۰ سنہ الہجری

ہی شمال مشرقی حصہ کنارہ تالاب پر **باغ شالامار** ہی اسکو شاہ جہان نے بنایا تہا یہ باغ ۵۹۰ گز طویل ۷۰،۳ گز عریض دس فٹ بلند دیوار سی محدود ہی ڈل سی باغ تک ۲ اگز چوڑی ایک نہر بہتی ہی اس نام کی وجہ تسمیہ کی بابت بہت اختلاف ہی کہتے ہین یہان کا ن دیو کا مکان تہا شاستری والے اسکو مار کہتے ہین اور شالا مکان کو حتی شالامار ہوا لیئے کام دیو کا مکان اور بعض کہتے ہین کہ مار کشمیری مین دریا کو کہتے ہین چونکہ انکے سابق مین تسمیہ دہتی تہے اُسی سے شالامار ہوا ۔ وسطی مکان اس باغ کا قابل دید ہی ۔ اُسکے چارونطرف تالاب ہین جنمین تقریباً ۱۳۴ فوارے ہین اسمین سنگ موسیٰ کے ستون نہایت خوبی سی مجلّا کر کے لگائے گئے ہین تالاب تارسر و مارسر کی ایک نہر اسمین بہتی ہی ۔ شالامار سی ذرہ فاصلہ پر تالاب کے مشرق مین **موضع الیشہ بر** ہی اسکے پاس چشمہ گپت گنگا کا تیرتھ ہی ۔

**نشاط باغ** تعمیر کردہ آصف خان بعہد شاہجہان دلافزا اور رحت بخش اسم با مسمیٰ ۵۹۵ گز طویل ۳۶۰ گز عریض ایک دیوار ۱۳ فٹ بلند سی محدود مشرقی کنارہ تالاب پر واقع ہی اس باغ کے درجہ ۱۶ سی ۱۸ فٹ تک آپسمین لیست و بلند ہین **چشمہ شاہی** مشہور و معروف چشمہ نشاط باغ کی طرز پر ۱۱۳ گز طویل اور ۴۳ گز عریض ۷ فٹ بلند دیوار سی محدود جنوب مشرقی کنارہ ڈل سی ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہی اسکا پانی پینے مین سبک اور ہاضم ہی ۔ **انگور باغ** اسکے آگے مہاراجہ صاحب نے سمت ۱۹۳۳ مین تیار کرایا ہی اسمین فرانسیسی انگور کی بیلین لگائی گئی ہین ۔ **پری محل** یا کوتلن ایک ویرانہ مکان تالاب کے جنوبی طرف موضع تہید کے روبرو ڈل سی ایک میل کے فاصلہ پر تعمیر کردہ آخون ملا شاہ اتالیق جہانگیر واقع ہی ۔ **چار چنار باغ** جنوب و مشرقی گوشہ مین ہی بیگم نورجہان کو یہ باغ بہت لپسند تہا ۔ **گوپہ کار** اسی آگے کو ایک چھوٹا سا گانو ہی جو کہ دامن کوہ شنکر اچارج مین خوبصورتی سے واقع ہی ۔

۱۸۷۶ء

(۲) مانسبل کشمیر کے تمام جھیلوں مین ازبس خوبصورت و راحت انگیز تالاب شمال شرق و جنوب مغربی اطراف مین تخمیناً تین میل لمبا اور ایک میل چوڑا تمام جھیلوں سے عمیق تر موضع صفاپور کے پاس ہے اسکا پانی زیادہ تر اندرونی چشمون سے نکلتا ہے کوندہ بل کے سامنے نالہ امراوتے جسکو زین العابدین لایا تھا اسمین پڑتا ہے اسکے کنارہ پر موضع کوندہ بل ہے جسکے اا گھر سمت ۱۹۳۴ بکرمی مین غرق ہو گئے تھے۔ چوٹی کوہ اہائیناگ کی ۶۲۹۰ فٹ بلند ہے۔

(۳) تالاب انچار جو ڈل سے کچھہ بڑا ہے سری نگر کے گوشہ شمال و مغرب مین ایک کوس کے فاصلہ پر واقع ہے اسمین نالہ مار پڑتا ہے اور دریاے سندھ ایک طرف سے اسکے ساتھہ ملکر پھر علیحدہ ہو جاتا ہے۔

(۴) جھیل ولر جسکو کشمیر کا سمندر کہنا چاہئے تمام جھیلوں سے بڑا ہے یہان پہلے ایک شہر سندمتی نام آباد تھا جو کہ بسبب گنہگاری باشندون کے غرق آب ہو گیا اسکا اصلی نام پدم ناگ ہے یہ تالاب عظیم شہر سے ۱۵ کوس کے فاصلہ پر مشرق سے مغرب تک دس میل چوڑا اور شمال سے جنوب تک بارہ میل لمبا ۱۶ فٹ سے زیادہ بحساب اوسط عمیق ہے۔ بقول شاستر اسکی وسعت ۲۸ کوس تک ہے مچھلیون اور مرغابیون کا شکار اسمین بکثرت ملتا ہے اسکے کنارون پہ بھی لوگ ڈیرے بناتے جاتے ہین ہوا کے وقت کشتیون کے غرق ہونیکا بڑا خوف ہے دریاے بہت اسکے بیچون بیچ مین چلتا ہے سو ویا وزیر راجہ اونتی ورما نے بڑی حکمت سے دریا کو اسمین ڈالکر نکالا ہے دریا کا پانی اسمین بالکل علیحدہ نظر آتا ہے اور ولر کا پانی جدا گانہ شمال و مشرق مین یہ دریا کوہستان بلند سے محدود ہے اسمین بھی اندرونی چشمون کا پانی زیادہ تر ہے جزیرہ زینہ لنک تعمیر کردہ زین العابدین جو اسکے درمیان تھا اب کنارہ پر

آ گیا ہی یہ جزیرہ شمال سی جنوب تک ۹۵ گز لمبا اور مشرق سی مغرب تک ۷۵ گز چوڑا ہے
بنڈہ پورہ اسکے شمال و مشرقی کنارہ پر ایک قصبہ آباد ہی کوہ لیس وہسکرہ وغیرہ
کو یہین سی رستہ جاتا ہی کوہ شکر الدین ۷۰۰ فٹ بلند مغربی کنارہ تالاب پر استادہ
ہی شکر الدین مرید نور الدین کی زیارت اسی پر بنی ہی ۔

## پہاڑ و نیز چشمہ ہائی ذیل ہین

۱۔ گنگہ بل کوہ ہرمکٹہ کی چوٹی پر مثل ہردوار گنگا کے مقدس و نجات بخش خیال کیا
جاتا ہی سری نگر سے وہانتک یہ منزلین پڑتی ہین بیجار ناگ ۔ نونر ۔ بڑنگ ۔ رام راون
کوہ بہرت ۔ برہیمہ سر ۔ کوہ برنی بل یا بنبہ دہار ۔ چشمہ ہائی نند وکول چشمہ کولہ سر تالاب
گنگابل قریب ڈیڑہ میل لمبا اور ۵۰۰ گز چوڑا ہی ہنود مردون کے پہول اسمین بہا دون
سدی اشٹمی کو ڈالتے ہین ۔

۲۔ کولہ ناگ یا کوثر ناگ ۲ ہزار گز لمبا پانچ سو سی چہ سو گز تک چوڑا ہی دو سو
فٹ گہرا ہی کل دور اسکا ۳ کوس کا ہی اسمین سی پانچ ندیان نکلتی ہین منجملہ اُنکی دریائے
وشو کشمیر مین اور چار ندیان پہاڑون مین بہتی ہین اسکی مشرقی چوٹیون کو کوسدن
کو ٹھ کہتے ہین وشنہ پاد بہی اسی کے پاس ہی روایت ہی کہ وشنو کے
پاؤن مارنے سی یہ تالاب بنا ہی چنانچہ نشان پانو کا ابتک موجود ہی ۔

۳۔ شیشہ ناگ یا ششرم ناگ امرناتھ کے راستے مین درہ لدر کے سامنی ۔

۴۔ چشمہ ایلاپتہر کوہ اخروت پر پرگنہ کروہن مین ۔

۵۔ سوکھ ناگ کوہستان بیروہ پر ۔ سوائی انکے مارسر ۔ تارسر ۔ سونہ سر
چندہ سر ۔ ہاکرسر ۔ نیلہ ناگ ۔ باغ سر مشہور ہین ۔

# چشمہ

**اچھہ بل** جسکا دوسرا نام صاحب آباد ہی اننت ناگ سی ۳ کوس دامن کوہ مین مشہور اور خوبصورت چشمہ اول دفعہ راجہ **اچھہ** کے نام پر مشہور رہوا بعد اسکے شاہجہان نے وہان تعمیر بنا کر صاحب آباد کے نام سی معروف کیا اب مہاراجہ صاحب نے تعمیرات جدید وہان بنوائی ہین - پورا نا حمام لایق دید ہی یہ کوہ جسکے دامن مین یہ چشمہ واقع ہی پرگنہ برنگ کو ٹہار کو جدا کرتا ہی لوگون کا خیال ہی کہ پانی جو اسمین سی نکلتا ہے وہ برنگی ندی کا ہی جو اسکے پیچھے ایک مقام مین غایب ہو جاتی ہی ۔

**اننت ناگ** مین چشمہ بہون مٹن سی آدہ میل پر ہنود اسکا گیا جی سی زیادہ تر مہاتم مانتی ہین ۔ ویتھہ و ترینج دریا ہی بہت - وین متصل بانپور ۔

**ورناگ** جسکو خیال کیا جاتا ہی کہ شیوجی کے ترشول سی بنا ہی یہ چشمہ ہشت پہلو خوبصورت و دلربا دامن کوہ بانہال مین ۳۷ گز مدور اور ۵۰ فٹ گہرا ہی اسمین مچھلیان بے شمار ہین ایک نہر بڑی زور سی اسمین سی نکلتی ہے کہنڈرات باغات و مکانات شاہی جسکو شاہجہان نے بنایا اور جدید باغ و تعمرات عالیشان والئی حال اس چشمہ کے قابل دید ہین نہ کہ شنید اس چشمہ کے گرد ہ ۲۴ محرابین ہین جنمین سی ایک کے پتھر پر عبارت ذیل کندہ ہے " **بادشاہ ہفت کشور عدالت گستر ابوالمظفر نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ غازی بتاریخ ۱۵ سنہ جلوس درین سر چشمہ فیض آئین نزول اجلال فرمودند۔**

**تاریخ**

**از جہانگیر شاہ اکبر شاہ ❊ این بنا سر کشیدہ بر افلاک**
**بانئی عقل یافت تاریخش ❊ قصر آباد و چشمہ ورناگ "**

چشمہ سی باہر دو سرے سنگ ہو سئی پر جواب ٹوٹ گیا ہی کندہ ہی

حیدر بحکم شاہجہان بادشاہ دہر | شکر خدا کہ ساخت چنین آبشار جوی
این جوئی داوہ سنت نہ جوئی بہشت یاد | زین آبشار یافتہ کشمیر آبروی
تاریخ جوئی گفت بگوشم سروش غیب | از چشمہ بہشت بروں آمدہ ست جو

چشمہ سوندہ براری پرگنہ برنگ مین وسط لبا کہہ سی وسط جیٹھ تک و نین تین دفعہ خشک ہو جاتا ہی اور پھر تین ہی دفعہ بھر آتا ہی ؞

سوور سند ہیا پرگنہ دیوہ سر مین - کبھی ہین و نین گیارہ دفعہ خشک ہو کر گیارہ ہی دفعہ بھر آتا ہی ؞

یون سند ہیا پرگنہ شاہ آباد مین - اسمین بھی کٹ چشمہ سوندہ براری ظاہر ہوتی ہی ؞
ہاکرہ سر پرگنہ ماچھامہ مین - اسمین چند جزایر ہوا چلنے کیوقت بہتی ہوئی خیال مین گذرتے ہین ؞

کہیر بہوانی سری نگر سی سات کوس پر مقدس چشمہ راگیان بہگوتی کا بشکل شارد احرف اومکار کے واقع ہی قدرت سے اسکا آب مقدس ہمیشہ رنگ بدلتا رہتا ہی اور ہر ایک رنگ کی جُدا گانہ تاثیر ہی ؞

چشمہ اونتی پور مین غسل کرنے سے خارش و قولنج کے دور ہو جانیکا لوگون کو یقین ہی ؞
چوہر ناگ برنگ مین ؞ کرشنہ سر منبع دریائی کرشنہ گنگا ؞ خوشحال سر نوشہرہ کے نزدیک ؞ نندن سر کوہ نندن پر ؞ سر بل دریائے سلنڈرن کا مخرج ؞
جھجہر کن یعنے سنگ سفید منبع دریا ہی دودہ گنگا ؞ چشمہ کور جھیر موضع پاندرک مین ؞ نیلچہاک ناگ موضع زیون مین ؞ چشمہ جالندہر موضع زاورہ مین ؞
بچار ناگ نوشہرہ مین ؞

## کریوہ ہا

کشمیر مین بہت سی زمین معمولی سطح کشمیر سی بلند اور پتھریلی ہی اُسکو کریوہ کہتے ہین شمالی طرف کی کریوہ یہ ہین کریوہ بانپور- کریوہ اسلام آباد اور جنوبی یہ ہین زینہ پور- نونگر کریوہ خانپور- کریوہ داموور- ان تمام کریون کو پہاڑی پانی اور خندقین آپسمین ایک دوسری سے علیحدہ کرتے ہین کریوہ ہائے ذیل بہی مشہور ہین کریوہ لتہ پور- کریوہ وونسو- کریوہ بڈہی اوڈر- مٹن اوڈر- کریوہ رام نگر- کریوہ چکدر وغیرہ ٭

## نمبل ہا

نمبل اُس قطعہ زمین دلدلی کو کہتے ہین جسمین پانی قدرتی چشمون یا کسی تالاب کا بارہ مہینے بہا رہتا ہی اور سطح آب گہاس سی مستور رہتا ہی بعض بعض نمبلین کوسون تک چلی گئی ہین چند کے نام یہ ہین- کونہ بل دہو ہین ٭ گیر نمل اولر مین ٭ ہاکرہ سر نمل بلدہ پائین ہین ٭ تولہ مل نمل کلان تہ کہیر بہوانی کے گرداگرد پرگنہ لعل ہین ٭ پہاڑ و نمل خود کشت ہین ٭ کنی پور اچہہ ہین ٭ بچہہ بارہ نمل- ورہ نمل کروہن ہین ٭ بوڈ نمل کامراج ہین ٭ نیز نار و نمل او نئل اونتم سایر مواضع پائین ہین ٭ نمل کاؤسان مایچہہ ہین ٭ ولنہ نمل کروہن ہین ٭ ٹینگہ نمل دیوہ سر ہین ٭ نندر نمل اور قیصر نمل اچہہ ہین ٭ پرازی نمل سری نگر مین کشتیان بہی ان تمام مین بخوبی چلتی ہین ٭

## دریاے ہاے کشمیر

چہوٹے چہوٹے دریا کشمیر مین بہت ہین مگر یہان خاص دریا لکہے جاتے ہین ٭

**ابنتھا** - جسکو یونانی ہائیڈسپس پنجابی جہلم پنڈت وتستا مسلمان بہت
کہتے ہین ایک بڑا دریا ہی جو کہ تمام کشمیر کی زمین کو سیراب کرتا ہی اور قریب تمام ندیان
دریا کشمیر کے اسمین پڑتے ہین یہ دریا چشمہ ویتھہ وتر واقعہ شاہ آباد سی نکلتا ہے بہت
زبان شاستری مین اس مقدار کو کہتے ہین جو کہ نر انگشت کی برابر ہو چونکہ اصلی منبع
اسکا بہت چھوٹا ہی اسلیئے اسکا نام ویتھہ ہوا - ویتھہ وتر سی نکلکر پانی اسکا آب
چشمہ سیت رشیان سی ملکر جتی گنڈ مین جو ہی ورناگ و نہر گنڈ پکی ساندرن جو کوہ برارہ و
کاورن واقعہ پرگنہ شاہ آباد کے چشمہ سربل سی نکلتا ہی پیوست ہو کر آب واسک ناگ
پانزت ناگ دریاے وشو سی ملکر برنگے ندی و آب کوکرناگ و جو ہی آرہ پتی سی جسکا
مخرج باہم سر لیشنہ سرور و درہ سر واقع کوہ وامند و پرگنہ کوٹہار ہی و آب چشمہ مارتنڈ
وچشمہ اچھہ بل سی اننت ناگ مین ملکر کھنہ بل کے نیچے اسقدر پانی جمع ہوتا ہے
کہ کشتی وغیرہ اسمین چل سکتی ہی اور دریا کی صورت نظر آتی ہی پھر اور ندیون سی
ملتا ہوا بہت سی حصونمین شمال کیطرف شنکر اچارج کے نیچے خمدار سات پیچ کہاتا
ہوا شہر مین جنوب و مغرب کی طرف بہتا ہوا تمام کشمیر مین تخمیناً ساٹھہ میل کے فاصلہ پر
چل کر کوہ بارہمولا سی باہر نکلتا ہی پھر دریای کرشنہ گنگا وغیرہ ندیون سی ملکر قصبہ و انگلی
کے نیچے جاکر حدود ملک گکھر مین سی گذر پہاڑ سے نیچے گر کر قصبہ جہلم مین بنام دریاے
جہلم مشہور ہو کر قصبہ جھنگ سیالان سی آگے آٹھہ کوس تر موگہاٹ پر دریاے
چناب سی ملکر ہمراہی دریای سندہ بحر عرب مین گرتا ہی یہ دریا سے کبھی خشک نہین
ہوتا اور بموجب نشیب و فراز پانی کے ایک گھنٹہ مین ۱½ میل سی ۳ میل تک چلتا ہی ماہ جولائی
واگست مین پانی اسکا معمول سی بارہ فٹ اور کبھی زیادہ بڑھکر باعث سیلاب و نقصان
زراعت وغیرہ ہو جاتا ہی کہنہ بل سی آگے پہلے سونہ کول جسکا منبع کپال موچن ہی ۰

پہرگنت ڈکی ندی - چندرہ کول جسکو غالباً راجہ مہرہ کول نے کہدوایا تہا - سانڈرن ندی - برنگے ندی - آرہ پنی ندی اسمین ملتی ہین - اسکے بعد بجانب راست یہ ندیان معاون بنتی ہین - دریاے لدریا لمبودری جسکا منبع گنیش بل ہے دوشاخون سے کہنہ بل کے نیچے اسمین پڑتا ہے - دریاے چونٹہہ کول جو ڈل مین سے نکلا ہے شہر مین شیر گڈہی کے سامنے بسنت باغ کے پاس اس سے ملا ہے - دریاے سندہ جو کہ اباسین کی ایک شاخ ہے اور بعض کا قول ہے کہ امرناتہہ مین اسکا مخرج ہے یا امراوتی اسمین ملتی ہے اول تالاب انچار سے ملکر پہر شادی پور کے پاس دریاے بہت سے ملتا ہے ان دونون کے سنگم کے پاس درمیان دریا کے ایک چبوترہ پر چنار کا درخت ہے اسکو پرپاگ کہتے ہین ۔ دریاے پوہرو وابہ گاو کے ذرہ نیچے ایک بڑا نالہ دریاے بہت سے آکر ملتا ہے - نالہ ہاے ذیل بائین طرف سے اسمین آکر ملتے ہین دریاے دشوم ہامہ کے نزدیک دریاے راجپو موضع کاکہ پور مین - دودہ گنگا جسکا مخرج سنگ سفید ہے سری نگر کے نیچے دریاے رامشی کو ہستان شکردہ سے نکلکر موضع وہہال مین - دریاے ننگل کروہن مین سے گذر کر تالاب اولر مین پڑتا ہے نالہ کٹہہ کول یعنے نقلی دریا ہے جو کہ شیر گڈہی کے نیچے سے کاٹ کر صفاکدل کے پاس پہر دریا مین ملایا گیا ہے یہ نالہ اکثر سرما مین خشک ہوجاتا ہے دوسرا نارو کے نام سے ایک نالہ گرمیون مین شادی پور کے پاس سے علیحدہ ہوکر ننگل کے متصل تالاب اولر مین پڑتا ہے - دریاے راموکر یوہ لونگرا اور خانپور کے درمیان بہتا ہے - نیلہ گنگا امرناتہہ مین - نالہ پہلگام - نالہ مار تالاب ڈل کے حصہ برار ی نل سے نکلکر پرگنہ اچہن کو سیراب کر کے تالاب انچار مین جا ملتا ہے اسمین جو فرش اینٹون کا تہا وہ سب مٹی مین دب گیا ہے - یہ نالہ سلطان زین العابدین نے بنایا تہا اسپر بہی بہت سے پل ہین - نالہ سونہ کول - شوپیان - رمبِ آرہ - مدہومتی - گوریس کیطرف سے

آ کر کھوئی ہامہ کو سیراب کرکے پہر جہلم مین پڑتا ہی بعض کا قول ہی کہ مادہومتی دریا ہی کہ ترشنہ
گنگا کا دوسرا نام ہے نالہ ماورا و ترجھی پورہ مین۔ دریا ہی حمل پرگنہ حمل مین بہتا ہی۔

## پل

دریا ہی بتستا پر کہنہ بل سی بارہ مولا تک تیرہ پلہا سے ذیل ہین جو کہ چوب دیودار سی نہایت مضبوط اور خوبصورت بنی ہین نام انکے یہ ہین۔

| نمبر | نام | طول بحساب گز | عرض بحساب فٹ | دہانہ | عمق بحساب فٹ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | کہنہ بل | ۶۶ | ۱۲ | ۱ | ۱۴ | یہ پل سب سے اول اور چھوٹا ہی انت ناگ کے پاس۔ |
| ۲ | بیچ بہارہ | ۱۰۰ | ۱۷ | ۳ | ۶ | |
| ۳ | پانپور | ۱۳۲ | ۱۴ | ۴ | ۶½ | |
| ۴ | امیراکدل | ۱۳۴ | ۳۰ | ۵ | ۱۶ | یہ پل امیر خان کے نام پر مشہور ہی اور شہر مین اول پل ہی |
| ۵ | حبہ کدل | ۹۷ | ۲۴ | ۳ | ۱۶ | |
| ۶ | فتح کدل | ۸۸ | ۱۷ | ۳ | ۱۶ | یہ تیسرا پل شہر کا فتح شاہ کے نام سے مشہور ہے |
| ۷ | زینہ کدل | ۹۶ | ۲۴ | ۳ | ۱۶ | بنام زین العابدین چوتھا پل شہر کا مشہور ہے |
| ۸ | عالیکدل | ۸۲ | ۱۷ | ۳ | ۱۶ | عالی شاہ کے نام پر پانچوان پل مشہور ہی |
| ۹ | نوکدل | ۷۵ | ۱۸ | ۳ | ۱۶ | |
| ۱۰ | صفاکدل | ۱۱۰ | ۱۹ | ۴ | ۱۶ | سیف خان کے نام پر اصل سفاکدل ساتوان پل مشہور ہی۔ |

| نمبر | نام | طول بحساب گز | عرض بحساب فٹ | [illegible] | عمق بحساب فٹ | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۱ | سنبل | ۱۱۲ | ۱۶ | ۴ | ۱۵ | علاوہ انکی اور بہت سے پل نالہ مار |
| ۱۲ | سوپور | ۱۱۴ | ۱۶ | ۳ | ۱۸ | وغیرہ پر ہین یہ ایک جدید پل گوہالن کے |
| ۱۳ | بارہ مولا | ۱۴۶ | ۱۶ | ۶ | ۳۴ | پڑاؤ ہین مہاراجہ صاحب کی حکم سے آہنی پختہ ۴۸ گز لمبا اور بنا ہے |

## کشتیان

یہان کے دریا ہین کئی قسم کی کشتیان ہین - اوّل پرندہ ایک لمبی کشتی ہوتی ہے اسکے سرے پر ایک طرف چھوٹا سا بنگلہ بنا ہوتا ہے اور باقی تمام جگہہ پر ۴ بجی لوگ (ملاح چپّا مارنیکو بیٹھتے ہین سوا ے امراء و والیان ملک کے عام لوگ اسپر نہین بیٹھ سکتے ۔۔

چاکہ واری اسی کا ایک قسم ہے اسکا بنگلہ کسیقدر بڑا مثل ایک کمرہ کے درمیان مین ہوتا ہے ۔۔ لڑھی ناؤ ایک بڑی شاہی کشتی کا نام ہے اسکے درمیان ایک مکان مثل دیوانخانہ کے بنا ہوتا ہے امراء معہ مجلس کے اسپر بیٹھتے ہین - یہ قسم خاص لوگونکیواسطے ہین ۔۔

دوسری قسم عام لوگون کے لئے یہ ہین - ڈونگہ عموماً ۵۶ فٹ لمبا ¾۵ فٹ چوڑا ¾۱ فٹ عمیق نیچے سے چپٹا دونون گوشونکی طرف گاؤدم ہوتا ہے اسپر چٹائیون کی چھت دیوارگیر اور پردہ ہوتے ہین اسمین جائے نشست و باورچیخانہ و ملاحون کے بیٹھنے کی علیحدہ جگہہ ہوتی ہے - شکاری اس سے چھوٹی اور ہلکی اسیطرح کی ہوتی ہے ایک قسم وار کے نام سے مشہور ہے وہ کشتی جب کام مین لگائی جاوے لفظ وار کو اُسی نام سے مرکب کردیتے ہین ۔ مثلاً آرم وار یعنی کشتی سبزی فروش کی ۔۔

گاڈہ وار یعنے ماہی فروش کی کشتی چھٹہ وار جو بادطوفان کیوقت تالاب ڈل یا ولر مین بیخوف رہتی ہی اسپر سی شکار بہی خوب کہیلا جاتا ہی یہ قسم وار زیادہ تر تالابون اور نائہ مارمین رہتا ہی اور ہر قسم کی باربرداری مین کام آتا ہی۔ گرناؤ کے ذریعہ دریا مین وار پار عبور کیا جاتا ہی سب سی بڑی اور بہاری کشتی جو باربرداری غلہ وچوب وغیرہ مین بکار آتی ہی بار بیچ کہلاتی ہی ہانجی لوگ اکثر سکونت شبانہ روز انہین کشتیونمین رکہتے ہین۔ سمت ۱۹۳۱ بکرمی مین ایک چھوٹا سا دخانی جہاز یا کشتی سٹیمر کے نام سی بھی بہت مین ڈالی گئی تہی ٭

۱۸۷۵ء

# مرغزار یعنی گلزار کشمیر

مرغزار اُن میدانون کو کہتے ہین جو کہ پہاڑونکی چوٹیون اور درہون مین ایسے واقع ہین جنمین قدرت سی طرح طرح کے پہول گلہا ئی گوناگون شگفتہ ہوتے ہین خاص مشہور مرگ یا مرغ یہ ہین سونہ مرگ۔ نجلہ مرگ۔ انیلہ مرگ۔ رامی اللہ و نندن سر مرغ۔ چندن سر مرغ۔ مرگ ھائ کوہ مھادیو مرگ ھائ امرناتھ مھلشہ مرگ۔ گل مرگ۔ شاجی مرگ نندی مرغ۔ گوکل مرغ۔ توسہ میدان۔ استان مرغ ٭

سونہ مرگ پرگنہ لعل کے اختتام پر ہی اور قریب ۲ میل تک پہیلا ہوا ہی ٭

گلمرغ ایک نہایت خوبصورت اور خوشنما میدان سری نگر کے مغرب مین پرنجال کی شاخون مین واقع ہی اسکا طول تخمیناً ۳ میل اور عرض ایک میل ہی اس کے گرد چھوٹے چھوٹے کوہستان پر چیلون کے درختونمین یہ میدان سطح کشمیر سے ۳۰۰۰ فٹ اونچا اطراف شمال ومغرب اور جنوب مشرق مین واقع ہی جنوب کی

سری سے ایک نہر سمین شمال مغرب کیطرف خمدار بڑی خوبی سے روان ہے اسکے
دونون کنارے خوشنما پھولون کے بوٹون سے رنگے ہوئے معلوم ہوتے ہین اسکے درمیانی
چھوٹے چھوٹے ٹیلون پر علیحدہ علیحدہ اقسام کے پھول شگفتہ معلوم ہوتے ہین اس کے
شمال شرقی طرف بابا پدم رشی کی زیارت اور جنوب شرق کیطرف راہ فیروزپور
ہے نان تیر یہان کا تحفہ ہے گرمیون مین صاحبان سیاحان اور ریذیڈنٹ کوارٹر آفسران
سپیشل ڈیوٹی معہ شاخ ڈاکخانہ کے یہان دو ماہ تک رہتے ہین ۔ وجہ تسمیہ اسکی
یہ بتلاتے ہین کہ گوری یعنے پاربتی جی اسمین سیر کیا کرتی تہین اسلئے اسکا
اول نام گوری مرغ ہوا پہر گلہ بانون نے گھوڑے اسمین چرانے شروع کئے جسسے
گورگ ہوا کیونکہ کشمیری مین گھوڑیکو گور (گور) کہتے ہین ۔ اب بسبب افراط
گلہائے گونا گون کے گلمرغ کہتے ہین ۔ استرون اونتی پورہ کے پاس اسی قسم کا
ایک میدان ہے ۔

## سری نگر خاص

سری نگر جو خطہ کشمیر کا دار الخلافہ ہے پہلے سوریہ نگر یعنی شہر آفتاب کے نام سے مشہور تہا
راجہ پرورسین نے سمت ۳۲۰ کلجگی مین مطابق ۱۸۹ ہجری کے اس شہر کو
بنام پرورسین نگر آباد کیا تہا اسکو ۵-۱۲۷۶ برس گذرے اُن ایام مین کہتے ہین یہ
شہر شادی پور تک بستا تہا ۔ عہد اسلامیہ مین شہر مذکور کا نام بھی کشمیر ہی لیا جاتا
تہا یہ شہر کشمیر کے درمیان کوہستان شمالی و مغربی کے نزدیک ہاری پربت کے
جنوب مین دریائے بتستا کے دونون کنارون پر شنکر اچارج سے چھہ پل تک دریا کے
کنارہ کے ساتہہ پیچ کہاتا ہوا تخمیناً ۳ میل تک چلا گیا ہے اور سطح سمندر سے ۷۶ فیٹ

۱۳۲ء

اونچا ہی بسبب نزدیک ہونے سنبل اور دلدل کے آب وہوا اسکی صحیح المزاج نہین ہے
آبادی اسکی ایک لاکھ ۳۰ ہزار آدمیون سے کسیقدر زیادہ ہوگی اور قریب ۳۰ ہزار
کے اسمین مکانات ہین یہ تمام مکانات عموماً پختہ چوب آمیز وخوبصورت ہین اور سبکی
چھتین سلامی دار ہین ۲ سے ۳ تک انکی منزلین ہین - مکانات رہایش سکھناء - حمام -
عندر زیارتین شہر کی تعمیرات ہین دریا کی دونون کنارہ و نہر گہاٹ ہمہ سنگین جسکو
بارہ بل کہتے ہین اکثر بنی ہوئی ہین - بازار جو تہوڑے ہین بہت تنگ اور ناہموار
پتہرون سے فرش کئے گئے ہین موسم سرما مین یہان کیچڑ سخت ہوجاتا ہے - دریا سے
وتستا نے اس شہر کو دو حصو نپر اور پلون نے سات حصو نمین اور انتظام پولیس نے
بارہ ضلعو نمین تقسیم کیا ہے انکے نام یہ ہین (۱) نرسنگھہ گڈہ (۲) جبہ کدل (۳)
تاشہ دان (۴) جالندہ و چھتہ بل (۵) ملک صاحب (۶) دیدہ مر (۷) نوکدل
بلبلمر (۸) نوہٹہ (۹) خانیار (۱۰) رعنا واری (۱۱) نوشہرہ (۱۲) سنگین
دروازہ ۔ ضلع نرسنگھہ گڈہ مین (۱) شنکر اچارج (۲) رام منشی باغ (۳) کوٹھی
باغ (۴) ہری سنگھہ باغ (۵) چنار باغ واقعہ لب نالہ چونٹہہ کول (۶) رستم گڈہی (۷)
شیخ باغ ۔ یہ سب جاء فرودگاہ صاحبان سیاحان ہین ۔ شیخ باغ مین مقبرہ سیاحان
محکمہ عدالت صدر وغیرہ لال منڈی - شفاخانہ - سرائے - کارخانہ ابریشم ہفت چنار
رام باغ - سمادہ مہاراجہ گلاب سنگھ صاحب - مہاراج باغ تعمیر کنانیدہ مہاراجہ
صاحب حال - حضوری باغ - مستریخانہ - شیر گڈہی وچہاونی فوج بٹہ مالو وغیرہ
امیراکدل مقامات خاص ہین - شیر گڈہی پہلے بہت چھوٹی تہی جسکو امیر خان جوانشیر
حاکم افاغنہ نے تعمیر کرایا تہا - اب مہاراجہ صاحب نی نہایت عمدہ قابل دید تعمیرات
یہان تیار کرائی ہین - یہ عالیشان عمارت ۴۵۰ گز لمبی - ۴۵۰ گز چوڑی شمالمغرب

وجنوب مشرق مین لب دریا پر ۴ فٹ اونچی دیوار سے محدود واقعہ ہے۔ مہاراجہ صاحب بہادر نزدکش ہوتے ہین دربار حاکم اعلیٰ اور تمام دفاتر جنگی و ملکی ہمکانات صحن بیرونی مین ہین اِن سے باہر چھاونی فوج۔ دریا کی دوسرے کنارہ پر بسنت باغ تیار کردہ کرنیل میانسنگہ و دفتر تار برقی واقع ہے ٭ ضلع چھہ کدل مین مندر بیجی سنگہ۔ مندر گنپت یار۔ مندر ریون آستان زینہ دار صاحب ومکانات دیوان بدری ناتہہ حاکم اعلیٰ و چھہ کدل و ڈنگی پورہ ہے ٭ ضلع تاشوان مین فتح کدل۔ مندر دیوانصاحب۔ مندر رنبیر السوامی ہے جو سمت ۱۹۳۴ مین تعمیر ہوا۔ زینہ کدل۔ مہاکالی۔ شاہ ہمدان۔ نو مسجد ہے۔ یہ نو مسجد زینہ کدل کے ذرہ اوپر کو ہے اسکو بیگم نور جہان نے مُصَفا پتھرون سے بنوایا تہا اسکی اندرونی لمبائی ۶۰ گز عرض ۸ گز ہے یہ مسجد باعتبار مضبوطی و خوبصورتی کشمیر کی تمام مسجدون سے عمدہ ہے مسلمان لوگ اسواسطے اسمین نماز پڑہنا حرام سمجھتے ہین کہ تعمیر کنانیدہ عورت ہے سکہہ اسکو موتی مندر کہتے ہین آجکل اناج بہرنیکے کام آتی ہے اسکی تاریخ دوبارہ مرمت ہونیکی یہ ہے

## تاریخ

ہاتفے گفت عہد میر ہزار　　نو شد آباد مسجد سنگین

میر ہزار صوبہ کشمیر نے ۱۱۰۲ ہجری مین دوبارہ مرمت کیا تہا ٭ ضلع جمالٹہ و چھتہ بل مین نواب بازار سہ یار جہان مکان و باغ مؤلف ہذا ہے آستان رہ بابا صاحب۔ ٹہگ بابا صاحب۔ عالی کدل۔ نوکدل۔ صفاکدل سرائے ہین ٭ ضلع ملک صاحب مین عیدگاہ و عالی مسجد ہین ٭ ضلع بلدیمر مین مہاراج گنج۔ آستان ریشہ پیر صاحب. سدہ لچھمی۔ آستان بلبل شاہ۔ محال واغشال۔ سایر۔ مندر بڈشاہ۔ بڈشاہ کا اصلی نام ہٹی شور ہے اسکو راجہ راون نے سمت ۲۸۴۲ کلجگی مین اپنی پوجا کیواسطے رتن پنج مکہی بنایا تہا زنجیر گہڑیال کی ابتک اسکے گنبد مین آویزان ہے جب سلطان زین العابدین

جسکو مسلمان بہ رعایت کرنے اخیر مین ہنود کے بڈشاہ اور ہنود بڈشاہ کہتے تہے
اسمین دفن ہوا تو بڈشاہ کے نام سے مشہور ہوا اکثرون کا قول ہے کہ اس مندر کو بہی راجہ
پرورسین نے بنایا تہا مگر راجہ ترنگنی مین اسکا ذکر کہین نہین اسکے گرد نواحی گورستان
مین ایک پتہر پر جو قریب ۱½ گز لمبا اور ۲ فٹ چوڑا ہے مرزا حیدر گورگان کی فتح
کشمیر کا حال زبان فارسی مین کندہ ہے باغ دلاور خان بہی اسی ضلع مین ہے جو کہ
براری نمبل کے ایک کنارہ پر ۲۸ گز لمبا اور ۲۷ گز چوڑا واقع ہے خانہ یار مین آستان پیر دستگیر
ہے رعنا واری مین مندر میا نصاحب - آستان پیشاہ صاحب - ہاری پربت -
نوہٹہ مین جامع مسجد ہے اس مسجد کو اول دفعہ سلطان سکندر بت شکن نے
سمت ۱۴ کے اندازہ مین مندر تارابید کو گراکر اور پہر سلطان حسن شاہ نے پہر سلطان زین العابدین نے
اور محمد جہانگیر بادشاہ اور پہر اورنگزیب نے تعمیر اور مرمت کرایا پہر مہاراجہ رنبیر سنگہ
صاحب نے سمت ۱۹۳۵ مین بلکہ ایک دفعہ اسسے پہلے بہی مرمت کرایا اور نہر اسمین پہنچائی ہے -
یہ بڑی وسیع مسجد ہے جو بارہا جل گئی ہے - اسکے درمیان ایک صحن ہے جسکے شمال جنوب
اور مغرب مین مکانات ہین انمین ۳۷۲ ستون ہائے چوبی عظیم الشان لگے ہین اس کے
اطراف شمالی و جنوبی ۲۰۰ گز لمبے اور ۴۰ گز چوڑے ہے اور مشرقی و مغربی اطراف ۱۱۸ گز
لمبے ہین مشرقی ۱۶ گز اور مغربی ۲۴ گز چوڑے ہین اسکے باہر کو مندرون کے کہنڈرات
اور قبرستان چکون کے ہین -

## باشندگان کشمیر

کشمیر مین فی زمانہ پنڈت - پوربی - جنسی سکھہ - ڈوگرے - مسلمان سنت جماعت
اور اہل تشیعہ آباد ہین -

پنڈت لوگ یہان کے قدیمی اور اصلی باشندہ ہین انکو اول ہی کشپ رشی نے
آباد کیا تہا یہ تمام برہمن ۳۲۳ رشیون اور منیونکی اولاد اور چیلے ہین منجملہ ان کے
۱۹ رشیونکی اولاد انکی زیادہ تر بزرگی کے باعث زیادہ تر خاص ہین جنکو اصل
ذات کہتے ہین - دتاتری - بہردواج - پالہ ویلو - اوپہ مینو - دہوم - سوگلی +
ایہین سے دتاتری جنکی اولاد کول ہے - اوپہ مینو (جنکی اولاد ریو ہین) دہوم
جنکی اولاد رازدان سے خاص ہین - بعض کا قول ہے کہ قدیمی بانی اس خطہ کی
آبادی کے یہ تین بہائی تہے کٹیاچابج - ممٹاچابج - اوبٹاچابج
انہین کے تین خاندان سے اسقدر ذاتین ہنگئین اور بعض نے کل اقوام کو تین بڑے
خاندانون بھٹ - پنڈت اور رازدان مین سے خیال کیا ہے چنانچہ بہٹ
مین سے کول اور پنڈت مین سے سوپوری پنڈت اور رازدان مین سے رینہ اعلی
قسم کی ذاتین ہین - ذاتین اور القاب کامون اور پیشون پر بہی مشہور ہوگئے
ہین - بعضون نے انکو مرہٹون مین سے اور اکثر کنوجی براہمن خیال کیا ہے یہ بات
شائد اسلئے مشہور ہوئی ہے کہ کولون کی نسبت کہتے ہین کہ یہ لوگ کولاپوری ملک
مرہٹہ سے آئے ہین جسکا صحیح حال کچہہ معلوم نہین ہوتا - مگر اسمین کچہہ شک نہین کہ
کشمیری پنڈت قوم آریا مین سے اول اور اعلی قسم کی قوم ہے انکی شکلین خوبصورت
اعضا سے جسم مضبوط چہرہ خوشنما رنگ پختہ اور گندمی اکثر سفید ہی مایل خط وخال صحیح
قد وقامت کوتاہ بہی اور اکثرون کا بالا اور ایک ہی خون رکہتے ہین - طبیعت انکی
ازبس تیز ہوشیار - چالاک - ذہین - رسا - طامع - فضول خرچ - تبعید پرور - مدمغ
ومغرور - محنتی - بزدل جنگ وجدل سے متنفر ہواہین ڈاڑہی لمبی نیچے کو جہکی رکہتے ہین
ان تمام برہمنون کے بہہ دو حصہ بانہ ماس - وملہ ماس کے نام سے مشہور ہین علاوہ

ذوالقدر خان ترکمان کے ظلم و ستم سے اور پہر سکندر بت شکن کے جور والم سے جب تمام ہنود تہ تیغ کیے گئے تہے تو بہت سے لوگ اطراف ہندوستان کو بہاگے اور یہان بہت تہوڑے پنڈت لوگ باقی رہگئے جیسے کہ بعض کا بیان ہے کہ کشمیر مین گیارہ ہی گہر پنڈتون کے رہے تہے بعد اسکے سلطان زین العابدین نے ان پنڈتون کو جو بہاگ گئے تہے ہندوستان سے منگواکر از سر نو کشمیر مین آباد کیا تہا جو لوگ ان باقیماندہ گیارہ گہرون مین سے اب یہان ہین انکو ملہ ماس کہتے ہین اور جو ہندوستان سے آئے انکو بانہ ماس - بانہ ماسی لوگ لوند کے مہینے کو اور ملہ ماسی کتراتڈہائی سال کی ماہ کو مُن کی شرادہ وغیرہ رسوم مین مانتے ہین اور یہ تمام پنڈت لوگ عہد زین العابدین مین دو فریق پر تقسیم ہوگئے ۔

باچہ بٹ جو صرف سنسکرت پڑہتے ہین اور پروہتائی کا کام کرتے ہین ۔

کارکن جو نوکری چاکری کرتے ہین اور فارسی وغیرہ علوم پڑہتے ہین باچہ بٹ انہین کے نواسے ہین باچہ بٹ تیرتہ کے برہمنو نکا درجہ اپنے سے ادنی سمجتے ہین برہمنان کشمیر کا ہندوستان کے برہمنون سے خورونوش نہ کرنیکا یہ باعث ہے کہ سلف مین ایک شخص فرانکا چہارہ یہان کے فاضل پنڈت کے پاس شاستر ہی پڑہنے کو بابباس برہمن آیا ایک مدت تک پڑہتا رہا اور اُس کے ساتہہ کہانا پینا بہی رہا اخر الامر معلوم ہوگیا کہ وہ شخص اصلمین برہمن نہ تہا اسپر پنڈتان کشمیر نے متفق اللفظ ادہر کے برہمنون سے میل جول شادی نسبت خلاف معمول قدیم ترک کردیا جو کہ اتبک مروج ہے - کریاکرم مین فرق ہونیکا یہ باعث ہے کہ لوگاکہ رکہی نے جو یہانکا متوطن تہا اور بیاس جی سے پڑہنے گیا تہا بخلاف ہدایت بیاس جی پنڈتان کشمیر کے لئے موسم اور طبیعت کے موافق تمام شاستروں اور پورانون اور بیدونمین سے ایک پستک اختصار کرکے علیحدہ

طور پر تیار کیا اُسکے مطابق یہ لوگ اپنی رسوم ادا کرتے ہین مگر اصول سبکے ایک
ہی ہین یہ بہی کہتے ہین کہ بہتارک قوم اعلی راجاؤن کے اور رانڈوانک وزیران
عظامی کی اولاد ہین خاندانی اُس شخص کو یہ لوگ مانتے ہین جسنے چند پشتون تک ریاست
اور امارت کی ہو کمذات وہ ہین جنکی نسل یا قوم مین فرق آگیا مثلاً کسی رشتی نے
اپنی سے کم درجہ کی عورت سے شادی کرلی جسکو اُنکی دہارما روانہ تہا اُس سے
جو نسل چلی وہ کمذات ہے علاوہ اسکے جو شخص کوئی عیب یا ادنی کام کرے اُسکو
داغی کے نام سے پکارتے ہین لڑکی کی شادی مین داماد سے روپیہ لینا بہی انکی
نزدیک داخل عیب عظیم ہے راجہ اشوک کیوقت مین یہان مذہب بودہ بہی پہیل
گیا تہا مگر جلد جاتا رہا اسلئے سوائے لداخی لوگون کے یہان اب بودہ مذہب کا
کوئی آدمی نہین۔ لوہرہی ایک قسم کی ہندو ذات ہے جو کہ قدیمی چہتریون مین سے
یہان باقی ہین اور اکثر دوکانداری کا کام کرتے ہین انکی عورتین خلاف مستورات
پنڈتان کمر کہلی رکہتے ہین اور نتہہ ناک مین پہنتی ہین انکی طبیعتین اکثر ڈوگرون سے
ملتی ہین۔ چال و چلن بہی انکا علی ہذا القیاس ۱۰ مسلمانی سب سے پہلے بلبل شاہ
فقیر نے سمت ۱۳۹۸ مین جسکا مقبرہ عالی کدل سے ذرہ نیچے کو ہے اور پہر شاہ ہمدانی
نے دہلی سے آکر یہان بخوبی مروج کی اُسکا مفصل حال تواریخ مین درج ہے مختصر
کیفیت یہ ہے کہ ہنود بڑی بیرحمی سے مسلمان کئے گئے جو اپنے دہرم پر ثابت قدم رہے
وہی جان سے مارے گئے طرح طرح کے عذاب و عقوبات و زرخریہ امتیہ لگائے تراکمی
برہمن بہ تہمت تبرہ فضلاء و علماء ہنود بہ ستم ہائے نامحدود معہ عیال و اطفال
خورد سال تہ تیغ بیدریغ و دریا برد کئے گئے کہی عقلاء و امراء اہالی و عماید و روسائے
و شرفائے ہنود اور اُنکے عزیز و اقارب اپنے دہرم پر قایم رہے جنکی پاسداری حکام وقت

۱۳۴۱ء

کو بضرورت حصول زر و انتظام ملک واجب آئی اور اُنہین سے ہزارہا پنڈت بدمعاشی و مراتب اطراف ہندوستان کو جا بسے اور اُنکے بہاگنے پر راہداریان مزاحمت راہ کو اور محلہ وار و ضلع وار ممانعت ادا ے رسوم مذہبی کو مقرر کئے گئے جس سبب سے ابتک یہ لوگ عادی اِسبات کی ہین کہ جب کوئی تیوہار یا بڑا دن ہو تمام پنڈت لوگ حسب حیثیت تہوڑا بہت محلہ دار وغیرہ کو دیکر رضا مند کر لیتے ہین یہی باعث ہی کہ ہنود مسلمان شدہ نے اول دفعہ اپنے بزرگون کے معابد و منادر کے پاس مقبرہ و مساجد بنائے اور ان معابد کی پرستش اس پیرایہ سے کی اور پہر رفتہ رفتہ اپنے اصل سے دور ہو کر نئے مذہب کے پیرو ہو گئے۔ یہ مسلمان یہان ۴۰ قسم کی ذاتین رکہتے ہین چکو نکی بابت روایت ہے کہ وادوستانین کسی روز ایک عورت پانی لانیکو جاتی تہی۔ راستے مین ایک توہی ہیکل جن نے بصورت انسان (غالباً کوئی قوی الجثہ آدمی ہوگا) اُس سے مباشرت کی وہ حاملہ ہو گئی ایام معہودہ کے بعد اُس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جو بڑا طاقتور اور زور آور تہا اسکی اولاد مین سے لشکری چک بعہد راجہ سہدیو کشمیر مین آیا تہا ڈانگر بہی وادوستان سے یہان آکر آباد ہوئے تہے۔ گلوان جو ایک وحشی قوم ہے نیز چکو نکی اولاد مین انکی رہائش گاہ اصلی تارہ گام ہی۔ یہ لوگ سخت لوٹ کہسوٹ کیا کرتے تہے بلکہ اکبر کا مقابلہ بہی انہون نے کیا تہا دیوان کرپارام اور رکہنیل صوبیات سنگہ نے انکو زیر کرکے بہتونکو قید اور اکثرونکو قتل کرا ڈالا تہا۔

ہانجی بہی مسلمانونکی ایک قوم ادنی ہے جو ملاحی کا کام کرتے ہین اور اکثر کشتیو نمین رہتے ہین یہ قوم بڑی ادنی اور رذیل ہی تمام بدمعاشیان اور بدکاریان اور شرارتین یہی لوگ کرتے ہین۔ لڑائی انکی مشہور ہی۔ مگر خانہ جنگی۔

شیعہ ملت عہد سلطان حسن شاہ مین یہان پہیلا تہا۔ میر شمس الدین عراقی نے

بشارت سلطان حسین میرزا والی خراسان یہان آکر اول دفعہ چکونکو شیعہ بنایا تہا
سکہہ لوگ عہد مہاراجہ رنجیت سنگہ سی یہان آباد ہین جنسی سکہہ اصلمین برہمن تھے
انکو راجہ سکہہ جیون پونٹھوہار و کوہستان سی عہد احمد شاہ درانی مین یہان لایا
تہا چونکہ انکو جنسی طلب ملتی تہی اسلیئے انکا نام جنسی پڑا اور سکہون کے عہد مین یہ سب
سکہہ ہوگئے یہ لوگ زیادہ تر پرگنہ ترال مین رہتے ہین۔ واتل خاکروبون کو کہتے ہین
مسلمان لوگ بہی دراز قد یہودیون کی وضع پر مضبوط بعض شرفا کی بغیر رذیل
قوم شریر فتنہ انگیز متعصب نمکحرام بے صبر ناخواندہ کاریگر ہوا مین بارکش محنتی
پست ہمت منافق بزدل ہوتے ہین۔ جو شخص انسی نیکی کرے بلا مضایقہ اُس سے
بدی کرتے ہین چنانچہ کسینے خوب کہا ہے

اگر قحط الرجال افتد ازین سہ کم گیری :: یکی افغان دوم کمبو سوم بدذات کشمیری

کشمیری کے بیپیری ہی نہیں، کہ حقیقت مشہور ہے

## پوشاک مروجہ کشمیر

اصلی اور قدیمی پوشاک کشمیریونکی بالکل تبدیل ہوگئی ہے پہلے یہ لوگ مثل برہمنون کے
دہوتیان اور پگڑیان اور مرزائیان استعمال مین لاتے تہے عہد اسلامیہ مین عرصہ تک
انکی وہ پوشاک بہی جو راجہ ابہی مینو کے وقت بدل چکی تہی تبدیل ہوتی رہی۔
قاضیان و مفتیان اسلامیہ نے فتوی دیا کہ ہنود پگڑی نہ باندہا کرین۔ آخر محمد شاہ
جنتہ کے عہد مین پنڈت جی رام یہان نے بموقع شادی فرزند خود دار السلطنت
مین جاکر فریاد کی اور بادشاہ سی سو گز کا دستار حاصل کیا اور صمد خان کو قاضی
شرف الدین کے تدارک کیلئے پیشگاہ بادشاہ سی ہمراہ لایا اُسنے یہان پہنچتے ہی قاضی مذکور
کو توپ کے آگے باندہ کر اڑا دیا چنانچہ کشمیریون نے اُس واقعہ کی یہ تاریخ کشمیری زبان مین

سہی ہتھ گچھ ہکہ آو صمد تہ پھٹرن زین ٭ نہ روو کو نہ شرف نہ رود کو نہ ون ٭
تب سے پنڈتون نے سوسو گز کی پگڑیان باندہنی شروع کین اور عہد مہاراجہ گلاب سنگہ سے پہر چہوٹی اور معمولی پگڑی باندہنی لگے ہین لیے کورتہ کا رواج راجہ ہرشدیو کے عہد سے ہے یا نومین کونش پہنتے ہین کورتے پر کمر بند باندہتے اور ماتہے پر ٹیکا لگاتے ہین
یہ تمام پارچات ہندو مسلمان کے اگر امیر ہون تو پشمینہ سے ورنہ پٹو سے بنا ہے جاتے ہین - مسلمانون کی پگڑی اور پاجامہ کی بندش جُدا ہوتی ہے اور انکی عورتین کمر کہلی رکہتی ہین اور بخلاف مستورات ہنود جو کہ پانومین پولین ڈالتی ہین - کونش پہنتی ہین - مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب کے عہد سے درباری پنڈت لوگ کورتیان و پاجامہ وچوغہ بہی پہننے لگے ہین ٭

# زبان کشمیر

اصلی و قدیمی زبان یہانکی سب سے پہلے سنسکرت تہی جو انقلاب مین آکر بصورت دیگر ایک خاص کشمیری زبان بنگئی ہے جیسے کہ شاستر مین لفظ شاٹکے تہا ہاٹھ بنگیا شادی سے ہادی - منش سے مہنو - شمیلہ سے ہمبول بنگیا
عہد اسلامیہ مین الفاظ عربی و فارسی کی بہی اسمین ملگئی اور اب ڈوگری و اردو بہی ملتے جاتے ہین اصلی کشمیری زبان یا مستورات پنڈتان یا بعض پرگنات کے زمیندار بولتی ہین - سو کشمیری لفظونمین بخلاف تحریر واین صاحب ۱۵ سنسکرت ۱۰ فارسی ۵ ہندوستانی ۲ عربی اور باقی کشمیری و الفاظ وغیرہ ممالک متصلہ داردستان و تبت کی ہین اس زبانمین چند آوازین خاص ہین جو کہ کسی اور زبانمین تلفظ نہین ہوتین - کشمیری زبان کے الفاظ اکثر دو دو تین تین معنی دیتے ہین اور

بہت سے الفاظ مین سوائے اصلی معنی کے مذاق پیدا ہوتا ہے اس زبان کی صرف ونحو بھی باعانت راقم میجر پی ڈی ہنڈرسن صاحب بہادر نے ۱۸۹۸ء مین تیار کی ہے جسکے پڑہنے سے اسکے حاصل کرنے مین سہولیت ہوسکتی ہے بازاری لوگ کسیقدر اردو و ڈوگری زبان کو بھی بولنے لگے ہین :۔

## خوراک باشندگان کشمیر

خوراک باشندگان خطہ ہذا کی علی العموم چاول۔ گوشت۔ ماہی وساگ وچاء ہے نان تنور بھی یہ لوگ کہاتے ہین زمیندار اور غرباء گال وارزن ومکائی وغیرہ اجناس ومیوہ پر بھی گذارہ کرتے ہین برت کے روز ہنود ان کشمیر اور اکثر سکنائے کنارہ تالاب ولر وغیرہ سنگھاڑہ بھی کہاتے ہین چاء پینے اور نسوار سونگھنے کے یہ لوگ بڑے شایق ہین۔ گوچہیان اور کرم ساگ وکانہ کرم و بیخ نیلوفر انکی خاص ترکاریان ہین۔ مسلمان لوگ پیاز ولہسن وتوم بھی بکثرت کہاتے ہین :۔

## مذہب

کشمیر قوم آریا کا مقام اول ہے یہ لوگ وسط ایشیا کو بھی یہان سے گئے تھے ناگ لوجا کا رواج بھی یہان عرصہ تک رہا۔ تھوڑے عرصہ تک بودھ مذہب کی بنیاد بھی ڈالی گئی تھی۔ ہندو مذہب کو دوبارہ راجہ ابھی منیو نے زندہ کیا مذہب اسلام بلبل شاہ و سید علی ہمدانی ومیر محمد نے یہان پہیلایا۔ عہد افاغنہ مین ہندو مذہب کے کلیتاً قطعی دور کرنیکی تدبیر کیگئی تھی جسپر ہنود ان کشمیر مہاراجہ رنجیت سنگھ کو یہان لائے مختصر اسقدر لکہنا شاید خلاف مصلحت نہوگا کہ ہندو مذہب کو روز بروز یہان ضعف پیدا ہوتا

جاتا ہے گو والی حال اسکے قایم رکھتے ہین تہ دل سے بہت ساعی ہین چند سال سے دیری صاحبان بہی مذہب عیسوی کی ہدایات اور وعظ خوانیان رستم گڈہ مین کیا کرتے ہین ۔

# طریق معاشرت

پنڈت لوگ جو کارکن ہین علی العموم نوکری پیشہ ہین علم سیاق و منشی گری کے فارسی زبان مین بڑے مشاق ہین دستخط انکا پختہ ایرانی وضع کا خوبصورت ہوتا ہے چونکہ آجکل انکا روزگار عنقا صفت ہے اسلیئے یہ لوگ ایک ایک کے پیچھے دس دس لگے رہتے ہین پنڈت لوگ سپاہگری و زراعت کو پسند نہین رکھتے مگر اب دوکانداری اور تجارت کرتے جاتے ہین بلکہ دیہاتی پنڈت زراعت بہی بعض بعض کرنے لگے ہین - آجکل انکا ایک بڑا حصہ محض بیکار ہے باوجود بیکاری کے ماتھے پر ٹیکا لگاتا ہے قلمدان بکڑ دربار و نمین جا بیٹھتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ اگر وہ ایسا نکرین تو محلہ دار وغیرہ اونہین تنگ کرینگے اور ستائینگے ۔

ان لوگو نمین شادی زنار بندی سونز اشی وغیرہ موقعونپر مستورات گہر مین بیٹھ کر باواز شیرین وملایم مہذبانہ گایا کرتی ہین - فحش گیت زبانپر نہین لاتین جو لوگ ناخواندہ ہین وہ رسوی داری خیاطی خدمتگاری کے کام کرتے ہین مگر بہیک بالکل نہین مانگتے اسکو معیوب جانتے ہین مستورات انکی سوا چرخہ کاتنے و کارخانہ داری کے اور کام نہین کرتین - پڑہنا بالکل معیوب جانتی ہین - حالانکہ قدیم زمانہ مین یہان کی مستورات ہنود سبہی لکہی پڑہا کرتی تہین مثلاً للی شوری کے واک - اور زوجہ منشی بہوانیداس کے نظم اور دیپہ بہوانی کے نصایح مشہور ہین - جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو دس برس تک اسکا موندن

زُنار بندی و شادی ہو جاتی ہی اٹھارہ برس تک تحصیل علوم سے فارغ ہو کر تلاش
معاش مین پڑ جاتا ہی۔ شادی و غمی مین انکی مستورات کا گانا اور رونا راگون و سُرون مین
سر انجام ہوتا ہی اُن گیتون مین اُس شخص کی صفات یا اپنی خوشی و غمی کا تذکرہ ہوتا ہی
جسکا غم یا کار خیر ہو۔ ہنود لڑکی کی شادی مین سوائے خلعت شاہ کی اَور کوئی آرایش
مثل تخت روان و باجہ تو اتشبازی یا آتشبازی کے نہین کرتے اگر کوئی کرے تو کمذات
متصور ہوتا ہی لڑکے کی شادی مین حیثیت سے بڑہکر دراج وغیرہ دیتے ہین اور سال بہر تک
بموقعہ تیوہار ہا لاگ نقد و جنس اُسکی سسرال مین بہیجتے رہتے ہین اور بعد سال کے اُن
رسوم مین اگر غریب ہی تو کمی کرتے جاتے ہین مردہ کی کریا کرم مین بہی سال بہر تک
حتی المقدور روپیہ بہت سا خرچ کرتے ہین۔ باچہ بٹ و پنڈت لوگ ججمانون کے
دان دیُن پر گذارہ کرتے ہین ؛

مسلمان لوگ جو امیر ہین تجارت کرتے ہین بڑا حصہ انکا زراعت پیشہ ہی باقیماندہ
شالباف۔ دوکانداری۔ نوکری۔ حرفت کاری۔ دستکاری۔ مزدوری
باربرداری وغیرہ کا کام کرتے ہین قوم ہانجیان بڑی بدمعاش رزیل اور خراب
فرقہ ہی۔ تمام شرارتین انہین سے ہوتی ہین اکثر سیاحان کشمیر کو یہی لوگ عیاشی اور
رنڈی بازیمین ڈالکر لوٹتے ہین اور بعض اوقات اپنی ہانجنونکو پنڈتانیون کا لباس
پہنا کر اُنکے پاس لیجاتے ہین۔ گالی گلوچ لڑائی بہڑائی انکی بہی جو مسلسل کئی ہفتون
تک جاری رہتی ہی۔ اپنا نظیر نہین رکہتی - بہیکہ مانگنے اور بدکاریون مین بہی
انکو شرم نہین۔ موقع غمی و شادیمین یہ لوگ بہی راگون مین بہی تمام حالات بیان کرتے
ہین برات کی ساتہہ انکی عورات بازارون مین سٹھنیان دیتی اور گاتی پہرتی ہین۔
اولاد بہی بہ سبب خوراک لحم ماہی و شلجم و متقوی اشیاء اور نہ کرنے سفر کے کشمیر مین

زیادہ ہوتی ہے چونکہ مسلمانیاں ایک سے زیادہ شوہر کرنیکی مجاز ہین اور شرعاً بوقت مرجانے ایک خاوند کے یا طلاق ملجانے پر اور خاوند کر لیتی ہین اسلیئے اُنکی اولاد بہ نسبت ہنود کے کثرت سے ہوتی ہے کیونکہ بیوگان ہنود دوسری شادی کی مجاز نہین ہین ؀ بسبب سردی اور افلاس کے غلاظت اور کثافت یہان کے باشندونکے ساتھ رہتی ہے - ہنود مین متبنیٰ کرنے کا بڑا رواج ہے چنانچہ متبنیٰ اُنکا بحالت موجود ہونے اولاد بطنی کے ملکیت اُنکی کا وارث ہوتا ہے ؀

## حروف مروّجہ

قدیم سے یہان شاردا حروف کا رواج تہا جو کہ شاردا بھگوتی کے بنائے ہوئے ہین - سلف مین کار وبار دفاتر وتجارت وتحصیل علوم اِنہین حروف مین ہوتا تہا - چنانچہ قدیمی بہوج پتر کے پتکون پر یہی حروف ابتک ملتے ہین جب اہل خلافت نے یہان کی پتکون کو ضایع کرنا شروع کیا تو لوگون نے بہوج پتر پر لکھنا مروّج کیا کیونکہ ایسے موقعون پر اُن پتکونکو لوگ کنوون اور دریائونمین پھینک دیتے تھے تو وہ پانی مین خراب نہوتے - پُرانے مندرونمین سے چشمہ کنہ سوہ کی کنارہ پر ابھی تک شاردا حروف کندہ ہین اب دیوناگری - فارسی - عربی - انگریزی - ڈوگری - گورمکھی وغیرہ حرف بھی یہان مروج ہین مگر پنڈت لوگ برابر شاردا کا ہی استعمال کرتے ہین +

## اوقات تخم ریزی

جو غلہ ماہ ہاڑ مین پکتا ہے اُسکو ربیع اور جو ماہ اسوج مین پکتا ہے اُسکو خریف کہتے ہین روپر کے ضلعونمین شالی ۔۲ لبا کہہ کو اور پائین کیطرف ۔۱ اجلیٹھہ سے ۱۰ اساڑھ

تک بوئی جاتی ہے۔ مکی کرو تہہ۔ ماش کپاس۔ شنوت گنہار۔ باقلا۔ لوبیا بھی اسیوقت تک بوئے جاتے ہین۔ ترنبہ۔ ارزن وغیرہ ماہ ہاڑ مین بوتے ہین سرشف اور کتان اول ماہ جلیٹھ سے ۱۵ تاریخ تک بوتے ہین ساگ شروع بہار مین ۔

## باٹ اور مروجہ سکے

۶ چاول متوسط برابر ہوتا ہے ایک رتی کے ۔ ۶ رتی کی ایک دانگ ۔ ۱۵ دانگ کی ایک روپیہ بھر جو مساوی ہے گیارہ ماشہ دو رتی کے ۔ ۱۹ روپیہ بھر کا ایک پاؤ چار پاؤ کا ایک سیر اور ۶ پاؤ کا ایک منوٹہ ۔ چار منوٹون کا ایک ترک اور ۱۶ ترک کی ایک خروار ۔ ہری سنگی روپیہ ۸ رکو ۔ چلکی ۱۰ رکو چلتا ہے ۔ ٹکون کا نرخ یکسان نہین بتا مگر سمت ۱۹۳۶ سے خام آنہ ۴۸ پیسے چھوٹے مروجہ حال کا ہوتا ہے پشمینے کا گز نمبری گز سے ایک گرہ لمبا ہوتا ہے ۔ برف کا گز بلی کی ٹانگ کے برابر ہوتا ہے یہ وزن اور گز اور پیمانہ کرنیل میان سنگھ کے مروج کئے ہوئے ہین ۔

## تیرتھ ہائے ہنود

خاص تیرتھ نامی گرامی ہنود کے یہ ہین ۔ سیجی شور بیج بہارہ مین ۔ گنگا کو نر گام میں نارٹنڈ ۔ برگھہ شکھا ۔ مالمی شور ۔ لمبودری ۔ نیلہ گنگا ۔ جاماتر ناگ ششرم ناگ امرلشیور ۔ موضع کجل ون واقعہ پرگنہ وچھن پارہ ۔ گنیش بل گورہ ون مین ۔ اُدما دیوی موضع اونترس مین ۔ کارکوٹ ناگ پرگنہ کوٹہار مین ۔ نارد رکھی کا مکان بیرمہا کا مکان کدار کنڈ ۔ نرسند ہیا ۔ سپت رشی ناگ پرگنہ برنگ مین واسک ناگ پرگنہ دیوہ سر مین ۔ زراعت شالی کیوقت اسمین پانی بھر آتا ہے پھر خشک ہوجاتا ہے

گوداوری - ماتنگی دیوی - چنڈکا دیوی + کوپال موچن شوپیان کی پاس یہان بیچو نکی کریا ہوتی ہی - کشمیری زبانمین اسکو دوگوم بہی کہتے ہین + کولہ واگی شوری دیوہ سر مین + اوتپتھہ ناگ موضع کازرس مین شالی اول دفعہ اسی چشمہ سی نمودار ہوئی تہی کہتے ہین کہ شیوجی نی یہان زراعت کی تہی - وشنوپاد موضع کہی گوم مین + منگلا دیوی موضع ورنگا مین + بیڈا دیوی کوہ شنکردہ پر + نیلہ ناگ مین سی نیلہ مت پوران نکلا تہا + مہاناگ اولر مین کہتے ہین تالاب ولر پہلی اسیجگہہ تہا ساوتری کنڈ موضع لدہو مین + جوالا مکہی موضع کہرو مین اسکو راجہ کہگیندر نے بنام کہگندر پور بنایا تہا بالا تر پرسندری موضع بالاہوم مین + بہونی شوری موسوم بہ برشہی شوردامن کوہ کہو نموہ مین + شبلا دیوی کوہ زون کے درمیان + تارسر مارسر پہاگ وہی کے درمیان تارسر کا پانی وچمن پارہ کیطرف دریا ہی لدر مین اور مارسر کا پانی پہاک کیطرف سے تالاب ڈل مین گرتا ہی - شاردا موضع سندل پرگنہ پہاک مین - زیشٹا دیوی اسمین ماہ جیٹھہ کی ہر دو پہیت وار کو یاترا ہوتی ہی :: موضع زیٹھہ ہیر مین گپت گنگا کی یاترا بساکہہ کی سنکرانت کو + سوریشوری واقع کوہ پہاک کی یاترا بہادون بدی اشٹمی کو :: مہادیو کی یاترا ساون کی پورنماشی کو :: اشٹ بہیرو موضع بلیل مین :: سجارناگ ایاتہر نوشہرہ مین اسمین چیت بدی ماوسی کو اشنان ہوتا ہی :: شارکا بہگوتی آما - کاما - چارونگی - ٹنکہ دہارنی - تارا پاپروتی - لکہنی - سوبہوماری پربت کی گرد وپیر پنیال رعنا واری مین - اسمین بساکہہ سودی چہہ کو یاترا ہوتی ہی + جشتی شوور شنکراچارج پر :: پریاگ سنگم شادی پور مین سوموتی اماوس کو اسکی یاترا ہوتی ہی + گیا شادی پور مین سوموتی اماوس کو یہان میلہ ہوتا ہی :: ماللر موضع بارسو مین سمجہے سے اسمین سے پانی ٹپکتا ہی اور پہر گم ہوجاتا ہی + جیٹھہ سدی دوادشی کو اسمین میلہ لگتا ہی :: گنگہ جٹن بیردہ مین بہادون سدی اشٹمی کو اسمین

سے پانی نمودار ہوتا ہے ۰ لولوناگ لولاب مین ۰ پوشکر مین بہادون بدی اماوس کو
لگتا ہے ۰ بدریشو ناتہہ پامپور مین ۰ کوٹی تیرتہہ بارہ مولا مین ۰ رام تیرتہہ تو مہہ گام مین
ہنومان اونشکر مین ۰ سویم بہی پورہ مین ۰ راگیان بہگوتی موضع تہولہ مولہ مین جیٹہہ
سُدہی اشٹمی و پورنماشی کو یہان بڑا میلہ ہوتا ہے - سرینگر سے یہ مقام مُقدس سات کوس کے
فاصلہ پر ہے دریاے رستی سے شادی پور سے آگے دریاے سندہ اور پہر نہر نمبل چشمہ موصوف کے
ذریعہ کشتی جسیے جاپر ہانجی* ہوتے تین گہنٹہ کے عرصہ مین پہنچ جاتی ہے خشکی کے راستے مین نوشہرہ
بیچارناگ موضع سورہ ۰ پنج نارہ ۰ دودرہامہ سولر وغیرہ مقامات ملتے ہین ۰ کالی کنڈ
فتح کدل و زینہ کدل کے درمیان ۰ امرناتہہ جسکا درشن سواے کشمیر کے اور کہین نہین ہوتا
یہ مُقدس تیرتہہ سرینگر سے بجانب شمال تخمیناً ۶۰ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے - اننت ناگ سے
جو سرینگر سے ۲۰ کوس ہے - منزلہاے ذیل وہانتک پڑتی ہین عیشہ مقام ½۱۴ میل
پہلگام ۱۴ میل - چندن واری ۸ میل - ششرم ناگ ۷ میل - پنج ترنی ۱۴ میل -
سوامی امرناتہہ ½۲ میل اور شرقی رستہ اسطرح سے واقع ہے ۰ سرینگر سے اننت ناگ
۲۰ کوس یہان یاتری لوگ تمام سامان بہم پہنچا لیتے ہین کیونکہ آگے پہر کچہہ نہین ملتا
دوسری منزل بیزگام ۱۲ میل موضع سولر سے عیشہ مقام کا خیمہ گاہ ایک کوس کے فاصلہ
پر ہے نالہ سے عبور کرکے تیسری منزل پہلگام ۱۴ میل یہ درہ ۲ میل چوڑا ہے - ٹانن ۱۰ میل
یہانتک ٹٹو آسکتا ہے اور آگے پتہریلہ رستہ ملتا ہے - زوجہ بال ۹ میل ششرم ناگ سے
ایک میل وادہ جن ۱۴ میل پنجترنی ۱۶۰۰۰ فٹ بلند ہے اور شلیشہ بال ۱۷۰۰۰ فٹ بلند ہے
گوگام ۱۴ میل امراوتی و سندہ یہان ملتے ہین اور پنجترنی رستہ مین ملتی ہے خاص غار امرناتہہ
سوامی کے شمال مشرق کیطرف ۳ میل کے فاصلہ پر ہے یہ مُقدس گوپہا تخمیناً ۱۰۰ گز لمبی
اور اسیقدر چوڑی ۲۰ گز عمیق ۳۰ سے ۳۵ گز تک بلند ہے برف کی تہہ مثل بلور کے سامنے جو لٹکا



* ہانجی کشمیری زبان مین ملاح کو کہتے ہین -

سال سے جمے ہوئے رنگ برنگ کے ہو رہے ہیں عجیب سیر دکھاتی ہیں۔ آفتاب عالمتاب کو بھی یہاں کے درشن مشکل سے ہوتے ہیں سانپ اسمیں کثرت سے ہوتے ہیں۔ ساون کے مہینے میں جو تیرہ برف کا اسمیں خود بخود بنجاتا ہے اور اسی پر برفانی لنگ شیوجی کا نمودار ہوتا ہے جو کہ چاند کے ساتھ بڑھتا رہتا ہے اور پورنماشی کو سمپورن اور مکمل ہو جاتا ہے اور پھر چاند ہی کی کاہیدگی کے ساتھ گھٹتا ہوا بالکل عنقا ہو جاتا ہے پورنماشی کو یاتری لوگ امراوتی پر کپڑا اوتار کر مثل سادھوں کے بھبوت رماکر بھوج پتر کی آربند باندھکر درشنوں کے لئے غار میں اسی جیوترہ پر دل کھولکر لوٹتے ہیں اسی روز چند جوڑہ کبوتروں کے انکو درشن دیتے ہیں جو کہ گن شوجی کے سمجھے جاتے ہیں۔ چڑھاوا یہاں کا نصف ملک مسلمان لوگ جو یاتریوں کو راستہ بتلانیمیں امداد دیتے ہیں اور نصف مٹن کے برہمن اور سادھو لوگ بانٹ لیتے ہیں ؞

# زیارت ہائے مسلمانان

آستان شاہ ہمدان کالی کنڈ پر فتح کدل اور زینہ کدل کے درمیان ؞ آستان بہاؤالدین صاحب پنڈ ویر ہاری پربت کے پاس باہر ؞ آستان شاہ ہمزہ یا مخدوم صاحب ہاری پربت کی مغرب میں ؞ مسجد حضرت بل واقع لب ڈل اسمیں رویت موئے شریف پیغمبر صاحب ہوتی ہے ؞ مسجد خانیار میں رویت تبرکات پیر دستگیر صاحب ؞ آستان رہ بابا صاحب عالی کدل میں اسمیں بھی تبرکات و رویت پیر دستگیر ہے ؞ جامع مسجد نوہٹہ میں ؞ مسجد شاہ نعمت اللہ صفا کدل میں ؞ قصبہ چرار میں زیارت شیخ نورالدین صاحب ؞ زیارت ریشہ مالو صاحب اننت ناگ میں ؞ آستان بام رشی صاحب گلمرغ میں ؞ ماتم سرائے اہل تشیعہ حسن آباد اور جڈی بل میں ؞

# حصہ غربی کشمیر

غربی حصہ کشمیر سے مُراد اُن مقامات کی ہے جو سرینگر سے مغرب کیطرف واقع ہین
(۱) ووده گنگا شہر کے نیچے ۔ (۲) چہاونی فوج گاہ عہد سکھان شہر سے ایک میل کے
فاصلہ پر شادی پور سے ۶ کوس ۔ دریا ہے سندہ اسجگہہ ایکسو گز چوڑا ہے (۴) سنبل
اسکا دوسرا نام اندرکوٹ ہے اسکو نالہ مالنیل دریا مین گرتا ہے ۵ جن ۳ کوس پر ایک
بڑا گانو ہے معلوم ہوتا ہے کہ شہر پرسیور بناکردہ راجہ للتادت اسی مقام پر تہا
تمام حصہ زمین پر جو سنبل اور راولر کے درمیان ہے پرسیور تہا چنانچہ کھنڈرات اسکے
اب تک دریا کی بائین طرف موجود ہین ۶ جن سے آگے جہیل ولر ۶ قصبہ سوپور اسکا
اصلی نام سویہ پور ہے وزیر سویہ حکیم نے اسکو عہد راجہ اونتی ورما مین آباد کیا
تہا اسمین وزیر وزارت اور دیگر حکام ماتحت رہتے ہین یہ قصبہ بہی دریا کی دونون
کنارون پہ بنتا ہے ہنود و مسلمان دونون قومین اسمین آباد ہین ۷ دریا سے پور موضع
دوابہ گاہ کے نیچے ۷۵ گز چوڑا ہے اسمو ضعمین گیاہ ہاپس کی باغ بنائے گئے ہین ۸ ورمل
جسکو پنجابی بارہ مولا کہتے ہین سوپور سے ۵ کوس دریا جہلم کے دہنے کنارہ پر ایک شہر آباد کردہ
راجہ جلوک کشمیر کے دامن کوہ مغربی مین آباد ہے دریا روتتا یہان سے گم ہوکر کشمیر کے
کوہستان سے باہر نکلتا ہے ۹ پٹن کا اصلی نام پنج ستہر تہا اور شنکر ورمائی اسکو پیت
اننت کی نام سے مشہور کیا تہا ۔ سری نگر سے ۱۵ کوس کے فاصلہ پر مغرب کیطرف واقع
ہے یہان ایک ستون سنگی پر شاردا حروف لکہے ہین ۔

# مشرقی حصہ کشمیر

شرقی حصہ سے مُراد اُن اطراف کشمیر کی ہے جو سری نگر کے مشرق کیطرف پانہال تک واقع ہیں یہ حصہ نہایت خوبصورت ہے (۱) منشی باغ کے آگے شنکر اچارج کے نیچے دریا میں سات خم واقع ہوئے ہیں جنکو شو پور پہیر کہتے ہیں انکے پاس باغ رام منشی دریا کے دہنی طرف آگے کو تہوڑی دور پر نالہ ویتہہ نور ۳۰ فٹ چوڑا ہے (۲) پاندریٹھن جو ایک وقت کشمیر کا دار السلطنت تہا ایک مندر تعمیر کردہ راجہ اشوکہا ایک تالاب میں ابتک یہان نہایت مضبوط اور قابل دید موجود ہے (۳) پانپور راجہ اجتا پیڈ کے وزیر پدمانی اپنے نام پر بنام پدمپور آباد کیا تہا اسمین ایک مندر جدید بن رہا ہے یہ قصبہ شہر سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے زراعت زعفران اسی کریوہ پر ہوتی ہے یہ زمین زعفرانی دس بارہ میل تک پائی جاتی ہے زعفران کو شاستر میں کشمیر جنمی بہی کہتے ہیں آیت ہے کہ بید واگہ بٹ نام کو زیون ناگ مین سے اولدفعہ زعفران ہاتہ لگا تہا اور اُسی سے اُسکی کاشت ہوئی زعفران کے بیج پیاز کے گٹھے کے مطابق ہوتے ہیں یہ باربار نہیں بوئے جاتے صرف زمین کاشت کرکے کیاریوں میں تقسیم کیجاتی ہے اسکا پودا ۱½ فٹ اونچا گہاس کیطرح پر ہوتا ہے اسمین آسمانی پہول لگتا ہے اور پہول کا اندرونی زیرہ زعفران ہوتا ہے موضع ونتو کا زعفران اعلیٰ قسم کا ہوتا ہے پانپور سے تین میل پر شمال و مشرق میں موضع وُمین ہے اسمین چشمہ پہوکہ ناگ وکلش ناگ ہیں۔ موضع شار دو میل اُس سے آگے اسمین کارخانہ آہن ہے (۴) کاکہ پور پانپور سے ۴ میل دریا کے بائین کنارہ پر یہان دریا سے راجہ اوا گر وتستا مین ملا ہے اسمین دو پرانے مندر بہی موجود ہین (۵) لتہ پور سری نگر سے خشکی کی راہ ۱۰ میل پہ دریا کے

دہنی کنارہ پر ہے (۶) اونتی پور کا پہلا نام وشواک سار تہا بعد اسکے راجہ اونتی ورما
کے نام پر اونتی پور مشہور ہوا ایک زمانہ مین یہ شہر تمام کشمیر کا دار السلطنت تہا سرینگر
سے خشکی کی راہ ۱۷ میل کے فاصلہ پر کنارہ ربہت دریا پر واقع ہے موضع ترال اونتی پور
سے شمال و مشرق مین ۶ میل کے فاصلہ پر ہے اسکے آگے مارہامہ کے نیچے دریاے وشو
بہت مین پڑتا ہے اور ہندو اس مقام کو سنگم کے نام سے مقدس خیال کرتے ہین (۷) قصبہ
بیج بہارہ اسکا اصلی نام ودیا دہار یعنی معدن علم تہا راجہ بجی نے سمت ۳۴۸۰ کلجگی مین
بمعہ بجی شور کے اسکو اپنے نام پر آباد کیا تہا اسکو بجی کہتر بہی کہتے تہے قدیمی مندر کو
سکندر بت شکن نے گرا کر مسجد بنوا دی تہی اور مہاراجہ گلابسنگہ صاحب نے اس مسجد کو
منہدم کرا کر بدستور ایک مندر جدید بنوا دیا راجہ اشوک نے بہی ڈہائی سو برس قبل از
عیسی علیہ السلام ایک مندر وہان بنوایا تہا جو بجی شور کے ساتہ ہی گرایا گیا تہا
اس شہر سے آگے آگے دریا بتدریج تنگ عرض ہوتا جاتا ہے اور کہنہ بل پر جو ۳ میل کے فاصلہ
پر ہے ایک پل چوبی بنا ہے (۸) اسلام آباد جسکا اصلی نام اننت ناگ ہے کہنہ بل سے ایک
میل گوشہ شمال مشرق مین واقع ہے اسمین قریب سات آٹہہ سو مکانات کے ہونگے اسکا
پہاڑ جسپر یہ واقع ہے ۳۵۰ فٹ اونچا ہے اسمین چشمہ ہا اور زیارت ریشہ مالو وغیرہ کے جی
کا مندر اور سرکاری مکانات اور وزارتگاہ وغیرہ مقامات ہین (۹) مارتنڈ یا مٹن
اننت ناگ سے ۵ میل شمال کیطرف مارتنڈ سورج کو کہتے ہین یہان ایک مندر عالیشان
تعمیر کردہ راجہ للتادت ہے اسنے یہان جو شہر بنایا تہا اسکی تعمیرات مین تانبا پیتل
وغیرہ لگائی گئی ہین اس مندر سے ڈیڑہ سو گز کے فاصلہ پر ایک غار ہے جسکو مسلمان
بہاہ بابل کہتے ہین اور ہندو جو مارتنڈ سے ½ میل پر ہے ایک مقدس و متبرک چشمہ ہے جسکو
ببب سورج بلی دینے کے کیا سے بہی زیادہ فوقیت دیگئی ہے ہندو بہی بہون سے ایک میل

پر ہی اسمین ایک غار ہی جسکا طول و عرض کچھہ معلوم نہین (۱۰) اچھہ بل اننت ناگ
سی ۶ میل کے فاصلہ پر مشرق مین ہی اسّی ۸ میل کے فاصلہ پر لوگ ہی وہان سی ۳ میل
کوکرناگ ہی (۱۱) شوپیان نوہان سی ۹ میل سرینگر کے جنوب مین ۱۵ کوس کی فاصلہ پر ہی
یہ قصبہ بھمبر و سرینگر کے رستہ پر واقع ہی اسکا پہاڑ ۳۵۰۰ فٹ اونچا ہی راموشوپیان سے
۱۰ میل اور شہر سی ۱۰ کوس - چوار راموسی ساڑہی تین میل اور سرینگر سی ۱۵ میل ہی *
(۱۲) درہ لدر کشمیر کے شمال مشرق مین پہلگام تک پہیلا ہی اور آگے جاکر دو حصو مین تقسیم
ہوگیا ہی ایک حصہ درہ سندہ سی ملگیا ہی اور دوسرا شیشرم ناگ کیطرف چلا گیا ہی *
(۱۳) شاہ آباد ۵۶۰۰ فٹ بلند ہی اسکا پہلا نام ویر تہا اسی سی ویرناگ ہوا نورجہان
بیگم کے یہان رہنی سی اسکا نام شاہ آباد ہوا اسکے اوپر کو پہاڑ پر موضع صوف ہی اسمین
کان آہن ہی - اسکے کوہستان متصلہ مین کانہا مِس - نقرہ - سکہ - طلا ہی سکہ کم
نکلتا ہی تانبا ۵ جگہہ ہی یہان کا لوہا آہن کشتوار سی اچھا ہی - اور ما دیو ہی بہی اسی
علاقہ مین ہی - لوگ لی نڑہی خوبصورتی سی واقع ہی اسکا عرض ایک دو میل کا ہے
اور صرف دو تین گانو اسمین آتی ہین درہ وردوان تنگ اور لمبا کشمیر کی مشرقی طرف
ہین قریب ۴۰ میل لمبا ½ میل چوڑا ہی دریا جو اسمین روان ہی دریاے چناب
مین گرتا ہی *

# داغ شال

شالبافی کا فن اوّل دفعہ عہد زین العابدین مین یہان سیکہا گیا تہا اور عہد دیوان کرپارام
صوبہ سکہان مین دو ہزار دوکانین شالبافی کی یہان ہوگئین - جرنیل میانسنگہ کیوقت
کسیقدر ترقی پر ہوگیا مہاراجہ گلابسنگہ صاحب کے عہد مین زیر انتظام پنڈت راجہ کاک در

اسکی گرم بازاری اور رونق یہانتک بڑہگئی کہ کل کشمیر کا گذارہ اسی سی ہونے لگا ؞ قریب ۳۵ لاکہہ روپے کی اسکی آمدنی ہوگئی - بعد سرگباش ہونے مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب اور انتقال ہونے پنڈت راجہ کاک کی بسبب جنگ فرانس و جرمنی کے اسکی ایسی کساد بازاری ہوئی کہ روز بروز اسمین تنزل آتا گیا مگر دیوان کرپارام سرگباسی کے عہد حیات تک اُنکی سرپرستی اور فیاضی سی تہوڑا بہت کارخانہ اسکا چلتا گیا بعد اُسکے اسمین بدرجہ غایت تنزل ہوگیا تو مہاراجہ مسندنشین حال نی دریادلی سی تمام محصولات اور باج جو اسپر شاہان سلف کیوقت سی چلے آتی تہی محض بغرض پرداخت فتوتشالبافان و ترقی تجارت معاف فرماکر خزانہ عامرہ سے بہت سی امداد دی اور لاکہوں روپیہ کی بقیات معاف کردین مگر سمت ۱۹۳۴ و سمت ۱۹۳۵ کی قحط مین اسکا ازبس تنزل ہوکر سمت ۱۹۳۸ مین کسیقدر خواہش و قدر ہوگئی ہی ؞

## کارخانہ کاغذ

کاغذ کا کارخانہ بہی زین العابدین کیوقتمین ہی یہان جاری ہوا تہا اور روز بروز اُسکی ترقی ہوتی گئی - چنانچہ اب نہایت مضبوط اور خوبصورت کاغذ یہان تیار ہوتا ہی چند اقسام اُنکے یہ ہین شیرجنگی - دہ مشتی - قلمدانی - ہشت مشتی - حریر وغیرہ ریشمی کاغذ سب سے عمدہ ہے

## تار برقی

عہد مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب والی حال مین سمت ۱۹۳۴ سی کشمیر سی جمون سیالکوٹ تک اور سمت ۱۹۳۹ مین کشمیر سی گلگت و حصور سے اسکردو تک تیار ہوگئی ہی ؞

# سیاحان کشمیر

عرصہ تخمیناً ۱۵۳ سال سے سیاحان کشمیر ممالک ہندوستان و فرنگستان سے خاص کرکے افسران جنگی رخصت لیکر موسم گرما مین سیر و سیاحت کو یہان آتے ہین ریاست کیطرف سے ایک افسر اُنکی مدارات کیواسطے مقرر ہے اور گورنمنٹ انگریزی کیطرف سے ایک افسر بنام آفسر آن سپیشل ڈیوٹی بغرض انفصال مقدمات سیاحان مذکور بشمول ایک افسر عدالت ریاست کے اور ایک سول سرجن اُنکی علاج معالجہ کو اور ایک ڈاکخانہ اُنکی رسل رسایل کو ایک منشی اُنکی نماز پڑھانے و رسوم مذہبی ادا کرانیکو ہر سال مقرر ہوتے ہین ماہ اپریل یعنی چیت بیساکھ سے سیاحان کشمیر کی آمد شروع ہوتی ہے اور ۵۰۰ تک آ جاتے ہین اسوقت ایک افسر ریاست اُنکی مدارات کیواسطے اور ایک وکیل حاضر باش محکمہ افسر آن سپیشل ڈیوٹی ریاست کیطرف سے مقرر رہتا ہے یہ لوگ اکتوبر کے آخر یعنی اسوج لغایت کتک تک سب کے سب کشمیر سے چلے جاتے ہین اور شاخ ڈاکخانہ مذکور بھی اُٹھ جاتی ہے قبرستان صاحبان انگریزیہ شیخ باغ مین ہے

# تجارت کشمیر

زیادہ تر کشمیر کی اشیاء زعفران بہی دانہ زیرہ سیاہ شال و دوشالے پٹو ٹوپیان پنجاب کو جاتی ہین ۔ برتن و ظروف طلاء و نقرہ منقش کار و اشیاء نقاشی وغیرہ یوروپ کو جاتے ہین ۔ رپورٹ ۱۸۶۲ء کا نقشہ تجارت ذیل مین درج ہے ۔ پارچات سفیدی نمک تنگ و مصالحہ وغیرہ ہندوستان سے یہان آتی ہین ۔

## نقشہ اشیاء تجارتی جو کشمیر سے باہر جاتی ہین

| نمبر شمار | نام اشیاء تجارت | از کشمیر | از جمون | کل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | پشمینہ شال | ۱۲ لاکھہ | ۶۰ ہزار | ۱۲۶۰۰۰۰ | اسمین اب بہی کساد بازاری ہی |
| ۲ | پارچات اونی | ۴۰ ہزار | ۲۰ ہزار | ۶۰۰۰۰ | |
| ۳ | چوب کٹ | ۱۶ ہزار پانچسو | ۰ | ۱۶۵۰۰ | |
| ۴ | زعفران | ۲۰ ہزار | ۰ | ۲۰۰۰۰ | |
| ۵ | بہی دانہ | ۵ ہزار | ۲ ہزار | ۷۰۰۰ | |
| ۶ | میوہ جات | ۱۵ ہزار | ۱۵ ہزار | ۳۰۰۰۰ | |
| ۷ | ریشم خام | ۷ ہزار | ۰ | ۷۰۰۰ | اسمین نہایت ترقی ہو کر سمت ۱۹۳۶ مین تخم بہی نذر ہا - اور سمت ۱۹ مین بہی اسکا انجام شروع ہوا |
| ۸ | کاغذات کشمیری | ۱۵ ہزار | ۰ | ۱۵۰۰۰ | |
| ۹ | چوب دیودار | ۰ | ۳ لکھہ | ۳ لاکھہ | |
| ۱۰ | اشیاء نقاشی | ۶ ہزار | ۰ | ۶۰۰۰ | |
| ۱۱ | چوب چرکی | ۰ | ۵ ہزار | ۵۰۰۰ | |
| ۱۲ | زیرہ سیاہ | ۳ ہزار | ۰ | ۳۰۰۰ | |
| ۱۳ | مصالحہ ادویات | ۲۶ ہزار | ۷۴ ہزار | ۱۰۰۰۰۰ | |
| ۱۴ | دانہ برنج وغیرہ | ۰ | ۲۰ ہزار | ۲۰۰۰۰ | |
| ۱۵ | گہی | ۰ | ڈیڑہ لکھہ | ڈیڑہ لکھہ | |
| کل | | ۱۳۵۳۵۰۰ | ۶۴۶۰۰۰ | ۱۹۹۹۵۰۰ | |

## نقشہ اشیاء تجارتی جو پنجاب وغیرہ مقامات سے کشمیر میں آتی ہیں

| نمبر | نام اشیاء تجارت | بکشمیر | بجموں | کل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | پارچات انگریزی | ۷۵ ہزار | ۳۳۶۰۰۰ | ۴۱۱۰۰۰ | |
| ۲ | کمخواب وغیرہ | ۴۰ ہزار | ۱۳۴۰۰۰ | ۱۶۴۰۰۰ | |
| ۳ | روئی | ۱۰ ہزار | ۱۵ ہزار | ۲۵۰۰۰ | |
| ۴ | کلابتون زری | ۵ ہزار | ۱۵ ہزار | ۲۰۰۰۰ | |
| ۵ | کمبل وغیرہ | ۰ | ۲۵ ہزار | ۲۵۰۰۰ | |
| ۶ | جواہرات | ۰ | ۷۵ ہزار | ۷۵۰۰۰ | |
| ۷ | چاء | ۲۵ ہزار | ۵ ہزار | ۳۰۰۰۰ | |
| ۸ | نمک لاہوری | ۲ لکھہ | ۳½ لکھہ | ۵½ لکھہ | |
| ۹ | کھانڈ | ۴۶ ہزار | ۴۰ ہزار | ۸۶۰۰۰ | |
| ۱۰ | قند سیاہ وغیرہ | ۳ ہزار | ۴۰ ہزار | ۴۲۰۰۰ | |
| ۱۱ | تیل | ۳ ہزار | ۵ ہزار | ۸۰۰۰ | |
| ۱۲ | رنگ مصالحہ اور دوائیاں | ۵۰ ہزار | ۸۰ ہزار | ۱۳۰۰۰۰ | |
| ۱۳ | لاکھہ رنگ | ۱۰ ہزار | ۲ ہزار | ۱۲۰۰۰ | |
| ۱۴ | اشیاء بساطی | ۱۵ ہزار | ۲۵ ہزار | ۴۰۰۰۰ | |
| ۱۵ | ظروف چینی | ۲ ہزار | ۱ ہزار | ۵۰۰۰ | |
| ۱۶ | تانبا و روئین | ۳۰ ہزار | ۴۵ ہزار | ۷۵۰۰۰ | |

| نمبر | نام اشیاء تجارت | کشمیر | جمون | کل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۷ | دہات پیتل وغیرہ | ۶ ہزار | ۱۰ ہزار | ۱۶۰۰۰ | |
| ۱۸ | میوہ افغانستان | ۷ ہزار | ۱۰ ہزار | ۱۷۰۰۰ | |
| ۱۹ | ہلاس پشاوری | ۵ ہزار | ایک ہزار | ۶۰۰۰ | کشمیر مین اسکی گرم بازاری ہے |
| ۲۰ | غلہ چینہ وغیرہ | ۴ ہزار | ۴۶ ہزار | ۵۰۰۰۰ | |
| ۲۱ | اسپہاے افغانستان و پنجاب | ۰ | ۳۰ ہزار | ۳۰۰۰۰ | اب کشمیری لوگ بہی انکو خریدتے ہین |
| ۲۲ | مویشی | ۰ | ۱۰ ہزار | ۱۰۰۰۰ | |
| میزان کل | ——— | ۵۴۹۰۰۰ | ۱۳۳۰۳۰۰ | ۱۸۴۹۰۰۰ | |

# زعفران

یہ تحفہ خاص کشمیر مین پیدا ہوتا ہی اسکی روایت یون ہی کہ شوجی نے پہلے پہل زعفران کو
کشمیر مین بویا تہا اسی لئے اسکو شاستر مین کشمیر جنمی بہی کہتے ہین یہ بہی بیان کرتے ہین
کہ بید واگ بٹ کو زعفران اول فعزیون ناگ سے ملا تہا - زعفران کی جڑہ مثل پیاز کے
ہوتی ہی وہ بار بار نہین بوئی جاتی موسم برسات مین ماہ جون کو صرف زمین مین ہل پہراتے
ہین اور کیاریان بنالتے ہین تو اسکا پودا خود بخود اوگتا ہی اور قریب ڈیڑہ فٹ اونچا
مثل ساگ سویا کے ہوتا ہی کاتک مین اسمین پہول آسمانی رنگ سرخی مایل لگتا ہی پہول
کے اندر کا زیرہ یا تری زعفران سرخ رنگ کا ہوتا ہی اعلی قسم کا زعفران قطعہ وانتو مین
مین پیدا ہوتا ہی - پہول کے وقت اسکی خوشبو تمام میدان مین مہکتی رہتی ہی اور اسوقت

سرکاری بہرہ اسکی حفاظت کیواسطے مقرر ہوجاتا ہی کشمیری پنڈت علاوہ ڈالنے مصالحہ کے اسکو قشقہ مین بہی صرف کرتے ہین۔ سوا پانپور کے کشمیر مین بہی اور جگہہ یہ پیدا نہین ہوتا مگر کشتواڑ مین قدر پیدا ہوتا ہی لیکن وہ ایسا عمدہ نہین ہوتا جیسا کہ کشمیر کا زعفران ہوتا ہی۔

## لولاب

کشمیر کے تمام پرگنون سے زیادہ تر خوبصورت اور دلافزا کشمیر کے شمال مغرب مین واقع ہی قریب ۱۰ میل لمبا اور ۳ میل چوڑا ہی۔ ۳۰ مواضعات اسمین آباد ہونگے۔ اسکا اصلی نام لولوپور تھا جسکو راجہ لو نے اپنے نام پر بنایا تھا۔ ان تمام دیہات مین سے لالپورہ خاص ہی یہ پرگنہ بڑا فرحت انگیز و زرخیز ہی ہر طرف کوہستان سے جنپر چنار جنگل دیودار و جھیلین اور غارین و نہرین ہین محدود ہی۔ میوہ جات کی فصل مین ریچھ بہی بکثرت یہان آتے ہین۔

## وانگت کی کہنڈرات

درہ سندہ مین سے زیادہ تر خوبصورت اور عجیب کہنڈرات ویرانجات وانگت ہین اسمین سونہ مرغ سرینگر سے ۱۰ میل پرہین راہ ۹ میل ان کہنڈرات کی بہت نزدیک سے وانگت مین جو ویرانجات مندر ہین وہ مندر نند اور تنی پور کشتابہ ہین۔

## درہ ورووان

یہ تنگ اور لمبا درہ کشمیر کے مشرق کیطرف تخمیناً ۴۰ میل لمباہی اور عرض اسکا صرف ۱ میل دریائے وردوان جو اسمین بہتاہی دریای چناب سے ملتاہی۔

## تمام شد حصۂ اوّل جغرافیہ کشمیر

# حصہ دوم

# تواریخِ کشمیر

ہرچند سب سے اول بندہ ہرگوپال خستہ مؤلف کتاب ہذا کو بقول مورخان زمانہ حال اس بات کا افسوس
ہے کہ قدیم الایام سے ہندوستان میں تاریخین اسقدر راست لکھنے کیطرف لوگونکو بالکل توجہ اور
رغبت نہ تھی اس سبب سے ہندوستان کی قدیمی آغاز آبادی و سلطنتونکا تحقیق حال بخوبی معلوم
نہین ہوتا اور اگر کسینے لکھا بھی تو بطور کہانیکی نظم مین دل بہلانے کو اور وہ بھی اہل خلاف کی تعصب
و حسد سے نابود و نایاب ہو گیا مگر یہ خیال کی پہلو اور نظیرون سے غلط معلوم ہوتا ہے در اصل تاریخین
اون ایام کی ضرور لکھی گئی تھین جو کہ مثل مہا بھارت اور بالمیک امائن اور راج ترنگینون کے ابتک
موجود ہونے سے اجو کہ کسی حکمت منود سے اہل خلاف کی دست برد سے بچ رہی ہین) واضح و لائح ہے
اسمین کوئی شک نہین کہ بالمیک رامائن نہایت پرانی اور معتبر کتاب ہے اور اوسکا مصنف بڑا محقق و
صاف گو شخص تھا کیونکہ باوجود ہونے ہندو کے کہیں اوس نے تمام رامائن مین کوئی کلمہ تعریفیہ یا القاب
مبالغہ کا یا اوتار کرکے سری رام کو نہین لکھا۔ اسیطرح کلہن پنڈت نے نہایت عمدہ عمدہ مفصل و معتبر
حالات لکھی جس زمانہ آوگونند سے اوس نے اپنی تاریخ لکھی ہے اوس وقت کی کوئی تاریخ ہندوستان

کی نہین ملتی بلکہ جن تاریخون کو دیکہہ کر اپنی کتاب لکہنی کا حوالہ اونسی دیا ہی وہ بھی عنقا کیطرح نایاب ہین اگر اوس زمانہ مین اس فن کیطرف کلیتًا کسی کو بہی رغبت نہوتی تو یہ کتابین بہی کب ملتین مگر اصل حال یہ ہی کہ اہل خلاف کی زیادتیون سے اُنکی تمام کتابین نہ صرف تاریخین بلکہ اور علوم کی کتابین بہی علوم کے ساتہہ ملائی گئین جسکو اب کہاجاتا ہے کہ قدیم مین یہ فن ہی نہ تہا ہنود کی کتابون کو اول حملہ آوران ممالک غیر اور پہر بوہدہ مذہب والون اور پہر مسلمانون نے نیست ونابود کردیا تاکہ انکی عظمت و دانش و بزرگی قدیم جہالت وکہتری سے بدل جائے اور بمقابلہ انکی جدید اہل خلاف دانا وطاقتور وانکی ہمعصر ثابت ہوسکین جو کہ ہر ایک پہلو اور مذہب کی کتابون سے ثابت ہی۔ نوشیروان کے حملہ اور خلفاء عمر وعلی وولید کی حملات سبکتگین۔ محمود غزنوی۔ سکندر لودی۔ اور رنگ زیب عالمگیر۔ نادرشاہ وغیرہ بوہدون کے تسلط کے حالات کو دیکہو۔

یہ بات درست ہی کہ قدیم مین مبالغہ پردازی وشاعری کو بڑا رواج تہا۔ اب مختصرًا اسیقدر معلوم ہوتا ہی کہ سب سی پہلے اور قدیمی کتاب ہنود کی وید ہی جسکو بیاس دیونے ترتیب کیا کہتے ہین کہ یہ مقدس کتاب برہما نے اپنی زبان سی کہی ہے اسمین صرف بابت وحدانیت کے حالات درج ہین اوسکے بعد منونی دہرم شاستر بنایا اوسمین قواعد وقوانین لکہے۔ راجاؤنکی بابت لکہا ہے کہ پہلے ہندوستان مین صرف دو ذات کی راجہ تہے ایک وہ جو سورج کی اولاد مین سی ہین اور سورج بنسی کہلاتی ہین دوسری چندربنسی ہین دونکا راج برابر چلا آیا۔ سورج بنسیونمین بسست منی کا بیٹا اول راجہ اکچھوا کو ہوا جسکو بحساب بیدک مت والون کے ۴۰ لاکہہ برس سی کچہہ کم اور جین مت والون کی بموجب ۱۲ آنک کا عرصہ اور انگریزون کی خیال سے چار ہزار برس گذری اوسنی سلطنت (وہ راجو دہیا) کی بنیاد ڈالی اوس سی ۶۵ پیڑہیون کے بعد رام چندر ہوئے اور ۶۵ بعد اوسکے سمترتک ہوئی ٹاڈ صاحب لکہتے ہین کہ یہہ سمتر بکرماجیت کا ہمعصر تہا۔ اسلیئے انگریز راجہ اکچھوا کو کے عہد کو ۴ ہزار برس کا عرصہ بتلاتی ہین۔ اور بیدک مت والے رام چندر کے عہد کو ساڑہے آٹہہ لاکہہ برس اور جین مت والے گیارہ لاکہہ ۶۵ ہزار برس سی زیادہ عرصہ بتاتی ہین۔

اکیچہواکو کی دختر الا چندر کی بیٹی بُدہ کو بیاہی گئی تھی اسیکا بیٹا پرورا پرتشٹانپور مین جو متصل پراگ کی تہا اور اب بہوسو کہلاتا ہی فرمانروا ہوا یہہ پہلا چندر بنسی راجہ ہوا جسسے سلطنت الہ آباد کی قایم ہوئی اسکے بعد چہتریون اور براہمنون مین سخت جنگ باہمی ہوا پرسرام نے ۲۱ بار چہتریون کو شکست دیکر نیست و نابود کیا ۔ راجہ سگر سورج بنسی سمندر پر بہی قابض تہا مہاراجہ رام چندر کا مفصل اور ٹہیک حال بالمیک راماین مین درج ہی اوسکے بعد ایک اور بڑا بہاری جنگ ہوا جسکا ذکر مہابہارت مین ہی یہہ جنگ زمانہ سری کرشن مین بمراد قبضہ ہستناپور کی درمیان کوروا اور پانڈو ہوا یہہ جنگ ۱۸ روز تک میدان کوروکہیتر مین ہوتا رہا آخر کار درجودہن قتل کیا گیا اور جدہشٹر نے بامداد سری کرشن فتح حاصل کی اور پانڈونکی جیت ہوئی کرشن چندر کی عہد کو بیدک دہرم والی پانچ ہزار برس اور جین مت والی ۸۶ ہزار برس کہے اور پر کچہہ عرصہ لکہتی ہین مہابہارت کا آخیر راجہ جدہشٹر پرورا کے ۵۳ پشت کی بعد ہوا جب جدہشٹر ہمالیہ کو گلنے گیا تو ارجن کا پوتا پرکہت راج پر بیٹہا پرکہت سی لیکر ۲۶ پشت تک اوسکی اولاد مین راج رہا چہبیسوین پشت مین چہیمک کو اوسکی وزیر نی مار کر جدہشٹر کی گدی لی اوسکے خاندان مین ۱۴ پشت راج رہا پہر اور خاندان مین حکومت آکر ۹ پشت بعد تیسری کل مین راج گیا اونکی نوین پشت راج پال کو کمایون کے راجہ سوکہہ ونت نے مارا اوسکو بکرم نی مار کر ملک پر قبضہ کیا ادہر یہہ حال رہا اودہر مگدہ دیش مین جراسندہ کی اولاد مین (جسکو بہیم برادر جدہشٹر نی کرشن دیو کی مدد سی مارا تہا) ۲۲ پشت تک حکومت رہی اونکی آخری راجہ رنجی کو اوسیکے سونک وزیر نی مار ڈالا ۔ پہر تکہک قوم نے جو ناگ بنسی تہے اور اونکو ۲۷۷۳ برس گذری حکومت حاصل کی اونہون نے دس پشت تک راج کیا اخیر راجہ اونکا مہانند تہا اوس وقت ہندوستان مین بودہ مت پہیل گیا تہا نیز داراب بادشاہ ایران نی جو ۲۳۹۵ برس آج سے پہلے گذرا ہی اور اونکی بعد یونانیون نے ہندوستان پر حملات کیے پہر قبل از پیدائش بکرماجیت ۲۵۳ برس سکندر اعظم نے ہندوستان پر حملہ کیا اور دریائے ستلج تک براہ سندہ

آیا۔ سندھ پر ایک لاکھ ۲۰ ہزار فوج سے پل بنا کر پار اوترا ستلج تک راجہ اور امرا پنجاب نے
بعد مقابلہ آرائی کے اوسکی اطاعت قبول کی مگر چونکہ مگدھ دیش کے ناگ بنسی مہاپلی راجہ کے
پاس ۶ لاکھ فوج پیدل ۲۰ ہزار سوار ۹ ہزار ہاتھی تھے اوسکی رعب سے سکندر ستلج سے
واپس پھرا۔ اوسکے بعد مہاپلی مہانند وزیر کے ہاتھ سے مارا گیا اور اوسکی آٹھ بیٹوں نے ملکر ۱۲ برس
تک راج کیا تب نوین چندر گپت نے جو شکم نائن سے تھا بامداد چانک برہمن اون آٹھونکو مار
کر قبضہ کرلیا اسنے بابل کے سکندر بادشاہ کی سپاہ سالار کی دختر سے شادی کی ۱۰ پشت تک
حکومت اوسکے خاندان مین رہی بودھ مت کے پھیلنے کے باعث کوہ آبو پر برہمنون نے اگنی کنڈ
رچا اوسمین سے بقدرت الہی اگنے کل کے چار چھتری بنی۔ پرمر۔ چوہان۔ سولنکھی
پریہار۔ پرمر گوترا والی پوار کہلاتے ہین انکا راج تمام ہندوستان پر ہوگیا اور
بودھون کو بھی اونھون نے نکالنا شروع کیا اسی خاندان مین سے ۵۷ برس سن عیسوی سے
پہلے راجہ بکرماجیت ہند کا راجہ بنا جسکی دار السلطنت اوجین تھی بکرماجیت سے پہلے حملہ اسلام
تک اور بہت راجے نامی ہوئے لیکن اندہ بنسی راجاؤنکی حکومت جنکی دار السلطنت مگدھ دیس مین
پٹنہ ہے بہت بڑھ گئی انکا نام آور آخیر راجہ بلوم تھا جسکی حکومت چین تک پہونچی۔ پھر اوسکا
وزیر رامدیو کل ہندوستان کا راجہ ہوا پھر اوسکا سپہ سالار پرتاب چند راجہ ہوا اوسکے عہد مین
نوشیروان شاہ ایران نے ہندوستان پر حملہ کیا نوشیروان سمت ۵۸۷ بکرمی مین تخت پر بیٹھا
تھا بعد مرنے پرتاب چند کے اوسکے تمام افسران فوج اپنے اپنے صوبہ دابیٹھے۔ اور جدا جدا راجہ
ہوگئے اور سلطنت ہند کمزور ہوگئی نفاق باہمی نے غیر ملک والون کو بلایا چنانچہ سمت ۷۵۷ بکرمی
مین حضرت محمدؐ کے فوت ہونیکے بعد خلیفہ عمر نے اور سمت ۷۶۸ مین ولید نے حملات کیئے اور پھر سمت ۱۰۶۶
سے سمت ۱۲۳۸ تک محمود غزنوی وغیرہ بادشاہان غزنی کے تصرف مین آیا اور پھر سمت ۱۵۸۳ تک مغل
جنمین سے تیمور ہمایون وغیرہ تھے ہند کے بادشاہ بنے پھر بابر سے اکبر تک سمت ۱۶۶۲ تک جہانگیر

۱۳۲۱۔

اورنگ زیب نادرشاہ وغیرہ ہندوستان پر حکومت کرتے رہے جنکی فہرست آخیر مین درج ہوگی۔
سمت ۱۶۵۷ بکرمی مین انگریزون نے دخل پاکر سمت ۱۸۱۳ تک ترقی حاصل کی اس درمیان مین فرانسیسی بخیال تسلط فساد کرتے رہے اونکو فتح کرکے انگریزون نے اس زمانہ مین ایک قایم اور مستحکم سلطنت تمام ہندوستانمین قایم کرلے۔

مخفی نرہے کہ بید کے دہرم اور جین مت والے مورخون کے عہد کو مغربی مورخ زیادہ تر اسبات پر جہوٹ سمجہتے ہین کہ باوا آدم کو (جسے وہ دنیا کا اول آدم جانتے ہین) صرف ابتک ساڑہے چہہ ہزار ہی برس گذرے ہین پس بموجب ونکے اس اعتقاد کے رام چندر وغیرہ کا زمانہ ہنود لاکہون برس بتلاتے ہین صاف غلط پایا جاتا ہے کیونکہ وہ آدم سے پہلے کسیکا ہونا نہین مانتے۔ مگر اصل مین باوا آدم تمام دنیا کا اول آدم نہ تہا گو مغربی ملک مین وہ اول آدم تہا۔ دراصل اول مقام آبادی وخلقت تمام جہان کا وسط ایشیا یا کیلاس کا گرد ہے اور وہین سے لوگ رفتہ رفتہ کشمیر وکابل وسندہ وغیرہ کے رستے ہندمین آئے چونکہ یہ قوم آریا تھی اسلئے اسکا نام بہی اونہون نے آریا ورت رکہا اسمین بہی کوئی شک نہین کہ قدیم الایام مین افغانستان وایران وتمام وسط ایشیا وغیرہ مین آریہ لوگ ہی آباد تہے چنانچہ لفظ آریا سے ایران وآراکان وآرمینیا وغیرہ نام نکلے یونان والے ایران کو آران عرب کو آرے کہتے ہین۔ ہرات دروازہ ہند آرتہہ سے بنا ہے ارتہہ لوگ سورج کراو پاسک تہے سمرقند سمیر وکنند تبت تروشیت وغیرہ نام اسی طرح انقلاب زمانہ واختلاف آب وہوا سے بدل گئی قندہار کو گاندہار کہتے تہے تاتاری لوگ آگ اور ناگونکو پوجتے تہے جوکہ اونکے سکہ ہای سلف سے صاف ظاہر ہے اور انکے آخیر سکون پر شیوجی کی مورتی بہی ترشول لئے بنی ہے جسے صاف پایا جاتا ہے کہ وے شیوجی کو مانتے تہے اونکے سکون پر سورج چاند نان دیوی بہی لکہتے ہین۔ وہی نان دیوی کو افغانستان والے بی بی نانی کہتے ہین اسیطرح

آریہ لوگ مشرق و مغرب کو بھی چلے گئے اور آتم معروف بہ آدم ادہر پیدا ہوا روایت ہی
کہ مکہ مین ایک رکھی یعنے عابد تھا جو مکیشور مہادیو کی عبادت مین مصروف رہتا اکثر گومید
جگ کرتا اور پہر کبت عبادت سے گاؤکو زندہ کرتا آخر جگ مین جبکہ دواپر کا اخیر تہا
اوسکی عورت نے (جو حاملہ تھی) کسیقدر گوشت اوسکا کہا لیا جب بعد اختتام جگ عابد
نے گاؤکو زندہ کیا تو اوسکے جسم مین سے اوسقدر گوشت کم پایا اور عورت مذکور
نے کہا لینے کا اقرار کیا۔ اوسوقت عابد نے کہا تیرا کچھہ قصور نہین تو نے دوسرے
آتما کی خواہش سے جو تیرے پیٹ مین ہے یہہ کام کیا گناہ کبیرہ گردن پہ لیا اب جو لڑکا
پیدا ہوگا وہ آتم کے نام سے معروف ہوکر اسی کہانیکی جرم مین مقہور الہی ہوگا۔
اوسکی اولاد قدیمی دہرم سے محروم رہیگی پس قدرت الہی و دعائے عابد سے وہ لڑکا
پیدا ہوا اور عابد اوسکو تنہا چھوڑ کر کہین چلا گیا وہی آتم آدم کے نام سے مشہور ہوا
آتم سے آدم کا ہونا تعجب نہین یہہ اختلاف لہجہ زمان سے ہو جاتا ہے جیسا کہ انگریز اسی
آدم کو ایڈم وحوا کو ایو کہتے ہین اسلئے اوسکی اولاد قربانی گاؤکو بخلاف ہنود درست
جانتے ہین اور بموجب اعتقاد مغربی مذہبون کے آدم کا باغ عدن سے نکالا جانا جرم
کہانے مین ہی پایا جاتا ہے نتیجہ کلام یہہ ہے کہ آدم بھی قوم آریہ مین سے پیدا ہوا تھا اوس
طرف پہلے آبادی کے معدوم ہونے یا بالکل نہونیکے ہی باعث یا ملک کیلاس وسط
ایشیا وغیرہ کی آبادی سے ناواقف ہونیکے سبب (جیسا کہ امریکا کو نئی دنیا کے نام سے
پکارا جاتا ہے) اوسکی اولاد نے اوسکو مغربی ملکون کا اول آدم بنایا اور جب وہ
ایک نیا مذہب اپنے طریق کا پا چکے تب انکو ادہر کی خبر ہوئی جس لئے اونہون نے
مجبور ہوکر اوسکو اول آدم مانا۔ مگر اوسکے پہلے آدمی ہونے سے وہ انکار بھی نہین
کر سکتے جیسا کہ مصر مین حضرت علی نے ایک مکان کو دیکھکر بیان کیا تھا کہ یہہ مکان

قبل از وجود آدم ۲۵ ہزار برس پہلے کا بنا ہے سلمان پارسی کے سوال کا جواب بھی
حضرت سے یہی ملا تہا کہ آدم سے پہلے جب تک قیاس دوڑا و تب تک آدم ہی تہے
ہدایت الاسرار مین منقول ہے کہ حضرت علی سے قوم نصاریٰ کی ایک عالم نے دریافت
کیا کہ حضرت آدم کی پیدائش سے پہلے کیا تہا فرمایا کہ آدم،، اوسنے مکرر سکرر عرض کیا
مگر حضرت نے وہی جواب دیا۔ تاریخ خواجگی مین حضرت امام جعفر صادق سے منقول
ہے ۹۹ کہ حضرت آدم سے پہلے سو آدم پیدا ہو چکے ہین اونکی اولاد و خادم مدتون دنیا
مین رہے ہے ۱۱۱ نرسنگہ اوتار کا قدیمی ستون سنگی واقعہ مصر پر منقوش ہوتا جو اب تک افریقہ
مین موجود ہے ثابت کرتا ہے کہ زمانہ قدیم مین اہل ہنود یا تو کل جہان مین حکومت
کر چکے یا اونکا مذہب ہر ملک و کل دنیا مین پہیلا ہوا تہا لیکن آدم والون نے ہنود کی اس
ترقی کا اپنے فرمانروایون کی طرح کچہہ حال نہین لکہا جسکا باعث یہی ہے کہ مذہب ہنود
یا تو اونکے ممالک مین قبل از ظہور آدم ہو چکا اور وہ نسل آبادی اوّل کے اوس سے
بے خبر ہین یا تعصب اونکو مانع ہوا۔ ۱۸۸۲ء عیسوی کے ایک پرچہ اخبار طوطی ہند مین درج
تہا کہ قاہرہ کی ایک غار مین مصر کے ہزارون بادشاہون کی لاشون کے صندوق بمعہ
اونکے کرسی نامہ کے دستیاب ہوئے ہین جو کہ قبل از آدم ہو چکے تہے۔ یونان کے نامی حکیم
یوزاسپ حکیم بابل کا مقولہ ہے کہ ایک لاکہہ اسّی ہزار سال قبل از طوفان نوح ایجاد عالم
ہوا پس تحریر ہنود درست ہی یا آدم والون کی۔ آدم والون کا تمام سلسلہ قریب قریب
گیتا سے ملتا ہے گیتا کا بانی کرشن اوتار ہے اسلئے معلوم ہوتا ہے کہ اصل اون تمام کی
گیتا سے ہے کرشن چند کو بعض اہل اسلام بہی پیغمبر ہونا قرار دے گئے ہین اور اہل
اسلام کی معتبر کتاب فتوحات مدنی مین درج ہے کرشن اوتار کی بیاس دیو بہی شہادت
دیتے رہے ہین بیاس دیو کا اوتار ہونا پارسیون کے صحیفہ آسمانی دساتیر مین درج ہے۔

دست برد اہل خلاف سے جو کتابین باقی رہین اونسے ثابت ہے کہ ست جگ سے آریاورت مین لوگ آباد ہین اور ست جگ مین بہ نسبت ترتیا اور ترتیا مین بہ نسبت دوا پر دوا پر مین بہ نسبت کلجگ کے عمر و برکت و زور و قد زیادہ تہا جو کہ کلجگ مین کہٹ گیا۔ اگر کوئی اہل خلاف کہی کہ ہنود کی کتابین غلط ہین پس اس اعتراض سے اونکی کتابین اور اعتقاد بہی غلط ہو جاتے ہین کیونکہ اسوقت کسینے اوتارون یا پیغمبرون کو بچشم نہین دیکہا یا خدا کو بید و پوران و توریت و انجیل و قران بناتے یا نزول فرماتے بچشم نہین دیکہا سب بموجب تحریرون و کتابون کے ان باتونکو مانتے ہین اپنے اپنے بزرگون کا ہونا درست جانتے ہین چونکہ خدا کل جہان کا خدا ہے نہ کہ کسی ایک خاص ملک کا۔ اسلئے اوسکی کتاب مین سب زبانین ہوتین یا ایک خاص زبان جیسکہ سنسکرت ہی جو کسی ملک مین سوائے خواندیکے بولی سمجھی نہین جاتی اگر معترض کہین کہ پرانی ہونیکے باعث یہ زبان ترک ہوگئی ہے اس سے بہی ثابت ہی کہ یہ زبان اور اسکا مذہب قدیمی و آسمانی ہے علاوہ بریں ایسی کوئی زبان نہین جسمین شاستر کی ترکیب اور الفاظ شامل نہون جسکا تلفظ بسبب اختلاف آب وہوا ممالک بدل گیا ہے شاستر کی حروف تہجی ہر ایک ملک کے الفاظ کو پورے پورے لکہہ لیتے ہین اور کسی ملک کے حروف تہجی سے نہین لکہے جاتے جس سے ثابت ہے کہ ہر ایک علم کے حروف تہجی بہی اسی سے نکلے مین مغربی مذہبونکی کتابون سے یہہ ثابت ہے کہ پہلے ایک زبان تھی بعد طوفان نوح کے زبانین مختلف متفرق ہوگئین مگر یہہ کہین اونہون نے نہین لکہا کہ وہ کونسی زبان تھی جو ایک ہی بولی جاتی تھی چونکہ سنسکرت کا مدتون سے مروج ہونا ثابت ہوا اسلئے قیاس چاہتا ہے وہ زبان سنسکرت تھی علاوہ بریں بید وغیرہ پورانون سے پہلے کتاب کوئی کسیکے پاس موجود نہین ہے جس زمانہ مین آدم و نوح وغیرہ ہوئے ہین اوسوقت کے مغربی باشندے سوائے اہل یونان کے جاہل مطلق تہے ہندوستان علم و ہنر مین سبکا پیشوا تہا

پس ہنود کی تحریرین جنکی وقتاً فوقتاً نشانیان بہی دستیاب ہوتی رہتی ہین حکماء بہی گواہی دیتے ہین کیونکر غلط ہو سکتے ہین - گو مبالغہ بہی ہو تاہم کچہہ نہ کچہہ سچ بہی ہوگا البتہ اہل ہنود نے جو ابتداے مین بڑے طاقت ور و ہنر مند و صاحب کرامات تہے اوس زمانہ مین ایسے کام کیئے ہین جو اسوقت بعید از فہم ہین جن کامون کو مغربی لوگون نے کاینتاً گ مبالغہ سمجہا - جیساکہ ہماری کاہلی و غافلی اسوقت بہی باوجود بچشم دیکہنے کے امور جر ثقیل امریکا و یورپ والون کے ریل تار وغیرہ سامان حرب کو دیکہہ سنکہ حیران ہو جاتی ہین کیونکہ وہی کام ہم خود نہین کر سکتے چین مین مذہب بودہ جو ابتک مروج ہے اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ اہل ہند نے چین بہی فتح کیا تہا جس سے ہند و کشمیر کا راجہ اشوک و جلوک سے مراد ہے جنہون نے وہان اس مذہب کو پہیلایا - ایسے حملہ آورون کے تذکرہ مغربی محققون نے نہین کیئے جنکی نشانات تاحال موجود ہین سکندر وغیرہ کا نام جلدی سے لیدیا ہی جنکی فتوحات و کامون کا مثل سد سکندری وغیرہ کی اسوقت کوئی ثبوت موجود نہین علاوہ برین مغربی لوگ جنکا فخریہ نام لکہتے ہین اونکا مذہب بہی اوسی قسم کا تہا جو کہ اہل ہنود سے مطابقت رکہتا ہے - ہر ایک شخص قایل تحریر و منقول پر ہے اور منقول و معقول مین ایسی ضد ہے جیسی آب و آتش مین مثلاً عقل نہین مانتی کہ ہنومان دم مین ہزارون کوس تک پہاڑ اوٹہالایا - نرسنگہہ ستون سے نکلا - کرشن دیو نے ارجن کو منہ مین تین لوک دکہائے اور ایک بہیل کے ہاتہہ سے مرے حضرت محمد صاحب نے شق القمر کیا حضرت عیسےٰؑ نے مُردون کو زندہ کیا اور خود سولے چڑہے اور موسےؑ نے خدا سے باتین کین وغیرہ وغیرہ - مگر منقول اسکو درست سمجہتا ہے پس جو شخص قایل بہ منقول ہو وہ کوئی اعتراض کسی مذہب کے منقول پر اوسوقت تک نہین کر سکتا جب تک اوسوقت کا کوئی شاہد چشم یا اوس سے پہلے کی کوئی

کتاب پیشین گوئیون کی نہ دکہا دی جیسا کہ ہنود کی کتابون مین تمام مذہبون کے پیشواؤن
کی پیشین گوئیان موجود ہین۔ حضرت عیسے کی بزرگی رامائن مین ترجٹہا کی دعا سے حضرت
محمد صاحب کا حال شیو پوران مین صاف درج ہے کہ کلجگ مین اونکا عہد ہوگا۔ پس ماننا پڑہ اگر آدم
کو جسے ساڑہی چہہ ہزار برس سے زیادہ عرصہ نہین گذرا جہان کا اول آدم کبہی نہین کہہ سکتے
جبکہ اوس سے پہلے آدم کا ہونا ثبوت ہے اور اسیطرح بیدک دہرم یا جین مت کے حساب عہد
وجود و حکومت راجگان ست جگ وغیرہ کو قطعاً غلط مان نہین سکتے

خیر یہہ تو ایک طویل قصہ ہے ہمارا مطلب صرف تاریخ کشمیر لکہنے سے ہی۔ جو حال ہندوستان کا
رہا ہی کیفیت کشمیر کی بہی ہوئی کہ ہر ایک فرقہ و قوم نے اسپر حملات کئے اور قدیمی تاریخین
اسکی معدوم ہوگئین موزخان حال بین سے کسینے نہین لکہا کہ آدگونندہ سے پہلے راجہ
یہان کا کون تہا۔ اور ملک کی حالت کیا تہی ڈریو صاحب کا بیان ہے کہ ابوالغازی نام ایک
تاتاری نے اپنا مذہب (معلوم کونسا مذہب) پہیلانیکو تبت تا بخت بابل آرمینیا و ہندوستان
فتح کرکے اسپر حملہ کیا گو پہلے راجہ جگمانے جو والی پنجاب تہا اوسی بڑی دلیری و جوانمردی
سے روکا مگر ایک سال کے بعد وہ کامیاب ہوا اور یہان پہونچکر قتل عام کیا اور
بدخشان کی طرف سے اپنے وطن کو واپس چلا گیا۔ (یہہ نہین لکہا کہ اوسوقت کشمیر مین راجہ
کون تہا) سو یا ڈیرہ سو برس قبل از حضرت عیسےٰ مین تاتاری راجاؤن نے (جنکا نام و عہد
حکومت نہین لکہا) یہان کی فرمانروائی کی۔ اور پہر ۹۹۹ھ مین محمود غزنوی نے اسپر حملہ
کیا اوسکے بعد تبت والون نے راجہ سہیناد پور (شاید سہدیو سے مراد ہو) کے عہد
مین ۱۲۷۵ھ کو ادہر کی طرف رخ کیا پہر تیمور لنگ نے ۱۳۹۲ء مین اسے فتح کیا۔
سنہ ۱۵۲۳ء کو مرزا حیدر بہمراہی سکندر خان کاشغری براہ تبت اسپر
حملہ آور ہوا (یہہ حال ایک پتہر پہ لکہا ہے) اسی سال مین اوسنے ہمایون کی نوکری کی

اوسکے بموجب سنہ ۱۵۴۳ء مین ہمایون نے بہی کشمیر پر قبضہ کیا سنہ ۱۵۶۶ء مین اوسکے بیٹے اکبر اعظم نے
اسکی حکومت حاصل کی پہر سنہ ۱۷۳۹ء مین بعہد نادر شاہ یہہ خطہ اونکے ہاتہہ سے نکلکر امیر
کابل کے قابو چڑہا اونمین سے پہلے ہی احمد شاہ ابدانی نے سنہ ۱۷۵۲ء مین اسکو لیا
اور سنہ ۱۷۸۳ء مین فوج بہیجی اور حاکم سکہہ جیون سے جسکی آنکہین نکلوا دین تیمور شاہ
کے عہد مین عبد اللہ خان یہان پہونچا اور سنہ ۱۸۱۹ء مین مہاراجہ رنجیت سنگہ
نے اسپر قبضہ پایا - ڈریو صاحب نے اِن مسلمان فرمانروائون سے پہلے فرمان روائون کا
حال بالکل نہین لکہا - السن صاحب کا قول ہے کہ سب سے پہلے خاص باشندگان کشمیر
یہان کے راجہ ہنے بعد اوسکے غیرون نے اسکی حکومت پائی بعض فارسی مورخون کا خیال
ہے کہ جب اخیر مین یہان کوئی راجہ نرہا تو باشندگان کشمیر جمون کے راجہ کو یہان
لائے اور ششم حصہ خراج کا اوسے دیتے رہے اور بعض کا خیال ہے کہ ۵۲ راجگان جنکو
کلہن پنڈت نامعلوم الاحوال لکہتا ہے راجہ ہای خاندان جمون مین سے ہنے کشمیر مین افواہ
ہے کہ چین والون نے بہی یہان حکومت کی - غرض کہ بہت سے مورخون نے اسکے
حالات اپنے اپنے طور پر مختلف طرح سے لکہے ہین مگر یہہ بات یقینی ہے کہ جسنے کچہہ لکہا وہ
ہی راج ترنگنی مصنفہ کلہن پنڈت کا (جو کہ قدیمی اور معتبر تاریخ ہے) محتاج رہا افسوس
ہے کہ اوسکے مطابق پورا پورا حال کسینے نہین لکہا اپنی اپنی طرف سے کمی زیادتی تغیر و تبدل
(شاید کتاب کا مضمون اور طرز علیحدہ بنانیکو) کرتے رہے - اسوجہہ سے اصلی اور راست بات مین
بہت اختلاف و انحراف ہوگیا اول تو راج ترنگنی ہی شاعرانہ طور سے مبالغہ اور پرداز
دستور کے موافق لکہی ہے مگر چونکہ سوائے اسکے پرانے وقت کی کوئی کتاب معتبر نہین ملتی
اور یہی ایک کتاب ہے جس سے کم زیادہ حال دریافت ہوتا ہے پہر کب واجب ہے کہ اوسمین
بہی تا بہونچنے کسی ثبوت کامل کے دست اندازی ترمیم و تنسیخ کی جاوے البتہ اگر کوئی بات

خلاف عقل اور فضول معلوم ہو تو اوسکے ترک کرنے مین چندان قصور و مضایقہ نہین یہہ
کتاب لاجواب بقول مصنف بعہد راجہ جی سنگہ سمت ۱۱۰۰ شاکا شالباہن مین جسکو
ابتک ۷۲۹ برس گذرہے تصنیف ہوئی تہی اسکی عبارت سنسکرت کی نہایت مشکل اور
پیچیدہ مضامین مین لکہی گئی ہے مگر مفصل اور تحقیق۔ مصنف کا بیان ہے کہ اوس نے
گیارہ راج ترنگیان (یعنی تاریخین) مثل راجہ ترنگنی۔ سورت پنڈت۔ کہیم اندر پنڈت
ہولا راج۔ پدمہ مہر۔ پنڈت چہولاکرو وغیرہ ونیز نیلہ مت پوران چند
اسناد و پروانجات و سندات و تعمیرات مکانات منہدم شدہ راجگان سلف کی
دیکہہ کر اپنے راجہ ترنگنی کو لکہا ان مورخون کی تاریخین بڑی مشکل اور طول طویل تہین
کہیم اندر کی شاعری گو بہت اچہی تہی الا اوسکے مضامین و مطالب کتاب ٹہیک
نہ پا سکے اسلئے اون سبکو ترمیم کرنا پڑا۔ تعجب ہے کہ یہہ راج ترنگیان جنکا ذکر کلہن پنڈت
نے لکہا ہے عنقا صفت ہو گئے ہین مگر سُننے مین آیا ہے کہ سمت ۱۹۳۲ مین ڈاکٹر بہولر
صاحب کو کہیم اندر کا ایک نسخہ شاید یہان سے ملا۔ چونکہ کلہن پنڈت نے اپنی کتاب اون
کتابون کو دیکہہ کر تصنیف کی اسلئے سوائے اونکے اس راجہ ترنگنی پر بہت کچہہ بہروسا و
اعتبار ہو سکتا ہے کیونکہ کلہن پنڈت بڑا محقق اور دانا آدمی تہا۔ یہہ کسی تاریخ سے
ثابت نہین کہ کشب رکہی کے عہد سے آدگونند کے وقت تک فرمانروایان
کشمیر کون تہے۔ اور اونکو کیا ہوا اور کشپ رشی سے پہلے یہان کون لوگ آباد
تہے گو یہہ لکہا ہے کہ اوس سے پہلے کشمیر بصورت تالاب کے تہا مگر اُسکے پہر کیا معنی ہین
کہ جلدبہو لوگون کو آزار پہونچاتا تہا جب یہان آبادی نہ تہی تو دیو مذکور نے تکلیف کنکو
دی اور لبکاسر دیو جسکا ذکر شارکا مہاتم مین ہے کسکو دکہہ دیتا تہا اور شارکا
بہگوتی نے کسکے بچانے کو اوتار لیا تہا ان باتون سے ضرور پایا جاتا ہے کہ یہان

کشب رشی سے پہلے ہی آبادی ہتی اور آدگونند تک جو ہزارہا سال گذری کشپ رشی کی وقت سے ہی ضرور ہر قسم کا نظم و نسق حاکم و محکوم تہے جیسا کو سہ نندن وبہو نندن کا حال بر تہہ کتہا ہین اور وشو نگسن اور پرتاب بہانو وغیرہ کا پورانون مین راجہ وریادیو کا ذکر نیلہ مت پوران مین سورج ورما کا گیتا مین درج ہی جو کہ غالباً انہین ایام کے راجاؤن مین سے فرمانروایان کشمیر تہے۔ اسمین بہی کوئی شک و شبہہ نہین کہ قدیم سے اِسکے باشندے ہنود تہے اور ہر چہار ورن۔ برہمن۔ چہتری۔ بیش۔ شودر یہان رہتے ہتی جو کہ چندرہ دیو برہمن کے راجہ وریادیو کو نیلہ مت پوران بینے سے بخوبی ثابت ہے شک اگر ہے تو یہی کہ ادن ایام کی کوئی تواریخ نہین ملتی آدگونند سے پیچہے کا حال بہی کلہن پنڈت کی مہربانی اور پنڈتون کی طرف سے اوسکی نگہبانی کرنے سے معلوم ہوا ورنہ اسقدر زمانہ کا حال بہی ایسا ہی ہو جاتا۔ انس صاحب لکہتے ہین کہ حضرت آدم و حوا نے بہی اس خطہ کو دیکہا۔ اس سے شاید مراد شیو جی و پاربتی سے ہی جو کہ ستی سر ہوا سے ثابت ہی ورنہ یہہ اونہون نے نہین لکہا کہ یہہ بات اونکو کہان سے معلوم ہوئی اونکا بیان ہے کہ سیتہہ کی اولاد نے بہی گیارہ سو برس تک راج کیا (خدا جانے کب) حضرت سلیمان کا آنا اور تخت سلیمان کا کوہ شنکر اچارج پر ٹہیرنا مسلمانون کو اعتقاد ہے لیکن اِس بات پر سبکو اتفاق ہے کہ پہلے کشمیر ایک تالاب تہا اور ستی جی دختر دکہہ پرجاپت جو ستی ہو گئی تہین اسپر سیر کرتی رہین اون ایام کا نشان کشتی باندہنے کا ابتک شوپیان کے نزدیک ویشنہ پاد پربَنو کا بندن مین موجود ہے بلکہ لفظ نو کا بندن کے معنی ہی کشتیان باندہنے کی جگہہ ہے اسی سبب سے اسکو ستی سر کہتے ہتی کشمیر کے دوسرے معنے یہہ ہین۔ شاستری ہین کہ پرجاپت کو اور پرجاپت سے مراد ہے کسب سشی کی اس سے بہی معلوم ہوا کہ کشب رشی ہی بانی آبادی کشمیر تہا۔ مصدری معنے لفظ کشمیر کے یہہ ہین

کہ غیرون کے گناہون کو اپنی پاکی نفاست سے دور کرے چونکہ اسمین تمام تیرتھ واقع ہین جسکا گواہ شلوک ذیل ہے اسلیئے ہنود کا خیال ہے کہ کشمیر والے لوگ اپنے گناہون سے پاک ہوکر سورگ کو جاتے ہین

# شلوک

यानि तीर्थानि तानि काश्मीरमण्डले ॥
काश्मीरे यानि तीर्थानि तानि वैतस्तके जले ॥

یہان ہین جتنے تیرتھ ہین وہی تمام کشمیر مین ہین اور جتنے کشمیر مین ہین وہی سب بتستا کے پانیمین ہین"۔ دوسری روایت ہے کہ تالاب ستی سر مین جلد بہو دیو سخت ظالم و خونخوار سکونت پذیر بالع آبادی تہا وہ ظالم اکثر کوہ ہرمکٹہ واقع پرگنہ لعل و کوترناگ پر جو پرگنہ دیوہ سر مین ہے کشت و خون کیا کرتا تہا اوسکی دہوم اور شہرت ملک ہای قرب و جوار مین زبان زد عام وخاص ہوگئے اسلیئے نہ کوئی فرد بشر ادہر آنیکا حوصلہ کرتا اور نہ یہان بستا تہا وہ سفاک ۶ منوتر تک یہان رہا۔ بحساب شاستر ایک منوتر اکثر دورہ ہائے چہار جگ کو کہتے ہین جو کہ حکومت راجہ اندر حاکم بہشت کا عہد ہے اور جب چودہ منوتر پورے ہوتے ہین تو برہما کا ایک دن ختم ہوتا ہے ہنود نے تمام زمانہ کو چار جگون پر تقسیم کیا ہے (۱) ست جگ سترہ لاکہہ ۲۸ ہزار برس کا (۲) تریتیا جگ ۱۲ لاکہہ ۹۶ ہزار برس (۳) دواپر ۸ آٹہہ لاکہہ چونسٹہہ ہزار برس (۴) کلجگ ۴ لاکہہ ۳۲ ہزار برس آغاز ساتوین منوتر مین کشپ رکہی پوتا برہما کا ہندوستان کے تمام معابدون و مناوٹون و تیرتہون کی یاترا کرتا ہوا موضع پونچھ متصل راجوڑی کے پہونچا اور جلد بہو کا حال سُنکر اوسکے دفعیہ کے فکر مین مقام نوکا بندن مین جو ہیرپورہ کے متصل ہے ایک ہزار سال تک عبادت کرتا رہا وہان اوسکی دعا قبول ہوئی اور سودرشن چکر کے ذریعہ (جو خاص صلح مخرج آب پیدا کرینکا ہے) کوہستان غربی بارہ مولا کے نیچے سے ایک مخرج بنکر

پانی کے بہہ جانے سے سطح زمین نمودار ہوا اور جلد بہودیو کوہ ماران مین جہان ایک عمیق قطعہ
پانیکا باقی رہ گیا تہا جا چہپا کشپ منی نے یہہ دیکھہ کر پہر عبادت شروع کی (یہہ عبادت
غالباً سماٹہنگ پر جو متصل موضع ترال کے اونتی پور سے ۸ کوس پر ہے
عمل مین آئی) دوسری دفعہ بہی دعاے عابد قبول ہوئی اور شارکا بہگوتی یعنی قدرت حق
نے جسکا یادگار اب تک کوہ ماری پربت معابد ہنود ہی ظاہر ہوکر پارہ کوہ سیمبر لاکر ہالتین
گاہ دیو مذکور پر رکہدیا اور وہ سفاک خاک مین ملگیا۔ سطح ستی سر تمام بلاؤن سے پاک ہوکر
قابل بود و باش ہو گیا تب سے ہی نام اس خطہ کا کشمیر اور پردمن پیٹہ کا ماری
پربت مشہور ہے رشی مذکور نے جب اس گلزمین کو آبادی کے لایق دیکہا تو از بس
خوش ہوکر تمام ہندوستان خصوصاً دکن سے برگزیدہ وچیدہ برہمنان نیک سیرت کو لاکر
یہان آباد کیا بعد اوسکے اور قومین ہنود کی مثل چہتری۔ بیش وشودر وغیرہ کے بہی
یہان آئین دوسری روایت یہہ ہے کہ یہہ لوگ صرف گرما کے چندماہ یہان بود و باش
رکہکر موسم سرما مین بخوف افراط برف باری وقوم اجنہ کے جو بکثرت ہوتے تہے یہان سے
جاکر کوہستان گردونواح بہمبر وغیرہ مین رہکر تابستان کو یہان واپس آجاتے تہے ایکمدت
تک یہی حال رہا پہر ایک سال کا ذکر ہے کہ وقت روانگی کوہستان کے ایک شخص مسمے
چندرہ دیو برہمن نے جو نہایت سن رسیدہ اور بوڑہا تہا اپنے نواحقون سے بسبب
ناتوانی کے کہا چونکہ مجہہ مین تاب سفر لانے کی نہین ہے اسلئے واجب ہے کہ میری واسطے
تمام سامان خوراک وغیرہ مہیا بہم پہنچا کر تم لوگ جاؤ مین یہان رہونگا اگر بچ گیا تو پہر ملاقات
ہوگی ورنہ موت تو ہر جگہہ ممکن ہے اون لوگون نے اوسکی درخواست کے مطابق عمل کیا
اوسکو تمام سامان مطلوبہ بہم پہونچا کر خود راہی کوہستان ہوئے رتب ہی سے کشمیر مین
رسم ہے کہ اخیر موسم گرما مین بہرویون کے واسطے یہان کے باشندے غلہ ہیزم سوختنی زغال

شلغم وغیرہ بہم پہونچا لیتے ہین) جب برف بہت گر گئی تو قوم جن حسب معمول آئی ایک اجنبی
شکل دیکھکر تعجب سے اوس بوڑہے کو مثل گیند کی اودہر اودہر اچہالنے لگے حتی کہ بیچارہ ایک
جنکی ضرب زور آور سے تالاب نیلہ ناگ کے کنارہ پر جا پڑا دیکھتا ہے تو راجہ نیلہ
ناگ جسکے گرد و پیش غلامان زرین کمر و حلقہ بگوشان پری پیکر پوششہاے
بوقلمون اور زیورہاے گوناگون پہنے ہوئے کہڑی ہین مسند آراے تخت حکومت ہے
نیلہ ناگ نے اوس بوڑہے کی زبانی اوسکا تمام حال سُنکر بہ کمال ترحم و کرم اوسکو کتاب
نیلہ مت پوران دی اور زبانی فرمایا کہ اس کتاب مین عدم مزاحمت قوم اجنہ و دفعیہ دیگر بلیات
کا انسداد درج ہے تم لوگ اسکے مطابق عمل پذیر ہوکر وقتاً فوقتاً خیرات کیا کرو اوس سے ہر سال
مصایب طے مراحل و عبور منازل سے محفوظ رہوگے پہر بذریعہ ایک غلام صبا رفتار
کے بوڑہے کو اوسکے مسکن مین پہونچا دیا۔ بہار کے وقت اوسکے لواحقین نے اوسے
سلامت پاکر اوسکی زبانی تمام کیفیت سُنی اور وہ کتاب نیلہ مت پوران اپنے راجہ
وربا دیو مسند نشین وقت کو دی اوسنے اونکو انعام دیکر اوس کتاب کے موافق عمل
کیا اور اپنی رعایا سے بہی اوسپر عمل کرایا قدرت بادشاہ حقیقی سے بلاے افراط برف
و جن دور ہوگئی لوگون نے باران ماہ سردی و گرمی بود و باش کشمیر اختیار کرلی اور
آبادی بخوبی ہوتی گئی کلہن پنڈت نے اپنی تاریخ مین سب سے اول راجہاے
معلوم شدہ کی راجہ آدگونند کو لکہا ہے اوسکا بیان ہے کہ باون راجاون کا
حال بالکل معلوم نہین ہوا منجملہ اون کے بلا تحقیق زمانہ حکمرانی چار راجی بموجب نیلہ مت پوران
کے یعنے آدگونند - دامودر - بال گونند - رانی جسونتی اور
آٹھہ مندرجہ تاریخ پدمہ کرا) لو (۲) کرشنی تسے (۳) کہگیندر (۴) سوریندر
(۵) گودر (۶) سوورن (۷) جنک (۸) شچی نمبر (۹) اور ریاریخ

مسند رجہ تاریخ چیپلہ کرد (۱) اشوک (۲) جلوک (۳) دامودر (۴) ہشک —
ژشک کنشک (جو ترکستان سے آئے تھے) کل ۷ راجے معلوم ہوئے اور ۳۵ باقی
مانند و نخا بالکل کچھ سراغ نہین ملتا - کہتے ہین کہ ان راجاؤن کے آخیر راجہ کی چونکہ اولاد
نہ تھی اسلئے اعیان دولت کشمیر نے ایک اور خاندان کے راجہ گونند کو تخت شاہی پر بٹھلایا
کلہن پنڈت نے ان سب کے عہد حکومت کو بارہ سو چھیاسٹھہ ۱۲۶۶ سال لکھا ہے

## راجہ آد گونند

جسوقت کورو اور پانڈون مین بمقام کوروچھیتر جنگ عظیم ہو رہا تہا اور کلجگ کے
۶۵۳ برس گذر چکے تھے راجہ آد گونند جلوہ فرماے تخت شاہی کشمیر ہوا یہہ راجہ جراسندھ کا ہم
رشتہ دار تہا اسلئے اوسکی درخواست سے راجہ آد گونند نے یہان سے نہضت فرماکر شہر
متہرا کا محاصرہ کیا اور سری کرشن سے رزم خواہ ہوا اول دفعہ بکمال شجاعت و مردی
اُس نے فوج مخالف کو پس پا کیا ایک روز چونکہ فوج اوسکی رزمگاہ مین گہبرائی تو راجہ موصوف
خود میدان جنگ مین نکلا اور بعد بہت سی نبرد آزمائی کے بلبہدر جی برادر سری
کرشن جی کے ہاتہہ سے دریاے جمنا کے کنارہ پہ مغلوب ہو کر مارا گیا

## راجہ دامودر

پہر راجہ دامودر بیٹا اوسکا گدی نشین ہو کر انتقام پدر کے فکر مین رہا اسی درمیان مین
دختر راجہ قندہار کا سوئمبر جگ ہوا قندہار مین چارو نطرف سے راجگان آکر جمع ہوئے
اور سری کشن مہاراج کے وہان رونق افروز ہونے کی خبر پاکر بہ غرض لینے انتقام پدر
کے راجہ دامودر بہی وہان پہونچا بعد بہت سی نبرد آزمائی کے سری کشن کے ہاتہہ سے باپ
کے پاس عدم کو پہونچا لاولد ہونے کے باعث سری کشن نے راج کشمیر کا اوسکی رانی
جشومتی کو جو حاملہ تہی بخشا - نز

# بال گونند

بعد ایام معہودہ کے راجہ بال گونند پیدا ہوا وہ بسبب صغرسنی کے جنگ عظیم الشان مذکور
مین شامل نہو سکا اوسکے پیچھے جو ۳۵ راجے گذرے اونکا حال کچھہ معلوم نہین اور منجملہ تینو کی
اول راجہ لو اوس نے عدل و انصاف سے رعایا کو اپنا مشکور کرکے شہر لو پور نام جسکی آبادی
چوراسی لاکھہ تھی اپنے نام پر آباد کیا بہت سے اطراف دور و دست کو فتح کیا آخر مین مقام
لی وار برہمنون کو جاگیر مین بخشکر مرگیا۔ (اوسکے بیٹے) کوشی شیا کھہ لینے
کنول مین نے مقام کورو ہار جسکو اب کولر کہتے ہین جاگیر مین دیا اوسکے فرزند خگنہ
نے جانشین ہوکر کھاگ اور کہونہ موہ کی بنیاد ڈالی پھر اوسکے بیٹے
سورانذر نے اپنے عہد مین داوستان مین سورک نام شہر (غالباً سورو) آباد کیا اور
سیرگاہ کے واسطے نرانذر بہون بناکر موضع سورس کی بنیاد ڈالی اور آخر کو بے
اولاد منزل عدم کو گیا۔

راجہ گودر۔ پھر ایک اور خاندان کے راجہ گودر نے سریر آرای سلطنت ہوکر موضع گودر اور
ہست ہیل آباد کیا اوسکے بیٹے سوورن نے اپنے عہد مین پرگنہ آڈون کی آبادی
واسطے ایک نہر موسوم بہ سونہ من جسکو اب سونہ نور کہتے ہین کہدوائی پھر اوسکے
فرزند دلبند راجہ جنبک نے عروس سلطنت کو ہم آغوش کرکے موضع جالور اور
باغ جالور بنوایا اور سچی نرزیب بخش تاج خسروی ہوا یہہ بڑا شیردل راجہ تھا موضع
شانلس اور شناسن کو آباد کرکے یہہ راجہ بھی عدم کو سدہارا چونکہ وہ لاولد رہا
اوسکے بعد اوسکے چچا راجہ شکنی کی اولاد مین سے (جس شکنی کا ذکر مہابہارتہ
مین ہے)

## راجہ اشوک

اشوک نے حکومت حاصل کرکے یہان مذہب جین یعنی بودھ کی بنیاد ڈالی اور پرگنہ ویشو کے دیہات

ہوکہ **لنتری** اور **ونتہ سیل** ہین مناد رجین بکثرت تعمیر کئے منجملہ اونکے **ویلہنہ ورتر** منبع دریا سے **بہت** ایک بڑا مندر بنایا جو آسمان سے باتین کرتا تہا پہر ایک شہر **سیر نگر** آباد کیا جسکو اب **وچیہن پارہ** و **کہاپارہ** کہتے ہین اسکی آبادی ۹۶ لاکہہ آدمیون کی ہتی **بیجبہارہ** کے پُرانے مندر کو گراکر بجاے اوسکے ایک عالیشان سنگین مندر اپنے مذہب کا تعمیر کرایا اور مندر اوسکے متصل بنام **اشوکے شو** بنائے چنانچہ مہاراجہ **گلاب سنگہ** صاحب کے عہد مین جو سنگہاسے کلان پل کے متصل برآمد ہوئے غالبًا وہین مندرون کے پتہر تہے **اودہ** کے شمال اور ہمالیہ کے دامن مین ایک سلطنت ہتی جسکا نام **کپل وست** تہا یہہ ریاست غالبًا **گورکہپور یا نیپال** مین واقع ہتی قریب ڈہائی ہزار پانسو برس پہلے سنہ عیسوی کے یہان کے راجہ کے گہر ایک کنور بنام **شاکہ منی یا گوتم** رکہہ پیدا ہوا - جوکہ بعدازان **بوہد** یعنی عارف کے نام سی مشہور ہوا - شاکہ منی اگرچہ قوم کا چہتری وسپاہی وکنور راجہ کا تہا مگر بچپن سے ہی اوسکو مطالعہ وغور وتفکرات کی خو ہتی چہوٹی سی عمر مین باپ کا راج وحکومت چہوڑکر تارک دنیا ہوکر فقیر ہوا -

اوّل تو برہمنون کا چیلا بنا پہر جنگل مین عبادت کرنے لگا - انجام کار اوس نے ایک **نیا مت** نکالا جوکہ اب تک بوہد مذہب کے نام سے نامزد ہی - بعرصہ تہوڑے تمام یہہ مذہب تمام ہندوستان مین پہیل گیا اور تخمینًا ایک ہزار برس تک اوسکا زور وغلبہ رہا اب تک بہی اس مذہب کا یہہ زور ہے کہ دنیا کے تمام آدمیون مین سے ایک تہائی اوسکے پیرو ہین شاکہ مُنی عمر بہر لوگونکو اپنے مذہب کی تعلیم دیتا رہا کہ درحقیقت تمام انسان یکسان ہین اونکی ذات کچہہ ہی ہو اوس سے فرق نہین آتا مکتی یعنی نجات یہہ ہے کہ ہم دنیا کی لذتون وخواہشون سی کنارہ کرین اوکا کچہہ فکر نکرین راستبازی وپاکیزگی وایمانداری پر عامل ہون - ان سب سے زیادہ تر یہہ ہے کہ کل مخلوق سے خیرخواہی ومہربانی یعنی ہمدردی کرین بوہد مذہب کے

مقلدون کا بڑا مقصد یہہ ہوتا ہے کہ نروان حاصل کرین یعنی فنا ہو جاوین کیونکہ بوہد
کی تعلیم کے بموجب انسان نفسانی شہوتون و رحمتون اور آتما کے دایمی آواگون
یعنے تناسخ سے اسیطرح نجات پا سکتا ہے چونکہ بوہد کی تعلیم پاک و سیدہی سادہی
ہتی اسلئے لوگون کے دلمین کہب گئی - غالبا بوہد کی زندگی مین ہی ملک بہار
و اوسکے اضلاع گرد و نواح اوسکے پیرو ہو گئے یہانتک کہ **مگدہ و بسنت** کے راجہ نے
خود بوہد مذہب اختیار کر لیا - اور آناً فاناً اور اضلاع ہند مین بہی پہیل گیا رفتہ رفتہ
ملک **تبت - برہما - جزیرہ سنگلدیپ** اور **چین** مین بہی مروج و جاگزین ہو گیا بوہد
کی وفات کے تہوڑے عرصہ بعد اس مذہب کی سنگت یعنی مجلس منعقد ہوئی اور راجہ
**اشوک** والی **مگدہ** کے عہد مین بوہد مذہب ہند کا راج دہرم ہو گیا - اور اوسکے جلوس
کے سترہوین سال اس مذہب کا تیسرا جلسہ پہر منعقد ہوا - راجہ اشوک حضرت **عیسے** سے ع
۲۶۳ برس پیشتر مگدہ کے تخت پر بیٹہا اور قریب ۴۰ برس تک راج کرتا رہا بوہد مذہب
۱۳ سو برس تک ہندوستان مین رہا - آخر الامر **سوامی شنکر** اچارج مہاراج
کی سعی اور فصاحت سے جبکہ تمام ہندوستان اونکے مباحثہ سے مغلوب ہو گیا تو
بوہد مذہب بیخ و بنیاد سے دور ہوا اور **شیو** مذہب کو ترقی ہوئی - **بہولر** صاحب کی
زبانی راقم کے ایک دوست کو معلوم ہوا کہ راجہ اشوک کا ایک پروانہ جو لوح مس پر کندہ تہا
**دکن** سے برآمد ہوا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ دکن تک راجہ اشوک نے فتح کیا تہا **تہمر**
**شناک** والے نے لکہا ہے کہ راجہ اشوک **چندر گپت** کا پوتا تہا چندر گپت ۳۲۲ برس
سنہ عیسوی اور ۲۰۹ برس بکرماجیت سے پہلے مگدہ ویش مین ہوا نوین چندر گپت
نے جونانین کے بیٹ سے تہا **سکندر** بادشاہ **بابل** کے سپہ سالار کی بیٹی سے شادی
کی تہی اوسیکا پوتا اشوک تہا جو کہ ۴۱ برس کے عہد حکومت کے بعد بیاسی برس کی عمر مین ۲۲۲

برس سنہ عیسوی ۵۶۹ برس سنہ بکرمی سے پہلے مرگیا اسنے بندسارہ کی تمام لڑکون کو
سوائے اپنے بہائی کے قتل کرا ڈالا تہا اسکے یہان ہر روز ساٹھ ہزار برہمنون کو بہوجن ملتا
تہا اور کبہی کبہی آٹھ ہی ہزار کو۔ ایک روز ایک بودھ مت والے فقیر نے اسکو اپنا معتقد
بنایا تو اوسنے بودھ مت قبول کرلیا اور برہمنون کو چہوڑ دیا بجائے برہمنون کے بودھ مت
والون کو بہار بنا کر دینے لگا اُسنے پُرانے **پشپ پور** کی جگہہ شہر **پٹنہ** بنایا پٹنہ و مار
کا ہنت فساد کے باعث گنگا کو چلا گیا تو **اشوک موگل پتر** کے ساتہہ بہت ہتون کو
لیگیا اچاری بودھ مت والے **لنکا و ہمالا** کو بودھ مت پہیلانے کو بہیجے اشوک چکرورت
راجہ تہا چین مین بہی اُسی نے بودھ مذہب پہیلا دیا تہا۔ چین والون کا قول ہے کہ یہہ
راجگان نہایت زبردست ہوئے ہین حتے کہ اونکے شہزادگان کو منگواتے رہے ہین
موسم سرما مین ہندوستان مین بہار مین قندہار گرمی مین کابل کے شمالی کوہستان و کشمیر
مین رہتے تہے **سمت ۵۵۶** بکرمی مین **پہاہی آن** چین سے تیرتہہ کرنے ہندوستان کو آیا ۴۹۹ء
تہا اور مگدہ دیش کو گیا پہاہی آن سے ۲۳۲ برس پیچہے **ہوآنت سانگ** آیا
وہ لکہتا ہے کہ تب تک **سمرقند** مین اگنی پوجا ہوتی تہی ہوم جگ بہی ہوتا تہا **بلخ** مین
ایک سو بہار تہے اُسنے راجہ اشوک کے تصنیف کئے ہوئے ۵۰ سے زیادہ پُستک دیکہے تہے
تہا ور کے پاس کپور دی گری کٹک کے پاس دہونی گرنار کے پاس **جوناگڈہ** مین پتہر
کہدے ہوئے اشوک کے موجود ہین **جی پور** مین **بیراٹ ڈیرہ دون** کے پاس
**کالسی گنجام** مین بہی پتہ لگا ہے **دہلی- پرباگ مکہیارہ ہیا**
**ترہٹ** مین بہی اوسکی یادگارین بنی ہین۔ اسکے بیٹے **کونال** کے ساتہہ جسکو
**دہرم وردن** بہی کہتے ہین اوسکی ایک رانی بہنا چاہتی تہی چونکہ اُسنے قبول
نہین کیا اسپر رانی مذکور نے اشوک کی ایک مہر کاغذ پر لگوا کر کونال کو اندہا کرا دیا جب وہ

جاتیا ہی جلوادیا اوسکا پوتا **سپندھی** پٹنہ مین راجہ ہوا اسکے بعد مرنے راجہ اشوک کے کشمیر مین

**راجہ جلوک** نے حکمران ہوکر ایک بوٹی بنام **کوٹی بید** جس سے سونا بن سکتا

تہا کہین سے پائی ہتی - کلہن پنڈت اس راجہ کو بسبب اوسکی خوبیون کے دیوتا کے

لقب سے پکارتا ہے شجاعت عدالت وسخاوت مین یہہ راجہ یگانہ عصر تہا پنڈت

**اودبہت** کی ہدایت پر جو موحد عصر اور اپنے فن مین شخص کامل تہا اوس نے **بیجے**

**شور و نند کیشور** کی پوجا کرکے پنڈت مذکور کو اپنا گورو بنایا بودہ

لوگون کو جو زور پاگئے ہتے مغلوب کیا چونکہ اس راجہ کو ایک ناگ سے بڑی الفت ہتی اسلئے

سانپون کی حفاظت بہت کرتا تہا - ہمت مردی و جوانمردی سے اوسنے تمام ہندوستان

کو **قنوج** تک فتح کیا اور ملیچھون کو مقام **وزنہ ڈمپ** مین لاکر ہرچہار

ورن برہمن چہتری بیش شودرون کو کشمیر مین آباد کرکے مذہب بودہ کو نیست و نابود

کیا اور سات قسم کے سردار ملک مین مقرر کئے مہتمان دہرم - خزانچی - تحصیلدار -

فوجدار یعنی افسران جنگی - وکلا رپہ وہت اور جوتشی صلح کار و مصاحب موضع **بارہ**

**ولہ** اوسکا یادگار ہے اوسکی رانی **ایشان دیوی** ماترچکر ست ہال وغیرہ تعمیرات

بنا کر شاگرد **بیاس** سے نندی پوران کی کتہا سنکر نندی شور کی معتقد ہوئی یہہ راجہ

**سودر ڈل** کی سیر مین مدام مشغول رہتا تہا اور اعلے درجہ کا رحم دل تہا گو بودہ دان

کو ناپسند رکہتا تہا تاہم ایک عورت کو درخواست کرنے پر مندر **جین** بنانے کی اجازت

دی اور آخیر کو **کپہال موچن** مین **سونہ کول** کے منبع کے پاس جان بحق تسلیم ہوا

- **ترنا شنک** مین لکہا ہے کہ راجہ جلوک ہی اشوک کا دوسرا پوتا تہا اور کشمیر کا راجہ

ہوا اوسنے **شیومت** قبول کیا تہا اوسنے **باختر** (بغداد) کے یون راجہ **یوتھی**

**دی موش** کو شکست دی اور اوسکے سمدہی **یون** راجہ **اونتی اوکسر**

نے **جلوک** کے ساتھہ وہی قول وقرار بحال رکہا جو اشوک کے ساتھہ کیا تہا - لیکن اوسکی
راجہ **دامودر** جو نہ معلوم اوسیکا بیٹا تہا یا کوئی اور حکومت کشمیر پر مقرر ہوا ایسے
مثل راجہ جلوک کی صفات حسنہ سے مشہور اور نیک باطن راجہ تہا **گوڈہ سوتہو**
یعنے سد آب واقعہ پرگنہ **بیچہہ** اُسنے بنایا کہ یہ دامودر مین اوسکی دار السلطنت تہی
ایک روز بموقع شرادہ کے یہہ راجہ اشنان کرنے کو جا رہا تہا - راستے مین چند
برہمن زادے سایل بہوجن ہوئے اونکے جواب مین اوسنے کہا بعد و الیسی و
وفراغت اشنان کے دونگا بالفعل سرپتہ* (یعنے جاؤ) اونہون نے اسبات پر
غضب ناک ہوکر اوسے دعا بد دی کہ سرپو ہو یعنی سانپ بن جاؤ چونکہ وہی پاک
ضمیر تہے اونکی دعا قبول ہوئی اور راجہ سانپ ہو گیا اوسپر اونہون نے کہا کہ جب کوئی
تمکو ایک روز مین تمام راماین سناویگا تم اصلی صورت پہ آوگے - کلہن پنڈت کا بیان
ہے کہ اوسکے وقت مین بہی کہ یہ دامودر مین بہت لوگون نے اوس سانپ کو دیکہا تہا
پہر **ہشک - کنشک - زشک** تین شخص جو **ترکستان** سے
آئے تہے باتفاق فرمانروائی کشمیر ہوکر نیک نامی اور خوش انتظامی سے باعث
آسایش رعایا ہوئے گو یہہ لوگ ترک تہے مگر اونہون نے ہر ولعزیزی سے سبکو خوش
رکہا انکے عہد تک **شاکہہ سہم** بانی مذہب بودہ کو ڈیڑہ سو برس گذری تہے جسکو
ترنا شک والے نے لکہا ہے کہ شاکہہ منی ۶۲۳ برس قبل از عیسے ۵۶۶ برس قبل از
سنہ بکرمی پیدا ہوا تہا اسوقت **ناگی ارجن** موضع **ہاروں** مین بودہ مذہب
کے لوگون کو از حد تکلیف دہی رہا تہا اور اوسکے پہر غلبہ ہونے لگا **ناگ ارجن**
کی نسبت ترنا شک مین لکہا ہے کہ ناگ ارجن تانترک یوگی بعہد بکرم (معلوم کونسا
بکرم) **مدریہہ** مین پیدا ہوا تہا اُسکا نام **ناگ سین** بہی تہا اوسکے چیلے



* ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہی کہ اون ایام مین زبان کشمیر کی خاص سنسکرت تہی -

مادہ پاک کہلائی کاشمیر مین اُسی بودہ دُکہا چوتہا سماج کیا ناتار سے لیکر بودہ پ
(جاوا) تک بودہ مذہب پہیلایا" راقم کی رائے مین یہہ ناگ ارجن غالباً وہی ہوگا جسکو کشمیری
مشہور ہیمال کا عاشق جانکر اوسکے قصہ کو گاتے ہین جسکو راقم نے بہی سمت ۱۹۳۹ مین اردو زبان
مین منظوم کیا ہے عجب نہین کہ پاتال مین جانے سے مراد ہو ہندوستان مین جانی
کے اور ہیمال انہین تینون مین سے کسی راجہ کی دختر ہو کیونکہ بقول ترنا شک والیکے
ہشک - کنشک - وزشک بہی شیوجی کو مانتے ہتی اور اونہون نے بودہ شیو اور اگنی
پوجن تینون مت کو ملاکر ایک کیا تہا اِسسے یہہ بہی ثابت ہے کہ اون دنون مین ترکستان
مین بہی آریہ مذہب ہی تہا گو ملک کے باعث وہان کے لوگ ترک کہلاتے ہتی ہشک نے
ہشکر جسکو اب اوشکرہ کہتے ہین پرگنہ کروہن مین زشک نے زشکپور
جسکو اب وُکُر کہتے ہین پرگنہ پہاک مین کنشک نے کانسپور اپنے اپنے نام پر آباد
کیا زشک نے جی سوامی پور جسکو اب ذہاب پور کہتے ہین نیز آباد کیا اونکے بعد
راجہ ابہی مینو نے اونکا جانشین ہو کر موضع کنڈور برہمنون کو دیکر موضع ابہی مینو
پور جسکو اب ابہہ پور کہتے ہین بنایا اوسکے وقت مین چندر آچارج برہمن
نے جو بڑا فاضل وقت تہا مہابہاشں لاکر یہان کے برہمنون کو پڑہایا اور خود بہی چندرہ
بیاکرن تصنیف کرکے یہان مروج کیا بودہ لوگ ناگ ارجن کے سکہلانے سے مذہبی
تکرار ومباحثہ کرنے لگے اور لوگون کو دہرم کرم سے انحراف کرنے کو بہکاتے رہے اوس سبب
سے بلا سے شدت برف باری سے ملک تباہ ہونے لگا - حتی کہ راجہ اور لوگ موسم سرما
مین بہمبر کیطرف نقل مکان کرنے پر مجبور ہوئے - آخر الامر چندر آچارج نے
نیلہ ناگ کی عبادت کی اسپر اوسی نیلہ مت پوران پر عمل کرنیکا الہام ہوا اوسکے مطابق
سبہون نے صدق دلسے صدقہ وخیرات دیا اور برف کی مضرت سے محفوظ رہے

بودھ لوگ بہی دور ہوئے اِن راجگان گم شدہ کا مدت عہد کلہن پنڈت نے ۱۲۶۶ سال لکہا ہے اس حساب کلہن پنڈت اپنے بیدک دہرم والون کا حساب بہت درست معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ کرشن دیو کو پانچہزار برس گذرے ہوئے بتلاتے ہین اوس وقت سے اب تک کلہن پنڈت نے تاریخ وار اپنی راج ترنگنی لکہی ہے جو کہ برابر پانچ ہزار برس کچہہ کم یعنی اب تک ۴۹۸۲ برس ہوتے ہین جین مت والونکا حساب غلط معلوم ہوتا ہے - اور نہ بکرم سے پہلے کسی راجہ کا اور کوئی سمت ملتا ہے بیدک مت والون کا سمت کلجگی ہین جو کہ ۱۲۲۵ سال قبل از پیدایش بکرا جیت تہا تخت اقبال کو آراستہ کیا عدل و انصاف کے ساتہہ رعایا کو خوش رکہا اِسکے عہد مین آزار مذہب جین اور شدت برف دور ہو گئی ۳۵ سال کے بعد مر گیا اور وبلیشن بیٹے اوسکے نے ۵۳ سال چہہ ماہ تک سمت ۱۹۵۴ کلجگی ہین راج پر بیٹہہ کر راہ عدم لی اور سمت ۲۰ مین اندر جیت ۳۵ سال کے واسطے اور سمت ک مین راون نے ۳۰ سال راج کیا اسنے اپنی پوجا کے واسطے ایک پنج مکہی شوالہ وٹی شور نام بنایا جس مین کلہن پنڈت کے وقت لنگ مہادیو کا جسپر ایک نقطہ اور خط منقش تہا موجود تہا اور راقم نے بہی زنجیر گہڑیال آویزان رہنے کے اوس مین دیکہی اوس سے لوگون کی بہت مرادین بر آتی تہین فال وشگون معلوم ہوتے تہے دینٹین اوسکی گہسکہ اکثر امراض پر لگانے سے صحت حاصل ہوتی تہی اس مین کوئی شک نہین کہ وہہ مندر ہے جس مین زین العابدین کی قبر ہی اسکی بابت کسی نے کچہہ نہین لکہا یہہ مندر پنج مکہی ہے اور سوائے اِسکے کوئی دوسرا پنج مکہی مندر کشمیر مین نہین زنجیر گہڑیال لٹکانے کی اب تک اوسکے گنبد مین آویزان ہے کہتے ہین کہ مہاراجہ گلاب سنگہ کے عہد مین بلور بہی اُسکی زمین سے بہت نکلا دیکہنے سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مندر بہت پُرانا ہے سمت ۱۹۳۵ مین مہاراجہ رنبیر سنگہ

[حاشیہ:] ۴ دسمبر ..... آیا سمت ۱۹۰۰ .....

صاحب نے اِسکے گنبذ کو مرمت کروایا آج کل بہی اکثر لوگ اسکی اینٹین بہوری وغیرہ
امراض پہ گہسکر لگاتے ہین اور چونکہ زین العابدین اوس مین دفن کیا گیا اسلئے اوسکو
بہی اوسی مندر کے نام سے **وٹ شاہ** جسے اب **بڈ شاہ** کہتے ہین مشہور کیا راون کا
بیٹا **وبہیشن** دوم سمت ۲۱۷۲ ک مین ساڑہے ۳۵ برس تک اور سمت ۲۱۰۹ ک مین
اوسکا بیٹا **کنر** جسکا اصلی نام **نرہ** تہا تخت نشین ہوا گو یہہ راجہ بڑا عادل تہا مگر رعایا
کی بدنصیبی سے اپنی رانی کے عشق مین شب و روز مشغول رہتا اوس کی اس غفلت کے
باعث ایک بودہ سا کن موضع **کانز** نے جوگ مایا سے راجہ کی رانی پر قبضہ پایا اوس پر راجہ نے
آتش غضب سے سرخ ہو تمام منادر و خانہا ے بودہ جلا کر اونکے مواضعات و مال وغیرہ
برہمنون کو دے دیئے اور دریا کے کنارہ پر ایک شہر آباد کیا چشمہ **سُو سروا** نام مین
ایک روز **بساکہی** نام ایک برہمن جو دور سے تہکا ہوا آیا تہا بیٹھکر ستو کہانے لگا
تو اوسکے کان مین اول آواز خلخال کی سنائی دی پہر دیکہا تو اوس چشمہ مین سے
دو لڑکیان آسمانی رنگ کی پوشاک پہنے نہایت حسین ماہ جبین نکلین اونکو دیکہکر
وہ تاب نہ لاسکا وہ کچہہ خراب سا میوہ کہانے لگین متعجب ہوکر برہمن نے از راہ
ترحم ستو کہلاکر اونسے پوچہا کہ تم کس کی لڑکیان ہو اور یہان کیون آئی ہو باوجود
اِسقدر حسن و جمال ایسا خراب میوہ کہانے کا کیا سبب ہے اونہین سے ایک بولی
کہ میرا نام **اِیراوتی** ہے میری نسبت شادی کی راجہ **بدیا دہر** سے باپ نے کردی
ہے اور اوسکا نام جو مجہہ سی چہوٹی ہے **چندرہ ریکہا** ہے ہم دونون اس ناگ
کی بیٹیان ہین خراب اشیاء کہانے کا سبب جیٹہہ بدی دوادشی کو موضع زون
واقع **پانپور** بموقع **یاترا تکچہک** کے ہمارا باپ (جسکے موے سر سے پانی ٹپکتا
ہوگا اور ہم اوسکے ساتہہ ہونگی) ہمارا دیگا - اسقدر کہکر وے غایب ہوگئین برہمن حیران

دیپریشان اوس وقت لڑکیون کا منتظر رہا روز مقررہ پر وہان پہونچکر اوس جگہہ ایک ناگ کو بمعہ دختروں کے دیکہا اون لڑکیون نے دور سے ہی اوسے دیکہہ کر باپ کو اشارہ سے بتلایا کہ وہ برہمن یہہ آیا ہے ناگ نے اوسپر برہمن سے خیر و عافیت دریافت کی برہمن نے اوسے کہا آپ کی سکیم الحالی کا سبب کیا ہے ناگ نے جواب دیا کہ تم کو اس سے کیا حاصل اگر بتلاؤن تو میری مشکل کا حل کنندہ کون ہے برہمن نے کہا کہ بتلانے مین کیا نقصان ہے - پہر اوسکے مبالغہ سے ناگ نے کہاکہ سامنے درخت کے نیچے سر منڈا آدمی لمبی چوٹی والا جو بیٹہا ہے غلہ و میوہ جات کا محافظ ہے تاوقتیکہ یہہ جو دنئی چیز کو نہ کہائے ہم کچہہ نہین کہا سکتے اگر تم اسکو کسیطرح نیا اناج کہلا سکتے ہو تو ہم تمہارے حکم کی تعمیل کرینگے برہمن نے اوس محافظ کی نوکری کرکے ایک روز اوسکے معمولی کہانے مین نیا اناج ملا دیا اوسنے بیخبری سے کہا لیا فورًا ناگ نے ژالہ باری کی اور بہت سا اناج سمیٹا اور برہمن کو اوسی چشمہ پہ لیجاکر اول خاطر کی اور پہر وقت رخصت کہا کچہہ جو درکار ہو مانگ بجواب برہمن نے چندرہ ریکہا کو مانگا ناگ نے اپنے وعدہ سے مجبور ہو کر بمعہ دولت و حشمت کے وہ لڑکی اوسکو دی برہمن اوسکو لے گیا اور نرپور (غالبًا نرور) مین مدت تک رہا ایک روز چندرہ ریکہا برہمنی نے کچہہ شالی دہوپ مین سوکنے کو ڈال رکہی تہی اوسپر ایک ٹٹو آپڑا چندرہ ریکہا نے اپنے دست یمین سے جو ہین اوس یابو کو ہانکا تو ہاتہہ اوسکا سنگ پارس کا کام کر گیا یعنے اوسکے بدن پر نشان طلائی ہو گیا یہہ خبر راجہ کو پہونچی سنتے ہی پروانہ وار اوسکے خاوند سے اوس شمع رو کا خواستگار ہوا برہمن نے چونکہ اوسکی درخواست کسیطرح نہ مانی جابلکہ پہرہ سپاہیونکا بادشاہان ظالم کی طرح جو غرور سروری سے فرض شہی کو بہول کر مسکینون پر ظلم روا رکہتے ہین اوسکے گہر بہیجدیا وے دونون جورو خاوند مخفی طور بہاگ

کر ناگ کے پاس گئی ناگ نے یہہ قصہ جانو زسنتے ہی آتش غضب سے سرخ ہوا آسمان
سے انگاری برسائی اور تمام شہر کو جلاکر خاک سیاہ کردیا بہت لوگ جان عزیز
لیکر کریوہ چکدر کو متصل زیبچ بہارہ کے ہے بھاگ گئے ہزارون جان بر ہوسکے اور
طعمہ ہنگ آتش ہوئے ناگ کی ہمشیرہ رمنی ناگنی بہی یہہ ماجرا سنکر بکمال سنگدلی
پتہر لیکر آئی یہہ معلوم کرکے کہ کام ہوچکا ہے سنگہائے کلان کو وہین پہنکدیا
چنانچہ بیس کوس تک پتہر ہی پتہر ہو گئے اوس جگہہ کو رمن نٹوہی اور کشمیری
زبان مین رمب آرہ کہتے ہین۔ بعد اوسکے یہہ ناگ ششرم ناگ
مین جا ب داماد کو بہی ساتہہ لیگیا چنانچہ یہہ دونون ششرم ناگ یعنی خسر اور
جاماتر ناگ یعنی داماد کے نام سے امرناتہہ کے راستے مین ابتک ملتے ہین
پانی اون دونون کا دریاے لمبودری مین پڑتا ہے یہہ شہر جو جل گیا تہا نام
اوسکا کنپور تہا مدت حکومت اس راجہ کی چالیس برس نو ماہ ہے اِسکے بعد
بیٹا اوسکا گوندہ جسکو ایک دائی بیج بہارہ مین لے گئی تہی سمت ۲۱۸۴ کہ مین فرمانروائے
کشمیر ساٹہہ ۶۰ برس تک عدل و انصاف سخاوت و شجاعت وغیرہ نیک کامون مین
گذار کر عشرت کدہ بقا کو گیا۔ اور بیٹا اوسکا اوت پلاکہہ سمت ۲۲۰۰ مین ساڑہے
تیس ۳۰ تک بعدل و بذل اور پہر اوسکا بیٹا ہرنیاکہہ سمت ۲۲۳۹ مین ۷ برس
۷ ماہ تک ہرنیاکہہ پور جسکو اب رتل کہتے ہین بناکر اور پہر اوسکا بیٹا ہرنیہ
کُل سمت ۲۲۷ کہ مین ساٹہہ ۶۰ برس تک اور سمت ۲۲۳ کہ مین فرزند اوسکا
وسہ کُل ساٹہہ ۶۰ برس تک پہر اوسکا بیٹا مہرہ کول سمت ۲۳۹۷ کہ مین ستر ۷۰ برس
تک فرمان روا تہا اوسکے عہد مین ایک ترک بادشاہ کسی طرف سے حملہ آور ہوا تہا
اوسکو بڑی جوان مردی اور بہادری سے زک بر زک دیکر نکالا۔ پہر تو اوسکی ناک

بندہ گئے اسکی خونریزی نے یہان تک ترقی پکڑی کہ جسطرف اوسکا گذر ہوتا صدہا درندے وبہایم بغرض خون آشامی کے اوسکے پیچہے ہولیتے شاید ڈربلو صاحب نے اسی ترک کو **ابوالغازی تاتاری** لکہا ہو مگر ڈربلو صاحب لکہتا ہے کہ وہ کامیاب ہوکر وطن کو پہرا تہا اسیات اور سنہ کی اوس سے مطابقت نہین ہوتی یہہ مہاراجہ ایک روز اپنی رانی کے لباس زرکار مین چہاپی نشان پائے راجہ **سراندیپ** دیکہکر آگ ہوگیا نقش طبیعت کا بدل گیا فوراً سراندیپ کی طرف لشکرکشی کی **لات** اور **چول** اور **کرناٹ** دیس کے راجاؤن کو مطیع کرتا ہُوا تمام ممالک مین لوٹ کہسوٹ کر راجہ سراندیپ کو مارکر بجاے اوسکے دوسرا راجہ مقرر کرگے حکم دیا کہ آیندہ کو آفتاب کا نقشہ جو کشمیر کے مارتنڈ کا نشان ہے پارچات پہ لگاتے رہنا ورنہ جامۂ ہستی سے مایوس ہوگا پہر معاودت کرکے **پنجال** پر پہونچا تو ایک ہاتہی وہان سے پہسلکر لوٹ گیا اوس صدمہ سے چنجا یہہ چنگہاڑ اوس تلخکام کی اوس ترشرو کو شیرین معلوم ہوئی برابر سو ہاتہی ایک دوسرے کے بعد وہان دہکلوا دیا چنانچہ تب سے نام اوس جگہہ کا **ہستی ونج** یعنے ہاتہی گرانے کی جگہہ ہُوا۔ پہر کشمیر مین پہونچکر مقام **ہول لاڈر** مین شہر **مہرہ پور** آباد کرکے **قندہار** کے کمینہ براہمنون کو جاگیرین بخشین اور پہر **چندرہ کُل** گیند اڑائی ناگاہ ایک سنگ کلان مجاری آب کے روبرو آکر اٹکا کسی تدبیر سے نہ اوٹہہ سکا اوس سنگدل نے پوجا کے بعد خواب مین دیکہا کہ جب تک کوئی صاحب عصمت وپارسا عورت اوسکو ہاتہہ نہ لگائے تب تک یہہ پتہر جنبش نہ کریگا اوسپر راجہ نے بہت سی مستورات کو بُلا کر اوسے ہاتہہ لگوایا مگر کامیاب نہ ہُوا نہایت برہم ودرہم ہوکر اوسکی عقل پہ پتہر پڑے کہ عورتون کو بہ تہمت بدکاری اور مردون کو زناکاری

اور بچون کو حرامزدگی کی علت مین اس کثرت سے مرواڈالا کہ نوبت مقتولون کی تین کروڑ تک پہونچی پہر ایک کوزہ گرنی چندروتی نام نے آکر کہا کہ اے راجہ تونے اتنے خون ہاے بیگناہ اپنی گردن پر ناحق لئے لازم تہا اول اپنے گہر کی عورتونکا امتحان کرتا یہہ کہکر اپنا ہاتہہ پتھر پہ رکھکر اوسکو ہٹے اوکھیڑ لیا بعد اوسکے آخرکار راجہ اپنے گناہون کے دور کرنے کی غرض سے ہوم کی آگ مین بجاے آہوت کے خود بخود جلگیا اوسوقت غیب سے آواز آئی کہ تین کروڑ آدمیون کا قاتل مکت ہوا

اوسکے بعد بیٹا اوسکا **بک** سمت ۲۶۹۶ کمین ۶۳ سال کے واسطے موجب آسایش بندگان الٰہی ہوا گو لوگ اوس سے ڈرتے ہتے مگر اوسنے بڑی عقل و انصاف بذل و لطافت سے رعایا کو خوش کیا اور **مندر بک سوامی** مقام **بکہ شور** مین بنوا کر ایک ندی **بک** نام کہدوا کر لایا اور شہر **پونچہہ** آباد کیا ایک جوگنی نے راجہ کی قربانی کرنے کو جگ کیا اور اوسکی ضیافت کی راجہ نیرنگی پیرزال و بناوٹون سے بیخبر ہوکر ازراہ دوستی و عقیدت قلبی سے اوسکی حسن و جمال پر شیدا ہوکر معہ عزیز و اقارب وہان گیا اوس ساحرہ نے جادو کے زور سے اون سب کا کام تمام کیا اور آپ غایب ہوگئی صرف

**کہتے نند** بیٹا راجہ کا جو بچ رہا تہا سمت ۲۷۵۹ کمین مسند نشین ہوکر ۳۰ سال کی حکومت کے بعد مرگیا اور

**وسنند** بیٹا اوسکا سمت ۲۷۸۹ کمین حکومت طراز سلطنت ہوکر بڑی دانائی و ہوشیاری سے باون سال ۲ ماہ کی حکومت کے بعد عدم کو سدہارا اور راجہ **نر** جو بیٹا اوسکا تہا سمت ۲۸۴۱ کمین ۶۰ برس تک اور پہر اوسکا بیٹا **اکہہ** سمت ۲۹۰۲ کمین ۶۰ سال تک راجہ کشمیر کا رہا اوسنے موضع **اکہہ پال** جسکو اچہہ بل کہتے ہین بنایا پہر فرزند اوسکا راجہ **گوپادت** ساڑہے ساٹھہ برس تک

سمت ۲۷۳۳ ک مین فرمانروا ے کشمیر ہوا قرب وجوار کے تمام ممالک فتح کرکے رعایا کو اسنے
اسقدر آرام دیا جسکا حد وحساب نہین موضع کہلی جسکو اب کہل ناروا ہ اور کہاگ کا
جسکو اب کہاگ اور ہاڈ گرام معروف بہ ہای گام سکندر پور جسکو اب گندر
پورتے ہین آباد کرکے بہت سے دیہات برہمنون کو جاگیر مین دیئے۔ پیاز کہانے
والون کو بوچہہ داری مین برہمنون کو گو یہ کار مین لبایا اوسکے وقت مین جانور کشی
کی بہت ممانعت تہی اسلئے پیچہے

**گوکرن** بیٹا اوسکا سمت ۲۷۹۲ ک مین ستاون برس وتل ماہ کے واسطے زیب تخت
مسند حکومت ہوا پہر اوسکا لڑکا **نرانندرآدت** ۲۶ سال ۳ ماہ تک سمت ۲۸۵۰
ک مین پہر اوسکا بیٹا **اندہ جدہشٹر** ۵۶ برس ۵ ماہ تک سمت ۲۸۸۶ ک مین فرمانروا
کشمیر بنا اوسکی آنکہین بہت چہوٹی تہین کچہہ عرصہ تک اوسنے بڑی عدل وانصاف
کے ساتہہ حکومت کی بعد اوسکے یکبارگی مزاج اوسکا بدل گیا سخت ظلم وستم کرنے لگا
اس سے امیر وزیر اوسکی خرابی کے درپے ہوئے اور نفاق باہمی بہی روز بروز بڑہنے
لگا۔ آخر تنگ آکر راجہ ہندوستان کو بہاگ گیا راستے مین ایک راجہ نے پہچان کر
مار ڈالا مدت حکومت اوسکی ۵۶ برس ۵ ماہ ہے یہان **راج ترنگنی** کا اول
ترنگ ختم ہوا۔ اسکے بعد سمت ۲۹۴۳ ک مین اعیان ملک نے راجہ پرتا **پادت** کو
جو **بکرماجیت** کے عزیزون مین سے تہا منتخب کیا وہ ۳۲ سال کی رعایا پروری
کے بعد مرگیا اور راجہ **جلوک** بیٹا اوسکا ۳۲ سال تک اور پہر لڑکا اوسکا
**توبخین** سمت ۔۔ ک مین ۳۶ برس تک راجہ بنا اسکی رانیکا نام **واگ پشپا**
تہا ان دونون نے ملکہ امید عالم کے چمن کو اپنے قطرات بخشش سے سرسبز
کیا منڈ رتنگی شور اور ہراداس سندنو جو اب **تیج بہارہ** کے اوپر

اور یہ کی طرف ہے بنایا اور شہر کنگ آباد کیا بے شمار درخت جوادسکی مزاج کے
لگائے اوسکی حسن نیت سے اون کی تمام شاخون مین شگوفہ کاری اور میوہ جات
کی کثرت سے گرانباری ہوئی ایک دفعہ ماہ بہادون مین زراعت شالی پر بے موسم
برف اسقدر گری کہ لوگونکے دل سرد ہو گئے اور قحط کی گرم بازاری ہوئی رعایا کا دل
اس آتش بلا کے شعلہ افشان ہونے سے سوخت ہو گیا ہر طرف سے فریاد گریہ و
زاری شروع ہوئی یہانتک کہ آدم خوری پر نوبت پہونچی راجہ بہ کمال فیاضی اطراف
و نواحی سے غلہ خرید کر محتاجون کی پرورش اور غمخواری کرنے لگا جبکہ سب خزانہ
کے صندوق بہوکہون کے معدے کی مانند اوسکی کثرت جود و کرم سے خالی ہوگئے
اور باقی کچہہ نرہا تو راجہ نہایت گہبرایا آخر بوقت شب آبدیدہ ہو کر اپنی رانی واگ پُشٹا
سے کہا کہ جہانبانی نہ واسطے خراج لینے تن پروری اور عیش و عشرت کے ہے بلکہ واسطے
اوٹہانے بار رنج و پریشانی و تدارک تکالیف رعایا کے ہے مجہسے بسبب تہیدستی
کے بہوکہون کے پیٹ کی آگ نہین بجہہ سکتی لہذا آبرو اسمین ہے کہ آج اپنے جسم
خاکی کو آگ مین جلا دون تاکہ کل کو آہ مظلومون سے میرا خاندان و مکان نہ جلجائے
رانی نے گرمی محبت مودت سے التماس کیا کہ مہاراج دلشکستہ اور ناامید نہو
اپنا اعتقاد درست رکہکر عاجزی سے آج شب کو باری تعالے سے دست بدعا ہو
آپ کی نیک نیتی سے بے شبہہ ۔ بے اثر ظاہر ہوگا چونکہ واگ پُشٹا زیور کرامت
اور خوارق عادت سے آراستہ تہی صبح ہوتے ہی دعا کی پذیرائی ظاہر ہوئی خدا کی
قدرت سے جسطرح موسے کی قوم کے گہرون مین من و سلو پہونچا تہا اوسکی رعایا
کے مکانون مین کبوتر بے جان فایز ہوئے اس بخشش عام آلہی سے گروہ خلق
کی تنگدستی دور ہوئی راجہ رعیت کے غم و تردد سے فارغ ہوا چونکہ فصل نزدیک

ہوئی تھی بہت سا غلہ زمین سے پیدا وار ہوا اوسکی برکت سے رزق کی فراخی اور ارزانی
ظاہر ہوئی واگ ٹیشٹلانے رامو اور ریکہمو آباد کیا برہمنون کو بہت سی جاگیرین
عطا فرمائین اوسکے بطن سے کوئی اولاد نہ تھی آخر کو راجہ کے ساتھہ ستی ہو گئی جس
مکان مین وہ جلی تھی اوسکا نام واگ ٹیشٹا ٹوئی ہے اِسکے بعد ایک اور خاندان مین سے
راجہ بجی سمت ۳۲ک مین تخت نشین ہوکر ۸ برس تک فرمان روائے کشمیر رہا شہر
بیجبہارہ اور مندر بجبیشور آباد کیا - اِسکی تخت نشینی کے ایک سال بعد راجہ
بکرماجیت نے سموت اپنا بنایا -

پھر راجہ جی اندر سمت بکرمی مین سندمتی وزیر نیک تدبیر کے مشورہ سے
راجہ بنا عدالت و انصاف سے نیکنامی حاصل کی چند عرصہ کے بعد حاسدون نے اسیر
وزیر نیک تدبیر کی نسبت اہتمام برپا کئے راجہ نے ور اندازون کے قول پر اعتبار کیا
اور اوسی پایہ وزارت سے گرا کر خوار و ذلیل کیا اتفاقاً وضیع و شریف لوگ جو اوسکے
اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ کی شکر گذار تھی کہنے لگے کہ سندمتی اسملک کا
راجہ بنے گا یہہ خبر پاکر وزیر مذکور کو نہایت درجہ کی سزا دی پا بزنجیر کرکے قیدخانہ
مین بھیجدیا وہان دس برس تک نہایت سختی مین رہا آخر الامر راجہ کو ایک
عارضہ جانستان لاحق ہوا وسمین خیال کیا اگر سندمتی زندہ رہا تو بعد میرے
ضرور بسبب رضامندی خلایق کے بادشاہی اسکو ملیگی بدین نظر اوسکو قیدخانہ
قالب عنصری سے رہا کرکے بر سر دار کھینچا اور خود بھی ۳۷ برس کی حکومت کے
بعد عازم ملک بقا ہوا

## راجہ سندیمان

چونکہ راجہ جی اندر کا کوئی قایممقام دتہا چند دنون تک کشمیر لاوارث پڑا رہا اہلینان

دیوکورو وزیر مذکور کا جو ایشبر اری واقعہ لب تالاب ڈلہین جو اوسیکے نام سے آباد ہے رہتا تہا یہہ خبر پاکر اوسکے جلانے کو آیا دار سے اوتار کر اوسکے بدن کو کیا دیکہتا ہے کہ اوسکی پیشانی پر یہہ شلوک لکہا ہے۔ **شلوک**

यावज्जीवं दरिद्रत्वं दशवर्षाणि बन्धनम् ।
ارتہہ मृत्युः शूलेन मरणं पुनः राज्यं भविष्यति ॥१॥

جب تک وہ زندہ رہیگا تب تک دارو یعنی مفلس رہیگا دس برس قید رہیگا پہر دار پر مرجائیگا بعد اوسکے راجہ بنیگا۔ یہہ دیکہہ کر اوسنے سوچا کہ اس شلوک کے تین فقرے جو پورے ہوئے ہین تو کیا عجب ہے کہ خدا کی قدرت سے چوتہا فقرہ بہی پورا ہو بدین خیال اوس نعش کو بدستور دار پر رکہکر بنتظر ملاحظہ قدرت الہی کا رہا اتفاقاً ایک شب کو دیکہا کہ پہلے تمام میدان نورانی ہوگیا اور پہر چند جوگنی عورتون نے لاش کو نیچے اوتار کر قدرت قادری سے ازسرنو زندہ کرکے اپنے ساتہہ مباشرت مین مشغول کیا ایشان دیو یہہ تماشا دیکہہ متعجب ہوکر خوف زدہ رہا تہا کہ صبح ہوتے ہی اون عورتون نے چاہا کہ اوسے بدستور نعش بناکر چلے جاوین اتنے مین ایشان دیو ہاتہہ مین تلوار لیکر وہان پہونچا اور غل کرنے لگا جس سے وہ عورتین بحیا و شرم وہان سے بہاگین آسمان پر پہونچکر ایک نے اوس زمین سے آواز دی کہ ایشان دیو اسکو خدا نے پہر جان دی اسکا نام سندیمان رکہنا آری راجہ بہی کہلائیگا ازان بعد دونون آپسمین بڑے تپاک اور محبت سے ملکر مشکور قدرت خدا ہوئے بعد بہت سی بحث کے سب نے مان لیا کہ بلاشبہ یہہ وہی وزیر سندمتی ہے اوسکے اطوار پسندیدہ کو یاد کرکے بالاتفاق مسند نشین حکومت کشمیر کیا اوسکے عرصہ حکومت مین ملک علوی و سفلی بلیات سے محفوظ رہا وہ خود ہر صبح کو نہار منہہ ہزار شیو پتہر کے تیار کرتا اگر کسی سبب سے

کبہی ہزار پوری نہوتی دوبارہ اراداہ ثابت رہنے کو ایک پتھر پہ ہزار شیوجی کی شکل کہینچکر بعد عبادت کے رو دلی کہاتا چنانچہ ادنمین سے ایک پتھر ابتک سیول گام پرگنہ کہاورہ بانزہ مین موجود ہے اور بہت سے مندرون کی روزمرہ پرستش کرتا برہمنون کو جاگیرین دیتا جہان پہ سردار کہنچا گیا تہا وہان مندر سندلیشور اور الیشہ براری مین لیشی شور نام مندر اپنے گورو کے نام پہ بنوایا اوسکا نشان ابتک موجود ہے موضع ہتہ مین تہند ادیوی ٹہیر وین بہیما دیوی کا مندر جو ابتک موجود ہے وغیرہ بنائے ۷۴ برس کی حکومت کے بعد ترک دنیا کر کے بلباس فقیری کہین کو نکل گیا اوسکے آخر زمانہ مین شہرہ ہوا کہ گوپادت جدہشٹر کی اولاد مین سے راجہ قندہار کے سایہ عنایت سے اوقات گذاری کرتا ہے اوسکے ایک لڑکا ہے میگوا ہن نام اندنون پراگ جوتش نے اپنی لڑکی امرتہ پربہا نام کا سویمبر مقرر کیا اس جشن شادی کا اشتہار دیا ہے اس تقریب سے باجازت پدر میگواہن بہی شریک جلسہ مذکور ہوا چونکہ نسیم اقبال نے غنچہ مراد شگفتہ کرنا چاہا تہا امرتہ پربہا نے پہولونکا ہار میگواہن کے زیب گلو کیا اوسنے فضل ایزدی سے غنچہ تمنا شگفتہ پایا یاوری بخت بیدار سے دولت دنیا مال ومنال اور عروس صاحب جمال ہاتہ لگی رنج دیرینہ پایمال ہوکے خوشی بڑی کروفر سے قندہار مین اگرباپ سے ملا اس امر کے سننے ہی امراے کشمیر کو یہہ مثل یاد آئی کہ کل جدید الذیذ اپنے راجہ سندی مان سے روگردانی کی اور راجہ میگواہن کے نام نامہ وپیغام اس مضمون سے ارسال کئے کہ تاج شاہی حضور کے سر سے تصدیق ہونے کے ارمان مین قالب تہی کرتا ہے تخت پابوسی کی تمنا مین ہے چونکہ سندی مان اکثر اوقات عزیزہ کو خدا کی عبادت مین صرف کرتا اور عروج دنیوی کو موجب تنزل آخری جانتا تہا بدریافت اس کیفیت

کے ترک دنیا مناسب سمجھا ہرچند کر تدارک اور انتظام ہر فتنہ و فساد کا کر سکتا تھا عروس خلافت کے آغوش سے کنارہ عافیت اختیار کیا پس ہر امیر و وزیر سے عذر خواہ ہو کر لباس گدائی جسم شاہی پر آراستہ فرمایا اور راوِنتر کی طرف چشمہ نندی کشیر پر ایشور کے دہیان مین آسن جمایا یہان راج ترنگنی کا دوسرا ترنگ ختم ہوا پہلے ترنگ کے ۲۱ - راجگان نے ۱۰۱۴ سال اور دوسری کے ۶ راجاؤن نے ۱۹۲ برس تک حکومت کشمیر کی ۔

## میگواہن

الحاصل راجہ میگواہن نے عروس خلافت کشمیر سے نیلگیری کی یہہ راجہ بڑا منصف رحمدل اور دہرماتما تہا جانورکشی کو روا نہ رکہتا ہر دم منادی کراتا کہ کوئی متنفس جانور نہ مارے مکان میگہہ ون متہ گام میگہہ مٹ کی بنیاد یہی اوس نے ڈالی جو کہ پرگنہ پہاک مین ہین رانی امرتہ پربا نے بوہدون کی خاطر امر نہ بہون وغیرہ مکانات کی بنیاد ڈالی چونکہ راجہ نے سُنا کہ ہندوستان مین جانورکشی بہُت ہوتی ہے اسلئے لشکر ظفر پیکر کو ہمراہ لیکر تمام راجاؤن کو مطیع کرتا ہوا اور از لینے جانورکشی چہوڑاتا ہوا دریائے شور کے کنارہ تک پہونچا وہان معہ لشکر ہاتہی گہوڑون کے سمندر پار ہو کر جزیرہ سنگدیپ مین پہونچا وہان راجہ وبہی شن نے اوسکا استقبال کرکے بہُت خاطر کی ۔ (مخفی نرہے کہ جو راجہ لنکا مین ہوتا ہے ستاستہ والے غالباً اسکو وبہی شن کے خطاب سے مخاطب کرتے ہین جیسے کہ روم والون کو سلطان و چین کے شاہون کو خاقان کہتے ہین) اور راجہ لنکا نے حفاظت جانورون دل و جان سے قبول کرکے بڑی شان و دولت و اسباب پیشکش کیا پہر راجہ وہان سے چند جہنڈے لیکر جو کہ عہد جمی سنگہ تک نشان فتح مندی کے خیال سے

موجود رکہے ہوئے تہے بڑی شان وشوکت سے راجبت کرا۔ ایکسی روز ایک برہمن اپنا
بیمار لڑکا لئے روتا ہوا راجہ کے دربار مین آکر دادخواہ ہوا کہ منجمان دقیقہ رس کہتے ہین
کہ اس لخت جگر کی زندگانی بلا ادائے رسم قربانی ناممکن ہے چونکہ اس زمانہ مین قتل
ذبحیات کا ممنوع ہے اسکی زندگی کا بچاؤ کیونکر ہے تعجب ہے تا بجائے حیوان مطلق کے
حیوان ناطق کی جان جاوے اور ایک غریب برہمن کا خون حضور کی گردن پر رنگ
لاوے راجہ نے اس دل آزردگی کا کلام سنکر اوس خستہ دل کی دلداری کو اور
بیمار کی سلامتی کے واسطے دوسرے روز کا وعدہ کیا آدہی رات گذری ہوگی کہ راجہ نے
اپنے دلمین ٹہانی کہ بلا سے جو کچھہ ہو اپنی جان قربان کیجے جوہین چاہا کہ خودکشی
کرے ایک روحانی شکل ظاہر ہوئی راجہ کی تعریف کرکے اس ارادہ سے روکا برہمن
کے لڑکے نے تہوڑی عرصہ مین شفا سے کامل پائی یہہ راجہ ایسا خوش نیت تہا کہ اسکے
زمانہ عدالت مین گیدر کی ہبکی سے شیرون کے ناخن گرتے تہے اور بخوف بازپرس
درندون کے دانت خونریزی سے کٹتے تہے ایکدفعہ رات کے وقت اوسنے اپنے محل پر سے
آواز سنی کہ چور چور رہپہ پکارا باندہ لو پانچ چہہ روز کے بعد جو سیر کو نکلا تو چند حسین عورتون
نے دست بستہ عرض کی کہ وہی ناگنیان ہین رات کے وقت ہماری خاوند یہہ رہے تہے
زمینداروں نے چور کا ہو کہا کہ چور چور کہ پکارا اوسپر حضور نے باندہ لینے کا حکم دیا وہی قدرت
سے پہانسی مین گرفتار ہوگئے حضور نے جانور کشی موقوف کی ہے اور ہمکو اس غذا
مین ڈالا از راہ ترحم اوسوقت راجہ نے کہا چہوڑ دو چہوڑ دو اور وہی بند سے چہوٹے
یہہ راجہ سمت ۹۱ بکرمی مین تخت پر بیٹہا تہا اور چونتیس سال کے بعد مسند عدم پر راحت
دائمی کو سو گیا

سنہ ۳۴

## (سمر شٹ سین)

سمت ۱۲۵ بکرمی مین راجہ سمر شٹ سین جسکو پرورسین اور تونجین بہی کہتے ہین

سنہ ۶۸

ہتی تیس برس تک زینت بخش خیام شاہی رہا مائتر چکر اور پرورلیشور مہادیو
وغیرہ مندر بناکر اون کے مجاوروں اور پجاریون کو ترگرت دیش کو قف کیا (ترگرت
دیش **نگر کوٹ** سے مراد ہے) اسکے دو لڑکے تہے **ہرن** اور **تورمان** بعد
انتقال پدر راجہ ہرن تخت خلافت پر بیٹھا راجہ ہرن اور تورمان اوسکا وزیر بنا تہوڑے
عرصہ کے بعد تورمان نے اپنے نام کا سکہ جاری کیا بہائی کے اُس کہوٹے چلن سے
راجہ دل کو فتہ ہُوا اور غصہ کی آنچ مین تاؤ کہاکر اوسکو قیدخانہ مین بہیجا اوسکی
قید کو زمانہ دراز منقضی ہُوا تورمان کی رانی **انجنا** نام جو راجہ **اکپہواکو سورج
بنسی** نامور راجہ کے خاندان کی **وزندار** راجہ **رگہو بنسی** کی بیٹی تہی اوس سے
آثار حمل کے نمایان ہوئے جب وضع حمل کے دن نزدیک آئے شرم وحیا سے پوشیدہ
بیٹا جنا ایک کمہار کی جورو نے کمال غربت سے اوسکو اپنا بیٹا بنایا اور لڑکی کی
ماں نے اوسکو پرورسین کا پوتا ظاہر کیا اسلیئے اوسکا نام پرورسین رکہا گیا جب وہ
کہیلنے کودنے کے لایق ہوا تو قدیم عالیخاندان کے لڑکون سے مصاحبت کرتا اور کمہار کے
لڑکون کو سزاوار ہمنشینی کے نہ جانتا جب دانشمندون کے لڑکون سے کہیلنے مین
شامل ہوتا بجاے لہو ولعب کے احکام شاہی جاری کرتا سب ہمعصر لڑکے اپنے حتی الوسع
ہر ساعت اوسکی اطاعت مین مستعد ہتے اتفاقاً ایک روز اوسکا خالو جی **اندر**
نامی اونکے کہیلنے کی جگہہ مین آیا اوسکا اونچا مرتبہ دیکہہ کر لڑکون کا جی چہوٹا ہو گیا ایسا
رعب سمایا کہ کہیل کا رنگ بگڑ گیا لیکن پرورسین نے کمال بے پروائی اور استقلال سے
نیم نگاہ بہی نہ کی جی اندر کی تیوڑ سے پلک تک بہی نہ جہپکی جی اندر تہوڑی دیر تک وہان
ٹہرا بزرگی کی علامتین اوس خورد سال کی پیشانی مین دیکہہ کر پیشینگی کی کہ ہونہار بروا کے
کے چکنے چکنے پات خط وخال چال ڈہال سے معلوم ہوتا ہے شاید میرا بہانجا ہے اس خیال سے

کچھہ اُسکا پہچانا نہ گیا اوسکے پیچھے ہو لیا جب دروازہ سے مکان مین وہ آیا اپنی بہن کو
پہچانا دونون نے باہمدگر اٹھہ اٹھہ کر روئے - پرورسین نے یہہ کیفیت کمہارن سے پوچھی
روئیداد دریافت کی باپ کے قید ہونے سے نہایت تنگ ہوا غیرت نے جوش کہایا
پہلوانی اور ورزش سیکہنے لگا راجہ ہرن نے جب اُس واقعہ سے خبر پائی تورمان کو
خلاص کیا مگر تورمان اوسی زمانہ مین قید ہستی سے بہی چہوٹا پرورسین ہندوستانی
جاترا دیکہنے کو نکلا اونہین ایام مین ہرن بہی تین برس کی حکومت کے بعد مرگیا چونکہ کوئی
وارث تاج موجود نہ تہا ملک بے سر ہوگیا اسپر رئیسان کشمیر نے راجہ بکرماجیت والی
اوجین کی حضور مین عرض کی - اوس زمانہ مین ایک برہمن کشمیر کا **ماترگپت** نام
علوم عقلی و نقلی معاش و معاد سے بخوبی واقف شہرہ قدردانی راجہ بکرماجیت
کا سنکر حاضر دربار راجہ موصوف تہا تمام اوصاف حسنہ و افعال پسندیدہ اوسکے
ذات مین موجود تہے ایکدن کا ذکر ہے کہ موسم زمستان مین جب آدہی رات گذری راجہ
بیدار ہوا اور دیکہتا ہے کہ تمام شمع بجہی ہین اندہیرا ہو رہا ہے نوکرون کو آواز دی کہ
بتی روشن کرو اتفاقاً سب بیہوش سوتے تہے ماترگپت آواز پاتی ہے مثل صدائے
گنبد کی آیا اور تمام شمعون کو روشن کر چکا تو راجہ نے پوچہا کہ رات کتنی باقی ہے
ماترگپت نے کہا ڈیڑہ پہر - پہر راجہ نے پوچہا کہ تجہکو کیونکر معلوم ہوا اوسنے بڑی
فصاحت و بلاغت سے ایک شلوک ذیل فی البدیہہ عرض کیا **شلوک**

शीतेनोद्धूषितस्य माषशिमिवच्चिन्तार्णवे मज्जतः ।
शान्ताग्निं स्फुटिताधरस्य धमतः क्षुत्क्षामकण्ठस्य मे ॥
निद्रा क्वाप्यवमानितेव दयिता सन्त्यज्य दूरं गता ।
सत्पात्रप्रतिपादितेव वसुधा न क्षीयते शर्वरी ॥१॥

معنے میں سردی سے ماش کی پہلی کے موافق سمجہا ہوا ہون - فکر کے بحر مین ڈوبا

ہوا بجہی ہوئی آگ بہونکتے ہوئے میری لب بیٹہی ہوئی ہین گلا میرا لگ گیا ہے ایسی شخص (یعنے مجہکو) نیند بہت دور چہوڑکر چلی گئی ہے جسطرح سے کہ کوئی عورت جسکی بعیزتی ہوئی ہو چلی جاتی ہے۔ جیسیکہ زمین جو اچہے آدمی کو دیجاوے اور کم نہین ہوتی اوسیطرح میری رات ہنہین گہٹتی"۔ راجہ اوسکا یہہ شلوک سُنکر بہت خوش ہوا اسکے کنایہ سے زمین کا حسن طلب معلوم ہوا سوچا کہ کشمیر مین کوئی حاکم نہین ہے اگر ایسا دانا اور نیک آدمی وہانکا حاکم بنایا جاوے تو نہایت مناسب ہو پس اوسیوقت کشمیر کو قاصد بہیجا کہ ماترگپت فرمان اور سند حکومت لیکر یہان سے روانہ ہوتا ہے ہر شخص کو لازم ہے کہ بہرحال اوسکے امروہی کے بجالانے مین بدل سرگرم اور مستعد رہی علے الصباح ماترگپت کو بُلایا وہ غمگین حاضر ہوا راجہ نے ایک فرمان سر بہ مُہر دیکہ فرمایا کہ کشمیر کو روانہ ہو لاچار بہ تعمیل حکم بے توشہ وزاد راہ بحال غریب روانہ ہوا اور دلمین کہتا گیا کہ افسوس ایسی بارگاہ عظیم سے بہی مین مایوس اور محروم رہا بلکہ راجہ کی خدمت سے بہی علیحدہ ہو گیا۔ جسوقت ماترگپت بادل غمگین کرہہ ورت کے نزدیک پہونچا تو اپنے پار جات وہوئے اور سُنا کہ کشمیر کے امیر ہیرپور مین ٹہرے ہین جب ہیرپور مین آیا حکمنامہ ارکان دولت کے ہاتہہ مین دیا اونہون نے اوسیوقت سمت ۱۸۵ب مین خلعت پہنا کر تخت سلطنت پر بٹہلایا ماترگپت نے زہد و پرہیزگاری سے جانداروں کے مارنے کی ممانعت اور رعایا کی پرورش و پرداخت کی پہلے دن ہی خزانہ عامرہ سے زر بسیار امرا اور اہالی کشمیر کو عنایت فرمایا اور اپنے تمام رشتہ دارون و آشناؤن کو بڑے بڑے منصبون پر بٹہلایا اور بہت سے تحایف و نفایس کشمیر جہکر کے راجہ بکرماجیت کی خدمت مین روانہ کئے اور چار سال ۹ ماہ تک راج کیا۔ جسوقت پرورسین نے سندھ مین راجہ ہرن کا مرنا اور کشمیر مین ماترگپت

۱۲۸

کا حال سُنا ہوش وحواس کہو گئے اسی فکر مین ایک پربت پر **اشو یاد** نامی درویش کامل کی خدمت مین پہونچا اوسنے اپنی صفائی اور روشن ضمیری سے پہر درسین کو مژدہ جہانداری سُنایا اوسکے بعد ایک سال تک عبادت کرتا رہا اور دوبارہ اشو یاد سے فتح مندی کا مژدہ سُنکر تہوڑے عرصہ کے بعد کچہہ امیر و وزیر کشمیر کے اوس نیک تدبیر سے ملگئے اور کشمیر پر قبضہ کرنے کی ترغیب دی اُس عالی حوصلہ نے سوچا کہ ماترگپت کا مرتبہ مجہسی چہوٹا ہے اوس سے مقابلہ کرنا پست ہمتی کا شیوہ ہے مردانگی کا یہہ بلند ارادہ ہے کہ اوسکی پشت پناہ و معاون راجہ بکرماجیت سے جو بڑا ہے مقابلہ کرون اور اپنی شجاعت سے اوسی چہوٹا بناؤن پس ولایت **مالوہ** پر لشکرکشی کی اور مُلک **ترگرت یعنی نگر کوٹ** بعد جنگ آزمائی کے فتح کرکے آگے قدم بڑہایا اثناءِ راہ مین سُنا کہ راجہ بکرماجیت نے خلوت خانہ عدم کی راہ لی چونکہ دشمن عظیم الشان نرہا آگے جانیکا ارادہ فسخ کیا بعد اوسکے خبر پائی کہ ماترگپت نے بکرماجیت کی وفات کی خبر سُنکر تاج و تخت چہوڑدیا اور بارادہ کاشی نواس اسی راہ سے آتا ہے لہذا اُسی گمان سی کہ مبادا میری اقتدار کی شُہرت سُنکر وزیرون نے اوسکو لڑائے کے واسطی برہم کیا ہو تہوڑے آدمیون کے ساتھہ ماترگپت کے پاس گیا اور تعظیم و تکریم کی بعد ترک سلطنت کا سبب پوچہا ماترگپت نے کہا کہ راجہ کے مرنے سے مجہی اسقدر عبرت ہوئی کہ سلطنت سی نفرت ہوئی اب قبای شہریاری تیرے تن پر زیبا ہو راجہ نی بکرماجیت کا بخشا ہوا ملک برہمن سے واپس لینا اپنے حوصلہ سے دور جانا اور بلند ہمتی سے کشمیر کی حکومت پہر اوسکو سپرد کرنا چاہا ماترگپت نے متبسم کرکے بکمال استغنا کہا کہ راجہ بکرماجیت نے مجہہ سے نالایق کو اسقدر انعام فرمایا اب خواہش نفسانی سے اوسکے حقوق کیونکہ بہلا دون اگر تجہہ سے

سلطنت قبول کرون راجہ کی بخشش عظیم گا جیسا ناظاہر ہے کیونکہ اوسکی بخشش دوسرے کی سخاوت سے مشابہ ہوجاویگی اوسکی فضیلت کچھہ نرہیگی پرورسین نے ہرچند اس امرمین اصرار کیا لیکن ماترگپت نے حکومت پر رغبت نہ کی اور کاشی جی مین عبادت مذاکرنے لگا راجہ پرورسین اپنی سخاوت سے دس برس تک تا وقتیکہ وہ زندہ تہا کشمیر کا تمام خراج اوسکے واسطے کاشی مین بہیجتا رہا لیکن ماترگپت کمال بے پروائی سے محتاجون کو دیدیتا اور آپ گدائی سے روزی بہم پہونچا کر گذارہ کرتا

**تمرناشک** والے نے لکہا ہے کہ بکرم آٹہہ ہوئے ہین ایک بڑا بکرم ۵۰۰ سنہ اور ۵۰۰ سنہ کے درمیان مین ہوا جسنے **ماترگپت** کو کشمیر بہیجا اور پرورسین نے اوسکے بیٹے **شیلادت** سے سنگہاسن ۳۲ پتلیون والا چہین کر کشمیر مین پہونچایا - دوسرا **چندرگپت** بکرم اسکو **وہ سموت** والا لکہتا ہے اور تصدیق کرتا ہے کہ بکرم اوسکا خطاب تہا مگر یہہ بات غلط ہے بکرم سموت والا وہی ہے جسنے ماترگپت کو کشمیر بہیجا تہا - اور یہہ بہی غلط ہے کہ وہ ۵ سنہ و ۶ سنہ مین ہوا بلکہ وہ سنہ عیسوی کے آغاز مین جبوقت ماترگپت نے اوسکو بہیجا اوسوقت ۱۲۸ سنہ تہا اور سمت ۱۸۵ بکرمی تہا بکرماجیت کا سموت سنہ عیسوی سے ۵۷ سال ہی پہلے چلا ہے گو اوسکی عمر کا پورا تخمینہ معلوم نہین ہوتا مگر یہہ بات ظاہر ہے کہ سنہ عیسوی کے شروع مین وہ زندہ تہا اور ماترگپت کے بہیجنے کے بعد چار سال کے وہ مرگیا - بلکہ اوس سے **منو** کی یہہ بات بہی تصدیق ہوتی ہے کہ کلجگ مین عمر انسان ۱۰۰ سال دواپر مین ۲۰۰ برس و ترتیا مین ۳۰۰ برس کی دست جگ مین ۱۰۰۰ برس کی ہتی کیا عجب ہے کہ بسبب اوسکے نیک اعمالون ست جگی کے اوسکی عمر ۱۰۰ برس سے کچھہ کم زیادہ ہو جو کہ راج ترنگنی کے حساب سے ہوتی ہے -

بکرم لکھتا ہے کیونکہ بکرم یوہد نہ تہا جیسا کہ تمرناسک والا معلوم ہوتا ہے دوسرے وہ خود
لکھتا ہے کہ بکرم اوسکا خطاب تہا پس اگر خطاب تہا تو ضرور بکرم دوسرا ہی تہا جسکے
نام کو اوسنے فخریہ اپنا خطاب بنایا - ۳۴۴۵ مین **بکرماوت خلف رناوت**
کشمیر کا راجہ ہوا ہے اوسنے سموت ہنین چلایا -

## راجہ پرورسین

القصہ پرورسین دریاے شور تک بڑے زور و شور سے سب بادشاہون پر غالب آیا
شیلاوت بکرماوت کا بیٹا جسے **پرتاب شیل** بہی کہتے تہے دشمنون سے مغلوب
ہوکر آوارہ وطن ہو رہا تہا پرورسین کی دستگیری سے دوبارہ تخت پر بیٹہا اور تخت
سنگہاسن جسے پرورسین کے بزرگون سے دشمنون نے چہین لیا تہا اور بکرماجیت
کے پاس پہونچا تہا پہیر لیا بعد چندے پرتاب شیل نے رو گردانی کی اور فوراً موہنہ کی
کہائی دوسری مرتبہ بہی ناسپاسی کی راہ مین قدم رکہا اور مکافات سے ٹہوکر کہائی اسی
طرح سات مرتبہ اوسنے سر اوٹہایا مگر راجہ پرورسین نے ہر مرتبہ نظر لطف و عنایت
سے زیر کرکے سرفراز کیا اور ملک واپس دیا اور ساتوین مرتبہ مجبور حکومت سے
خارج کرکے قید کیا اور اپنی محفل مین طاوس (سنگہاسن) کے ساتہ پہونچایا اِس مقام پر
راجہ کی سازعالی ہمتی نے یہہ آہنگ کیا کہ اوس بدخیال کو دایرہ حبس سے رہا فرمایا اور
بہت سی دولت و مال دیکر ازسر نو تخت و تاج واپس دیا پرورسین اسیطرح تمام ظالمون
کو برباد اور نیک راجاؤن کو امداد دیتا رہا جہان اُسنے تسلط کیا وہان کا راج وہین کے
رئیس کو واپس دیا اور اسیطرح تمام ہندوستان پنجاب مالوہ وغیرہ کو فتح کرکے اوسکے
دلمین ارادہ ہوا کہ کشمیر مین اپنے نام سے ایک شہر آباد کرے اِسی خیال مین ایک دفعہ
رات کو تنہا پہرتے ہوے کنارہ بہت پر جہان مردہ جلاے جاتے ہتے - ایک دیتال

یعنے جن قوی ہیکل دراز قد کو دیکہا اوسکے چشمہاے آتشی سے گویا گرمی راجہ کے بدن تک پہونچتی تہی اور پہاڑ پر بہی بجلی کوندتی ہوئی نظر آتی اوسنے راجہ کو اپنے روبرو بلاکر کہا کہ اے راجہ مینے صرف اپنا درشن راجہ بکرماوت اور **سدرک** کو (جسکا ذکر برہتہ کہتا مین ہے) دیا ہے اب تجہکو دکہلائی دیا ہون تم تینون نے میری دیکہنے مین مردانگی ظاہر کی تجہہ سے بہت رضامند ہوا جو چاہے مانگ اور جو خواہش آبادی شہر کی تیرے دلمین ہے اسوقت جاکل جبان چونیکا (ڈاک) خط دیکہے گا وہین اپنے شہر کی بنیاد ڈالنا صبح ہوتے ہی راجہ شمال کی جانب گیا تو نشان پایا اوسکے مطابق کوہ **ہاری پربت** کے دامن مین جسے **پردمن پیٹہہ** کہتے ہتے ایک اتنا بڑا شہر آباد کیا جس مین ۳۶ لاکہہ گہر آباد تہے جنوب مین اسکے **دریائی وتستا** بہتا تہا شمال مین ہاری پربت اوسکے غربی پل کا نام **ناوہ پور** رکہا وہ اب تک اوسی نام سے مشہور ہے اوسکے وزیر **سورک** نے (جسنے سراندیب فتح کیا تہا) اپنے نام پر **سورہ بہون** پرگنہ **پہاک** مین جسے اب **سوورہ** کہتے ہین بنایا راجہ کے خالوجی **اندرہ** نے مقام **سوگرم** جسکو اب ہارون کہتے ہین شہر کے شمال آبادی کے نزدیک بنایا یہہ راجہ سمت ۱۸۹ بکرمی مین تخت کشمیر پر بیٹہا اور ساٹہہ برس کی حکومت کے بعد فتوحات ملک عدم کی غرض سے نہضت فرماے ملک بقا ہوا

ق م ۱۳۲

## راجہ جُدہشٹر

اوسکے بعد بیٹا اوسکا راجہ جُدہشٹر جو رانی **رتنہ پربہا** کے بطن سے پیدا ہوا تہا سمت ۲۴۹ بکرمی مین زیب بخش تخت خلافت ہوا اُسکے وزیرون امیرون نے بہت سے گانو اور مندر بنائے ۴۰ سال ۳ ماہ کی حکومت کے بعد راجہ نے عدم کی راہ لی

**نرانَدر آدت** - پہر اندر آوت اوسکا لڑکا سمت ۲۸۸ بکرمی مین اوسکا جانشین ہوکر

ق م

۲۳۱ ق م

۱۳ برس کی حکومت کے بعد مر گیا اوسنے ایک محکمہ استاد کا خاص جاری کیا تہا

## رنادت

سمت ۳۳ ب مین اوسکا چھوٹا بہائی رنادت جسکو توبجنین بہی کہتے تہے عروس سلطنت سے ہم آغوش ہوا کہتے ہین اسکے سپر ایک نشان سعد مثل ناقوس کی تہا اسکی رانی رنبا بڑی نیک خصلت اور خوش نیت تہی یہہ رانی راجہ رت سین والی چولی کی شہزادی تہی جو اسکو سمندر کی لہرون مین سے دستیاب ہوئی تہی جگ سوئیمر مین اوسنے راجہ رنادت کو قبول کیا تہا راجہ ترنگنی مین لکہا ہے کہ پچہلے جنم مین یہہ راجہ بڑا اقتدار باز تہا۔ تمام مال و اسباب ہار کر فقیر بن گیا تہا تو وہ ہمند ہیاچل مین اوسنے بہت ریاضت اور عبادت کر کے دیوی کا طالب ہوا تہا اوسپر دیوی نے بلباس دختر راجہ رت سین کے گہر دریا کی لہرونمین سے آکر سوئیمر مین اوس سے شادی کی اس راجہ نے ماری پربت پر ایک مندر ایک شفا خانہ شہر مین مریضون کے علاج معالجہ کو بنوایا تہا اسیطرح تین سو برس تک انصاف و عدل سے رعایا پروری کر کے آخر الامر معہ رانی موصوفہ کے ایک غار مین چلا گیا جہان سے اوسکا پتہ نہ لگا۔ اگر معترض اسکے عہد حکومت مین صد پونکا اعتبار نہ کرین تو ممکن ہے کہ اس قدر عرصہ تک اوسکی اولاد مین حکومت رہی ہو جسکو اوسیکے نام سے منسوب کیا گیا ہے اسکے عہد مین لشکر نوشیروان ہندوستان مین آیا۔

## (بکرمادت)

پہر سمت ۳۳ ب مین بکرمادت خلف اوسکا مسند حکومت پر جلوہ بخش ہوا اور ۴۲ برس تک خلقت کو اپنے عدل و داد سے خوش رکہا۔

## (بالادت)

یہہ شخص سنہ ۳۴۳ بکرمی مین باپ کا جانشین ہُوا اور تخت پہ بیٹہتے ہی دریای محیط کے
کنارہ تک کے بلاد کو اپنے قبضہ مین لایا حدود بنگالہ مین کشمیریون کے رہنے کو شہر
**کالپی** آباد کیا اسکے ارکان دولت **امشک - شتر گہن - مالوہ** نے
بہی دیوارین مندر اور محلہ آباد کئے **اننگ لیکہا** نام راجہ کی لڑکی جو نہایت
حسین و خوبصورت سرتاج مہ جبینان جہان ہتی ایک روز باپ کے پاس بیٹہی ہتی
کہ ایک جوتشی وارد ہُوا وہ اپنے علم نجوم کے کمالات سے خط تقدیر کا مضمون
بتلاتا تہا اوس لڑکی کی شکل دیکہتے ہی راجہ سے بولا کہ یہہ لڑکی تیری سلطنت اور
سلسلہ حکومت خاندان **گونند** کا خاتمہ ہے سر رشتہ فرمانروائی اسکے
خاوند کے ہاتہہ مین آویگا راجہ نے یہہ بات سُنتے ہی قضا کا مقابلہ کرنے کو اس
خیال سے کہ پست ہمت آدمی بلند حوصلہ نہین ہو سکتا **درلب وردن**
نامی ایک آدمی سے جو داروغہ اصطبل کا بیٹا تہا اور ما اوسکی **کارکوٹ ناگ**
کے خاندان مین سے ہتی اوس پری چہرہ کو بیاہ دیا وہ شخص اپنی خوشخوئی سے نیک
چلنی اور شگفتہ روئی سے مرجع خلایق ہوتا چلا کچہہ عرصہ کے بعد راجہ نے
چند دیہات بہی اوسکو دیئے چونکہ ماباپ کے گہر لڑکیون کو پردہ حجاب کم ہوتا ہے
**اننگ لیکہا** جوش جوانی مین آکر نوجوانون پر نگاہ دورانی اور خوشرو
کم سنون پہ نظرین ڈالنے لگی اور وزیر **کہنک** سے در پردہ لگاوٹ پیدا کی
جہنڈی ٹٹی کی آڑ مین شکار کہیلا کے تاڑنے والے رفتہ رفتہ اوسکے تن بدن
کے حال سے محرم ہوئے کہنک وزیر نے اوسپر زرپاشی و فیاضی اعتبار کی پردہ دارون
کو انعامات بخشنے لگا بقولیکہ سہ زر بر سر فولاد نہی نرم شود - مگر ایک روز دربان
جو حرم سرا مین آباد دیکہتا ہے کہ آفتاب فتنہ و فساد روشن ہے یعنی وہ دونو عاشق

ومعشوق ہم بغل نیند مین سرشار پڑے ہین اس سانحہ ناموس سوز کے دیکھنے سے
اوسکی آنکھون مین اندہیرا چھا گیا دودِ غضب ایوان دماغ تک سما گیا چاہا کہ اوس
تیرہ بخت کی شمع حیات کو صرصر غضب و عتاب سے گل کرے لیکن عقل و دوراندیشی
نے صبر کا نور دکھلایا اور اشتعالک ہوا کہ جب انسان اپنے قریب اشیاء دخلی
پر کہ نفس اور بدن سے فایض نہین یعنی جب وہ تغیر کرتے ہین کچھہ تصرف نہین کر سکتا
بت اشیاء خارجی پر جو دور ہین مثل زن و فرزند کی کیونکہ متصرف ہو سکتا ہے محققین
کے نزدیک محض دل بستگی کا خیال ہے کہ یہہ چیز میری ملکیت مین ہے ورنہ بیگانی
عورتون کی بدکاری دیکھکر بہی غصہ ہوجاتا ہے پس اوسی پر غضب کرنا چاہیئے نہ کہ
دوسرے پر پہر ایسے خیالات کے بعد **درلب درون** نے **کہنگ** وزیر کے
دامن لباس پر یہہ مضمون لکھدیا کہ ہرچند تیری بدکاری مقتضا اس امر کی ہتی کہ تیرے
تن سے بار گردن بذریعہ شمشیر اوتار کر تجہی زیست کے بوجہہ سے سبکدوش کردون مگر نیکی
نیتی و فراخ حوصلگی اور عالی ہمتی نے گوارا نہ کیا اس مصرعہ پر اکتفا کیا کہ ع در عفو لذتے
است کہ در انتقام نیست ؎ مگر اس چشم رحم سے بخشنے کا خیال مدنظر رہے کہ دیدہ ودانستہ
مینے تجہی خون سے رہائی دی اور دبے پاؤن باہر کو نکل گیا جب وزیر مذکور بیدار ہوا اور مضمون
دامن پڑہا بخوف جان سر بگریبان ہو کر دلمین سوچنے لگا اس جان بخشی کے عوض نیز
شرمندہ ہو کر اپنی بدکاری سے باز آیا اور درلب درون کی خیرخواہی مین ہمہ تن مصروف
ہوا **بلا اولاد** ۵۳ برس کی حکومت کے بعد مرگیا اور سوائے داماد کے کوئی شخص وارث
تخت نرہا اسکے عہد مین سنہ ہجری شروع ہوا اور تیسرا ترنگ راجہ ترنگنی کا بیان ختم ہوا

## درلب درون

پہر حکومت کشمیر دوسرے خانوادہ مین منتقل ہو کر خاندان **کارکوٹ ناگ** مین پہنچی

آئی اور سمت ۶۷۸ب مین بہ پیروی کہنگ وزیر حکومت کشمیر راجہ درلب وردن
کے نامزد ہوئے اوسکے شہزادہ کا نام ملہن تہا یہہ راجہ ۳۶ برس کے بعد مرگیا۔

## درلبک

یہہ راجہ رانی اننگ دیوی سے پیدا ہوا اور بسبب متبنہ کرنے بالادت
کے اوسکا دوسرا نام پرتاپادت ہی رکہا گیا اسکے وزیر کا نام ہنومان تہا اس
راجہ نے اپنے نام پر شہر پرتاب پور جو اب تاپر کہتے ہین آباد کیا ایک دفعہ
اطراف عالم کے سوداگر اور کاریگر جمع ہوئے اور لون نامی ملک التجار علاقہ مالوہ
کے رہنے والے نے ایک مندر بنوایا ایک دن راجہ نے مجلس آراستہ کی اوسمین ہر طرح
کے فرش وفروش مکلف بچہوائے اور کہانے ایسے نفیس پُر مزہ پکوائے جنکی بوباس
سے فرشتہ کا دل لوٹ پوٹ ہوا جاتا تہا اور کافوری شمعین عجب لو سے روشن
کین جنکی نور افشانیون پر شمع رویون کا دل پگہلا جاتا تہا صبح ہوتے ہی سوداگر مذکور
کا غنچہ طبیعت افسردہ نظر آیا اور سر مین اوسکے درد ہو گیا راجہ نے اوس سے
اسباب کا باعث دریافت کیا اوسنے جواب دیا کہ شمع کا دہوان سراسر دماغ
مین ساری ہوا ہیجا تمام خشک ہو گیا راجہ یہہ بات سُنکر متعجب ہوا القصہ دوسرے
دن لون سوداگر راجہ کو اپنے مکان مین لے گیا شرایط مہمانداری بجا لایا خاطر داری سے
پیش آیا ایسی ایسی چیزین محفل مین آراستہ کین جنکے مشاہدہ سے مردم جہان
بین کو حیرت ہوا اور بجاے شمع وچراغ کے روشنی کے لئے محفل مین جواہرات روشن
کے ڈہیر لگا دیئے راجہ اِس عجایب کے سیر سے محو حیرت ہوا بڑی خوشی اور رضامندی
سے تین روز مہمان رہا لون کے گہر مین ایک عورت تہی کا ہش بدر غیرت ہلال
نرانڈہ یہہ پہا نام تہا اور اوس غارت گر متاع صبر وشکیب کی جلوہ گری نے

راجہ کی آنکھون مین پری کا سایہ دکھلایا طرفۃ العین مین عجب سیر ہوئی آنکھون سے
دوچار ہوتے ہی عقل وتمیز کا نشہ ہرن ہوا بار بار بوئے نافہ تاتار زلف دماغ مین
آئی اوس بت فرخار کے خار خار عشق نے بیقراری کے کانٹے دلمین چبھوئے تمنائے
وصال خانہ دل مین سمائی مدت تک عشق کو چھپایا وحشت کو ضبط فرمایا شرم
دامنگیر ہوئی کہ راجاؤن کو اپنے محکوم کی عورت پر نظر کرنا زیبا نہین ولولہ طبیعت کو
روکا الغرض اسباب کا چرچا ہوا رفتہ رفتہ اون کے کان مین یہہ خبر پہونچی یہہ
وفادار حق ادا کرنے کی نیت سے راجہ کی حضور مین آیا یہہ چند کلمہ زبان پہ لایا کہ ہر چند
معیوب امور کا مرتکب ہونا عقلمندون کو سزاوار نہین لیکن عجب تدبیر سے کام گذر جائے
امر قبیح کو اختیار کرنا جایز ہے یہہ عشق وہ بد بلا ہے جسکی دوا بجز نوشدارو ی وصال
نہین ہے اب ارشاد فرمائیے کہ معشوقہ مدعا حضور مین حاضر ہو ۔ راجہ نے اپنی پارسائی
سے انکار کیا مگر علامات عشق چہرہ سے آشکارا تہے سوداگر نے دوبارہ عرض کیا کہ
مصلحت اسمین ہی کہ **نرندر پربہا** حضور مین حاضر ہو اگر افشار راز کا خیال ہے تو
اوسکی تدبیر کیا محال ہے درپردہ اوسکو ناچنے والیونکا لباس پہناؤن مقام رقص
مین حاضر لاؤن ناچ کے وقت نذر کرون اسوقت اوسکے اقبال کرنے مین انکار نہ
کیجے اس نیک تدبیر مین کچہہ بدنامی نہین راجہ کو یہہ طرز پسند آیا تاجر نے اقرار پورا کر
دکہلایا آخر نرندر پربہا کے بطن سے تین لڑکے پیدا ہوئے ایک **چندراپیڑ**
جسکا دوسرا نام **بجراودت** تہا دوسرا **تاراپیڑ** جسکا دوسرا نام **اود**
**یادت** تیسرا **ملکتاپیڑ** جسکا دوسرا نام **للتادت** تہا ۔ اس راجہ نے
پچاس سال راج کیا اور معشوقہ اجل پر فدا ہو کر اوس سے وصال کیا ۔ ❊

## چندراپیڑ

پہر سمت ۳۷۷۶ ب مین آٹھہ سال آٹھہ ماہ تک چندر آپیڈ تخت شاہی پر بیٹھا یہہ راجہ بڑا دانا
نصفت شعار ہنرمند اور عادل تہا راجہ نے تربہون سوامی کا گہر بنانا شروع کیا تو اوس
مین ایک چمڑہ فروش کا مکان آیا تہا ملازمان سرکاری نے وہ مکان اوس سے بقیمت
مانگا اوسنے نہ دیا راجہ نے خود اوسکے مکان پر جاکر اوسکی منت وسماجت کی دو چند
سہ چند قیمت دی بعد اوسکے عدم کی راہ لی

## تاراپیڈ

سمت ۳۸۰۳ ب مین راجہ تاراپیڈ تخت حکومت پر رونق بخش ہوا یہہ بڑا ظالم راجہ تہا
اوسنے بیٹی کی شادی مین بجاے بخشنے انعامات کے بہت سے لوگون کی جان
اوسپر فدا کی اور چار سال کی حکومت کے بعد برہمنون نے اوسکو جادو کرکے مار ڈالا

## مہاراجہ للتادت

سمت ۳۸۰۷ ب مین عنان سمند حکومت مہاراجہ للتادت کے ہاتہہ مین آئی اسنے تخت پر بیٹھتے ہی
تسخیر ملک کا عزم کیا ملکی انتظام نظم ونسق کرکے پنجاب اور قنوج فتح کیا راجہ **لشووم**
نے تنگ آکر اوس سے صلح کی اُسکا وزیر **مترشرما** صلح سے تنگ ہوا اسپر للتادت نے
اوسکو گرفتار کیا دریاے **کالکا** کے کنارہ تک تمام ملک وشہر **کلنگ** اور
**گوڑ دیس** وغیرہ دریاے شرقی تک اپنے قبضہ مین لایا پہر بنگال وبہار کو تسخیر کیا
اور گوڑ دیس کو فتح کیا پہر دکن مین پہونچ تا ناٹ دیس پر قبضہ لایا اور رانی **رٹا** کے
بعض حدود دکہودبایا رانی مذکورہ نے اسکا مردانہ مقابلہ کیا لیکن بڑی کارزار کے بعد مغلوب
ہوئی تو عفو تقصیرات چاہی اور ملک واپس حاصل کیا ممالک دکن کو فتح کرکے دریاے
**کاویری** پر جس سے دریاے شور کی مراد ہے پہونچکر اوسکی سپاہ نے شراب
نارجیل پیا اور مین سے تکان اونکا دور ہوگیا وہان سے تمام جزائر ملحقہ کو قبضہ مین

لاکر ہفت کنگن دیس مالوہ پر قابو پاکر گجرات پر متصرف ہو دوارکا
مین آکر اوجین کو فتح کیا پھر دہلی و پنجاب کو قبضہ مین لاکر کابل مین پہونچ
جنگ عظیم کے بعد گھوڑے مال و اسباب لیکر بخارا مین پہونچا وہان کی حاکم
مومن نام نے تین دفعہ سخت مقابلہ کیا مگر آخر کار مغلوب ہوا بعد اسکے تبت
سیپارا - دارد - ترکستان - استری راج - ماوراء النہر
کاشغر - ختن و خطا کے تمام حکام کو زیر اور مطیع کرتا ہوا بہت سا
مال و اسباب گھوڑے و دولت بیشمار نفایس و تحایف گوناگون ہر ایک اطراف و
دیار لیکر کشمیر مین آیا یہان پہونچکر اپنے اہلکارون کو جاگیرین اور خلعت عطا فرمائے
بہت سے معابد و منادر کی بنیاد ڈالی اس دلاور مہاراجہ نے بہت جگہہ اپنی عظمت
پر قایل ہونے کو اکثر عادتین ایسی ڈلوائین جو اب تک مروج ہین استری راج کے
باشندون کو عادت ہے کہ چلتے وقت پچھلی طرف ہاتھہ و بازو رکھنا - دکن والون کی
پوشاک مین پچھلی طرف ایک ٹکڑا کپڑے کا آویزان رہتا ہے اور ہر ایک ملک مین
مندر - سرائین - مسافرخانہ بنوائے کشمیر مین موضع لسچھٹ پورہ - دربت
پورہ - پہلہ پورہ - پور نتچہہ - یعنی پونچہہ اور شہر للتا پور جو اب لتہ پور
کہتے ہین آباد کیا اور ترکستان مین ایک عالیشان مندر بنوایا للتا پور مین سورج کا مندر
تعمیر کرا کر خراج قنوج کا اوسکے لئے وقف کیا ہوکر مین مندر مکتہ سوامی کو
مہادیو پر مہادیو سوامی بنا کر پنجاب کو مفصت فرما ہوتے ہوئے ایک کروڑ سکہ
اور معاودت کے وقت گیارہ کروڑ سکہ اوسپر چڑہایا شنکراچارج پر بہی ایک مندر
بنوایا کریوہ چکدر پر باوجود فرازکوہ کے پانی پہونچایا مندر مٹن کے گرد ایک سنگین
دیوار بنوائی پرسپور نام ایک اور شہر آباد کیا جو کہ اندرکوٹ کے سامنے دریا کے

کنارہ اب تک موجود ہے وہان ایک مندر پرہاس کیشو نام اور دوسرا مکتا کیشو سونیکا مندر بنوایا موخرالذکر پرچوراسی ہزار تولہ سونا لگایا اور مقدم الذکر پرچوراسی ہزار پل چاندی اور اسیقدر سیرن پیتل لگواکر اوسمین بودہ اوتار کی مورتی رکہوائی پل چار تولہ کے برابر اور سیرن ڈیرہ پاؤ کو کہتے ہین - اوسکی رانی چکر مرد کا نی چکر پور نام قصبہ باد کرکے اوس مین سات ہزار گہر آباد کیئے یہہ راجہ جس مقام مین پہونچا وہان کے ہر مندرون کو ساتہہ لایا وزیر چنگن جو اصل مین ساکن بخارا تہا راجہ کے بڑے کام آتا تہا ایک دفعہ پنجاب کے اوس مقام پر پہونچا جہان پانچ دریا ملتے ہین بسبب طغیانی آب ونہ ملنے کشتی کے بڑا تنگ آیا اوسوقت وزیر چنگن نے جیب مین سے ایک لعل نکالکر دریا مین ڈالا پانی پایاب ہوگیا راجہ بمعہ حشم وخدم کے پار اوتر گیا دوسرے کنارہ پر پہونچکر وزیر موصوف نے دوسرا لعل دریا کی طرف دکہلایا اوسکی جذب سے پہلا ہی نکل آیا راجہ نے وہ دونون لعل اوس سے لیکر بودہ کی مورتی جو مگدہ دیش سے لایا تہا اوسکو عنایت فرمائے للتادت نے علاقہ موضع سیر درون سے ایک مندر دبا ہوا نکالا اوسکے دروازہ پر لکہا تہا کہ اس مندر کو سری رامچندر لچہمن نے بنایا ہے ایکدفعہ جب راجہ تسخیر ولایات مین مصروف تہا ایک شخص مقطوع الانف اوسکے حضور مین حاضر ہوکر گویا ہوا کہ اوسنے حضور کی تعریف اپنے راجہ کے حضور مین (جوکہ شمالی ملک مالوہ کے سمندر کا راجہ ہے) کی تہی اوس نے ناراض ہوکر اوسکے ناک اور کان کاٹ دیئے اب حضور کی خدمت مین اسواسطے حاضر ہوا ہون کہ چلکر اوس سے میرا انتقام لین اور مین آپکو نزدیک راستے سے لیجاتا ہون پندرہ روز کے واسطے پانی اور خوراک وسامان مطلوبہ ہمراہ لے چلین کیونکہ راستے مین کچہہ نہین ملتا اسپر راجہ نے پندرہ روزہ سامان اور پانی وغیرہ بہم پہونچا بمعہ لشکر ظفر پیکر اوس

ملک کی راہ لی جب چلتے چلتے پندرہ روز جنگلون مین گذر گئے اور پانی وغیرہ خرچ ہو گیا
تو راجہ نے اوس وزیر مقطوع الانف سے پوچھا کہ اب وہ ملک کتنی دور ہے اوس نے
جواب دیا کہ اب عدم کا راستہ آپ کے نزدیک ہے مینے یہہ تمام حکمت تیری ہاتھ سے
اپنے راجہ کے بچنے کو کی تہی اب اس جنگل سے نکلنا محال ہے یہہ گفتگو اوس بدرو کی سُنکر
ہمراہیان راجہ سخت حیران ہوئے مگر راجہ نے بڑی شجاعت اور حوصلہ سے بارگاہ آلہی مین
بہ تضرع وزاری دعا مانگی جو کہ قبول ہوئی نیزہ کے زمین مین گاڑتے ہی آٹھ جگہہ سے
پانی روان ہوا اون ندیون کو اب **کونتی واہنی** کہتے ہین۔ پہر راجہ نے اوس
مکار سے کہا کہ دیکہا قدرت آلہی آفرین ہے تیری اس نمک حلالی پر جو تو نے اپنے
مالک کے خاطر کی مگر افسوس تجہے کچہہ سود نہوا یہہ کہکر وہان سے کوچ کیا اوس ملک مین
پہونچکر اوسکے راجہ کو مارا اور ملک فتح کیا کلہن پنڈت کا بیان ہے کہ اس مہاراجہ نے
ایسے ایسے بہت سے امورات کئے جنکو بسبب طوالت کے چہوڑ دیا۔ راجگان گوڑ اور
بنگالہ سے مہاراجہ کا اقرار تہا کہ وہ مارے نہ جاوینگے مگر آخیر مین کسی بات پر اون سے
ناراض ہو کر اون کو جان سے مارڈالا جسپر اونکی سپاہ نے کشمیر مین پہونچکر منڈر
پر ہاس کیشو پر حملہ کیا اور منڈر رامچندر کو توڑ ڈالا آخر فوج کشمیر نے اونکو زیر
وزبر کر دیا پھر راجہ نے دوبارہ سیر ممالک دیگر کے خیال سے کشمیر سے کوچ کیا اور شمالی
ملک مین پہونچکر قاصدون کے ذریعہ وزرا کے پاس یہہ پیغام بہیجا کہ شمالی ملک بڑا
وسیع و دلکش ہے ہر ایک مقام کثرت آبادی سے معمور ہے چونکہ محبوب جدید کے روبرو
پرانی عجوزہ کی کچہہ قدر نہین خلق خدا ہلال کے روبرو مشتاق بدر نہین پس کشمیر کو لوٹ
آنا اور ایک ہی جگہہ پر قیام کرنا مجہے پسند نہین چونکہ تم لوگ بہت دانا اور عقلمند ہو
بین اسطرف بہت فتوحات کرونگا تمکو لازم ہے کہ ملک سے سیاست نہ اُٹھنے دو۔

کوہی گوجرون کا ہرگز اعتبار نہ کرو۔ یہہ لوگ بدمعاش اور غارت گر ہوشں ہین کوئی خیانت نہ کرنی پاوے۔ **کولیا پیڈ** اور **بجرادت** جو میرے دو بیٹے ہین جیسے قابل سلطنت دیکھو راجہ بناؤ بڑے کی تعمیل حکم نہ کرنے سے چند ان خوف ہنین۔ چھوٹے سے ڈرتے رہنا۔ میرے پوتے **جیاپیڈ** کو میری زبانی کہنا کہ وہ میرے برابر ہو وزراے کشمیر نے یہہ خبر سُنکر بہت غم و الم کیا اور بڑے شہزادہ کو راجہ بنایا للتادت نے ۳۶ برس ۷ ماہ تک راج کیا اور آخیر مین بعض کا قول ہے کہ بسبب در پیش آنے ایک مشکل کے ستر سے آگ مین جلکر مرگیا اور بعض نے لکہا ہے کہ **آریانک دیش** مین برف کے نیچے دب گیا اکثروں کا خیال ہے کہ باعث نیک اعمالون کے معہ لشکر زندہ ہے دیوتاؤن سے ملگیا۔

## کولیا پیڈ

پہر سمت ۳۸۱۳ ب مین اوسکا بڑا بیٹا کولیا پیڈ تخت نشین ہوا مگر اوسکے بہائی نے اوسکی پوری حکومت نہ ہونے دی اور وزرائی خوب دولت لوٹی مگر بعد چند کولیا پیڈ نے اسباب کا انتظام بخوبی کرلیا پہر ایک وزیر نے اوسکی حکم عدولی کی چاہا کہ اوسے قتل کرائے مگر خیال کیا کہ اس معرکہ مین جب تک اوسکے رفقا کام نہ آوینگے فساد دور ہوگا اور ایک شخص کی سزا کے واسطے بہت آدمیوں کا ہلاک کرنا گناہ عظیم ہے اسلئے مصلحت یہہ ہی کہ جہان فانی سے مونہہ موڑکر چند روز فقیری کی لذت دیکہئے اور باقی ایام ستار کو یادگار پروردگار مین کاٹئے۔ یہہ دل مین ٹہان کر سلطنت سے بیخاستہ ہو صبح کے وقت راج پاٹ چھوڑکر جنگل **پولکہ بستروں** مین فقیر ہوگیا اسکا عہد حکومت ایک سال ہی جب یہہ خبر وزیر **مترشرما** کو پہونچی تو نہایت شرمندہ اور خجل **پریاگ** مین جہان دریاے **سندہ** اور **وتستا** کا سنگم ہے معہ اپنی بی بی کے

ڈوب کر مر گیا۔

## بجراوت

سمت ۱۴ ب مین اوسکا بہائی بجراوت مسند آراے حکومت ہوا اسکو پلپی کمبھ اور للتادت ثانی بہی کہتے ہین یہہ شخص بڑا ظالم تیز مزاج اور شہوت پرست تہا اسکے محلات مین رانیان بکثرت ہتین پرسپور کے معابدون کا ساز و سامان جو اُسکے باپ نے سرانجام کیا تہا تمام لوٹ لیا اس سنگدل کی عادت ظالمانہ سے ہر فرد بشر نالان تہا یہہ بے رحم لوگون کو سخت عذاب سے مارتا تہا تمام بری رسوم نے اسکی عہد مین رواج پایا آخر کو ۷ برس کی حکومت کے بعد عارضہ تپ دق سے آتشکدہ جہنم کو گرم روان ہوا

## پرتھواپیڈ

یہہ شخص باپ سے زیادہ تر جفاجو تہا چار سال کے بعد تخت سے بہائی کو ذریعے سے معزول کیا گیا

## سنگراماپیڈ

یہہ شخص سات روز جہانداری کے چکیے پنجے مین رہا آخر شش جہت کے فتنہ و فساد سے لاچار ہوا اور دورنگی زمانہ سے یکہ و تنہا قرارگاہ اصلی کو چل بسا

## جیاپیڈ

یہہ بجراوت کا چہوٹا بیٹا سمت ۲۵ ب مین جیاپیڈ نامی بینت بخش اورنگ شاہی ہوا اکثر گرد و پیش کے راجاؤن کو نامہ و پیغام سے اپنے مطیع کرکے بمعہ لشکر جرار و سپاہ بسیار جو تعداد مین اسی ہزار تہے ہندوستان کی جانب کوچ کیا۔ اسکے چلے جانے کے بعد اوسکے خسر پور رجج نے سرکشی کی راہ سے کشمیر پر قبضہ کرکے تین برس تک برابر حکومت کی جب اُس بلوہ کی خبر مشتہر ہوی ہمراہی لشکر بیدل ہوئے مگر

راجہ نے بڑی عقل اور دوراندیشی سے لشکریون کی غمناکی کا سبب دریافت کرکے بہت
سے راجاؤن کو ہمراہی سے رخصت وطن عنایت فرمائی اور خود بہ نیت تھوڑی فوج
مکان متبرک پرپاگ پر جاکر ایک لاکھہ گھوڑا دان کیا ایک پتھر پر کھدوادیا کہ جو شخص
ایک لاکھہ گھوڑی خیرات دے وہ اِس نقشہ کو مٹاوے رات کو شہر پونڈرور دہن
واقعہ گوڑ دیش مین (جہان کا راجہ جی انتت تہا) گیا شہر مین ہوتے ہوئے
کومار جی کے مندر مین جاکر ایک پتھر پہ بیٹھہ گیا اوسنے راجہ کی نورانی پیشانی سے
سرنوشت جہانبانی صاف پڑھ لی پروانہ وار تصدق ہوکر بہ کمال عجز و نیاز اپنے عشرتکدہ
مین لائے تمام دن لونڈیون کی مانند اوسکی خدمت مین مصروف رہی جبوقت عروس
ماہ نے حجرہ شب مین جلوہ افروزی کی کملا عورت موصوف نے راجہ کی خدمت مین ناز
معشوقانہ شروع کئے اور بوسہ و کنار کی آرزو مین ہمکنار ہوئی راجہ نے اپنی پارسائی سے
کنارہ پکڑکے ہرچند اوس سے گرم جوشی کی مگر سرد مہری سے کہا کہ مین بہی تجھے پسند کرتا ہون
مگر چونکہ میرا حال بموجب شلوک ذیل کے ہے بالفعل مجبور ہون شلوک

असमाप्तजिगीषस्यस्त्री चिन्ताकामनस्विनः ।
अनाक्रम्यजगत्सर्वं नोसन्ध्याभजतेरविः ॥२॥

معنی "وہ بہادر شخص جو اپنی خواہش پوری نہ کرچکا ہو عورت کی فکر اوسکو کہان
اور جب تک آفتاب اپنا دورہ نہ کرلے تب تک شام کے پاس نہین جاتا"
یہہ سنکر کملا نے چند روز ٹہرنے کی التجا کی راجہ نے میزبان نوازی کی راہ سے قبول فرمایا
اور چندے متوقف ہوا ایک روز راجہ حسب معمول عبادت کے واسطے دریا کی کنارہ
گیا تہا جب واپس پہرا کملا کو نہایت حیران و پریشان پایا جب سبب پوچہا اوسنے
جواب دیا کہ یہان سے قریب ایک خونی شیر نے اپنے پنجہ خونریز سے بہت جانین

ضایع کردین چونکہ اسوقت تیر سے لوٹنے مین دیر ہوگئی اسلئے مجھ تشنہ لب کی جان
ہونٹون پہ آگئی تہی جیاپیڈ یہہ سُنکر دم بخود ہوگیا کچھہ جواب نہ پایا دوسرے روز سر شام ہر
خون آشام کے سر پر پہونچا اور شیرانہ نعرہ مار اوہ کلہ دراز بہی آکر مقابل ہوا راجہ نے
اپنی کہنی اوسکے مُنہ مین دی دوسرے ہاتھہ سے باعانت خنجر پیٹ چاک کیا شروفساد
کا قصہ پاک کیا اور کملا کے مکان پر آیا مگر یہہ حال ظاہر نکیا دوسری روز شیر کے مارے
جانیکا شہر مین شہرہ ہوا راجہ جی انت نے بعزم سیر گلگون سُبک سیر کو جولان کیا
اوسکے خادمون نے شیر کے مونہہ سے بازوبند نکالا جس مین جیاپیڈ کا نام منقوش
تہا راجہ اس بازوبند کے ہاتھہ لگنے سے خوش ہُوا شہر مین منادی کردی کہ **کلیان**
دیوی نام راج کنیا جسکو مینے مثل بیٹون کی پرورش کرکے **کلٹ** کے نام سے مخاطب
کیا ہے میرا ارادہ ہے کہ اوسکا بیاہ راجہ جیاپیڈ کے ساتھہ کرونگا - الحمدللہ کہ خدا نے
میری منصوبہ کو درست رکہا اور راجہ موصوف اس شہر مین آیا ہے اب یہہ تمنا ہے
کہ اوسکے ملاقات سے مسرور ہُون راجہ جیاپیڈ نے جب اس نوید کو سُنا تو راجہ
جی انت سے ملاقات کی اور کلیان دیوی کے وصال سے دلشاد ہُوا گوڑ دیس کے
۵ شہر بڑی بہادری سے فتح کرکے جی انت کو دئے چند مدت کے بعد دیوشرما وزیر
معہ فوج کے جیاپیڈ کی حضور مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مہاراج اب لازم ہے کہ اپنے
وطن کو تشریف لے چلین چنانچہ معہ کملا اور کلیان دیوی کے بجانب قنوج متوجہ ہُوا
وہان فتح حاصل کرکے معاودت فرمائی کشمیر ہُوا مقام ہوکہ **لتری** مین رج کو
جنگ مین شیری دیو کے سنگ فلاخن سے سنگسار کرکے فتحیابی اسکے بعد عدالت سے
شبستان جہان کی تاریکی دور ہوگئی یہہ راجہ مدام عقلا و شاستری خوان پنڈتون
کی صحبت رکہتا ہنر مندون کی قدر راجون سے زیادہ کرتا حتی کہ یہی پنڈت لوگ امیر

امیر و وزیر و مصاحب تہے یہہ قدردانی راجہ کی دیکہہ کر ہر ایک شخص کو پڑہنے کا حوصلہ ہوا
ہر ایک اپنے علم و فن مین صاحب کمال تہا **مہا بہاشی** کے پڑہانے کو اور ملکون سے
پنڈت لوگ بلائے کلہان دیوی نے **کلیان پور** اور راجہ نے خود **ملہان پور**
اور چند راچہون کے ذریعہ سے جنکو راجہ نے لنکا کے راجہ **بہبی شن** سے بذریعہ
سفیر کے منگوایا تہا ایک عظیم الشان تالاب کو بہرواکر اوسپر **جی پور** نام ایک شہر
بنوایا **اندرکوٹ** اور **بہرکوٹ** **وجی پور** **دوار کا** وغیرہ مقامات بنوائے چنانچہ
۱۸۷۵ء مین ڈاکٹر **بہولر صاحب** نے **چتر آتما کیشو** کے نشانات بہی وہان سے برآمد
کرکے دریافت کئے پہر فوج جرار ہمراہ لیکر مشرق کی طرف تسخیر ملک کو گیا وہان پہونچکر مشرق
مین اوسنے ایک شہر **وینہ دت پور** نام آباد کرکے اپنا نام بہی وینہ دت رکہا مشرق
مین ایک شہر کے حالات دریافت کرنے کو راجہ **بہیم سین** کے محل مین اکیلا ہی گہس
گیا وہان نج کے خدپورہ **سدہ** نام نے پہچان کر اوسکو گرفتار کیا آخر کا جیاپیڈ
نے ایک بیماری کے حیلہ سے جسکا وہان کے لوگون کو بہت خوف تہا رہائی پائی -

**ارمڈی** راجہ نیپال نے بہ حکمت و فریب اوسکی فوج کو غرق دریائے شور کرا کر اوسے
گرفتار کرلیا اور قلعہ واقعہ لب دریائے **کال گنڈ** کا مین قید کیا وہان راجہ بڑا تنگ
آیا دیو شرما وزیر بنی اسبات سے بہت مضطرب ہوکر بہ حکمت تمام راجہ نیپال کیخدمت
مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ مجہے بڑی خوشی ہوئی جو راجہ جیاپیڈ کو آپنے قید کیا اب
مین حضور کا غلام اور خیر خواہ دلی ہون چاہتا ہون کہ کشمیر کی تمام دولت آپکے ہاتہہ
لگے مگر وزرا ے کشمیر ہرگز نہ مانینگے اور جنگ کرنے مین معلوم کامیابی کسکو ہو اسلئے
چاہتا ہون کہ جیاپیڈ کے پاس جاکر دہوکے سے حکم لکہوالون اور تمام دولت بے محنت آپ
کے قبضہ مین آوے ع بدو زدہ طمع دیدہ ہوشمند - کا قول صادق آیا - ارمڈی نے دیو شرما

کو قلعہ مین جانی کی اجازت دی اوسنے قلعہ مین پہونچکر جیا پیڈ سے کہا کہ فوج آپ کی دریا کے پار منتظر ہے اگر آپ یہان سے کودکر دریا کے پار جا سکین تو خوب اوسنے جواب دیا کہ کود تو سکتا ہون مگر تا وقتیکہ کوئی چیز تیرنے کے واسطے مہیا نہ ہو دریا کے پار پہونچ نہین سکتا اسپر وزیر نے اوسکو کہا کہ آپ ذرہ باہر تشریف لیجا دین اور تہوڑی دیر کے بعد آکر ملاحظہ فرما دین مین اکیلا بیٹھہ کر کچھہ تدبیر سوچتا ہون اسپر راجہ باہر جاکر بیٹھا اور ایک ساعت کے بعد آکر دیکھا کہ وزیر نے اپنا جسم سوجا اوسمین ورم لاکر اپنے تیئن ہلاک کر اوس نیک نیت جسم کو سناج کی مثل تیرنے کے لایق نیار کیا ہے اور کپڑے کے دامن پہ خون سے لکھہ رکھا ہے کہ مہاراج اس جسم ورم آوردہ پہ سوار ہو کر دریا مین کودکر پار اوتر جا دین وہان سپاہ کشمیر موجود ہے یہہ حال دیکھہ کر جیا پیڈ نے اول تو ایسے نیک وفا دار وزیر و رفیق کی دایمی مفارقت کا نہایت افسوس کیا اوسکی خیر اندیشی اور جان نثاری پہ کلمات آفرین و تحسین کہی پھر اوسکے ذریعہ دریا پار جاکر فوج مین پہونچا اور ارنڈی کے محلات کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور اوسکو معہ اوسکی سپاہ کے قتل کر دیا اور باوجود فتح و نصرت کے دیو شرما کی خاطر بڑا مغموم اور ملول رہا بعد اوسکے سمندر کر ہر چہار طرف کی جزایر کو قبضہ مین لاکر کشمیر مین آیا اور ایک دفعہ خواب مین دیکھا کہ مہا پدم ناگ خواب مین اوسی کہتا ہے کہ دراور دیس کا ایک بنگالی یہان آیا ہے اوسکا ارادہ ہے کہ مجھی یہان سی لیجا کر کسیکے ہاتھہ فروخت کر ڈالے اگر اوسکے ہاتھہ سے تو مجھے بچاوے تو تجھے کان طلا دکھلادون اسپر صبح ہوتے ہی راجہ نے اوس بنگالی سے جب دریافت کیا تو خواب کو صحیح اور درست پایا اور حیران ہو کر اوس سے پوچھا کہ اگر یہہ ممکن ہے کہ اتنا بڑا تالاب خشک ہو سکے تو میری روبرو اوسکو خشک کر اسپر بنگالی مذکور تالاب پدم ناگ کے کنارہ پہ منتر پڑہنے بیٹھہ گیا تالاب رفتہ رفتہ خشک ہوتا گیا صرف ایک جگہہ تہوڑا

سا پانی باقی رہا وہان ایک چھوٹے سی سانپ کے ساتھہ ہزارون اور بہی سانپ ہتے یہہ
دیکھتے ہی راجہ نے اوسکو کہا کہ للہ اسکو پہر اصلی حالت پہ بدستور کردی اوس نے ویسا ہی کیا
اور ہزار ہار روپے انعام کے لیکر اپنے ارادہ سے باز آکر وطن کو چلا گیا راجہ ایفاء عہد
پدم ناگ کا منتظر تہا ایک روز پہر خواب مین دیکہا کہ پدم ناگ اوسی کہتا ہے ای راجہ چونکہ
تو نے میری پردہ دری کرکے سخت تکلیف پہونچائی اب کس بابت کان طلا کا خواستگار ہے
کیا راجاؤن کا یہی دہرم ہے ۔ خیر اب تیری خاطر سے بجائے طلا کے کان مس بتاتا ہون جو کہ
فلان مقام پر سے تجہکو ملے گی اسکے بعد راجہ کی آنکہہ کہلی تو کردہ خود سے نادم ہوکر صبحکو کامراج
مین پہونچا اور کان مس دریافت کی اوس تانبے سے ایک کم ارب پیسہ کا سکہ دیا اور کہا
جو شخص پورا سو کرور پیسہ کی ضرب دی وہ میرے نام کو مٹا دے یہہ بات ظاہر ہے کہ
زمانہ کا رنگ ایک طور پر نہین رہتا ہر دم نیا رنگ دکہلاتا ہے مصداق تحریر مین یہ تقریر ہے
کہ اس مرتبہ خلل خوردنی خلوت خاص مین دخل پایا ۔ خانہ بر اندازون نے ایسے راجہ
نیک سیرت کے دلمین اپنا نقش جمایا عرض کیا کہ ملکون کی فتح سے اور شہرون کے
تسخیر کرنے مین مال حاصل ہوتا ہے لیکن سفر کی سختیان جہیلنا اور وطن سے جدائی
اختیار کرنا اور لشکر کا خرچ اوٹہانا خلاف مصلحت ہے علاوہ برین دشمنون کے خوف
سے بہی امین ہونا چاہیئے خدا معلوم انجام کو فتح و شکست کسکے نصیب ہو بہتر یون ہے
کہ اسی سرزمین کے سارے آدمیون سے اخذ زر کیا جائے چندے کوشش اس امر مین درکار ہے
کہ گنج بے رنج سے خزانہ آرزو بہر جائے راجہ اس مصلحت کی سنتے ہی جور و بدعت پر متوجہ
ہوا تین برس تک ہمت و قید و قتل و ضبط جاگیرات اور عہد شکنی کرکے مال و دولت بندگان
خدا کا بہ جبر و تعدی غارت کرنے لگا اور حرص و طمع کے سبب سے محصول کاشتکاری کا بزور لیتا
ایک دفعہ برہمن لوگ جاگیردار جلائے وطن کئے جاتے ہتے دریاے چندر بہاگا مین

نانوسے آدمی غرق ہوکر عدم کے کنارہ لگے۔ اِس واردات سے راجہ بہت شرمندہ ہوُا پھر محتاجون کی جاگیرات ضبط کرنیکا محتاج نرہا ایک مرتبہ چند برہمن دربانون کی گرم مزاجی سے دل سوختہ ہوکر راجہ سے مستغیث ہوئے کہ اگلے راجہ برہمنون کی بددعا سے ڈرتے تھے تجھے روزحساب کا کچھہ خیال نہین اب تیری ظلم و بدعت کی آگ سے بہت لوگون کی عزت وآبرو خاک مین ملتی ہے برہمنون کی اس گرماگرمی سے راجہ کا شعلہ غضب دہک اوٹھا اور کہا کہ اس گروہ سایل گداصورت کو کس برتے پر تتا پانی دو دن کی شوخی ہے یہہ وہی مثل ہے رہی جہونپڑی مین خواب دیکھے محلون کا اگر کچھہ دم داعیہ ہو تو اوٹھا نرکہین - ہم بہی دیکھین کہ اونکی بددعا مین کیسی قبولیت ہے راجہ کی اس گفتگو سے برہمنون کو اپنا پاس کلام آن پڑا آخر یہہ لوگ بددعا دینے لگے کہ ایخداے زمین وآسمان اس عود سر پر بلائے آسمانی نازل کر چنانچہ اِس بددعا سے اوسکی لات مین ایک مرض سے کیڑے پڑ گئے اور ۱۳ مہینہ کے تین سال کے ۳۳ برس کی عہد حکومت کے بعد اوسی درد وایذا مین تختۂ تابوت کا خواستگار ہوُا

## للتاپیڈ

سنہ ۸۰۱ع

یہہ شخص جیاپیڈ کا بیٹا سمت ۸۵۵ بکرمی مین تخت پر بیٹھتے ہی کہیل کود عیش وعشرت مین ایسا پہنسا کہ امور جہانداری کا کہیل بگڑ گیا عقلمندون اور سپاہیون سے جو قوت بازوے خلافت ہین موافقت نرہی بلکہ برخلاف اوسکے کمینون پست ہمتون کے نشۂ دوستی سے سرشار رہتا تہا جیا دیوی نام دختر می فروش کے شراب عشق سی مخمور تہا روزوشب اوسیکے تاک تہے نشۂ تعلق کے امور سے رم تہا آخر اوسکی نالایقی سے حکم واحکام مین رواج نہوا اس راجہ کے تعجب انگیز سخاوت ہوئی کہ سونہ پارہ اور بہلہ پور دیونلتس برہمنون کو جاگیر مین عطا

کیا بارہ برس کے بعد دیر نا پایدار کے شش تندر سے رہا ہو کر بازیگاہ عقبیٰ کی راہ لی

## سنگراما پیڈ

یہہ شخص جیا پیڈ کا بیٹا ہے اوسکا دوسرا نام پرتھو اپیڈ ہے اس جوان نے ۷ برس عروس مملکت کو زیور حکمرانی سے آراستہ کیا۔

## چپٹ جیا پیڈ

یہہ راجا للتا پیڈ کا بیٹا ہے اوسکا دوسرا نام برہسپت ہے اسکی ماں جیا دیوی ایک می فروش کی بیٹی راجہ کی لونڈی ہتی چونکہ یہہ نوجوانی مین فرمان روا تہا اور ریاضت کیش بہی نہ تہا اسلئے اوسکے خالو پدم ۔ اوت ۔ کلیان ۔ مم ۔ دم ۔ امورات سلطنت مین خود مختار ہوئے دامن حرص کشادہ کرکے دولت بیشمار سے بھرنے لگے بارہ برس کے بعد راجہ کی حکومت زایل ہوئی اوسکے خالو جو کمینہ تہے خود غرضی سے مخالف ہوگئے جیا دیوی نے جی الیشور مندر بنایا ان کمینون نے جیا پیڈ کی تمام دولت برباد کرکے باقی ماندہ سے اپنا نام کا سکہ اور ضرب چلایا آخر الامر ہرن نے یہہ خبر پاکر اوسکو گرفتار کر لیا۔

## اجتا پیڈ

ادت پل نے راجہ اجتا پیڈ کو فرمان روا بنایا یہہ شخص للتادت کی اولاد مین سے تہا ادت پل کے بہائیون نے اوسی صرف نام کا راجہ بنا رکہا تہا تمام ملکی و مالی کام انہون نے اپنے قبضہ مین رکہے اور پانچوان حصہ محاصل کا اوسی دیتے تہے اگرچہ یہہ لوگ ذات کے کمینے تہے مگر بخشش و فیض رسانی مین لاثانی تہے ادت پل نے ادت پل پور پدم نے پدم پور جسکو اب پانپور کہتے ہین دم نے دم سوامی کلیان نے کلیان سوامی کیشو آباد اور مم نے ۵۰ ہزار مادہ گاؤ دان کین پہر مم اور اوتپل

مین سخت خونریزی ہوئی **شنکک** شاعر نے **بھوناپدی** نام پتک اس
کارزار کی بابت بنایا مم کے بیٹے **یشوورم** نے جنگ مین بہت سے بہادرون کو
قتل کیا اور مم نے فتح پاکر اجت پیڈ کو ۳۶ برس کے عہد حکومت کے بعد معزول کرکے
سنگرام اپیڈ کے بیٹے
**اننگاپیڈ** کو سمت ۹۲۵ بکرمی مین تخت شہی پر بٹھلایا اوت پل کا بیٹا **سوکہہ ورم** سنہ ۸۶۸
مم کے خود کردہ ہونے کے باعث اس راجہ سے حسد کرتا رہا اور اوت پل کے مرنے کے
بعد مین گذرے ۵ سال کی عہد حکومت کے بعد ۹۳۱ بکرمی مین
**اوت پلاپیڈ** کو حکومت کشمیر پہ مقرر کیا اوسکے وزیر **رتن** نے
**رتن السوامی مندر** بنایا اور **کارکوٹ بنسی** راجاؤن کا آخیر ہوا
**شنکی** نام ایک شخص نے سوکہہ ورم کو مار ڈالا - راج ترنگنی کا چوتہا ترنگ
یہان ختم ہوا

## اونتی ورما

سنہ ۸۷۹ پہر سمت ۹۳۶ بکرمی مین ایک اور خاندان کا راجہ اونتی ورما نام تخت کشمیر پہ زینت
بخش ہوا سخاوت وشجاعت مین یہہ راجہ مشہور ہوا پچھلے راجاؤن کا تمام خزانہ
اوسنے محتاجون کو تقسیم کردیا صرف چنور اور تاج اپنے واسطے رہنے دیا انتظام ملک بہی از
سر نو کیا **شورہ ورما** کو جو اوسکا سوتیلا بہائی تہا اپنا نایب بنایا - اوسنے
اور ملکون سے داناؤن اور عالمون کو بلاکر ملک مین علم کو رواج دیا **مکتا کنٹھ**
**شوہ سوامی - آنند وردن - رتناکر** - اسکے عہد مین بڑے فاضل
پنڈت صاحب تصنیف ہو گذرے ہین شورہ ورما وزیر نے موضع **شورہ پور**
جسکو اب **ہورہ پور** کہتے ہین بنا کر وہان ڈاک بٹھلائی اوسکے بیٹے کا نام

**رتنہ وردن** تہا شوروَرما دزیر راجہ کا بڑا خیرخواہ اور وفادار نائب تہا اونمین باہمی
محبت بہت ہتی دس برس تک راجہ نے حذاترسی کے راہ سے جان دارون بحری وبرّی کے
مارنی کی ممانعت کی۔ **کلٹ** وغیرہ فاضل پنڈت جنہون نے علم **شیو** تصنیف کیا
اسیکے عہد مین ہتے کثرت سیلاب سے ہمیشہ عمارات کشمیر ڈہ جاتی ہتی راجہ للتادت نے
اکثر مقامات پر سیلاب کی روک کے واسطے پُشتے بنوائے ہتے اور راجہ جیا پیڈ وغیرہ
کی غفلت سے وہ ساری سدِ آب ٹوٹ گئے ہتے کہیتون مین عالم آب ہوگیا اکثر
لوگ کشتکاری سے لاچار اور عاجز ہوگئے اس نقصان سے بڑی بے لطفی حاصل
ہوئی وہان کے خروار ایکہزار ۱۰۵۰ دینار تک گران ہوگئے اونتی ورما اپنے دریاے
تدبیر کو لہراتا تہا کہ کوئی ایسی صورت ہو جس سے روے زمین پانیکا خروج ہو مگر کچہہ
بن نہ پڑتی ہتی اوسی زمانہ مین ایک چنڈال کی عورت **سوہہ نام** ایک لڑکے کو
راستی سے اوٹہا لائی ہتی اوسے پرورش کیا وہ لڑکا حد بلوغ مین سوہہ کے نام سے
قدم رکہتے ہی عقل و خردمندی پر فائض ہُوا ایک جگہہ مدرسی کرنے لگا راجہ کی راز سے
خبردار ہوکر بار بار کوچہ و بازار مین یہہ گفتار کرتا تہا کہ اس کار خطیر کی تدبیر میرے ضمیر
مین ہے لیکن بآسانی اس عقدہ سربستہ کا کہلنا غیر ممکن ہے زر کہان جو اسکی تدبیر
کی جاوے باریابان بارگاہ نے چند بار اس خبر کو راجہ والا تبار کے گوش گذار کیا بارے راجہ نے
سوہہ حکیم کو دربار مین طلب کیا اوسنے وہان بہی وہی گفتار کی ہرچند اوسکی زمانہ ادبار کو
دیکہہ کر راجہ کو اوسکی گفتار پر یقین نہ آیا مگر بغرض امتحان اوسکو اپنے توشخانہ
کا مالک بناکر ہزاران ہزار دینار اوس عقل شعار کو دے سوہہ نے وہ بیشمار دینار
لیکر مراج کے موضع **نندک** مین اور کامراج کی طرف ایک جگہہ جہان پانی بہت عمیق
تہا بہت سا روپیہ اور دینار ڈالنا شروع کیا چونکہ لوگ سب مفلس ہوگئے ہتے اس خبر کے

مشتہر ہوتے ہی گروہ کے گروہ خلق اللہ جمع ہوئے اور اس موج سے کہ دریا سے
کان زر نکلیگی سخت کوشش اور محنت سے پانی کا رستہ بنایا تہوڑے ہی عرصہ
مین بڑی جد و جہد سے پانی کی آبرو گہٹادی راجہ کو سویہ کی کارروائی پر یقین ہوا اور اوسکا
اعتبار بڑہایا بعد اوسکے سویہ حکیم نے دریا بہت آغاز بہادسے دوسری طرف کٹوادیا اور
اصلی جگہہ کو کہدواکر اوسے عمیق اور صاف کراکر بہت سی جگہہ پر پختہ گہاٹ اور کنارہ بناکر دریا
پہر وہین چلایا جس سے سیلاب کا آنا بند ہوگیا اور مثل نالہ گٹہ **کول** کی بہت ندیان
کہدوا دین دریا رسندہ کو جو پہلے موضع **ترگام** کے پاس دریا بیہ بہت سے ملتا تہا شاد
**پور** کے نیچے دریاے مذکور سے ملا دیا **سرای نگر** اون ایام مین اوسی سنگم
تک آباد تہا دریا کو اس دانا حکیم نے جہیل **اولر** مین اسطرح چلایا کہ جیسے تیر کمان سے
جاتا ہے اور پانی دریا کا علیحدہ دکہلائی دیتا ہے پہر اوسنے بہت سے مواضعات مثل
**اوچہہ کنڈل** وغیرہ جنکی شکل کنڈ سی ہے بناکر جہان پانی نہ تہا نہرین کاٹ کر پہنچا
اور دلدلی قطعات کو مٹی سے بہرواکر زراعتین کرائین اسوقت ۳۶ ٹکون کی خروار
وہان کی بکنے لگی کام مین اوسنے دریاے بہت کے دونون کنارون پر اپنے نام
ایک شہر **سویہہ پور** نام جسکو اب **سوپور** کہتے ہین آباد کیا اور **سویہہ کنڈل**
اور اسدا آب ہی بنوائی **شیرہ ورم** ذیشیرہ ورم سوامی چترا تما کیشو سوامی شور اور
دیوی ودارہ راجہ **اونتی** ورمانے قدیمی **وشنو الی** سار نام موضع اپنے نام کا
بہاے شہر **اونتی پور** آباد کیا اس راجہ نے ایک بہاٹ کو حکم دیا کہ ہر دم یہہ شلوک پیچھے
کہڑا ہوکر سنایا کرے جسکے معنی یہ ہین جاہ و حشم ناپائدار ہے آج اگر دست قدرت
رکہتا ہے بہتر ہے کہ بیدست و پاؤن کی دستگیری کر کیا معلوم کہ کل کو ہاتہہ سے ہر رشتہ
اختیار جاتا رہے پہر تجہکو ندامت اور پریشانی ہو اوسوقت تو کیا کر سکیگا" اسیہ

برابر عمل کرتا رہا آخر کو راجہ بیمار ہوکر کوہ تہہ پیشور کے زشتی شور پر رہنے کو گیا اور
۲۸ - برس کی حکومت کیے بعد نیکنامی جہان کی لیکر بہشت کو سدہارا

## شنکر ورما

سنہ ۹۶

راجہ اونتی ورما کے مرنے کے بعد سمت ۹۴۲ بکرمی مین مسند نشینی کے واسطے بڑا تنازع اوٹہا
اور آخر رتنہ وردن ڈیہوڑی والہ کی مصلحت سے شنکر ورما تخت پہ بیٹھا اور
سوکہہ ورم نایب بنا دونون مین فساد رہتا تہا آخر کار راجہ نے اوسکو معزول کردیا
اور خود بہمراہی تین سو فیل سوار ایک لاکہہ اسپ سوار اور نو لاکہہ پیدل سپاہ کے
مستخیر ولایات کو نکلا اور راجہ بہمبر کو قید کرکے راجہ نگرکوٹ کو مطیع کرکے علیخان
حاکم گجرات کی گردن کو کمند عدوبندی مین پہنایا اوسکا تمام ملک ضبط کر ملکدہ وہین
اوسے پہر عطا فرمایا اور پرتہوی چندر راجہ بہوج کو اطاعت کی راہ دکہائی
ترکون کی ترکی اوسکی تیغ ہندی سے تمام ہوئی سندہ وارد اور دیگر شہر ہای
ترکستان بہی اُسکے قبضہ مین آئے کشمیر مین پہونچکر زمین پنج ستہر پر شنکر پٹن
نامی ایک شہر بنایا جسکو اب پٹن کہتے ہین اور اوسمین پرسیور کا عجیب و غریب اسباب
پہونچایا چونکہ یہہ راجا شہوت پرستی اور قماربازی مین یکتا تہا تہوڑے عرصہ مین
سارا خزانہ خالی ہوگیا جب کوئی داو خزانہ پُر کرنے مین نہ چلا ظلم و بدعت کی چال چلی
مستحقون کے معاش ضبط کیے مندرون کا چڑہاوا برہمنون سے بزور چہیننے لگا ہر ایک
سے خراج طلب کیا امیرون کو اپنے ستم کیشی سے فقیر بنا دیا جب کبہی عزم سفر کرتا تو باربرداری
کے واسطے رعایا کو بیگار پکڑتا جب کچہہ رشوت پاتا اوسقدر کو خراج آیندہ کا مقرر کرتا
بٹے گز وغیرہ آلات وزن و پیمایش کی مقدار متعینہ سے گہٹوا دی تاکہ قیمت جنس بڑہ جاوے
سر بلندان زمانہ کو پست کیا کمینون کو شریف رتبہ پر پہونچایا اہل شرفا اور عقلمندون سے

رشتہ محبت توڑکرنا لائقون سی ملتا تہوڑی سے کام مین بہت سے گماشتے بہرتی کرتا
سبکو اوسکے منفعت سے محروم رکہتا زبردستی سے بدون دینے دست مزد کے قبضہ
پٹن مزدوران بیدست وپا سے ہاتہون ہاتہہ تعمیر کراتا ایک حبہ بہی اوسکی مزدوری کا
کسیکو ہاتہہ نہ لگا سب کے سب ہاتہہ ملکر رہ گئے ایک مرتبہ بڑے جماؤ سے جانب شمال
جالنکلا اور راوتر کے شہرون پر لب دریای سندہ تک قبضہ کیا معاودت کے وقت اوسکے
بہائیون نے اوڑی مین وہان کے رہنے والون سے فساد برپا کیا اوسوقت کسی
تیر انداز نے فراز پہاڑ سے گوشہ کمان کرکرا یا تیر خانہ کمان سے نکلتی ہی سیدہا
راجہ کی حلقوم کاٹ گیا اور تیر اجل کا نشانہ ہوا مشیران مملکت نے بخیال فتنہ و فساد
چہہ روز تک اِس بلای ناگہانی کی دوچار ہونے کے حال سے کسیکو اطلاع نہ دی روان
دوان اوسکی لاش کشمیر مین لائے ۱۸ سال اِسکی فرماندہی رہی تین رانیان
ہمیہ لاٹ وغیرہ اوسکے ساتہہ جل گئین۔

## گوپال ورما

۱۷۵

یہہ شخص بخلاف پدر کے سمت ۹۸۲ بمین وادگستر ہوا غمازون کے قول و فعل کا اعتبار
نہ کرتا باپ کی راہ پر چلتا سوگندہ رانی اوسکی والدہ نے ننگ وناموس کو جواب
صاف دیا اپنی آرایش وزیبایش مین مصروف ہوکر وزیر اور خزانچی کے ساتہہ
پلیدگار ہوئی ساری عفت اور پرہیزگاری روہوئی راجہ کو جب اِس بدکاری کا ظن
ہوا خزانچی اور وزیر کا دشمن ہوا اتفاقات وقت دیکہئے اجل نے مہلت نہ دی مجبور
شتاب دوستان وردل رکہکر عقبی کی راہ لی اِسکے آغاز حکومت سے سرداران ملک مین
تنازع اور فساد باہمی شروع ہوا عرصہ تک نقارہ مخالفت کا بجتا رہا

## سنکٹ ورما

یہہ شخص گوپال ورما کا بہائی تہا اور صرف ۱۰ روز زینت افروز تخت شاہی رہا اور سلیخی سرا ہو کو اوسکی زیب و زینت نہ بہائی ناچار بہ خاستہ دل ہو کر بعزم سفر آخرت تخت خلافت سے اوٹہہ کر اپنی راہ لگا -

## سوگندا رانی

اِس رانی کے ساتہہ نیر فلک نے دو برس موافقت کی - تخت نشین تو ہوئی مگر ارکان دولت اسکی اطاعت و فرمان روائی مین درنگ کرتے تہے رانی نے اپنی حکمرانی مین **گوپال پور** اور **گوپال مٹ** اور **سوگندا پور** آباد کیا فرقہ **ایک آنگی** و **تانتری** جو اوسوقت بڑے طاقت ور تہے آپس مین بگڑے اور رانی کو ارکان خلافت کی بیدلی دریافت ہوئی اور اولاد مین کسیکو نہ پایا لاچار چاہا کہ **شور ورما** سوتیلی بہائی **اونتی ورما** کو جسکا دوسرا نام **سنہ جنہ ورم** اور **بنگو** تہا ولیعہد کرے تانتریون نے جو قوت اور حشمت مین یگانہ امراے روزگار تہے **پسند نہ کیا** بخلاف مرضی رانی کے باتفاق ہنگو کے لڑکے **پارتہہ** کو جو ہنوز نابالغ تہا راجہ بنایا بدین غرض کہ اوسکی صغر سنی مین کارروائی ملک کی ہمارے اختیار مین رہے گی - جب رانی نے ارکان دولت کو حلقۂ اطاعت سے باہر پایا رشتہ امید قطع کرکے انجام کو دلخستہ و پریشان ہو کر کنارہ کش ہوئی اسلئے اونہون نے پارتہہ کو جو دس برس کی عمر مین تہا راج پر بہلایا رانی کو راجدہانی سے نکال دیا کچھہ عرصہ کے بعد رانی نے بموقعہ ایک جنگ کے ایک بوہد کے گہر مین قید ہو کر دنیا دون سے سفر کیا اور ہنگو نے بازار رشوت ستانی گرم کیا خود بہی خدمتگاران راجہ کو رشوت دیتا رہا اودہر فرزندان **مہیر وردن** بغرض حصول حکمرانی روپیہ خرچ کرنے لگے **سوگندا** اوت اور **شنکر وردن** نے باتفاق خزانہ سرکاری مین تغلب کیا پہر سیلاب کے

باعث زراعت اسقدر بہہ گئی کہ قحط عظیم الشان نے ظہور پایا یا ہزار دینار کو خروار شالی بکنے لگی فاقون کے باعث لوگ اسقدر مر گئے کہ دریا بین حباب کی طرح بجای مچھلیون کے مردہ نظر آتے لوٹ کھسوٹ نے رواج پایا اودہر پارتھہ نے جوان ہو کر باپ سے لڑنا شروع کیا کبھی پنگو راجہ بنتا کبھی پارتھہ کی نوبت آتی زناکاری اس وجہ بڑہی کہ پنگو کی رانی ببٹ دیوی وزیر سوگندادت کے ساتھہ اولجہی میرورون کے بیڈون نے بہ طمع زر پنگو کو اپنی ہمشیرہ دی وہ بہی سوگندادت کے عشق مین خبردار ہوئی آخر الامر باامداد فرقہ تانتریان پنگو زارتہہ کو معزول کیا اور خود مسند حکومت کو آراستہ کیا اور سلطنت مین چکرورما کو راجہ کشمیر کا بنایا اور خود اوسی سال مین بماہ ماگہہ مرگیا

سمہ ۱۸۵۹

پہر پارتھہ نے فرقہ ایک آنگی سے جنگ کیا اور تانتریون نے مرکاونی کے بیٹے شوروما ولد پنگو کو بجائے چکرورما فرمانروائی کشمیر بنایا ہر چند شوروما جہا راجہ تہا مگر نہ رشوت دینے کے باعث اوسی معزول کر پہر پارتھہ کو اپنا راجہ بنایا اور تانتریوانے رشوت لیکر پہر چکرورما کو مسند حکومت پہ بٹہلایا ماہ پوہ مین تانتریون کے خوف سے چکرورما سنگرام ڈامر سے عہد و پیمان لے قوم ڈامر کی امداد لیکر شہر کی طرف آیا جنگ کے درمیان شنکرودرون میر فوج تانتریون کو بڑی دلاوری سے مار کر شکست سے تانتریون کو معہ پانچ چھہ ہزار لوگون کے قتل کر شہر مین پہونچ شمبہ وردن کو گرفتار کر کے مسند حکومت پر بیٹہا تکبر و غرور سے ظلم ہاے گوناگون کرنے لگا اور ایک قوال کی دو لڑکیون حسین و خوبصورت ہنسی وناگ لتا کو دربار مین رقص و سرود دیکہہ اونکے عشق سے متاع ہوش و صبر کہو داخل محل شاہی کر کے ہنسی کو اپنی رانی بنایا جسنے اوس رانی کی تابعداری کی وہ امیر بنا اور جسنے اوسکی نافرمانی کی وہ بگڑا اور چمار رزیل لوگ بڑے آدمی اور اہلکار ہوگئے

اور راجہ برہمنون کو جبراً داخل محلات کرتا نیز مکر و فریب سے قوم ڈامرون کو بہی
ہروایا اوپہر اونہون نے راجہ کو معہ اوسکی سینتی رانیکے مار ڈالا

## اونمتا ونتی ورما

سنہ ۹۱۱ء
پہر سمنت ۱۰۷۱ بکرمی مین فرزند پارتہہ اونمتا ورما وزرا کی مرضی سے زیب بخش مسند
حکومت ہوا اور چاکہ ورما سے بڑہ کر بدکار اور ظالم تہا وہ لوگ اوسکے وزیر
بنے جو سوا ے گانے بجانے کے اور کچہہ نہین جانتے تہے اس ظالم نے بہت سی
عورات حاملہ کے حمل گرا ئے آخر کو آہ مردم سے بیمار ہو کر داخل جہنم ہوا

## شور ورما

پہر شورہ ورم اوسکی رانیون کا متنبہ مسند نشین ہوا مسند نشینی کے دن راجہ مہاسنگ
جی سوامی کی طرف جو گیا تو کملہ وردن نے جو اسکا دشمن تہا مراج کی طرف سے
آکر شہر کے متصل اوس سے جنگ کیا راجہ کی فوج مغلوب ہوئی دشمن اوسکے محلات
مین جا گھسا شورہ ورم کو اوس رانی نے کہین چہپا دیا لیکن تخت پر وہ بمرضی خود
نہین بیٹھا برہمنون کو دوسرے روز جمع کر کے تخت نشینی کے لئے ملتجی ہوا اونہون
نے اوسکو پیچہے ہٹا دیا یہان راج ترنگنی کا پانچوان ترنگ ختم ہوا

## یوشسکر

سنہ ۹۶۲ء
سمنت ۱۰۲۰ب مین راجہ یوسشکر نے فروغ بخش عدل وانصاف سے ظلم وجور کی تاریکی
دفعہ کی اول بار برہمنون کو محفل شاہی مین دخل نہ دیا اور باہر نکالکر برہمنون
کا پابوس ہوا اور عرض کی کہ جہانبانی کے امورات حکم محکم سے مستحکم ہوتے
ہین جبکا حکم سست ہوا اوسکا بندوبست درست نہین ظاہر ہے کہ تمہاری دولت
یہہ رتبہ جاہ و دولت کا مجہے میسر ہوا ہیں اپنے مددگار کی تعظیم سب سے زیادہ ہے

لیکن فرمان وہی کا فر وشکوہ یہی ہے کہ اول بار بڑی بڑے صاحبان عالیشان پر حکم
سخت جاری فرمادین تاکہ دوسرےکے دلون مین مہابت اور خوف طاری ہوا بعرض
یہہ ہے کہ آپ لوگ مصاحبت کا خیال دل سے دور کرین اور بی طلب و مطلب
کے دربار شاہی مین نہ آوین راجہ نے جو ایسے برہمنان محترم کی ہتک عزت
کی رُعب خاص کل عوام کے دلون مین سماگیا اور چونکہ کسی کی نظر وہمین یہہ
راجہ جنیچتانہ نہتا اپنا سکہ بٹھلانے کے واسطے غرور اور وقار اور تحمل اختیار کیا تھا
عدل وداد کے جو منسوخ ہوگئے تھے جاری فرمائے رہزن اور چور دلکا زہرہ اوسکی
شمشیر حفاظت سے اِسقدر پانی ہوا کہ اکثر اہل شہر ودیہات دروازون اور
دوکانات مین تختہ بندی نہ کرتے تھے اور راہ رو سوداگر بارہا اپنا مال واسباب
شب تاریک مین بے محافظت راہ مین چھوڑ جاتے تھے سوداگرون کو اوسکے دربار
مین باریابی دشوار تہی فتنہ گرون کی کشتکاری کا حکم دیا شراب نوشی اور
قماربازی کی ممانعت فرمائی برہمنون کو سوائے عقل آموزی کے دوسرے اشغال
سیکہنے کی اجازت ندی خدا پرستون کو زن وبچہ کی محبت سے خلاص کیا اہل
تدویر کو فقیر کے حیلہ مین جو عوام کو بہکاتے تھے مردم فریبی سے باز رکہا عورتوں
کو اپنے شوہرون کی اطاعت کے واسطے حکم دیا منجم اور طبیب مصاحب وزیر
و مُرشد و وکیل و دفتری وعدالتی وغیرہ کو راہ غلط سے صحت پر لایا
برہمنون کو جود وبخشش سے فارغ بال فرمایا حصول علم کے واسطے مدرسہ کی
بنیاد ڈالی جسے اپنی پناہ دیتا اوسکے ساتہہ عہد شکنی نکرتا آخر درد شکم مین
مبتلا ہوا اور **منط** کو جو چچا کی اولاد مین سے تہا ولیعہد بنایا اِس شخصکو
جہالت سے غرور اور خود سری تہی چھہ روز کے سوا باغ جہانداری سے پہل نکلا

**سنگرام** دیو نے اپنی لڑکے کو نابالغی مین قایممقام کیا جب مرض نے روز
بروز سختی پکڑی نعمت فراموشون نے زہر پلادیا اوسکے ایام حکومت ۶
دن ہین۔ یوشسکر کا عہد حکومت ۸ سال ۵ ماہ ۲۲ دن ہے

## سنگرام دیو

یہہ راجہ برائے نام تخت نشین ہوا **پروہ گپت** نے اسکا اور ربوبٹ وغیرہ پانچ
وزیرون کا کام تمام کیا ایک آنکی فرقہ کے خوف سے اسکو زہر تو نہ دیا مگر ایک دفعہ
بارش برف کے وقت موقع پاکر تنہائی مین رسیون سے باندہ کر ایک پتھر کے ساتھہ دریا
مین ڈبو دیا اُس نے ۶ ماہ راج کیا۔

## پروہ گپت

پروہ گپت نے باوجود ہونے تیرہ رانیون کے **گوری** زوجہ یوشسکر کو منظور نظر
فرماکر طلب کیا اوس پاکیزہ سرشت نے جواب دیا کہ جبوقت مندر یوشسکر کا تمام ہو
تمہارا کام ہو چند روز کے بعد جب مندر مذکور کی عمارت ختم ہوئی یہہ عفت
سرشت بھی بلحاظ اپنی عزت و آبرو کے زندہ آگ مین جل گئے راجہ کے حال پہ
لعنت ابدی کا داغ لگا گئی اور پتپ پرتاؤن مین اپنا نام کر گئی ایک سال ۴ ماہ
کی حکومت کے بعد مقام **سر لنبشور** مین راجہ کی روح نے پیٹھہ دکھلائی دم
واپسین کی نوبت روبرو آئی

## کھیمہ گپت

سمت ۱۰۰۱ بکرمی مین فرزند دلبند پروہ گپت نے راجہ کیمہ گپت کے تاج خسروی سرپر
رکھا یہہ شخص میخوار جواری اور عیاش تہا روز و شب لولیان پری رخسار اور
کنیزک زادگان ماہ دیدار کی محبت رکھتا مخنثون اور لولیون کی مصاحبت کرتا۔

عقلا کو اوسکے دربار مین بار نہ تہا رنڈیون اور رقاصون کا بازار گرم تہا رقص وسرود
مین اکثر خود بدولت بہی شریک ہوتے بہانڈ بہگتون کو خزانے کے خزانے
عطا ہوتے جب کبہی نیزہ بازی کرتا بلبون کا شکار کہیلتا مقامات دہار مین آگ لگادیتا
چونکہ رزیلون اور کمینون کو دولت بہت دیتا اونہون نے خوشامد سی نام اسکا کنکن ورش یعنی
سونا برسانے والا رکہا دختر مہیمہ شاہ والی لوہر کوٹ مسماۃ ویدا کو بیاہ راجہ اپنے عقد مین لاکر
اوسکی عشق مین دل وجان سی پہناجتے کہ اسکا نام ویدا ہے کیم بہی مشہور ہوا اپیلگن وزیر نے
اپنی دختر چیندرہ لیکہا بہی اوسکو بیاہ دی آخر کار راجہ کو بخار ہوا اور بارہ مولہ مین
۸ برس ۶ ماہ کی حکومت کے بعد پوہ سدی نومی کو مرگیا

۹۸۱ سنہ ع

ابہی منیو۔ یہہ شخص سمت ۱۰۳۸ ب مین جانشین پدر ہوا اور ویدا رانی متکفل امور سلطنت رہی اسکے
عہد مین آتشزدگی سے تمام شہر جلکر خاکستر ہوگیا فتنہ گردن اور سرکشون کو اوسنے تدبیر وتند دبیر سے زیر
کیا پیلگن وزیر بہی پونچہہ کو بہاگ گیا اوسکی مارنیکو رانی نے بہت سے لوگ تعاقب مین بہیجے اور بارہ مولا مین
پیلگن بہی جنگ کو تیار ہوگیا اوسپر رانی نے خود وہان پہونچکر روتے ہوئے پیلگن کو کہا کہ اگر خاوند
اوسکا نہ مرتا تو تم لوگ بغاوت کیون کرتے اسبات کو سنکر اوسی رحم آیا ہتہیار دہرہین ڈالکر پونچہہ کو
چلاگیا مگر تمام وزرا باقی کے برخلاف ہوکر پاپور مین جنگ کو آمادہ ہوئے اوسوقت وزیر
نرواہن نے رانی کی طرف سے بعد کارزار سخت کے تمام باغیون کو مار ڈالا اور مہمن بہی جادو سے
مارا گیا میشور سپہ سالار نے راجہ تہہنگن والی شاہی کو گرفتار کرکے رانیکو بہت سی دولت دی
اور آخر الامر لوگون کے بہکانے سے وزیر نرواہن کے ذریعہ رانی نے اوسکو جلاوطن کیا اوسنے
شورہ مٹ کی نزدیک پہر ایک بہاری جنگ ہوا اوسمین نرواہن نے لیشوور کو مغلوب کیا
بعد اوسکی رانی کی بیقدری اور ہتک کرنے سے نرواہن نے بہی خودکشی کی پہر سنگرام ڈامر کے لڑکے
کا بہی جال ہوا اور رانی نے پیلگن وزیر کو پونچہہ سے طلب کیا وہ معہ اور بہت سی مسلح سپاہ کے شہر مین

آیا اوسکے ہمراہیون نے خوب لوٹ مچائی ۱۳ برس ۱۰ ماہ کی حکومت کے بعد راجہ ابہی مینو مرض دق سے دق ہوکر شفاخانہ آخرت کو سدہارا

## (نند گپت)

سمت ۵۲ ب مین ویدارانی نے اوسکے بیٹے نند گپت کو تخت پر بیٹہلایا اور یوہی کو ناظم شہر بنایا ویدارانی نے ابہی مینو پور جسکو اب منن اور کنکنپور جسکو اب کنکن کہتے ہین اور گنگابل کے رستے مین ملتا ہے بہیمہ مٹ اور ۶۴ مندرون کے آباد کیا اپنے لڑکے کی مرنیکی غیرت اور غم مین ایسی غرق ہو گئی کہ چند روز تک فتنہ وشر اپنے سر مین نہ رکہا اور رضاجوئی خلق مین مصروف رہتی پر ورسین نگر کے مکانات جو جل گئے تہے از سر نو بنوائے ایک برس ایک ماہ کے حکومت کے بعد نند گپت کو بہی رانی نے جادو کرکے ماگہہ شدی دواد سشی کو مار ڈالا

## (تربہون گپت)

اسکے بعد دوسرے پوتے تربہون گپت کو اوسکا جانشین کیا اور کسی بات پر اوسکو بہی ایک برس گیارہ ماہ کے بعد عدم کو بہائی کی پاس بہیجا۔ پہر اوسکے بیٹے بہیمہ گپت کو سمت ۷۳ بصغر سنی مین تخت آرا کیا اوس وقت سو پہلگن وزیر بہی مرگیا تہا اور ویدارانی نے کچہہ آگا پیچہا نسوچکر گریبان تنگ ناموس کو چاک کیا تنگ گوجر کو جو علاقہ پونچہ سے خط لیکر آیا تہا اپنے تن بدن کا محرم بنایا اور یوہی وزیر اعظم کو بہی سبب دیکر مار ڈالا اوسکی جگہہ اپنے رازدار دیو کلش کو مقرر کیا جس وقت بہیمہ گپت کو قوت تمیز حاصل ہوئی کچہہ نیک و بد کی تمیز کرنی پایا تہا کہ قضا نے اپنا کہیل کہلایا یعنی بعد ۵ برس ۲ ماہ کی سلطنت کی رانی نے گرفتار کرکے اوسکا کام تمام کیا

**ویدارانی** اسمرتبہ سمت ۷۸ ب مین خود ویدارانی تخت پر رونق افروز ہوئی اول ہی عالم مین چرچا تہا کہ ویدرانی اپنی حکمرانی کی حرص مین لڑکون کو دیکہہ نہین سکتی زہر پلاکر مار ڈالتی ہی جو بہیمہ گپت کا یہہ حال ہوا پچہلا خیال لوگون کا تعیق ہوگیا لہذا اہل قدیمی وزرا تمام کیئے گئے اور تونگ کا اقبال روز افزون ہوا اسی میان مین پہرتی پال راجہ راجوڑیکا پہرگیا گردن حلقہ اطاعت سے باہر کی اسلئے لشکر گران بسرکردگی تونگ اوسکی سرکوبی اور گوشمالیکو روانہ کیا اوس نے وہان پہونچکر بعد سخت حرب وپیکار کے اوسے پامال اور مطیع کیا اور شہر مین آگ لگادی آخرکار رانی نے اپنی برادرزادہ سنگرام دیو کو درجہ نیابت عطا فرمایا اور خود بعد حکومت ۲۳ سال کے روانہ اقلیم عدم ہوئی و بیدہ مرہی اوسے کے نامسے مشہور ہے۔ یہان چہٹا ترنگ راج ترنگنی کا ختم ہوا۔

# سنگرام دیو

۱۰۲۷ء

۱۰۸۴ بکرمی مین سنگرام راج نے چتر اقبال کو اپنے سر پر زیبا کیا وزیر تونگ کو اسکے عہد مین بھی بڑے اختیارات ملے گو برہمنان پرسیو نے اسکو دور کرنے مین طرح طرح کی تدابیر کین مگر کچھ پیش نہ گئی انھین دنون مین ترلوچن پال راجہ شاہی راجہ سنگرام دیو کی خدمت مین بطلب امداد آیا اور بیان کیا کہ ہم پر نام ایک غنیم ترکستان سے چڑھ آیا ہی امیدوار ہون کہ اسکے مقابلہ کو کچھ لشکر عطا ہو اسمین کوئی شک نہین کہ ترلوچن پال یا تو مراد ہی راجہ اندپال والی لاہور سے جو کہ ان راجگان کا ہمعصر تھا خصوصاً زمانہ اسکا راجہ بھیم گپت و دیدارانی سے ملتا ہے جو کہ بخوف محمود غزنوی کے کشمیر مین بھاگ آیا تھا اور تھوڑے دن رہکر واپس گیا تھا یا اسی کے کسی لواحق کا نام ترلوچن پال ہوگا یا اسی کا دوسرا نام ہوگا) راجہ نے لسکر کو مع تونگ کے لشکر جرار کو اسکے ساتھ بھیجا ترلوچن پال نے فوج کشمیر کو لائق مقابلہ غنیم نہ دیکھ کر خود ہم سے کے ساتھ جنگ کیا اور شکست پائی وزیر تونگ نے بھی مقابلہ آرائی کی اور ہزیمت پاکر واپس گیا راجہ ترلوچن پال نے فوج جمع کر کے پھر مقابلہ کیا بڑی ہی جوانمردی ودلاوری سے کارزار مین مشغول ہوا مگر دشمن نے غالب آکر اسکے ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا کر نام ونشان مٹا دیا۔ وزیر تونگ پشیمان ہو کر واپس پھر ا راجہ سنگرام دیو نے اپنی چستی اور چالاکی سے ترکون کے (غالباً محمود غزنوی کے) منھ پھیر دئے حاسدون کی غمازی سے آخر الایام مین راجہ کے دلمین میل آگیا صفائی وہ ہی نہ رہی یہ موقع دیکھکر خیرہ سرون نے بلا حکم ایک روز تونگ کی حسد سے ایسے بڑے رتبہ پر جو دیکھہ نہ سکے گردن ماردی اور نالایقون کا اختیار بڑھا بیداگری شروع کی

غریبون پر بدعت ہونے لگی ملک مین تہلکہ پڑگیا بدرلیشور وزیرنے مندرون پر
دست غارت دراز کیا شری لیکہا رانی راجہ کی شوقین عیاش ہوگئی آخر کار
۴۲ برس ۹ ماہ کی حکومت کے بعد راجہ مرگیا۔

## ھریراج

یہ شخص سنگرام دیو کا لڑکا تہا اسنے عدل و انصاف سے ۲۲ روز گذارہ جہانداری
کی سیر کی آخر کو اسکا غنچہ حیات صرصر حمات سے پژمردہ ہوا اسوقت اسکی ماں شری
لیکہا کے دل مین یہ ہوا سمائی کہ گلشن حکومت کی باغبانی کرے مگر گلدستہ بندان
گلشن خلافت نے ہرگز پسند نہ کیا۔

## اننت دیو

ہریراج کا بہائی اننت دیو سمت ا بکرمی مین بعمر آٹھ سال فرقہ ایک آنگیون کی
مدد سے تخت پر بیٹھا شری لیکہا کا راج کی خواہش مین بیٹے کو مار دینا کچھ کام نہ آیا
اس خبر سے وگرہ راج بہائی سنگرام راج کا غضبناک ہو کر لوہر کوٹ سے بعزم تسخیر ملک
سبک خیز ہوا لوہر کوٹ راجوڑی اور تہتہ کے درمیان آباد تہا جو آجکل ویران ہی
لڑائی کے معرکہ مین بضرب شمشیر تیز ریزہ ریزہ ہوا جسوقت راجہ حد بلوغ کو پہنچا رود ریال
کو وزیر بنا کر اسکا ڈیڑہ لاکہہ سکہ یومیہ مقرر کیا اور رویدا پال کا ۸۰ ہزار سکہ مقرر ہوا
رود ریال موذی کی کجروی سے راجہ کی عقل ماری گئی چورون اور ظالمون کے حال
سے اخذ زر کے طمع نے غافل کر دیا گہوڑون کے شوق سے میر آخور پر سخت حکومت نہ کرتا
اس زمانہ کے آخور کے ۴ تہہ سے اکثر لوگو نپہ ظلم و جفا ہوتے ڈلک جو اسکا مسخرہ تہا

اُسکو بہی لوٹ مار کا کچھہ خیال نہ تہا بلکہ راجہ کا گویا شریک تہا رودر پال نے مندروں کا سونا نکلوا لیا راجہ نے پاس خاطر سے خواب خیال سمجہا کچھہ خیال نہ کیا اوت پل وزیر نے ایک مدرسہ بنوایا جسمین اندہون کو تعلیم دیجاتی تہی راجہ جالندہر کی بڑہی بیٹی سے اوت پل نے اپنی شادی کرلی اور چہوٹی بیٹی شری متی نام راجہ اننت دیو سے منسوب ہوگئی تہی یہ رانی بڑی نیک باطن خواندہ اور دانا تہی ۔ برہتہ کتہا کو کشمیر کے پنڈت سوم بٹ برہمن کے سنسکرت مین ترجمہ کرایا اسی اثنا مین وزیر ترہون کسی بات پر ڈامرون کو لیکر راجہ کے مارنیکو آیا اور منہہ کی کہا کر بہاگا ایک آنگیوان نے اُن تمام ڈانگرون کو مارا راجہ نے خود ترن حل کے پرگنہ تک اُنکا تعاقب کیا اور فتح پا کر ہمراہیون کو بہت انعام دیا اور ترہون کا قصور بہی معاف کرکے اُسکو اُسکی عہدہ پر ممتاز کیا برہمہ راج نامی خزانچی رودر پال کی ضد سے جو بہاگ گیا تہا سات راجاؤن کی فوج لیکر وہان کے راجاؤن اور راجہ دارد کو ہمراہ لاکر جنگ آور ہوا موضع کہیرہ پرشٹ پر جب وہ پہنچا تو رودر پال بہی فوج جرار لیکر مقابلہ کو نکلا اور سخت کارزار ہونے لگا بہت دلاور کہیت رہے راجہ دارد رودر پال کے ہاتہہ سے مارا گیا جسپر مخالفون کو ہزیمت نصیب ہوئی رودر پال راجہ مذکور کا سر اور بہت سا دولت و مال غارت لیکر اننت دیو کے پاس آیا اور بعد اُسکے رودر پال اور والی شاہی کے بیٹے بہی مرگئے ۔ شری متی رانی نے گوری شور سو یہ مٹ بنایا امریشور مین ایک مٹ تیار کرکے بیجبہارہ کے برہمنون کو ۱۰۸ اگانو بخشے بہوج راج حاکم مالوہ کے وکیل پدم راج کی بدعت دوبالا ہونے سے اور سختی ہوتی تہی ۔ شری متی رانی پہ راجہ دلدادہ تہا آخر اس رانی نے راجہ کی ظلم رانی سے آگاہی پائی بار سے راجہ کو عدالت پڑوہی پر لائی رعیت پروری اور انصاف دہی کیطرف رجوع کیا اُسوقت راجہ خواب غفلت سے بیدار ہوا

خیرات وصدقہ مین مستعد ہوا خزانے بیشمار اور گھوڑے سبک رفتار اور جواہرات آبدار تصدق فرمائے اسی راجہ نے تمام نواحی کشمیر کو تسخیر کرلیا تھا **سال** راجہ جیمبد نے دایرہ اطاعت سے قدم باہر رکھا تھا اسکی یاداش مین دوسرے شخص کو راج ملا ۲ برس کی حکومت کے بعد۔

## راجہ کلش دیو

۴۱۱ شری منتی رانی کی لجاجت سے راجہ نے سمت ۱۱۶ بکرمی مین اپنے لڑکے کلش دیو کو راج دیا اپنا ہاتھ حکومت سے اُٹھا لیا چند روز کے بعد فتنہ انگیزون کی ترغیب دینے سے کار سلطنت مین پیش دست انداز ہوا اور کلش دیو برائے نام حکمران رہگیا چند کمینے خانہ براندازون نے اسکی یار بنکر اُسے بدی کیطرف مایل کیا انجام کار اسکی آنکھون کا پانی ڈھل گیا شوخ دیدگی آغازہ کی جیچپ اور اسکی لڑکی کے وصال سے ذخیرہ بدسر انجامی جمع کیا ایسا کیا تھا کھلے بندون گھومنے لگا راتدن اوباشون کے ساتھ ہر گلی کوچہ مین جاتا اور لذت جسمانی کے حاصل کرنیکو عورات دلخواہ کی عصمت دری کرتا یہ ماجرا اننت دیو کے گوش گذار ہوا کسی رات ایک امیر کے مکان مین کلش دیو جو چھا لکا دربانون نے چور چور کا شور و غل مچایا یہ بچہ بڑی خواری اور ذلت سے اپنی گئی ہوئی عزت کو بچا لایا راجہ نے خبر ہونے پر اُسے طلب فرماکر پند و نصایح پدری کی پر صاحب فرش ہوا راجہ پھر فرزندی سے بیتاب ہوکر واسطے عیادت کی دوڑا مگر اُسکے دربانون نے مصاحبون کا ہمراہ جانا منظور نہ کیا ناچار راجہ غصہ ہوکر واپس آیا اور صرف ملک چھوڑکر دولت واسباب وعورات کو لیکر بیجی شور کو چلا گیا کلشدیو تھیدست تخت سلطنت پر رونق افروز ہوا اور روپیہ قرض لیکر لشکر آراستہ کرکے باپ سے لڑنے کو آمادہ ہوا۔

شری متی رانی نے بوسیلہ برہمنان پند و نصایح کرکے اوسی ارادہ ناساز سے باز رکھا
اسوقت تہید ستی کے سوز سے جلکر طرفداران پدر کے مکان جلادئے راجہ اسس
آتشزدگی سے جل اُٹھا اور اسکے بیٹے ہرشدیو کو بیجبہارہ مین واسطے جہانداری کے طلب
کیا تب کلشدیو کو سب رنگ و ریو بہول گیا صلاح و آشتی کی سوجہی بڑے تپاک
سے والدین کو شہر مین لایا ۱/۲ ۲ ماہ کے بعد نفاق انگیزونکی مصلحت سے چاہا کہ باپ
کو زندہ ہی زندان مین قید کرے جسکی خبر راجہ اننت دیو سُنکر فوراً بیج بہارہ کو چلا
گیا کلشدیو نے اسکے نوکرون کو گہاس مین بندہوا کر جلوا دیا کسیکو زہر کسیکو آب
شمشیر پلوا دیا اس سبب سے ایک جہان کو آسیب کلی پہنچا راجہ اننت دیو شری
متی کی رائے مین گرفتار تہا اور کلشدیو اسیطور پر ہمیشہ سرکشی کرتا رہا ایک مرتبہ
در پردہ بیج بہارہ مین آگ لگا دی اہل شہر کے مکانات کی سوا مال و اسباب راجہ
اور اسکا لشکر تمام جلا دیا شری متی نے اس آگ سے بدقت تمام خلاصی پائی اننت دیو نے
بہی بمشکل دریا سے عبور کیا شری متی رانی کے پاس ایک لعل تہا اسکو سات لاکہہ کو بیچے
پر بیچا اور اپنے نوکرون کو خوراک اور پوشاک دی اور اکثر جلے ہوئے مکانات کو مرمت
کرایا اسوقت سے اننت دیو دنیا سے ایسا دل برداشتہ ہوا کہ لباس پہنتا بہی چہوڑ دیا
اور بجائے لباس شاہی کے بدنپر گہاس لپیٹ کر ایک چہوٹی سی جہونپڑی مین
رہنے لگا مفسدون نے اس ناخلف کو اسپر بہی ٹہنڈا نہونے دیا اس احمق نے فتنہ گرون
کے سوجہانے سے تہوڑے روز کے بعد باپ کی پاس یہ پیغام بہیجا کہ ای باپ تیری بہلائی
کہ بیج ایشور سے اپنی راہ لے اور پونچہہ مین جاکر اوقات گذاری کر ورنہ آبروسے ہاتھہ
دہونا پڑیگا آخر کو ذلت و خواری سے نکلنا ہوگا راجہ دل صد چاک سے آہ غمناک
بہرکر شری متی رانی سے مخاطب ہوا کہ ہے غضب ای مصیبت تیری عقل ناقص کے

اسوری

اعتبار پر اپنا وقار کہو یا دولت و مکان و عقل و کام و آرام و نان سے ہاتھہ دہو بیٹھا

**شعر**

کسے کو بود سرور انجمن | کفن بایدا و راز فرمان زن
اگر نیک بودے زن و رائے زن | زن نانرا زن نام بودے نزن

جس لڑکے کو باپ سے عزم پیکار ہو یقین غالب ہے کہ اُسکے اصلمین فرق ہو شری متی بہی بمقتضای ایام ناکام کے جواب دلریش و سینہ فگار دینے لگی - جسکے ہر لفظ راجہ کے دلمین چٹکیان لینے لگے آخرکار راجہ نے عزت کی مارے درپردہ اپنے جگرمین چہری ماری جسوقت خون بہ نکلا شری متی نے اُسکی جان کاہی سے آگاہی پائی نالہ و فریاد بلند کیا سینہ خراشی سے سراپا لال ہوگیا المختصر شری متی اس آتش غم سے بریان ہوکر اپنی جانسوزی کو تیار ہوئی خزانہ اور دفینہ کی کُنجیان ہرشدیو کے حوالہ کین لشکر اور رعایا سے اسکے اتحاد و اتفاق کی سوگند اور پیمان لیا شفقت مادری سے باوجود اس تمام بکو ہیدہ کاری کے ایک وزیر راجہ کی نعش کو نہ جلایا اور انتظار آمد کلشدیو کی کرتے رہے مگر وہ اپنی سختدلی اور مفسدونکی فتنہ انگیزی سے آخر ملاقات والدین کو بہی نہ آیا تب رانی شری متی مع نعش اپنے شوہر کے چتا پر بیٹھی ۳ خدمتگاروں اور ۲ لونڈیون نے بہی اس ہنگامہ وفا آموز مین ساتہہ دیا -

شری متی چتا پر جلنے کیوقت ہاتہہ مین پانی لیکر منافقون کو اسطرح سراپ (بددعا) دیکر جلگئی کہ جن منافقون نے ہم والدین کو بیٹے سے عداوت جان کُشی تک کی کرا دی وہ بہی بمعہ خاندان کے برباد ہو جاوینگے چنانچہ پیچہے سے ایسا ہی ہوا اُسوقت سے ہرشدیو بخشش کا ہاتہہ دراز کر کے رعیت کی رفاہ مین کوشش کرنے لگا اور کلشدیو نے ایسے دشمن کو بغل مین رکہنا مصلحت نجانا بیچ بہارہ مین آکر لڑکیکل

مدارات اور تسلی سی مطمعن کر کے اپنی ساتھ شہر مین لایا اب کلش دیو کی راے نیکی کیطرف
مایل ہوئی پرورش بندگان خدا کرنے لگا خرچ بہی باندازہ دخل مقرر کیا - ہرکارہ خبر رسان
اسطرح کے مقرر کیئے کہ ہر کاروبار کی خبر پہنچا وین لوگونکی خواب کی بہی کیفیت بتلا وین
اسکی نیت صواب سی کافہ انام کو دلجمعی تمام حاصل ہوئی پیر ہنرگاری ثابت قدمی سے
داخل ہوئی دبدبہ شجاعت سی دشمن ہراسان ہوئی دوست جوہر سخاوت سی شاد و خندان
ہوئی لیکن میل شہوت رانی اسی اندازہ پر تہا ۲۷ مستورات باکرہ سیم اندام ترکستان
اور دیگر ولایات حسن خیز سی منگوا کر حرم سرا مین داخل کی تہین کثرت عیاشی سے
کبہی کبہی مقویات کی خواہش ہوتی تہی (رقاصی کی بہی گرم بازاری تہی اس راجہ نے
کلشی شور بیج بہارہ کے پاس بنایا - سہج پال راجہ راجوڑی کے مرنے پر سنگرام
پال کو اسکا جانشین کیا مدن پال چچا اسکا اسکے مغلوب کرنیکے فکر مین ہوا اسیر
سنگرام پال کی ہمشیرہ راجہ کلشدیو سی خواہان مدد ہوئی راجہ نے جیانند کو سرداری
لشکر جرار روانہ کیا اسنی وہان پہنچکر مخالف کو فتح کیا اور عرصہ کے بعد واپس آیا
کچہہ دنون کے بعد بیمار ہو گیا راجہ اسکی خبر کو گیا وہان اسنی عرض کیا کہ بنر وزیر
پر کبہی اعتبار نہ کرنا بنر نے یہ خبر پاکر رخصت حاصل کی ہیر لوپہ تک بہت سی آدمی
اسکے ہمراہ گئی پہر جہان کہین پہنچا وہان اپنی راجہ کی تعریف کرنے کے سبب قدر
پاتا - اسیطرح بنر بنگالہ مین جیانند اور ننده راج دغیرہ کشمیر مین رجنہون نے
کلشدیو اور اننت دیو مین عداوت کرادی تہی خود بجالت خرابی مصداق
بد دعاء رانی شہری متی کے) مرگئے خانمان انکا ویران و برباد ہو گیا مدن پال
نے راجوڑی مین چونکہ پہر فساد اٹہارکہا تہا اسلئی بیٹا پیر فوج کے ذریعہ سی مغلوب
اور گرفتار ہو کر کشمیر مین قید کیا گیا کندرپن ڈیہوڑی والہ نے اور بہت سی

گرد ونیش کے راجاؤن کو مغلوب کیا اور خود بھی مر گیا بل نے اوڑہی مین راجہ ابھی کو
زیر کیا اور اُسموقع پر جوانمردی کی بڑی داد دی راجہ کلش دیو نے اسطرح ایسے
بہادرون اور ارا کین کے ذریعہ قرب جوار کے تمام ملکون پر اپنا قبضہ کر لیا اور بعد
اُسکے ایک دربار کیا اُسمین سوائے اُن راجاؤن کے جو مدام کشمیر مین رہتے تھے آٹھہ راجہ آئے
ذیل آئے (۱) راجہ کرتھی والی ابھی پور (۲) راجہ آسٹھہ والی چنبہ (۳) راجہ
کلش والی بلا پور غالباً بلا ور جو متصل بسولی کے ہے یا بلاسپور جو ضلع شملہ مین ہے۔
(۴) راجہ سنگرام پال والی راجوڑی (۵) راجہ اوتہ کرش والی لوہر کوٹ (۶)
راجہ پون گیج والی اوڑہی (۷) راجہ کا بیرسی والی خاندیس (۸) راجہ اوتم
والی کشٹوار۔ ان تمام راجاؤن کی مدارات پردامن وزیر مقرر رہا تھا اُسوقت
سردی کی شدت سے دریا یخ بستہ ہو گیا تھا بعد گذراننے تحایف و نفایس نذرانہ
وغیرہ کے یہ سب راجہ اپنی اپنی ریاست گاہ کو واپس گئے۔ **جے ون** کے پاس
شہر کلش راجہ نے آباد کیا۔ ہرشدیو ہر علم اور ہر زبان کا عالم تھا اسکی ہمہ دانی
کا شہرہ تمام عالم مین پہنچا خاص کر کے علم موسیقی مین اپنا نظیر نہ رکھتا لیکن امور
جہانداری مین چندان رسا نہ تھا اس سبب سے مفسد ونکی بن آئی اور باپ بیٹے مین
فساد ہو گیا آخر کلشدیو نے ہرشدیو کو قید کیا۔ رانی نے بیٹے کے غم مین خودکشی
کی انجام کار کلشدیو کی عقل پر پتھر پڑے یتیمونکو ستانے لگا مندرون کا اسباب
لوٹ لیا تھوڑے دن کے بعد بیمار ہو کر تاندی کتھر مین اسکی زندگانی کا دن تمام
ہوا اور اوتہ کرش نام دوسرے بیٹے کو لوہر کوٹ سے طلب کر کے تاج شاہی
عطا فرمایا۔

# اوت کرش

اسنی ۲۲ روز راج کیا اور بہجی ل بہائی کو اپنی شامل کیا آخر بسبب عدم استعداد
امور ملکی راجہ کے بہجی ل اس سی علیحدہ ہو گیا اور پہر یارون کی دلافزائی سے واپس آیا ہرشد
مارڈالنی یا خلاص کرنے مین کوشش کرنی چاہی آخرکار دو انگوٹہیان سپاہیون
کو دکہا کر کہا کہ یہ خون بہانے کی انگشت نماہی اور دوسری مین حلقہ قید سی رہائی
کا ایماہی انکو لیتے ہو بجی تم ہرشدیو کے پاس پہنچو جسوقت ان دونون انگشتریونہین سے
جس علامت کی تمہاری نظر مین پڑے اسکی تعمیل کرنا پہر اپنی لشکر کیطرف دیکہا
کہ سب دست در آستین ہین کسیکا ہاتہہ دشمن کے ساتہہ لڑنے کو نہین پڑہتا اس
اندیشہ کے ساتہہ انگشتری خون بہا اپنی لڑکے کے ہاتہہ محافظون کے پاس بہیجی
قصاراً غلطی اور جلدی سی انگوٹہی بدل گئی سمجہ ملاحظہ انگشتری نگہبانون نے ہرشدیو
کو حلقہ قید سی رہائی دی قید سی چہوٹتے ہی سحر کہ نبرد کو سدہا راجی ہل کو حوصلہ ہو گیا
اکثر مقربان اوت کرش نے حاضر ہو کر اظہار اطاعت کیا انکی صلاح کے بموجب
ہرشدیو سحر کہ جنگ سی نکلکر تخت حکومت پر بیٹہا خزینہ اور دفینہ پر اپنی نگہبان
مقرر کئے اس خبر کے پہونچنے سے اوت کرش نے پریشان ہو کر خودکشی کی ٭

حاشیہ: پوراس ۱۱ دن اتش فتنہ کی بجہا نیکو دل سرور ہے مصلحت عجوبوالم ہرشدیو کے

# ہرشدیو

سنہ ۱۲

ہرشدیو سمت ۱۱۶۹ بکرمی مین فرمانروائی خود مختار بنا اسکی غنچہ مراد شگفتہ ہوئی اور
ہرچہار طرف نشیمن خسروانی کے دروازونپہ گہنگرو بند ہوئی تاکہ دادخواہ اسکی
بجاے اور اسکی صدا سے باریاب بارگاہ سلطانی ہو اہالی موالی بموجب حکم رکہے

زیور اور لباس نفیس سے آراستہ ہوئے وزیرون اور امیرون کو بموجب فہم و فراست کی قدر و منزلت بخشی کچھہ بزرگی خاندان کا خیال تھا ابھی مل کو درجہ نیابت پر سرافراز فرمایا اُسکی راے صواب اندیش سے ہر کاروبار کرتا رہا تھوڑے دنون بعد فتنہ پردازان بدکار نے بھی مل کو ورغلایا یہ کو ر نمک بھی صف آرائی کو آمادہ ہوا آخر لڑائی مین عہد برائی زدیکھی دار دکیطرف بہاگا چندروز اسی مقام پر بسر کیئے آغاز بہار مین ڈانگریون کی مدد سے بعزم لڑائی نکلا مگر اثناء راہ مین فراز کوہ سے پارہ برف لڑکا اُس سنگدل کو مع لشکر و خدم کے آدبایا سب کے سب سرد ہوگئے جبکہ ہر شد لو نے دشمنون سے فرصت پائی طبیعت ابدعت کیطرف آئی باوجودیکہ ۳۶۰ بیویان خوبصورت حرم سرا مین رکہتا تھا مگر حرامکاری سے باز نہ آیا لوٹنے اور غارت و فینون اور اسباب مندرون سے دولت بیشمار جمع کرکے رنڈیون اور قوالون و دلگی بازون کو بخشدے چنانچہ ایک کلانوت کو باوجود ہونے کسی تقریب کے ایک لاکھہ اشرفی انعام دی وزیران نامدار کار گذار بے عتبار ہو گئے آخر کو اُن نامردون کی راے لیتے ہی راجہ کی عقل ماری گئی ہوش کے طوطے اوڑ گئے لاجرم آتش فتنہ بھڑکنے لگی ایک مرتبہ کسی یگانہ نے بیگانگی کی راہ سے راجہ کی مار نیکا آہنگ کیا مگر راز طشت از بام ہوا اس بہانہ سے راجہ نے خویش و یگانہ کے نام و نشان مٹادئے اس راجہ کی سادہ دلی کی اکثر رنگین نقلین لکھی ہین جو کہ بسبب طوالت کے ترک کی گئی ہین ایک وقت راجوڑی کو لشکر کشی کی تہی وہان کے راجہ کو مغلوب کرکے ایک مہینا وہان مقیم رہا اسکی قیام کرنے سے وہان قیامت قایم ہوئی ہر چند لوگون نے واسطے مراجعت کی انکسار و عاجزی کی مگر اس ہٹ دہرم نے قبول نہ کیا تب اسکی ایک نزدیکی کو رشوت دیکر لوگون نے اس امر پر مامور کیا اُس مکار نے حضور مین عرض کیا کہ اس نواح مین ترکان

جرار کا لشکر اوترا ہی اور بیگانہ ملک مین آپکا ٹھہرنا خلاف قیاس معلوم ہوتا ہی راجہ اپنی نادانی
سے اُسکے مکر وفریب مین آگیا بدون تحقیقات اس خبر کے مضطرب ہو کر اُٹھہ بھاگا اس عرصہ
مین بہت سا اسباب ومال وہتھیارون کا نقصان ہوا غرض اس حکایت سے راجہ کی
سادہ سیری اکثر آدمیون کو معلوم ہوئی بعد ازان مدبران سلطنت کی تحریک سے دارد
کی تسخیر کو بوقت متوجہ ہوا عین مقابلہ دشمن مین برنگری اور راجہ میدان کارزار سے
بھاگا نزدیک تھا کہ غنیم کا لشکر کشمیر کو فتح کرلے مگر ہرشدیو کی چچازاد اولاد اوچل و
سوسل نے دلیرانہ آہنگ رزم کیا اور اُسنے بہادری سے ملک کشمیر کو بچالیا اب ان دونون
بھائیون کی بہادری اور راجہ کی بے شعوری کا چرچا عوام مین ہونے لگا اسیطرح سے
ایک دفعہ بھون راج لوہر کوٹ لینی کی فکر مین پڑا یہان سے گندہرب اُسکی تدارک کو
بھیجا گیا بھون راج یہ سنکر کافور ہوا اور سنگرام پال راجہ راجوڑی نے بھی بغاوت
کی تو فوج کشمیر اُسکی سرکوبی کو پہنچی مخالف کی بیس ہزار سپاہ کو کشمیر کے ۳۰۰ بہادر
سپاہ نے مغلوب کیا اس ہنگامہ مین دوسو آدمی کشمیر کے اور چارسو راجوڑی کے مارے گئے
گندہرب کی شیرانہ بہادری کو دیکھکر وہ تمام بزدل جمعیت سے ہو آخر کار راجہ سنگرام پال
نے تابعداری کا سرخط لکھدیا اور گندہرب فتح ونصرت کی ساتہہ کشمیر مین واپس آیا راجہ
کی قدر دانی سے لوہر کوٹ کا راجہ بنا پہر مفسدونکی شرارت اور راجہ کی سبک گوشی کے
باعث مع عیال واطفال تنگ ہو کر کاشی مین جا نواس کیا گیا مین جاکر اُسجگہہ کے
راجہ کو مارکر پنڈون سے عہد کرایا کہ کشمیر کے یاتریون سے دکہنا نہ لیا کرین اور اُسطرف
بہت سے مندر مدرسے اور دہرم سالا وغیرہ تعمیر کین بلہن پنڈت مصنف۔ کا ذکر کرما گیا
دیو چرت بھی اسی راجہ کے عہد مین تہا چنپکہ وزیر کلہن پنڈت مصنف راجہ ترنگنی
کا باپ بھی اسکے عہد مین ایک بڑا با اقتدار اور مقبول وزیر تہا۔ دمٹ ولد تونگ بھی کام

گندہرپ کے چلے جانیکا سخواہش تاج شاہی راجہ کے مارنیکی فکر مین پڑہی مگر پریاگ
کے ایک خدمتگار نے جو کہ راجہ کا بڑا خیر خواہ تہا فوراً معلوم کرکے راجہ کو آگاہ کیا اور وے
دونون حکمت عملی سے مارے گئے سادہ لوحی وبیوقوفی راجہ کا حال کلہن پنڈت نے بہت کچھہ
لکہا ہے جو کہ کشمیر مین اس زمانہ تک زبان زد خاص وعام ہے سمجہنا اسکے یہ بہی ایک
نمونہ ہے کہ وزیرون نے جب دیکہا راجہ بڑا بیوقوف ونادان ہے ایکنے دولت لوٹنے کی
غرض سے ایک عورت کو زیورات وملبوسات شاہانہ سے آراستہ کرکے سامنے آکہڑا کیا اور
کہا کہ یہ آپکی والدہ ماجدہ سرگ لوک سے آئی ہین انہین کچھہ دلواوُ سنتے ہی اُسے
دولت بیشمار دلوائی دوسرے شخص نے چند عورتین پیش کرکے کہا کہ یہ دیویان ہین اسطرح
خوب اس عقل کے اندہے او رگانٹہہ کے پورے کو لوٹا بدکاری وزناکاری مین اسقدر
اسکو کمال تہا کہ ہمشیرہ تک سے پرہیز کرنا اسکو محال تہا ایسے افعال ناشایان کے باعث
کلہن پنڈت اسکو ترک کے القاب سے مخاطب کرتا ہے پہر اعیان دولت نے بہی جا بجا
لڑائیان لڑائین باہمدگر تیر وتلوار کی نوبت آئی راجہ کے جلوس کے دسوین سال بوجہ
بسبب کثرت سیلاب کے سخت قحط اُٹہا اکثر ملکی ویرانی عمل مین آئی اسقدر گرانی ہوئی
کہ فی خروار شالیکی قیمت پانسو دینار اور بیسہ بہر آش جو کی قیمت ایک دینار اور
بیسہ بہر پشم گوسفند کی قیمت چہہ دینار ہو گئی نمک ادرمصالحہ کا نام ونشان بہی نہ رہا
اکمیرتہ راجہ کو یہ خیال ہوا کہ سراج محل بسبب ہجوم گہنے درختون کے پوشیدہ ہے اسیر
تمامی درخت میوہ دار اور بے میوہ کٹوادئیے اسی طریق پر ایسا ہی رسم وراہ جور وظلم
کرتا جسکے سبب روز بروز شر وشور برپا ہوا ڈانگرہی اور لون قوم کو کامراج اور مراج
مین چن چنکر تہ تیغ کیا اکثر برہمنون کے سرتن سے جدا کئے اور رستون مین جا بجا آویزان
کرادئیے اس خونریزی کے سبب سے تمام قوم ڈانگر ولون لولاب مین اکٹھی ہوکر باغی

ہوے راجہ نے سپاہ فراوان اُنکی سرکوبی کو روانہ کی زمانہ دراز تک جانبین سے ہنگامہ
جدال وقتال گرم رہا اسیحالت مین راجہ کی خواہش ہوئی کہ اوسچل وسوسل کو قید
کرے اس ڈرسے اوسچل راجوڑیکو بہاگا اور سوسل کسی دوسرے مقام کو جمیت ہوا
اوسچل سو آدمی لیکر متوجہ تسخیر کشمیر ہوا اثناء راہ مین قوم ڈانگر ہی وغیرہ اُسکی ہمراہ ہوئی
دہ بارہ مولا کیطرف سے داخل کامراج ہوا قوم ڈانگر اور لون جو ہرشدیو سے مقام
لولاب مین فرار ہوئی تہی اُس سے متفق ہوئی - اُسوقت انبوہ کثیر کے ساتہہ وارد
پرسپور ہوا ہرشدیو نے فوج معدودے کے ساتہہ بدافع مخالف کیواسطے کوچ کیا اوسچل نے تاب
مقابلہ کی نہ لائی ناچار پیچہے ہٹا ہرشدیو سست تدبیر نے تعاقب کیا بری ہوس کیشو
کی پرتما سعہ دیگر اور مندرون کے لوٹ کر بلا توقف معاودت نمائے شہر ہوا یہ سُنکر
اوسچل حوصلہ مند ہو قصبہ بارہ مولا مین مقیم ہوا سوسل بہی اُسی درمیان مین
معہ فوج کثیر کشمیر مین آپہنچا راجہ نے اُسکے زیر کرنے کو سپاہ بیشمار روانہ کی تیغزنون
کی دست درازی دیکہکر میدان رزم سے سوسل کے پاؤن اُکہڑ گئے اور بہاگا -
اووہر اوسچل نے دوبارہ دو تین روز کے بعد پرگنہ لار کی راہ کشمیر پر قبضہ کرنا چاہا
ہرشدیو نے بہی مقابلہ کو لشکر جرار بہیجا اس سراسری مین راجہ کے سردار کا سر کاٹا
گیا اور ہل جل پڑگئی سپاہ سراسیمہ ہوئی ایک طرف اوسچل کا خالو آنند مراج مین
جاکر مصدر فساد ہو معہ جماعت ڈانگرون کے قصبہ پانپور مین آیا اور چند سراج شاہ
مرسلہ ہرشدیو کے ہاتہہ سے اُسکا کام تمام ہوا پہر چند سراج سوسل کی لڑائی کو بہیجا
کیطرف روانہ ہوا دہنیر سوسل نے چند سراج کو اپنے خالو کے پاس عدم کو بہیجا اور
خود شہر کی راہ لی جب اوسچل نے یہ خبر پائی آگا پیچھا دیکہکر بہ نیت اقدام شہر کو قدم
بڑہایا ہرشدیو دریاے بہت پر کشتیون کا پل باندہکر دریاے جنگ کو جوش مین لایا

عین ہنگامہ رزم مین ایک پیل مست کو اُسکے لشکر پر ہانکا قضا راکسی گوشہ ستی تیر نے اُسکے کانمین پہنچکر سرگوشی کی بمقتضاے فرمان تقدر اُس فیل مست نے حمق لشکر کے مقابلہ سے سر پہیر ا فیل گردون نے یہ کجبازی کی کہ اولٹی بلا سر پر آپڑی تہی جو ڈیٹا ہرشدیو کے فرزین بند توڑ ڈالے پیادہ وسوار کو بساط جمیعت سے پریشان کیا راجہ شطرنج مین ڈوبا خیال کیا کہ بُرہی چال ہوئی فوج کی حفاظت کو کوئی منصوبہ کیا چاہیے قلعہ لوہر کوٹ کو دو اسپہ روانہ ہوا کہ اُسکی حفظ و نگہبانی مین مصروف ہو اثناء راہ مین مقام ہستہی کرن مین دشمنون کے ہاتہہ سے بہت تنگ ہوا۔ ادہر اوسیل کے کارگذارون نے دولت خانہ شاہی کے حجرونمین آگ لگادی اور تمام خانہ شاہی شعلہ زن سے منور ہوا ہرشدیو نے اُس آگ بُجہانے کو ایک گروہ مقرر کیا یہ تو مقام اضطراب ہے کاہی تہا آگ لگی ہوئی تہی باقی فوج نے جو تہلکہ دیکہا حیران ہوئی آخر کو خوف کی چنگاریان ہر ایک کے دلمین ایسی دہک اوٹہین کہ خرمن صبر و استقلال سوخت ہو گیا جسکے جہان سینگ سمائی چلدیا بجز خیدا آدمیون کے راجہ کے پاس کوئی نرہا چونکہ آگ بڑہکنے سے انقلاب کلی پڑگیا تہا تو م انگر وغیرہ نے خوب ہاتہہ مارے راہیون کا مال و اسباب زر وجواہر جو جسکے ہاتہہ لگا دبا لیا سترہ نفر راہی اُس آگ مین جلکر خاک ہوگئے تو ہر ایک امیر و وزیر خدم و حشم نے راجہ ہرشدیو سے روگردانی کی راجہ صرف دو خادمون کے ساتھہ خوار و زار بے توشہ و زاد راہ ایک فقیر کے مسکن مین جا پڑا اور دو شبانہ روز بہوکا پیاسا اُسجگہہ رہا۔ اسی عرصہ مین کسی دشمن نے اوسیل کو خبر دی آخر اُسکے آدمیون نے راجہ ہرشدیو کا کام تمام کرکے رانی شرمتی کے شرا پکڑکر لیا اسکی سلطنت گیارہ برس ۲۶ یوم رہی اور یہان ساتوان ترنگ راج ترنگنی کا ختم ہوا۔

# راجہ اوسچل

۱۱۲۳ء سنمت ۱۱ بکرمی مین اُسنے جمال عروس ملک کو عدالت اور انصاف کے حسن وجمال سے آرایش دی چند مدت تک سوسل اور قوم ڈانگری لغور اپنی مدد کے سن نا حوصلہ پورا کرتے رہے راجہ بھی انکے حقوق معاونت پر خیال کرکے کسی امر کی ممانعت نہ کرتا تدبیر سے سوسل کو لوہر کوٹ کی حکومت پر روانہ کیا ڈانگریون کو حکمت سے لڑا کر مروا ڈالا اور عقل کی بدولت فتنہ و فساد سے فارغ البال ہوا فسادیان کامراج کے ہتھیار اور گھوڑے سختی سے داخل سرکار کرائے تالیف قلوب سے انکو کشتکاری پر راضی کیا سرکشونکا پورا تدارک فرمایا اور داد و دہش مین مصروف ہو بذات خود ہر ایک کا انصاف کرتا لباس بدل کر اطلاع احوال رعایا کیواسطے شہر مین گشت کرتا ہر ایک امر کا تدارک اور تلافی فوراً کرتا مخبران صادق گفتار ہر شہر و دیار مین مقرر کیئے تا کہ سچی سچی خبرین پہنچایا کرین اور آپ ہر خبر سے باخبر ہوکر ظلم گدازی اور چارہ سازی مین مصروف ہوتا ہموارہ بنی نوع کو گہوارہ عدالت مین آرام دیتا غلہ کے کہاتے جمع کرتا نقصان کیوقت ارزان قیمت پر فروخت کر گرانی اپنے ملک مین رہنے نہ دیتا چورون کی روزی مقرر کردی تا کہ چوری نہ کریں جور و بیداد ظالمون سے وصول کرتا اچہی کامون مین صرف کرتا کیا مجال کہ کارپرداز کسی سے رشوت لین غماز اور چغلخورون کو اپنے پاس نہ آنے دیتا ارباب علم و ہنر کی عزت اور تکریم کرتا کلھن پنڈت کا بیان ہے کہ دُنیا مین جسقدر اچہے اوصاف ہین وہ تمام اس راجہ مین موجود تھے عدالت اور سخاوت مین اپنی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا تمام مندر منہدم شدہ از سر نو تعمیر اور مرمت کرائے

بلاد وامصار سوختہ وویران شدہ کو مرمت کراکر آباد کرایا صرف دو عیب اس راجہ
مین یہ تھے کہ وضیع و شریف کے ساتھہ بدزبانی اور گالی سے پیش آتا اس سببسے
معزز لوگ اس سے ناراض تھے نیز ہر روز لوگونکو باہم لڑا دینا اسکا کھیل تھا۔
تمام صحن خون سے لبریز رہتا تہا آخیر ایام مین دلاورون اور ہنرمندون سے حسد
کرنے لگا اور خود لپندی کی تعریف اسکے دلمین سمائی سنگدلی سے لوگون کے
خون کرانے مین عار نہ کرتا ہر دم اہلکارون کے تغیر و تبدل اور عزل مین رہتا۔
انہین باتونکی طرف دیکھکر گندہرپ جو ہندوستان سے واپس آیا تہا اسکی نوکری
سے کنارہ کش رہا سوسل بطمع سلطنت لوہرکوٹ سے اسکے ساتھہ جنگ کرنیکو آیا
ادہر سے ادسچل بہی مقابلہ آراہوا اور مخالف کو پیچھے ہٹاکر خود دیوان شاہی مین
واپس آیا مگر سوسل دوبارہ فوج جرار لیکر پہنچا اور راجہ کیطرف سے گنگچندر اسکی
گوشمالی کو بہیجا گیا اسنے میدان کارزار سے اسکو بہگا دیا راجہ نے کامراج کیطرف
سے اسکا تعاقب کیا اس بات سے ڈر کر سوسل ملک دارد کو بہاگا اور پہاڑی راستون
مین سے گہوم کر بدستور لوہرکوٹ پر قبضہ کر لیا انہین ایام مین فرمانروای دارد
بہی کشمیر پر حملہ آور ہوا مگر واپس چلا گیا ہرشدیو کا پوتا جو صغیرسن تہا راجہ نے
اسکے مارنیکا حکم دیا جب جلاد اسکے مارنیکو گئے تہے قدرت الہی سے یکبارگی ایسی
باد طوفان سخت چلی کہ وہ لڑکا دریا مین گر کر بہ گیا ایک برہمن کے ہاتھہ لگا کچہہ مدت
کے بعد ایک عورت نے اسکو پھر ولیس مین پہنچایا وہان مالوہ کے راجہ
نرورم نے اسکو اپنے بیٹے کی مانند پرورش کرکے فن سپاہگری مین یگانۂ عصر بنایا
بعض کہتے ہین کہ جلادون نے راجہ کے دکہلانیکو کوئی اور لڑکا مارا تہا اسکو بانی
جی متی نے پالا تہا اس درمیان مین سوسل راجہ لوہرکوٹ کے گہر مین ایک لڑکا

پیدا ہوا اُسکا نام جے سنگھ رکھا گیا یہ شخص بڑا اقبال مند ہونیوالا تھا اُسکے پیدا ہوتے ہی
اوسچل اور سوسل مین اتفاق ہو گیا اُسی وقت سویم جی مین آگ ظاہر ہوئی راجہ وہان
تیرتھہ کو گیا راستے مین چورون اور ڈانگرون نے رات کیوقت اسکا سامنا کیا مگر راجہ نے
باوجود تنہائی کے کمال دلاوری سے اُن سب کو بھگایا لیکن چونکہ راجہ اپنی فوج سے
علیحدہ ہو گیا تھا اسلئے لوگون کو گمان ہوا کہ راجہ مارا گیا ہے - چیوڑ اور رڈ جو راجہ
یوشمس کی اولاد مین سے تھے تخت سلطنت پر بیٹھنے کی فکر مین پڑے اور راجہ اُسی
درمیان مین اپنے تخت پر جا بیٹھا مگر اُنکے دل سے ہوائے ریاست دور نہوئی چار پانچ
برس تک بہت سے لوگون کو اپنے ساتھہ ملا کر راجہ کے مارنیکی تدبیرین کین - اودہر
سنگرام پال مرگیا اور اُسکا چھوٹا بیٹا سوم پال مسند حکومت راجوڑی پر بیٹھا
ایک روز راجہ اوسچل دیوانخانہ مین اکیلا بیٹھا تھا وہان سے اُٹھہ کر محلسرا کو گیا راستے
مین ایک شخص نے عرض کرنیکے بہانہ سے اُسکے موے سر پکڑ لئے اور رڈ وغیرہ نے
تلوار سے اُسکا سر کاٹ ڈالا اور جو کوئی امداد کو پہنچا وہ بھی اُنکی تیغ خونخوار سے
نہ بچا اسکا عہد حکومت ۱۰ برس ۴ ماہ ایک روز ہے اور ۳۱ برسکی عمر مین کشتہ ہوا

## راجہ رڈ

۱۳۳

سنہ ۱۱۹ بکرمی مین رڈ تخت پر جا بیٹھا اور طرفداران راجہ اوسچل کو مارا آخر کو ایک شخص کی
ضرب زد آور سے اسکا کام بھی تمام ہوا اور ویڈ جو اسکا دوسرا بھائی تھا باشندگان
ڈیدامٹ کے ہاتھہ سے مارا گیا گگہ چندر کی دلاوری سے تمام نمکحرام اور شریر لوگ
جان بحق تسلیم ہوئے رڈ نے صرف رات کی ایک پہر تک راج کیا آخر گگن چندر نے
تمام شریرون سے فراغت پاکر راجہ اوسچل کا ماتم شروع کیا رانیان جیہترا اور جنوہ

سنہ ۱۱۳۳ء

راجہ کے ساتھہ ستی ہوگئین پہر گگنچندر نے سمت ۹۱ بکرمی مین ازراہ وفاداری بنجاہِ مرضی رعایا آپ مسند حکومت کو نہ ختیار کرکے راجہ سلہن کو جو اوچل کا رشتہ مین بہائی تہا تخت نشین کیا جب سوسل کو اس معرکہ کی خبر ہوئی بڑے انبوہ سے بعزم تسخیر کشمیر لوہرکوٹ سے کشتوار مین آیا مگر بمقابلہ فوج کشمیر تاب نہ لاکر معرکہ سے پیٹہہ دکہلائی پہر گگنچندر نے مشیر سلطنت ہوکر اپنی تدبیر سے قوم ڈانگر کو تہ تیغ کیا اور آخر راجہ کے اطوار ناہموار سے بیزار ہوکر کنارہ پکڑا موضع گگنہ گیر اور قلعہ ایک آباد کرکے سرحد لاہور مین گوشہ گزین ہوا اور باغی ہو سوسل سے نامہ وپیغام کرکے اسکو تسخیر کشمیر کا اشتعالک دیا اور سوسل کشمیر پر چڑہ آیا آخر کار سلہن اور اسکا بہائی لوٹن گرفتار ہوکر لوہر کوٹ مین محبوس ہوے اور سوسل شہر مین داخل ہوا راجہ سلہن نے ۳ ماہ ۲۷ یوم راج کیا ؞

# راجہ سوسل

سنہ ۱۱۳۱ء

سمت ۹۱ مین راجہ سوسل نے تخت پر بیٹہتے ہی تمام مفسدونکو جلاوطن کیا وہ لوگ راجہ ہاے کوہستانی کی پناہ مین قیام پذیر ہوے اور عناد کی دیوار مستحکم کرتے رہے اسی زمانہ مین گرہن ہوا راجہ و لوگ پریاگ راج کو تیرتہہ کے لئے روانہ ہوئے بکہاچر ہرش دیو کا پوتا جو راجہ دکن کے پاس تہا انکی تحریص اور یامردی سے بعزم تسخیر روانہ ہوا سوسل نے بہی انکی مدافعت کیو سطے لشکر جرار روانہ کیا بکہاچر نے شکست کہائی مگر بعد ازان چونکہ گگہ چندر نے ڈامرون سے بغاوت کرادی اور سوسل کے گہر مین پہوٹ پڑی سوسل لوہر کوٹ کو بہاگ گیا اس مرتبہ سوسل نے ۸ سال ۱۰ یوم راج کیا ؞

# بکھاچر

سمت ۹۸۱۱ مین بکھاچر مسند نشین ہوکر شراب نوشی اور شہوت پرستی و دست درازی مین مشغول ہوا انکہ رانی ملہ کشٹ وزیر اعظم پر چھوڑ دی اسلیئے صغیر و کبیر سوسل سے ملگئے بکھاچر نے یہ سنکر ۶ ماہ ۲۰ یوم کی حکومت کے بعد روپوشیانہ کی راہ لی ٭

سنہ ۱۱۴۱ع

# راجہ سوسل مرتبہ ثانی

سنہ ۱۱۴۲

اودہر سوسل نے مرتبہ ثانی سمت ۹۹۱۱ بکرمی مین تاج و تخت کو آرائش بخشی چند روز کے بعد بکھاچر راجہ ہرسے کو بتانی کی امداد سے آمادہ جنگ ہوا اور قصبہ بیج بہارہ مین آکر ٹہا سوسل کے بہت سے لوگ مار کر چکدر مین آگ لگادی جسکی بھڑک نے تمام مال و اسباب حیوان و انسان مکانات و تعمیرات کو خاک سیاہ کردیا پہر سوسل آپ میدان کارزار مین آیا اور بعد جنگ بسیار کے بکھاچر مفرور ہوا چونکہ قوم لون اور ڈانگر اپنی دروئی کے سبب سے کبھی اسطرف اور کبھی اسطرف ہوجاتی تہی بکھاچر اس مرتبہ ناکام واپس گیا خلقت کا اس غدر سے بڑا نقصان ہوا اور غلہ کی بڑی گرانی ہوئی اُسی زمانہ مین سوسل نے اپنے لڑکے جلینگہ کو ولیعہد بنایا مگر کاروبار ریاست مین دخیل نہ کیا اسوقت تمام سردار اور اکابر اس دیار نے اپنے دایرہ اقتدار سے قدم باہر رکھا ہا تہہ پاؤن پہیلانے لگے اس سبب سے شرارۂ شر و فساد نے جانسوزی اختیار کی ایام کی نیرنگی سے تیرہ دلون نے راجہ کی خون پر چشم غضب سُرخ کی آخر حد و مراج مین کسی تیرہ اختر نے حقوق نعمت فراموش کر راجہ سوسل کو زیر تیغ بیدریغ کہینچا اس مرتبہ عملداری اسکی چہہ برس ۲۷ یوم رہی ٭

# راجہ جی سنگہ

سنہ ۱۱۴۶ء

سمت ۱۲۰۴ بکرمی مین راجہ جیسنگہ تخت حکومت پر بیٹھا اور فتنہ پرداز باہم تنازعہ پر آمادہ ہوئے آخر نفاق اور بے اتفاقی سے اسکی جمعیت پریشان ہوئی جب جیسنگ اس حادثہ جانفرسا پر وقوف پایا اور بالغ ہوا دین پُرنم وسینہ پُرغم سے شہر و دیہات کی دلداری کرنے لگا اور مضبوطی اقرار وعہد کے ساتہہ منادی کرادی چونکہ نیکی بدی کا سررشتہ کارکنان کارگاہ تقدیر کے ہاتہہ مین ہے ناکام جو کام انسان سے صادر ہو مقدر کا لکہا سمجہنا چاہئے تحریر سرنوشت امٹ ہے پس گنہگارون کو چاہئے کہ اپنی عفو تقصیر کیواسطے بیخوف وہراس درگاہ والا مین حاضر ہون انصاف وعنایات مربیانہ سے خوشحال کئے جاوینگے اس ندای جانبخش سے بعض عصیان شیوہ بکمال ندامت اور شرمساری سے حاضر ہوئے اور راجہ نے حسب تقاضائے بیش بینی جو اقرار کیا تہا وفا کیا اس عفو سے اکثر لوگ جو سرکش تہے بدلجمعی تمام حاضر خدمت ہوئے عناد فتنہ وفساد بالکل بیٹہہ گیا بعد ازین بکہاچر نے پاؤن نکالے تیجہ چند ولد گلنہ چند کی ہمت سے آمادہ پیکار ہوا مگر شکست کہائی اسیطرح چند مرتبہ جنگ کیا کچہہ پیش نہ گئی آخر خون کی بیٹہہ ٹہونکنے سے پرگنہ بانہال مین مقیم ہوا احسان مددگار نے عین کارزار مین لار جے سنگہ کے لشکر سے نامہ وپیغام کرکے بکہاچر کا کام تمام کیا اور ملک کشمیر نے تشویش سے رہائی پائی بعد اسکے لوٹن برادر سلہن سے جو قلعہ لوہر کوٹ مین مقید تہا چند مرتبہ جہگڑا اُٹہا آخر اسی جہگڑے مین لوٹن کو بہی دُنیا کے جہگڑے سے چہٹکارا ملا پہر جیسنگہ عدالت مین مصروف ہوا اسکے عہد مین کلہن پنڈت نے تاریخ کشمیر راج ترنگنی نام زبان شاستری مین تصنیف کی اور آدگونند سے جیسنگہ تک اسمین حال لکہا باقیماندہ

حال جے سنگہ سے زین العابدین تک زونہ راج پر اجہ بٹ اور شر یور پنڈت نے
اکبر تک تمام حال لکہا کلہن پنڈت اس راجہ کا وزیر اور بڑا فاضل پنڈت
تہا ۶۲ برس ۱۱ ماہ ۲۷ یوم کے بعد ترکون سے راجہ کی لڑائی ہوئی اور شبخون
کی ترکتازین جان شیرین ترک کی کلہن پنڈت نے اس راجہ کا حال بمقتضائے
مصنفان تصنیف ہے احوالات فرمانروایان عہد خود قریب دو سو ورق پر
لکہا ہے جسکو باعث طوالت ترک کیا گیا ؛

## راجہ پرمانو

سنہ ۱۱۵۴ع

راجہ جے سنگہ کا لڑکا سمہ ۱۲۱۲ بکرمی میں پرمانو نام صدر نشین چار بالش جہانداری
ہوا اسکے عہد مین دو وزیر باتدبیر کے وسیلے سے اکثر مکار لوگ روحانی شکلوں سے
خلوت مین ظاہر ہوتے تہے راجہ کو اعتقاد تہا کہ قدسی دیو وغیرہ اسیے ظاہر ہونے
ہین اور فیض دیدار اور برکت دعا سے کشورستانی حاصل ہوگی اسلیئے زر و
دولت بیشمار ان مکارون کے کاروبار مین بے سوچے سمجہے خرچ کرتا تہا امور
سلطنت مین بہت کم مصروف ہوتا اسکے ایام حکمرانی ۷ سال ۶ ماہ لکہے ہین ؛

## راجہ ورتی دیو

یہ شخص ۷ برس تک معشوقہ سلطنت سے دو چار کامرانی رہا مگر اسکے شبستان حیات
کا چراغ آرزو گل تہا یعنی کوئی وارث سلطنت نہ رکہتا نخلبندان ریاض تقدیر نے

اوبیہ دیو نامی ایک راجہ کو تخت خلافت پر بٹھلایا۔ اسکی موٹی عقل کی یہ روایت ہے کہ پتھر کے سنگریزون کو پہاڑ دن کے لڑکے سمجھکر اُنپر دودہ ڈلواتا تھا تاکہ وے پرورش پاوین اور تالاب ڈل کی سیر مین اسنے پانی کیطرف جو جہانکا تو اپنے مُنہہ کا عکس دکہلائی پڑا اُسے مخالف خیال کرکے ایک طمانچہ جو مارا تو انگوٹھی نکلکر پانی مین گر گئی اُسنے ایک خط کشتی کی اُسجگہہ پر کہینچدیا جہان سے انگوٹھی گری تھی جب سیر تالاب سے دل سیر ہوا واپس آنے کیوقت کشتی کے خط کی علامت سے انگوٹھی ڈہونڈنے لگا۔

# راجہ رنسہ دیو

یہ شخص اوبیہ دیو کا چھوٹا بھائی تھا قوم لون کی امداد سے ۸ برس ۱۳ دن حکمرانی کرتا رہا اپنے بھائی سے بڑھکر عقلمند تھا۔

# جگ دیو

اسنے چمنستان عدالت اور رعیت پروری کو تازہ سرسبزی بخشی خار زار رسوم ناپسندیدہ کو بیخ وبُن سے کھنیکر نکال ڈالا چند روز کے بعد وزیرون کے فساد کے باعث تخت وتاج چھوڑکر دوسرے شہر کو چلاگیا اور وہان سے چند گروہ کو موافق کرکے لوٹا۔ اسکا لوٹنا تھا کہ مخالفون کی قسمت پلٹ گئی دوبارہ تخت حاصل کیا پدم نام دربان نے ۱۴ سال ۳ ماہ ۳ یوم کی حکومت کے بعد زہر پلاکر مار ڈالا۔

# راجہ دیو

یہ شخص دشمنون کے خوف سے کشتوار کو بہاگ گیا تہا وہان سے کہاوریارہ کی لوگون کی مدد سے مراجعت کی یدم نے اودہر سے ہنگامہ گرم کیا ناگاہ کسی چنڈال کے ہاتھہ سے عدم کو رُخ کیا راجہ دیو نے فتح پائی اُس زمانہ مین نبیرہ لکہہ چند بلاڑ چندر جو پرگنہ لار مین صاحب اقتدار تہا آمادہ حوصلہ بزرگ ہوا اور نصف ملک کشمیر اپنے قبضہ مین لایا اور بلاڑ مٹ جسکو اب بلدیمر کہتے ہین اپنے نام پر آباد کیا قوم بٹ چونکہ راجہ سے منحرف ہو گئی اسلئے راجہ نے اُنکو تاراج نیست ونابود کیا اور یہانتک اس گروہ کا دشمن بنا کہ لوگونکی زبانپر ابتک مثل چلی آتی ہی کہ نہ بٹو ام ہین بٹ نہین ہون ۳ برس ۱۰ ماہ ۲۷ یوم کی حکومت کی بعد مرگیا۔

# سنگرام دیو



راجدیو کا فرزند سنگرام دیو سمبت ۱۳ بکرمی مین فرمانروا بنا دوست نوازی اور دشمن گدازی مین ناموری حاصل کی سوریج نام اپنے چہوٹے بہائی کو اپنا نایب بنایا راجہ کی مہربانی سے اس کو تاہ حوصلہ کا دماغ چہلک پڑا در پے عداوت ہوا والی لار کے پاس با مُبدد بدہاگ گیا راجہ اُس سے بہی گرم پیکار ہوا ناگزیر تونگ نامی سردار شمالی کے پاس چلا گیا راجہ نے تونگ پر لشکر کشی کی اُسے مغلوب کرکے سوریج کو قتل کیا بعد قتل خون محبت نے جوش کہایا

بہائی کے غم مین اسقدر مسلوب الحواس ہوا کہ امراض جگر مین پہنسا ایسی وقت مین سنگرام چندر ڈامر بر سر فساد ہوا راجہ سنگرام دیو نے اپنی غم و غصہ سی متفاوت کی تاب نپائی بیقرار ہو کر راجوڑی کو چلا گیا یہان ڈانگر یونے اہل شہر کو غارت کرنا شروع کیا آخر سنگرام دیو وہان کی زمیندار کی مددسی لڑائی پر آیا اور سنگرام چندر کو نکالا گنہگار و نکی تقصیر معاف فرمائی انجام کار ککہن کے بیٹون کے ہاتہہ سی ۱۶ برس کی حکومت کے بعد زہر ممات نوش جان کر کے خواب راحت جاودانی مین سرشار ہوا۔

## راجہ رام دیو
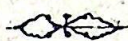
سمت ۱۳ بکرمی مین اسکے بیٹے رام دیونی نیزہ جہانداری بلند کیا اور قاتلان پدر کو خون سے نہلایا پرگنہ وچھن پارہ کے جنوب دیہ دریای لمبودری پر قلعہ مستحکم تعمیر کرایا اسکی رانی نے محلہ سدرہ مٹ جسکو اب بانہ محل کہتے ہین اپنے نام سے آباد کیا چونکہ اسکی کوئی لڑکا نہ تہا ایک برہمن کے لڑکے لچھمن نام کو متبنیٰ کیا ۲۱ برس ایک ماہ ۲۰ یوم کے بعد مرگیا۔

## راجہ لچھمن دیو

سمت ۱۳۵ بکرمی مین لچھمن دیو زینت افزاے اورنگ خسروی ہوا اسکی بہائی نی اپنے نام پر محلہ اہلہ مر آباد کیا اسکی عہد مین کجل ترک اسملک مین آئی خلق خدا کو رنج و عذاب پہونچایا ۱۳ سال ۳ ماہ ۱۲ یوم کے بعد راجہ نے انتقال کیا چونکہ سہمہ دیو اور سنگرام چندر کی باہم خصومت تہی بدینوجہ لشکر بیگانہ کے ہاتہہ سی شہر کی بڑی خرابی ہوگئی آخر اسی عرصہ مین سنگرام چندر اس دیر ناپائدار سی کوچ کر گیا عدم کو سدہارا۔

## راجہ سہمیہ دیو

سنہ ۱۳۰۸ع

اس شخص نے دشمنوں سے فراغت پاکر بے اندیشہ و غم سمت ۱۳۶۵ بکرمی مین تخت کو زینت بخشی اور رعایا کو ظالموں کے شر و فساد سے نجات دی بعد حکمرانی ۱۴ برس ۵ ماہ ۲۷ یوم دشمنوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔

## سہدیو

اسنے ۱۹ برس ۳ ماہ ۲۵ روز فرمانروائی کی اسکے عہد حکومت مین شاہ میر بن طاہر نے (جسکو ڈریو صاحب نے لکھا ہے کہ بعہد راجہ سیتا دیو اہل تبت والون نے سنہ ۱۲۷۵ع مین ادہر کو رخ کیا) سواد کبر سے ادہر کو عزم کیا راجہ نے موضع وارو ویر اسکو جاگیر مین عطا فرمایا لشکری چاک جد چکان کا بہی انہین ایام مین بہائی کی تغلب کی علت سے مقام برشال سے (جو وارہ وہ کا دار الصدارت ہے) اس گلزمین مین وارد ہوکر مقیم ہوا اور نیز بقہ نل (جو تبت کے امراے عظام مین سے تہا) دشمنون کے ہاتہ سے مارا گیا اسکا لڑکا رینچین نامی جسکو رنجبو بہی لکہا ہے بعمر نابالغی بخوف اعدا بہاگ کر کشمیر مین راجہ لار کے پاس آیا راجہ نے اسکی آوارگی پر ترحم فرماکر موضع گیر واقعہ پرگنہ لار مین اسکو ٹہرایا روزمرہ خرچ کا کچہہ وظیفہ مقرر کردیا اسکے عہد مین (جسکو مورخان فارسی نے ۷۲۴ ہجری مین لکہا ہے) زوالجو نام قوم ترک جسے ذو القدر خان کہتے ہین ستر ہزار سوار سے مانند سیلاب کے براہ بارہ مولا چڑہ آیا راجہ سہدیو نے اپنی بازوی طاقت مین یہ زور نہ پایا کہ اُس ترک کا مقابلہ کرے ناچار سلطنت ترک کرکے کشتوار کو چلا گیا وہان کے راجہ کی لڑکی اُس سے منسوب تہی رامچند موضع گگنہ گیر مین جسکا نشان ابتک ظاہر ہے مجبور ہوا اکثر ادمیون

جو اِس بدکار کے ہاتھون سے ناچار ہوکر پناہ جو ہوئی اپنی حفاظت مین رکھا ترکون نے
۸ مہینے تک ششش جہت کشمیر مین خون کی ندیان بہائین اور قتل عام اور آتشزدگی
انہدام مکانات اور قطع سلسلہ کشتکاری مین بڑا شغل رکھا جماعہ آبادیہی ویران
ہوگئے نایابی غلات سے قحط ظاہر ہوا جو کوئی اِن جفاکارون کے سامنے آگیا بادشاہ سے
لیکر گدا تک مرد و زن برنا و پیر اُسکو تہ تیغ بیدریغ کیا تمام ملک مین نعرہ آہ و فغان بلند ہوگیا

شعر

شد از باد کین آتش فتنہ ریز ٭ زمین فتنہ خیز آسمان فتنہ ریز

روزگار ناہموار و فلک کجرفتار نے وہ ظلم و ستم دکہایا کہ کسی نے ایسا دیکھا نہ سنا تہا
ہر طرف نعشین مردونکی نظر آتی تہین آٹھہ ماہ توقف کرکے پہر خونریزی و کشا
کشی شروع کی اور قتل عام کا حکم دیا بہت لوگ جو بہاگ کر جہیل و جاہات
مین پناہ گزین ہوگئے تہے تلاش کرکے مارے گئے عورتون اور بچونکو خطا ہنتو نکے
ہاتہہ بیچ ڈالا اور آخرکار قحط سے تنگ آکر قیدیون کی صلاح سے بانہال
والی کوتلن پرگنہ دیوہ سر کی طرف سے ہندوستان کو بہاگ راستے مین قراز
کوتلن اور پہاڑون کے تسگاف سے باران برف برسی کہ کسی متنفس کو دم
راست کرنے کی مہلت ندی سب کے سب دم مین عدم کو روانہ ہوگئے
پہر کچہہ لوگ جو بچے ہوئے تہے پہاڑونکی گہاٹیون اور جنگل کے درون
سے نکل آئے چونکہ کوئی ناظم ملک نہ تہا قوم حشان نے دست تطاول دراز
کیا اُسوقت رینچن نے ایک گروہ کو اپنا یار بناکر شہر مین عملداری کرلی اکثرون
نے اُسکی غاشیہ برداریکو زیب دوش کیا مگر رامچندر نے جو قلعہ گگنہ گیر مین تہا
اُسکی تابعداری قبول نکی رینچبو نے بیچہا حق ہوکر نمکحرامی کی بدنامی کا خیال نہ کر
ایک گروہ بہتی کو سوداگرونکی بہیس سے قلعہ مین بہیجا آلات رزم مخفی طور کردئے خود بیرون قلعہ ریزہ موقع کے انتظار

مین ٹھہرا آخر موقع پاکر قلعہ مین گھس گیا راجہ رامچندر کو تہ تیغ کیا اور اُسکی وجہ کوٹہ رانی کو جبراً اپنے عقد مین لایا اور واسطے اطفائے نائرہ فساد کے دونون تبت و پرگنہ لار کو راون چندر ولد رامچندر کی جاگیر مین دیکر اُسکے دل سے خیال کینہ جوئی دور کیا پہر راجہ سہدیو نے بھی بخواہش ملک کشتواڑ اسی اسطرفکو عزیمت کی مگر دیکہا کہ زمانہ کا رنگ بگڑ گیا ہی اور باعث اطوار رینچین سے ننگ و عار سمجھی ہیں مانند بخت برگشتہ کے کشتواڑ کو لوٹ گیا رینچین جور و ظلم مین بخوبی مشغول و مصروف ہوا ۔

## (عہد فرمانروایان اسلامیہ) رینچین شاہ

سنہ ۱۳۴۱ ع

سمت ۱۳۹۵ بکرمی مین پہر رینچین شاہ فرمانروائے کشمیر بنا عہد ہنود کا خاتمہ اور مسلمانون کا آغاز ہوا اُسنے عدل و انصاف سے قدرے امن دیا ہنود کی خاطر داری و دلدہی بھی اسکو منظور نظر رہی بہت سے فتنہ انگیزونکو اُسنے مارا اور شمس الدین کی بڑی قدر کی کوٹہ رانی و شہزادہ حیدر کو اُسکی حفاظت مین کہا اپنے نام پر شہر رینچین پور آباد کیا اور موسم سرما مین تین برس کی حکومت کے بعد درد سر مر گیا یہ رینچین شاہ چونکہ تبت سے نو مسلم یہان آیا تہا اپنے ابتدا ہی سے مذہب سے بالکل ناواقف تہا اسلئے اُسنے بہت سے داناؤن اور علماؤن خصوصاً شرلو سوامی سے عرض کرکے رہنمائے طریقہ دہرم ہنود کی چاہی مگر اُنہون نے اُسکی درخواست منظور نکی اور یاد نہین میتہ دیا جس سبب سے اُسنے تنگ آکر دل مین عہد کیا کہ کل صبح کو اول مرتبہ مین جسکو دیکہونگا اُسی کا مذہب قبول کرونگا خواہ وہ کسی ملت و طریق کا ہو وہ ہدایت کرے یا نہ کرے ۔

نظر بریں وقت سحر اپنے دریچہ سے کیا دیکھتا ہے کہ ایک فقیر ژولیدہ مو لب ندی دریا بہت بہ بائین اسلام نماز پڑہ رہا ہے بے تامل اُسکو طلب کر کے پوچہا تو کون ہے اور کیا کر رہا ہے اُسنے جواب دیا نام میر بلبل شاہ طریق و معمول اہل اسلام ہے یہ سنکر بتقضائے مشیت اُسنے اس فقیر کے اعمال کو پسند کیا اور مسلمان ہو گیا بعض کا خیال ہے کہ یہ فقیر سمت ۱۳۶۵ بکرمی مین وارد کشمیر ہوا جسکو اب تک ۵۶۹ برس گذر گئے اسکی خانقاہ محلہ بلبل لنگر مین ہے یہ بہی خیال کرتے ہین کہ یہ فقیر تبت سے ہمراہی پانصد مرید ون کے یہان آیا تہا اور بزرگ بلبل کو موسم سرما مین پایا تہا اسلئے اسکا نام بلبل شاہ

مشہور ہوا۔

## (ادویان دیو)

چونکہ رینچن شاہ کا بیٹا ابھی بہت چھوٹا تھا اسلئے سمت ۱۴ سو ۱ میں کوٹہ رانی نے ادویان دیو برادر سہدیو کو مسند حکومت پر بٹھلایا اسنے علی شیر وجمشید کو کامراج میں کام دیا اور کوٹہ رانی کی ہدایت کے موافق تمام امور سلطنت انجام دیتا رہا اسی درمیان میں اوڑون نامی ایک ترک براہ ہیرہ پور بڑی لشکر وخدم کے ساتھ یہاں آیا جسکے وحشت سے ذوالبچہ کا دہوکا کہا کر ادویان دیو تبت کیطرف بہاگ گیا کوٹہ رانی نے تمام اعیان سلطنت کو جمع کرکے بحکمت ودانائی صلح سے اسے ملک سے نکالکر رینچن نامی ایک شخص کو تخت حکومت پر کارفرما کیا اور جب ادویان دیو واپس آیا تو رینچن کو معزول کرکے اسے پھر بدستور اورنگ شاہی سے ہم دوش کیا پھر شاہ میر اور ادویان دیو کے درمیان شکر رنجی ہوگئی شاہ میر نے تمام لوگوں کے ساتھ رسائی پیدا کی طرفداران ادویان دیو کو نیست ونابود کرایا ۵ ابرس کی سلطنت کے بعد ادویان دیو بھی مر گیا۔

## کوٹہ رانی

پھر صرف پانچ ماہ کے واسطے کوٹہ رانی خود تخت شہی پر جلوہ افروز ہوئی اسکے عہد میں شاہ میر نے بہ طمع حکمرانی بعد بہت سے فساد اور جھگڑوں کے رانی کا مقرب بنکر پھر فوج کے ذریعہ کوٹہ رانی کو قید کرلیا مگر وہ بڑے چالاکی سے بلباس فقیر وہاں سے نکلکر اندرکوٹ کو بسنے گئے شاہ میر شہر پر قابض ہوا بعد اسکے کوٹہ رانی کو بمعہ اسکے بیٹوں کے پھر قید کرلیا ٭

## سلطان شمس الدین

پھر شاہ میر سمت ۱۴۱۶ ب میں مسند سلطنت پر بیٹھکر بلقب بہ سلطان شمس الدین ہوا یہ شخص بڑا بہادر اور

جوانمرد و - عادل تھا اُسکے دو بیٹے تھے جمشید اور علاءالدین جسکا نام علی شیر بھی تھا اس شاہ میر نے تین برس پانچ روز تک حکومت کی ÷

## سلطان جمشید

سنہ ۸۲۲ھ

پھر بیٹا اُسکا جمشید سمت ۱۴۱۹ب مین فرمانروائے کشمیر ہوا اپنے چھوٹے بھائی سے بموقع جنگ اونتی پور مین مغلوب ہوا۔

## علاءالدین

سنہ ۸۲۴ھ

پھر سلطان علاءالدین مسند آرائے حکومت سمت ۱۴۲۱ب مین ہوا اسکے دو بیٹے تھے شہاب الدین وقطب الدین جمشید عہدہ وزارت پر مقرر ہوا اُسنے سوپور مین اپنے نام ایک پل بنایا اِسکے عہد مین ایک دفعہ سخت قحط اٹھا تھا۔ اندرکوٹ مین اُسنے محلہ علاءالدین اور اپنے مکانات بنائے۔

## شہاب الدین

سنہ ۱۴۰۹ء

سمت ۱۴۳۳ب مین سلطان شہاب الدین نے تخت پر بیٹھتے ہی تمام پرگنات کشمیر کو حیطہ تصرف مین لاکر برائے تسخیر ولایات دیگر عنان عزیمت اُٹھائی اور براہ بارہ مولا روانہ ہوکر ولایات پکھلی سواد کبر وملک گکھڑ کو تسخیر کرکے نعمان وکابل کو لیا پھر بدخشان ودارد وگلگت کو اپنے قبضہ مین لاکر تبت کیطرف گیا تبت اسوقت بادشاہ کاشغر کے قبضہ مین تھا جب اسنے شہاب الدین کے پہنچنے کی خبر سُنی تو بہت سی فوج جرار وسپاہ وحشم بسیار ولشکر بے شمار مقابلہ کو بھیجا طرفین مین سخت ضرب وحرب ہوکر ازبس خونریزی ہوئی گو فوج کشمیر دشمن کی سپاہ سے بہت کم تھی مگر بقدرت الہی و دلاوری سپاہ کشمیر مخالف مغلوب اور ملک فتح ہوا الغرض دفیروزی نصرت کے بعد نگرکوٹ دکشتواڑ

ادہر اُسکے نواحی کو اپنا منقاد کر کے پچاس ہزار سوار و پانچ لاکھ پیادون کے ساتھ دہلی کیطرف روانہ ہوا دہلی مین اُن دنون فیروز شاہ حکمران تھا جب سلطان شہاب الدین دریاے ستلج پر پہنچا فیروز شاہ بھی ادہر سے بڑی فوج لیکر وہان پہنچا تھوڑے سے مقابلہ کے بعد صلح قرار پائی اور کشمیر سے سرہند تک تمام ملک شہاب الدین کی **سلطنت** مین شامل ہوا وہان سے فتح کر کے تاہم دہلی مین بھی اُسنے لوٹ و غارت کی اور دکن مین پہنچکر سوشرم پور کو فتح کر کے وہانسے بہت سامال و اسباب نقد و جنس لیکر و فر تزک و احتشام شاہی کشمیر مین رونق بخش ہوا اُسکے آغاز عہد مین سخت سیلاب آیا تھا اپنے نام پر ایک شہر جسکو اب شادی پور کہتے ہین اُسنے اور لولوڈ امر نے لولو پور جو اب بنام لوباب مشہور ہی آباد کیا چونکہ اسنے بیگم کی بھانجی لاسہ نام سے مہاشرت کی اسلیئے بیگم موصوف اپنے رشتہ دار فرمانرواے سندہ کے پاس بھاگ گئی۔ جسکو سلطان نے بخوف بدنامی بعد مشکل بلا کر فساد لاسہ اور اُسکی ترغیب سے فرزندان بیگم کو نکال دیا اسکے عہد مین ہنود بڑے صاحب اقتدار و وقار تھے اسی طرح ۱۹ برس کی حکومت کے بعد مر گیا۔

## سلطان قطب الدین

چونکہ شہاب الدین کا کوئی وارث اُسکے مرنے پر یہان موجود نہ تھا اسلیئے سمت ۱۴۵۲ بکرمی مین سلطان قطب الدین فرمانرواے کشمیر ہوا اُسکے عہد مین سید علی ہمدانی یہان آیا اُسنے پیروان دین کو آئین اسلام سکہا کر ہر طرح سے اپنے مذہب کو رواج دیا بہت ہنود کو مسلمان کیا انکی زیر تھ کالی کنڈ پر قابض ہو کر وہان رہایش شروع کی اُنکے یہان آنے کی تاریخ یہ ہے۔

سال تاریخ مقدم اورا + جوئے از مقدم شرافت او + روایت ہے کہ امیر تیمور جو بڑا منصف مزاج تھا ایک روز رات کو ملباس فقیرانہ گشت شہر کر رہا تھا اتفاقاً ایک مکان مین چند اطفال کو

روتے اور پیرزن سے کھانا مانگتے دیکھا جنکے جواب مین وہ کہہ رہے تھے کہ دو روز سے تم بھوکھی ہو تو مین کیا کرون کہان سے لاؤن اور تمکو کھلاؤن ۔ بادشاہ نے از راہ ترحم دو صرہ اشرفیان اسکے مکان مین پھینک دین صبح کو اس پیرزن نے انہین اٹھا انمین سے ایک اشرفی توڑا کر غلہ وغیرہ ضروریات خرید ہمسایون نے جو سید تھے اسکے احوال پر واقف ہو تہمت لگادی سب اشرفیان لے لین بادشاہ نے دوسرے دن بڑھیا کے گھر کا وہی حال دیکھا دم صبح اسے بلاکر تمام احوال دریافت کیا اور غضبناک ہو کر اس سید کو بلایا سید نے بڑی چالاکی سے بحضور شاہی بھی بیان کیا کہ انہون نے ہماری اشرفیان جو چورائی تھین واپس لین یہ سن اور تھوڑا نکیہ ملاحظہ فرمایا نہایت خشمناک ہوا چکیے سے تمام سادات شہر کو جمع کر کے انکا محاصرہ کرایا ہفت جوشی گھوڑا تپاکر ان تمام کو کہا کہ سادات چونکہ آگ سے نہین جلتے آپ لوگ اس گھوڑے پر سوار ہون جسنے انکار کیا وہ قتل ہوا جو چڑھا وہ جلگیا سید علی ہمدانی چکیے حکمت سے جان بچاکر یہان بھاگ آیا اور بادشاہ کو مرید بنا لینے کے باعث نام آور راور ہنود کے متبرک مکانپر قابض ہوا قطب الدین شاعر بھی تھا نمونہ اشعار اسکے یہ ہین ۔

اے بگرد شمع رویت عالمے پروانۂ ✤ از لب شیرین تو شورلیست در ہر خانۂ ✤ من بخند بے آشنائے میخورم خون جگر ✤ آشنا را حال این است وائے بر بیگانۂ ✤ قطب مسکین گر گناہے میکند عیبش مکن ✤ عیب نبود گر گناہے میکند دیوانۂ ✤ لوہر کوٹ کے جنقدر حکام یہان فساد کرتے تھے وے بھی نکالے گئے اور خاص لوہر کوٹ کے انتظام کو لولوڈامر بھیجا گیا مگر وہان کے حاکم نے جو چھتری تھا اس ڈامر کو جان سے ماردیا جسپر قطب الدین کی کم ہمتی نے خاموشی اختیار کی دریائے بہت پر اسنے ایک گانو قطب الدین پور نام آباد کیا تھا اسنے اپنے وقت کے بہت سے قحطون پر رعایا کو اپنا ممنون کیا ۔ اور آخر جام اجل پیا ✤ ۱۶ سال ۔

لوہر

# سلطان سکندر

۱۳۸۹ع

سمت ۱۴۴۶ بکرمی مین بیٹا اسکا سلطان سکندر فرمانروائے کشمیر ہوا اوڈک اور ساہس اسکے دو وزیر تھے۔ اوڈک نے حسب الحکم بیگم کے اپنے داماد و دختر و سکندر کے چھوٹے بھائی کو زہر دیکر مار ڈالا اور ساہس کو بھی جام اجل پلایا اسپر سلطان نے دوسرے وزرا کو اقتدار بخشا اسکے بعد اوڈک نے تبت وغیرہ ممالک کو فتح کر کے سلطان کے ناموں کا کام بھی تمام کیا آخر کار سلطان کے خوف سے خودکشی کی سلطان سکندر نے بڑے بڑے فتوحات حاصل کین امیر تیمور گورگانی نے جو اسوقت ہندوستان پر حملہ کر رہا تھا سلطان کے واسطے دو ہاتھی بھیجے پھر خلقت کی بدقسمتی سے سلطان کو مذہب اسلام پھیلانیکی خواہش ہوئی اور میر سید محمد فرزند سید علی ہمدانی بھی بمعہ بہت سے مسلمانون کے یہان پہنچا چونکہ سلطان کو اسکا پورا اعتقاد تھا اُسنے موقع پاکر اسکو ہنود کے برہم کرنیکی نصایح کین اور سہ بٹ کو مسلمان کیا اُسنے مسلمان ہوکر سلطان کی رضا جوئی کے لئے اپنے پُرانے دھرم کے برخلاف ترغیب دی اور کہا کہ مندر کا انہدام و بت شکنی لازم ہے اسپر اُس سنگدل نے منادر ہنود کا انہدام شروع کیا سب سے پہلے مندر تاراپیڑ کو گرا کر اُسکی جگہ جامع مسجد تیار کی جسمین ۳۷۲ ستون چوبی کلان اور ۳۲ ستون چوبی چار طاقون مین (جو کہ چالیس گز بلند اور چار گز شرعی موٹے تھے) استادہ کرائے مسجدین بہت سے منادر کے سنگہائے تراشیدہ لگائے پھر مندر پرسپور بلند و بیش قیمتی مارتنڈ و اونتی پور و چکدر تربیشور و سوریشور و بیجی شور وغیرہ کو جو کہ عظیم الشان بلند و خوبصورت تھے بمعہ دیگر منادر بے تعداد کے توڑ دا کر اُنکے مصالحہ سے اُنکی جگہ مساجد و مقابر و زیارتین بنوائین بجائے صدائے ناقوس بانگ بلند دلوائی دوالپور سے جسطرح قتل عام کیا اس ظالم متعصب نے انہدام تمام کیا اور ہزارہا ہنود کو جبراً قہراً مسلمان کیا اُسکے ظلم و ستم سے تمام ملک مین شور و شر آہ و فغان برپا ہوا چاروں طرف

سے گریہ وزاری کی صدا آسمان تک پہنچی مندر شکنی کے باعث مسلمانون نے خوش ہوکر اوس
تعصب وہنود نے بسبب دل شکنی اس سنگدل کا (جوکہ مجسم بت جور وجفا تھا) خطاب
سکندر بت شکن مشہور کیا خدا معلوم خلقت نے ایسے کیا گناہ کئے تھے جو پے در پے
اونپر جبر وقہر اور عرصہ دراز تک کشت وخون خونریزی ولوٹ کھسوٹ جاری رہی ؏ چو خواہد
کہ ویران کند عالمے * نہد ملک در پنجہ ظالمے * مسلمانون کی ترغیب واغواسی اور انکے
مذہبی وشرعی فتون سے ہنود کو بہ ارشاد ابد بیدین کیا گیا جب باقی ماندہ برہمنونکو بھی قبول اسلام
کے واسطے حکم ہوا تو انہون نے اپنی جان سے ہاتھ دہو کر بقول ہر کہ دست از جان بشوید
ہرچہ در دل دارد بگوید * صاف جواب دیا کہ ہم لوگ ہرگز مسلمان نہونگے گو مرنا پڑے اسلام
لینے کا بنا دونی تو ایجاد دین پر از شرارت وستم رہنما ہے جہنم ہمکو قبول نہین ایسے کلمات
صاف وگستاخانہ سنکر سیاہ درون سلطان کے دل پر اور کدورت وغبار پیدا ہوا بجاے خونریزی
وقتل کے ہنود پر جزیہ لگا کر گوناگون عقوبات وبوقلمون عذاب اونپر روا رکھے سوا سے
منادر کے وہ تمام پتھر بھی جن پر شاردا حروف کہدے تھے اس ظالم نے تڑوا دیئے شاستر کی
پوتہیان جہان دیکھین وہین دریا برد کین یا جلوا دین حتےٰ کہ شاردا حروف تنہی باقی رہگئے
پوتھیان عنقا صفت ہوگئین خال خال کوئی کسیکی حکمت وچھپانے کے کامیابی سے باقی
رہین ملا وقاضیون کا وہ زور بڑہا کہ انکی دہشت سے دہوکا اجل کا ہوتا آخرکار جب بیج بہارہ
کے مندر کو توڑا تو اسمین سے ایک پتھر پر شاردا حروف مین بشعت انہدام منادر کے اسکے
ہاتھ سے مضمون کندہ پایا اس سے عبرت حاصل کرکے جب کوئی نشان بھی مندرون
کا باقی نرہا تھا تو تسخیر ولایات اور سرانجام دیگر معاملات ملکی مین مصروف ہوا اور فتح پر فتح
حاصل کی جسطرف کو عنان عزیمت پھیری منصور وغالب ہوا جب سید علی ہمدانی مرگیا۔ تو
سلطان نے مقبرہ ہنود کی اشی کالی کنڈ پر جہان دہ جینے جی متصرف تہا اونکا عبادت گاہ قرار دیا

اسیطرح مقدس چشمہ مون پر ایک مسجد اور باغ ہوا یا اور ہر موسم بہار مین سید علی محمد کے پاس جایا کرتا اسکے جلوس کی تاریخ یہ ہے ۶ عقل گفتا بہ شرح واد رواج ۹۰ اسنے دامن کوہ ماران مین ایک شہر آباد کیا آخر الامر یہ ظالم بھی ۲۸ برسکی عہد حکومت کے بعد اس جہان فانی سے عذاب گور جاودانی مین کیڑی مکوڑونکے دہن مین جا پڑا۔ نام بد چھوڑ کر لعنت پا بدا ہمراہ لیگیا

نماند ستمگار بد روزگار بماند برو لعنت پایدار۔

## علی شاہ

سمت ۱۴۹۲ بکرمی مین سلطان علی شاہ اُسکے فرزند نے اورنگ سلطنت کو زیب دی سہ بٹ نے اسکی خدمت مین اقتدار پاکر مقرب شاہی بن اسے بھی ترغیب وتحریص دی کہ غنی المقدور ہنود کو مسلمان کرنا چاہیے جسپر اُسنے بھی راہ ظلم وتعدی پر قدم جمایا۔ سہ بٹ نے سوای محمد کے لدکو بمعہ عیال واطفال قید کر دیا محمد یہ خبر پا کر براہ بانگل بھاگ گیا مگر سہ بٹ نے اُسکو بھی گرفتار کراکے قلعہ بردہ مین قید کیا وہ وہان سے بھی با مداد شیر برادران بھاگ گیا اسپر سہ بٹ نے لدکو جانسے مارا چندروز کے بعد علی محمد بہمراہی فیروز علی وچند سپاہیان ترک پھر آیا۔ سہ بٹ نے لدہ راج اور گورکھ کو اُسکے مقابلہ کو بھیجا انہون نے بڑی کارزار کی بعد فتح حاصل کی جسکے صلہ مین لدہ راج کو عہدہ میر فوجی اور گورکھ کو حاکمی کامراج عطا ہوا اس فتح کی بعد سہ بٹ نے ہنود کو پوجا پاٹ تیرتھ وغیرہ رسوم ادا کرنے سے روکا تشقہ لگانیکی ممانعت کی جھوٹے تہمتین لگا کر جرمانہ لیتا زر جزیہ بڑی سختی سے وصول کرتا جب وے جان سے تنگ آئے تو اطراف وممالک غیر کو بھاگنا شروع کیا اور ترک وطن کو ایسے آفات سے بہتر سمجھا جب یہ خبر اُس بدکیش کو ہوئی تو ہر ایک رہگذر پر پہرہ اور حراست مقرر کرکے شہر مین منادی کرادی کوئی شخص سوائے راہدار یکے کہین جانا نہ پائے بعد اس کے

انتقام کے ہنود کو جبراً مسلمان کرنے لگا اور ملاؤن فاصیون مفتنون نے اپنے زمانہ موافق کو غنیمت جانکر طرح طرح کے عقوبات اور ظلمون سے لوگونکو مسلمان کرنا شروع کیا اس ظلم کی نہ کہین فریاد تھی نہ داد بہت سے برہمنون نے تنگ آکر خودکشی کی بعضون نے گھرونکو آگ لگادی اور خود انمین پروانہ صفت جلگئے اکثر دہرم کی چاہ سے کنوون مین کود پڑے بہت سے پہاڑونکے چوٹیونپہ چڑہ کر کود پڑے اور جان بحق تسلیم ہوئی جیسے ہوسکا غیر معمولی راستونسے بھاگ نکلے ہندوستان و پنجاب کو چلے گئے اکثر راستونمین ہی شاہراہ اجل کے مسافر ہوئے ایسے ظلم و ستم تین چار برس تک ہوتے رہے اور بعد اسکے یہہ بت ظالم بھی پنجہ قضا مین گرفتار ہوا بجائے اسکے شاہ جان جسکا دوسرا نام زین العابدین تھا نایب السلطنت بنا اسنے وزرا کے تمام فتنہ و فساد کو دور کیا پھر سلطان علی شاہ بارادہ حج اپنے چھوٹے بھائی زین العابدین کو جو اسکا نایب تھا تخت خلافت پر متمکن کرکے یہان سے چلا گیا پنجاب مین اسکے خسر نے جو وہان کا حاکم تھا ملامت کرکے واپس بھیجا کہ وہ راج کیون چھوڑ آیا مطابق اسکے وہ پھر براہ پکلی کشمیر کیطرف فوج خسر کو لیکر آیا زین العابدین نے یہ خبر پاتے ہی ترک سلطنت کرکے بمعہ عیال و اطفال نقل مکان کیا اور علیشاہ سابق و ستور تخت پر بیٹھ کر مصدر جور و جفا ہوا اور ریاکاری و بدذاتی لوگو نکے عورتون کو جبراً لیجانا شروع کیا اور تعصب مذہبی بڑہایا اسکو جو کچھ جسیر خلقت نے واویلا آہ و فغان کے رعایا کی بدنصیبی سے پھر پانچ چھ ماہ تک اسنے حکمرانی کی آخرکار راجہ جسرتھ والی گھگر کے ساتھ لڑائی مین مشغول ہوا راستہ کی بلاد کو لوٹتا ہوا وہان پہنچا تو اسکے ہاتھ سے مغلوب ہوکر بھاگ گیا سات سال اسکی حکومت ہے

## (سلطان زین العابدین)

١٤٢٤
ء

پھر سمت ۱۴۹۹ بکرمی مین سلطان زین العابدین سلطان کشمیر بنا چھوٹا بھائی اسکا محمد خان نہایت

نیابت پر ممتاز ہوا اُسنے تخت پر بیٹھتے ہی تمام انتظام ملک بہت عمدہ کرکے جور وظلم
کو دور کردیا ہر ایک طرح کے علوم وفنون کو ملک مین رواج دیا جسرتہہ خان کو بھی پناہ
دی جونہ راج اپنی کتاب مین اسکی ازبس تعریف لکھتا ہے اِسکے عہد مین غریب پر زبردستی
نہ تعصب مذہبی ہونے پاتا اگر کوئی بدذات مسلمان ہنود پر حسب عادت ظلم کرتا وہ پوری
سزا پاتا لوگون کے املاک جو بعض سینہ زورون نے جبراً دبا رکھی تہین وہ سب واپس
دلادین سلطان کے ہاتھ پر ایک آبلہ ہوگیا تھا شرٹ حکیم نے معالجہ کیا تو خدا نے شفا
دی اُسکے صلہ مین سلطان نے ہرچند بہت انعام عطا فرمایا مگر اُسنے زرجزیہ ہنود کے
معاف ہونیکی درخواست کے بغیر کچھ قبول نکیا وہ درخواست اُسکی بپایہ قبولیت پہنچی اور
امیر کبیر نگیا کہتے ہین یہ سلطان کیمیاگر بھی تھا ۔ دارد ۔ سندہ ۔ قندہار ۔ پنجاب وغیرہ
ممالک کو بھی اُسنے فتح کیا تبت پر متسلط ہوکر وہان ایک شہر آباد کیا کشمیر مین زراعت
وتجارت کو ازحد ترقی دی دولہا نام ایک مسلمان نے جوکہ خاص مکہ سے قرآن لیکر اُسکی
پاس آیا ہوا تھا ایک برہمن کو بحالت نشہٴ شراب ماردیا اس جرم پر اُسکے لئے حکم دیا کہ
اُس بدذات کو گدہی پر دم کیطرف مونہہ کرکے سوار کر تمام شہر مین رسوا کیا جاوے ۔
اور ہر ایک جگہ اسپر غلاظت ڈالی جاوے ۔ تعصب مذہبی اسکو سوائے ایام اول کے
بالکل نہ تھا تمام اوصاف حمیدہ واخلاق پسندیدہ مین بے نظیر وعدیل تھا ۔ **بیت**
خوبئ اخلاق کان دیناودین رازیور است ۞ بافقیری خوش بود با بادشاہی خوشتر است ۞
اِسکے چار بیٹے تھے آدم خان ۔ حاجی خان ۔ جسرتھ خان ۔ بہرام خان ۔ اذنیلہ پور اور
آدڈن داہنتی پور مین ایک ایک نہر بنا کر گنگہ بل سے براہ کوہستان بانسل کو ایک ندی
لایا اُسکے کنارہ پر آبادی کی اپنے نام پر کوہ ماری پربت سے امریش پور تک ایک
بڑا شہر آباد کیا زینہ گنگا زینہ سوامی تک پہنچائے سوپور کے متصل سنان گری نام ایک شہر

جسکو اب زینہ گیر کہتے ہین آباد کیا سور لیشور - مارتنڈ اور امرناتھ مین شاہی تعمیر تیار کرائین زینہ کوٹ متصل اندرکوٹ وزینہ مرغ وزینہ دب نہ زینہ کڈل - زینہ لنک اور لربین سلطان پور کامراج مین وزینہ بازار زینہ کنڈل وغیرہ مقامات تالاب اور لر کے کنارہ پر اسیکے بنوائے ہوئے ہین جایاپیڈ کو جو کان مس ملی تھی اُسکا فائیض بھی ہوا سوائے اُسکے کان جواہرات بھی اُسکو ہاتھ لگی اُنھین سے جو جواہرات نکلے اُسکا نام زینہ رتن رکھا گیا تربٹ نے جسکا مکان سچار ناگ کے متصل اب بھی مشہور ہے ہر ایک جگہہ مکتب اور مدارس بنوائے مفسدون کو نیست و نابود کیا روایت ہے کہ زمانہ سلف مین ایک شہر **سندمتی** نام کے باشندہ جنکا راجہ **سوورشن** تھا ازبس بدکار اور گنہگار تھے جسپر ... م ناگ بہت تنگ ہوا قہر الہی بھی نازل ہوا اسی شہر مین ایک کوزہ گر صاف باطن اور خداپرست تھا اُسکو الہام ہوا کہ یہ شہر سیلاب سے غرق آب ہوگا یہان سے بھاگو اُسنے یہ ندائی ربانی ایک ایک کو سنائی مگر کسیکو یقین نہ آیا اور اُسے دیوانہ بتایا اُسنے پھر مکرر سہ کرر اُنسے کہا مگر کسینے نہ مانا ناچار ہوکر اکیلا ہی وہان سے بھاگا اور کوہ کرال سنگر پر چڑہ گیا پیچھے کو نظر کی تو نقشہ طوفان نوح کا آنکھون کے آگے پھر گیا شہر کا نام و نشان بھی نپایا ہر چہار طرف عالم آب نظر آیا - اوسنے تالاب مین گاہ بگاہ ایک مندر کسیکو نظر آجاتا تھا وہی مندر زین العابدین نے بھی ایکدفعہ دیکھا اور اعیان سلطنت کو حکم دیا کہ اولر مین جہان مندر دکھلائی دیتا ہے وہان ایک عمارت تیار ہو لوگ حکم سنتے ہی دوڑ پڑے مگر مندر عنقا صفت پایا - پھر سلطان خود کشتی پر سوار ہوکر وہان پہنچا اور حکم دیا بموجب غواصون نے بڑی محنت کے بعد دو بت روئین نکالے سلطان نے گجرات وغیرہ مقامات سے کاریگرون کو بلواکر ایک بڑی کشتی جو بذریعہ بادبان کے چلتی تھی سنگ ہائے کلان سے بھرکر وہان غرق کرائی اور اُسپر یہان تک خاک اور سنگ ہائے ... دکان کروائے کہ ایک

جزیرہ تیار ہوگیا اسپر تعمیرات بنائی گئین اور نام اسکا زینہ لنک رکھا گیا تاریخ اسکی یہ ہے +
تا زین عباد اندرون جشن کند - پیوستہ چو تاریخ خوش خرم باد + یہ سلطان شاہ تھا کہ تھوڑے
عرصہ کے بعد شری بٹ حکیم اور محمد خان نایب بھی مرگئے ملک مین اسکے وقت بڈشاہ بھی ہوئے
گئے تھے جو کہ بخوبی ہو آئے تھے زونہ رواج کی تاریخ اس مضمون تک ختم ہوئی آگے سری‌ور
پنڈت نے اکبر تک تمام حال لکھا ہے - صفاپور سے سوپور تک سنگ ہائے
مناور سے سلطان نے ایک مضبوط پشتہ بندھوایا دیگر ممالک سے درختان میوہ دار
منگواکر یہان بوئے انگور و سیب وغیرہ کے درخت پٹھان کیطرف سے منگواکر باغات
بنولے سنگھاڑہ اور تخم نیلوفر تالابون مین لگوائے براہ بہار نمل تالاب ڈل سے ایک
ندی کاٹ کر متصل جبہ کدل دریاے بہت سے ملائی اور چھوٹے نالہ مار احچھن کی
آبادی کو تالاب ڈل سے کاٹ کر روان کی اہل فضل و کمال ہر فرقہ کو منگواکر یہان
آباد کیا اور انکی معاش خاطر خواہ مقرر کی - بہت سی مدارس بھی بنوائے ولایت سے فارسی
کتابین منگوائین صدہا کتب کا ترجمہ فارسی و عربی و ہندی و شاستریں کرایا شاستری پستکین بھی
جو کشمیر سے معدوم ہوگئی تھین اور مقامات سے طلب کرائین مہابھارت وید برتھ کہنا و بعض
پورانون کا ترجمہ کرایا اور کتب طب تیار کرائین - جی سنگھ کے عہد سے اپنے وقت تک شاستری
زبانمین راج ترنگنی لکھوائے بہت سے شاستر دور سے منگواکر برہمنونکو مفت دیئے
خود بھی زبانہائے ہندی و فارسی و تبتی بخوبی جانتا تھا - مہر کن حکاک - کاغذ گر - قلمدان
ساز وغیرہ پیشہ ور لوگ خراسان وغیرہ الصار سے بصد تلاش یہان بلوائے کشمیریونکو
انکے ہنر سکھوائے ہنود کو جو یہان سے بھاگ گئے تھے معہ فضلا و علماء کے دیگر
بلاد سے بہ تعظیم و تکریم بلاکر نقد و جنس عنایت فرمایا یہان آباد کئے ایک دفعہ ایک
شہزادہ کشتی مین سوار سیر کرتا ہوا عالی کدل مین پہنچا ایک ہندنی جو گھاٹ پر پانی بھرنے

کو آئے تھے اسکو نظر پڑی دیکھتی ہے اسکی عقل پر پتھر پڑے نثار شباب سے ایک گلولہ اسکے گھڑی پر مارا۔ گھڑا اسکے صدمہ سے ٹوٹ گیا مگر پانی برہمنی کی ست سے اسکے سر پہ معلق کھڑا رہا۔ جب وہ مظلوم گھر پہونچی تو اسکے برہمن نے غضب انگیز ہوکر بددعا دی کہ جس سے یہہ حرکت ناشایان ہوئی اسکے سینہ مین درد ہو اور مرضی خدا سے روز رد ہو۔ برہمن چونکہ مستجاب الدعا تھا بددعا اسکی اثر پذیر ہوئی۔ جب شہزادہ کو علاج معالجہ سے شفا نہوئی اور بددعا کا اثر ثابت ہوا تو بادشاہ برہنہ پا اُس برہمن کے گھر جاکر شہزادہ کی شفا کے لئے ملتجی ہوا۔ برہمن نے بعد بندو نصایح کے بارگاہ حکیم حقیقی سے بحق شہزادہ شفا مانگی جو کہ قبول پڑے اسباب پر مقربان سلطانی کو ان برہمنون کے ریاضت سے انکا فکر ہوا۔ آخرکار بہ مشورہ قاضیان دمفتیان برہمنون کو حکماً فارسی پڑھوایا باسی کھانا لہانے کا عادی کرایا چنانچہ تب سے ہی کشمیری پنڈیان جنہون نے فارسی پڑہی کارکن کہلائے اور انہین کے لوگ سون نے جو اپنے دہرم کرم مین رہے باچہ بٹ کا خطاب پایا۔ اسکی عہد مین منجملہ ۹۹ رشیون کے شیخ نور الدین بھی تھا جو کہ ایک چور کا بیٹا تھا۔ مگر اپنی ریاضت وعبادت کے باعث سب کا سرتاج تھا۔ للی ستوری بھی اسکے عہد مین تھے جو کہ پانپور کے ایک برہمن کے لڑکے تھے یہ للی ستوری بڑے خداپرست وعبادت خالق مین مست ذیبوا کرامات سے آراستہ تھے۔ شیبوا فلاسفی مین کامل اور علم شاعری مین پورے تھے۔ نمونہ اشعار اسکے جو اُسنے بجواب اشعار خاوند وگور وکے دیے تھے چند یہ ہین۔

## قول اول خاوندلل ماجیصاحبہ

چندر مس ہیونہ پرکاش کونہ۔ گنگہ ہیونہ تیرتھ کانہ۔ باندون ہیونہ باندو کانہہ۔

چاند کی برابر کوئی روشنی نہین نہیں۔ گنگا کی برابر تیرتھ کوئی نہین۔ رشتہ داروں کی برابر رفیق کوئی نہین۔

رنہ ہیو سوکھہ نہ کانہہ ـ
بی بی کی برابر آرام کوئی نہین

## قول دوم گورو سیدہ بابو

اچھن ہیو نہ پہ کاش کونہ
کوٹھن ہیو نہ نیر تھ کانہ
چندس ہیو نہ باندہ کو نہ

آنکھونکی برابر روشنی کوئی نہین
گھٹنون کی برابر تیرتھ کوئی نہین
جیب کے برابر رفیق کوئی نہین

اڑس ز ڑواس ہیو سوکھ نہ کانہہ
تندرستی کی برابر آرام کوئی نہین

## قول سوم خاص لل باجیصاحبہ

یکس ہیو پر کاش نہ کونہ
لیے اس ہیو نیر تھ نہ کاہنہ
دلس ہیو باندو نہ کو نہ

معرفت کی برابر روشنی کوئی نہین
ارادہ کی برابر تیرتھ کوئی نہین
خدا کی برابر دوست کوئی نہین

بیس ہیو سوکھ نہ کاہنہ
خوف کی برابر آرام کوئی نہین

ایک دفعہ لل باجیصاحبہ کپڑی پہن کہ گورو کے پاس گئین بوریے سے علیحدہ زمین پر بیٹھ گئین گورو جی نے پاس خاطر اُنسے کہا کہ بوریے پر بیٹھو مٹی سے کپڑے خراب ہوگئے یہ سنکر لل باجی صاحبہ نے جواب دیا ـ

اندر میچی نبر میچی میچہ تہ پاتس ڈتم سوہ وچھم منتر منس تہ میچی میچی ـ
جھاڈان تو تم سوری دوہ ترجمہ لفظ بہ لفظ اندر مٹی باہر مٹی مٹے کے ساتھ اپنا جسم خوب آلودہ ہے دیکھا تو من کے اندر بھی مٹی ہے ـ اور اس مٹی کی چھانی مین دن گذر گیا

بجاے مچی کے مہ چیٔ کے دوسرے معنے یون ہین اندر بھی توہی باہر بھی توہی بینے
ادل سے تیرے ساتھ ملکر خوب لطف اُٹھایا دل کے اندر جو دیکھا تو تجھی کو پایا تیری تلاش
مین دن گذر گیا۔

## دیگر

آیس وَتے گیس ونے منز سُوتھے لُوسم دۆہ + وچھم چندس ہار آیم نہ انہے ناوہ تارس کیا دمہ
ترجمہ آئی راہ گذر سے اور گئے راہ گذر سے راہ گذر مین دن گذر گیا دیکھا جب مین تو خرچ مہر
بنایا محصول کشتی کا کیا دون۔ دوسری طرح یہ معنے ہین۔ آے اپنے رستے گئے اپنے
رستے دل ضعیف ہوگیا اور دن غروب ہوگیا اپنے سرمایہ مین دیکھا تو بھگوان ہاتھ نہ
آیا اب اپنی نجات کیطح حاصل کرون۔ ایسے ایسے ہزارون واک ہین سواے اوسکے اور ایک
کتاب لل واک نام اسکی تصنیف علم معرفت مین بے نظیر و عدیل ہے۔ اگر اس کی
معجزونکی تفصیل لکھی جاوے تو ایک اور کتاب تیار ہو اسلئے طوالت کے باعث اُن کو
ترک کیا لل تراگ بھی اسیکی کرامات کا نمونہ ہے۔ اس سلطان مین مسافر پروریکی صفت بھی بدرجہ
تھی جو مسافر آتا قدر یاتا ذوالجو کے وقت کی ویران شدہ زمین اسکے عہد مین آباد ہوگئی۔
یہ سلطان اپنے اوایل عہد مین ۲۰ ہزار سوار و ایک لاکھ پیادونکو لیکر تبت مین پہنچا شاہ
کاشغر سے موضع شتی زی مین سخت کارزار کے بعد سلطان نے فتح پائی اُسکے وقت مین
رعایا برایا خوش خزانہ معمور تھا۔ صرف شاہزادہ کچھ کچھ فساد کرتے رہے چنانچہ ایک شاہزادہ
نے اُسکو بھی تالاب اولر مین غرق کرنا چاہا تھا لیکن یہ جلد خبردار ہوگیا۔ سمت ۳۶ کی قحط مین
خلقت کی پوری امداد کی دو برس بعد اُسکی سیلاب آیا تھا اسکے سالگرہ پر ہر دو طرف بغرض
خوشنودی ہنود رعایا خوب چراغان کرایا اور تو وسیر کزنار ہا تبرتھ نو کا بندن کو بھی سمت ۳۹
مین گیا اور گو تسہ ناگ کی سیر بخوبی کی راجگان قرب و جوار اسکے پاس تحایف ونفایس نذرانہ

برابر بھیجتے رہے اسکی نیکی کے باعث ہنود اسکو بڈشاہ (یعنے بڑا بادشاہ) اور اُنکی رشک سے مسلمان بٹہ شاہ (یعنے ہنود کا راجہ) کہتے تھے چنانچہ ! سیلئے جیٹھ سودی ددا دشی کو ۵۰ برس کی عہد حکومت کی بعد بعمر ۶۹ سال جب وہ جان بحق تسلیم ہوا تو مندر دوٹی شور مین دفن کیا گیا۔ اور مندر مذکور بڈشاہ کے نام سے مشہور ہوا۔

# سلطان حیدر

سمت ۱۵۴۹ بکرمی مین اُسکا دوسرا شہزادہ سلطان حاجی ملقب بہ سلطان حیدر بھائیون سے لڑجھگڑ بزور شمشیر سکندرپور مین جلوس فرمای خلافت شاہی ہوا اور بہرام خان کو حاکم ناگام و نایب السلطنت بنایا راجگان سندہ و راجوڑے وغیرہ ریاست ہاجو اسکے مبارکبادی کو آئے تھے بڑی تعظیم و تکریم کے ساتھ واپس گئے سید حسن حاکم بیروہ اُسکے وقت بڑا حاکم با اقتدار تہا یہ سلطان بڑا خود رائے نارسا و زناکار تھا مدام نشہ شراب مین مسرور اور رقص و سرود مین مشغول رہتا۔ پورنا حجام نے بہت سے ہندوؤن کی ناکین کاٹ ڈالین چند کو دریا برد کیا کسیکو جان سے مارا اس بدکار غافل سلطان کو خبر بھی نہوئی بلکہ اُسکے ورغلانے سے سلطان نے باپ کی تمام وزرا و امرا کو مروا ڈالا آدم خان پنجاب مین مارا گیا چونکہ حجام مذکور نے ہنود پر بڑے ظلم کئے اُنھون نے جان سے تنگ آکر مسلمانون کی اُن مساجد و مقابر کو جو اُن کے مندرون پر بنوائے گئے تھے منہدم کر کے بعض کو آگ لگادی جسپر سلطان نے اپنے دادا اسکندر بت شکن کا وقت اُنپر پھر تازہ کیا اُنکا تمام مال و اسباب ضبط کر کے حکم دیا کہ جہان ہندو نظر آئے وہین گردن مارا جائے اسطرح ہزارہا ہنود مارے گئے اور صدہا مسلمان کئے گئے آخر کار ہنود نے مسلمانون کے کپڑے پہن کر کہنا شروع کیا کہ نہ شو ام نہ بٹو ام یعنی ہندو نہین ہین ہندو نہین۔ بلد یمر اور لکھے پر بھی جب ادا دیا گیا شہزادہ

حسن شاہ نے ادہر مدہر دیش یعنے پنجاب وراجوڑے و گھگہ فتح کرکے جہلم کی طرف سے
بہوگہ پال والون کے تمام شہر جلوا دئیے پانچ چھ ماہ کے بعد اُن اطراف کو تسخیر کرکے بہت
مال و دولت لیکر سلطان کی خدمت مین حاضر ہوا بہرام خان نے یہان تمام وزرا و امرا کو
لوٹا پھر وزرا نے سلطان اور شہزادہ مین فساد کرادیا آخر الامر سلطان ایک سال کی حکومت
کے بعد نشہ کیحالت مین بام پر سے گر گیا۔ گردن اُس کی ٹوٹ گئی اور عدم کو
چل لیا۔

## سلطان حسن شاہ

سمت ۱۵۵ ب مین وزیرون امیرون نے بخلاف رضامندی بہرام خان شہزادہ حسن شاہ ~~سنہ ۱۴۹۳ء~~
کو فرمانروائے کشمیر بنایا اُسنے زین العابدین پور کو دارالسلطنت اور احمد ملک کو اپنا وزیر بنایا
آخر مین بہرام خان کو بذریعہ تازی بٹ کے گرفتار کراکہ عدم تسکین کے باعث اُسکی آنکھون
مین میل پھروا دیے اور بہت سے سیدون کو اُنکی شرارت کے سبب جلا وطن کرکے دہلی
وغیرہ مقامات کیطرف نکال دیا بہت سی سفارشون کو پھر واپس بھی منگوا لیا سلطان باپ
کیطرح گانا سننے کا بڑا مشتاق تھا چنانچہ ۱۰۲۲ ایکہزار بائیس قوال ہندوستانی اسکے پاس
نوکر تھے شہر مین، ہل ن ط ط طوائف الملوکی کثرت تھی تاتار خان حاکم بہلول پور نے خروج
کے بھیجنے مین تامل کیا تو تازی بٹ اُسکی سرکوبی کو فوج کشمیر کے ساتھ بھیجا گیا اسنے سیالکوٹ
مین پہنچکر لوٹ مار کی تاتار خان نے مطلع ہوکر سپاہ جرار کے ساتھ وہان پہونچ اُس کے
بھاگنے پر کوہ کاجداری تک اُسکا تعاقب کیا لیکن پرانے سلاطین کے رعب سے کشمیر
مین داخل ہونے کا حوصلہ نکیا اور وہان سے واپس پھرا کوہ کاجداری تک تمام ملک اپنی
قبضہ مین لایا ادہر سلطان سے رؤسا و امرا نے بھی طریق بغاوت و انحراف فتنہ و فساد

اعتبار کیا جس سبب سے کسیکی ہمت تاتار خان سے اپنا ملک واپس لینے مین نہ پڑے
اسلیئے سوائے خطہ کشمیر کے سلطان کے قبضہ مین اور کوئی جگہہ نرہی آتش زدگی نے
بھی اسکے عہد مین بہت سے محلہ و مکانات عالیشان کو خاک سیاہ کردیا جامع مسجد و خانقا
سے بھی شعلۂ نور بلند ہوئے سلطان نے انکو از سر نو بنوایا میر شمس الدین عراقی حسین مرزا
شاہ خراسان کیطرف سے سفیر ہوکر آیا بہت سے تحایف مثل پوشنین وغیرہ کی شاہ کیطرف سے
سلطان کو پیش کیئے وہ آٹھ برس یہان رہا اور چکونمین سے اکثرون کو شیعہ بناکر
خراسان کو لوٹ گیا گیارہ برس کی حکومت کے بعد سلطان نے قضا کی ۔

## سلطان محمد شاہ و فتح شاہ

سنہ ۸۹۲ع

سمت ۴۵۶۳ مین بیٹا اُسکا سات برس کی عمر مین سلطان محمد شاہ تخت سلطنت پر امور
شاہی کا سبق خوان بنا اُسکے جلوس کو بعض فارسی مورخون نے سنہ ۸۹۲ ہجری لکھا ہی ۔
جسمین بہت فرق پڑتا ہے ۔ اسکی صغر سنی کے باعث عنان حکومت سادات کی ہاتھ
لگی انہون نے غرور نشاء حکومت سے پھولکر بدمزاجی اور شرارت سے ہنود پر ظلم
و ستم روا رکھا غازی اور شہید بننے لگے جسپر سپاہ پنجاب و سادات مین سخت نزع اٹھا
اور نتیجہ اُسکا یہ ہوا کہ سپاہیون نے ایک سید کو بھی زندہ نہ چھوڑا یہ آتش شہادت
سید میر حسن نامی بزرگ سادات کے باعث بھڑکے تعصب مذہبی و شرارت وغیرہ حکومت
کے نتیجہ نے محمد شاہ کو دو برس اور سات ماہ کی حکومت کے بعد سر یر سلطنت سے اُٹھا
کر اطراف جبال و کوہستان مین ایسے چھوٹے سی عمر مین بھگا کہ بجائے محاصل سلطنت
کے عذاب و مصیبت دکھائی ۔ اور سلطان فتح شاہ بن آدم خان بن سلطان زین العابدین
جو کوہستان نوشہرہ مین حکومت کرتا تھا بامداد سپہ سالار ملک سیف دار کشمیر کا سلطان

بناگیر سپہ سالار مذکور کی حکومت یا اختیار نے سلطان کے دلمین نار حسد کو روشن کیا اسلئے
بعض اراکین خلافت و اعیان حکومت کو اپنے ساتھ ملا کر اُسسے عداوت پیدا کی نہر کے
پل توڑ دئیے جانبین سے سپاہیان جرار شیر دار میدان خونخوار مین آ نکلے بہت سے خونریزی
و کشت و خون طرفین کے بعد ملک سرہنگ جنگ نی ملک سیف دار کے اسپ صبا رفتار
کو بضرب شمشیر تیز دم مار کر اُسے پیدل کر دیا تب عوام نے اسپہ حملہ کرکے ملک عدم کا راستہ
لیا اور ملک سرہنگ جنگ کو بھی چونکہ زخم کاری لگا ہوا تھا اُسنے بھی حریفوں کی مفارقت گوارا
کرکے اُسیکا پیچھا کیا فتح و فیروزی فتح شاہ کے نصیب ہوئی اور ملک شمس چک منصب وزارت
پر ممتاز ہوا ڈہائی سال کے بعد میر سید محمد شہید و ملک ابراہیم ماگری و ملک حاجی و ملک عیدی
مخالفت و منازعت ملک شمس چک پر آمادہ ہوکر جانبین سے شہر مین نزدیک خانقاہ بلبل شاہ
کے کارزار حرب و پیکار ہونے لگا مخالفوں نے ضرب ہاے شمشیر آبدار و زخم ہاے کار لگاکے
آخر کار ملک شمس چک بمعہ سلطان فتح شاہ کے بھاگ کر ڈال ذکر مین جا رہا ہر چند بہت
مخالفوں نے اُسکا تعاقب کیا لیکن اپنی دلاوری سے گھوڑے پر سوار ہوکر نکل گیا پھر محمد شاہ
دوبارہ بادشاہ بنا اور لشکر کو لیکر تنر اگام کی طرف ملک شمس چک پر چڑہائی کی سوپور مین دونون
لشکر مقابل ہوئی ملک موسیٰ رینہ نے اس جنگ مین کار رستم کیا جس سے دل کے دل
رو بفرار ہوئے ملک شمس چک وارد کو اور فتح شاہ ہندوستان کو بھاگا محمد شاہ نے باوجود استعداد
کارزار کے ملک موسیٰ رینہ کی دلجوئی و قدر دانی نکی اُسنے رنجیدہ ہوکر فتح شاہ اور شمس چک
سے نامہ و پیام کیا اور فتح شاہ نے وہان پہنچکر موسیٰ رینہ کی مدد سے رینہ کاچی کے میدان
مین محمد شاہ پر فتح حاصل کی اسمرتبہ محمد شاہ نے چار ماہ چودہ روز کی حکومت کی پھر فتح
شاہ حاکم کشمیر اور شمس چک سپہ سالار بنا اُسوقت کو ۹۰۵ہجری فارسی والون نے لکھا ہے
اور شیخ سلطان شمس الدین عراقی پھر کشمیر مین پہنچا کاجی چک نے باتفاق دیگر چکون کر

کے اُسکے مذہب کو اختیار کیا اور جڈی بل مین اُسنے پھر بہت لوگون کو شیعہ کیا دو سال کے
بعد ملک موسی رینہ نے جو شیعہ ہو گیا تھا شمس چک کو مار کر خود اُسکا جانشین ہوا اور فتح شاہ
کو برائے نام رہنے دیا ۹ برس تک یہ آتش ضد و حسد مذہبی بھڑکی رہی صدہا لوگ جبراً
مسلمان کئے گئے اور جو باقی بچے وے زر خریدہ سے تلف ہوئے ہزارون ہنود با ندھکر
ظلم سے مسلمان کئے گئے قدیمی منادر کی انیٹ سے اینٹ بجا دی اسی تعصب سے
اراکین دولت باغی ہو کر ایک دوسرے کی تخریب کے درپے ہوئے فتنہ و فساد نے روز
افزون ترقی پکڑی ۹ برس کے بعد محمد شاہ تیسرے مرتبہ پنجاب سے براہ پونچھ کشمیر پر
چڑھ آیا اور کامراج کے موضع لنگر مین فتح شاہ کو مغلوب کیا ۹ ماہ تک فرمانروائے کشمیر رہا
اس عرصہ مین فتح شاہ نے پھر سامان جنگ درست کر کے اپنے بیٹے جنت خان کو فتح کشمیر
کے لئے آگے روانہ کیا اُسنے باتہال کے بہت سے آدمی اپنے ساتھ لاکر فتح حاصل کی
فتح شاہ پھر تیرہ ماہ تک تیسرے مرتبہ حکومت کرتا رہا اور تمام ملک کو تین حصہ بنا کر ایک کاجی
چک دوسرا جہانگیر کو تیسرا اپنے پاس رکھا ہنود جو بزرگونکی ہڈیان لیکر گنگا کو گئے ہوئے
تھے باد طوفان سے قریب دس ہزار کے تلف ہوئے پھر وبا نے ایک عالم کو ویران کر دیا
ایک سال کے بعد ابراہیم ماگری دو بیٹو نکے ساتھ مارا گیا محمد شاہ نے ہندوستان کے بادشاہ
سکندر ابن بہلول لودی سے کمک لیکر براہ بانگل کشمیر مین پہنچ شہر کے لوگون اور
کارندون سے اتفاق کر کے اول فتح شاہ سے شکست پائی پھر تین ہزار سپاہ ہندوستان
کو ڈالورہ مین چھوڑ کر دو ہزار سوار کے ساتھ کشمیر مین پہنچ تمام امرا سے ملکر فتح
حاصل کی اور چوتھی بار شاہ کشمیر بن ہندوستانکی سپاہ کو رخصت کر دیا فتح شاہ لوہر
کوٹ کیطرف بھاگ گیا مگر خونریزی و فتنہ بدستور رہا ۹۲۷ھ ہجری مین ملک عیدی رینہ
اور نوکر ماگری نے بہت فوج جمع کی اور سکندر خان نے فتح شاہ کے ساتھ آکر

قلعہ ناگام مین سکونت کی لیکن کاجی چک کی دلاوری اور شجاعت دیکھکر اُسکے ہوش اُڑ گئے
اور براہ کوہستان جانب ہندوستان بھاگ گیا محمد شاہ بھی اُسکی دلیری کے باعث درپردہ کاجی چک
کا دشمن بنگیا جب کاجی چک خبردار ہوا تو رنجیدہ ہوکر نوشہرہ مین جارہا اتفاقاً اُنہین ایام مین
شیخ علی بیگ ترک کچھ ترکونکی فوج لیکر کشمیر پر چڑہ آیا ملک کاجی چک نے اپنے دو بیٹے
اُسکے مقابلہ کو روانہ کئے اُنھون نے رات کیوقت دشمن پر چھاپا مارا بڑی دلیری اور جوانمردی
سے لڑے تھے کہ ترکونکی ترکی تمام ہوگئی سبکے پیر اُکھڑے اور بہت سے ترک مارے گئے
بہت سے گرفتار ہوئے بعد فتح کرنیکے آٹھ ماہ پیچھے ملک کاجی چک پھر کشمیر مین آیا محمد شاہ
نے اُسکی بہت عزت توقیر کی کچھ روز بعد ملک کاجی چک نے محمد شاہ کو قید کرلیا۔

## سلطان ابراہیم

اور اسکی جگہہ اُسکے بیٹے سلطان ابراہیم کو تخت نشین کیا اور خود وزیر بنا ایک شخص جو اُنکا دشمن
تھا بابر شاہ دہلی کے پاس جاکر وہان سے کچھ فوج لے کشمیر مین آیا ادہر سے اُنکی فوج اور
نازک شاہ فرزند فتح شاہ مقابلہ کو نکلا آخرکار کاجی چک مغلوب ہوکر کھوہونکی مکانونکی طرف
بھاگ گیا۔

## نازک شاہ

عبدالملک فریق غالب نے نازک شاہ کو تخت پر بٹھلایا اور تمام کشمیر چار حصون پہ
تقسیم ہوا۔ایک ملک علی کو دوسرا ملک ابدال ماگری تیسرا لوہر ماگری چوتھا رنگیہ چک
کو ملا نازک شاہ نے ایک برس تک راج کیا۔

# محمد شاہ

اور پھر محمد شاہ فرمانرواے کشمیر بنا نازک شاہ نایب ہوگیا بابر شاہ مرگیا ہمایون شاہ کے ہاتھ تخت دہلی آیا ۹۳۷ھ ہجری مین اُسکا دوسرا بیٹا کامران مرزا محمد شاہ کی بدنظمی کا احوال سنکر ۲۰ ہزار سوار لیکر موضع انہہ دا جن مین مصروف جنگ ہوا لوٹ وغارت کرکے بہت سے گھر جلادئے اور بہت آدمی ماردیے آخرالامر کامران ناکام ہوکر یہان سے بھاگا اسکے عہد مین پھر ابوسعید خان والی کاشغر بارہ ہزار سوارون کے ساتھ نکلا اور تبت مین پہنچکر قیام کیا اور بیٹے سکندر خان کو بہمراہی اپنے بہنوئی میرزا حیدر سپہ سالار کے روانہ کشمیر کیا دے براہ لار موسم بہار مین یہان پہنچے آتے ہی خونریزی آتش زدگی لوٹ مار شروع کی بہت سی رعایا بخوف جان ومال ومنال ہاتھ اوٹھا حیران وپریشان پہاڑونکی کھوہ اور غارونمین جا چھپے جب سردیکے موسم گذر چکے اور ایام بہار آئے تو کشمیر کے امیر اور کار آزمودہ لوگ چاہ بابل کے جنگل مین جمع ہوکر جنگ کو تیار ہوئے گو لشکر کاشغر نے متواتر شکستین کہائین مگر منہ نہ موڑا جب فتح کی امید نرہی ناچار اس شرط پر صلح کی کہ محمد شاہ اپنی شہزادی کا بیاہ حیدر خان کے ساتھ کردے محمد شاہ نے اس شرط کو قبول کیا اور لڑکی کی شادی حیدر خان ابوسعید کے بیٹے سے کردی آخر چیت مین ترکون کا لشکر کاشغر کو لوٹ گیا لڑائی کی وجہ سے چونکہ فصل نہوئی تھی قحط اُٹھا ماگریون اور چکون نے باہم موافقت کرلی اور اتفاق سے حکومت مشترک رکھی صدارت کا منصب ملک کاجی چک کو دیا سلطان اسمعیل ابن سلطان محمد شاہ ملک کاجی چک کی دامادی کے باعث بے اعتبار ہوگیا یہ انتظام چند سال تک رہا پھر محمد شاہ نے وفات پائی جسکو بعضون نے ۹۴۴ھ ہجری لکھا ہے اسوقت اُسنے پانچ سال راج کیا۔

# سلطان شمس الدین

۱۵۳۸

سمت ۱۵۹۵ بکرمی مین سلطان شمس الدین ابن محمد شاہ کو بادشاہی کا خلعت پہنایا گیا کاجی چک ماگری دو لوگون مین پھر نا اتفاقی ہوئی کاجی چک نے جاڑہ بھر کاجی وارہ مین بسر کیا بہار کے دنون مین باتفاق امرا ماگریون پر حملہ کر کے کشمیر سے باہر نکالکر خود منتظم بنا اور شمس الدین بعد حکومت ایکسال مر گیا سنہ ۹۴۵ ہجری)

# سلطان اسمٰعیل

۱۵۳۹

پھر سمت ۱۵۹۶ ب مین سلطان اسمٰعیل بھائی اسکا جو ملک کاجی چک کا داماد تھا مسند آرائے شاہی ہوا اور ملک کاجی چک کو پورے اختیارات حاصل ہوئے اہل تشیعہ کا کامل زور ہو گیا اور ملک سب مین بٹ گیا ماگری۔ ڈانگری۔ چاڈری۔ اور ملکون مین جو کہ صاحب اقتدار تھے سخت فساد اٹھا محلہ علاء الدین پورہ مین جنگ ہوا دو سال کی حکومت کے بعد سلطان نے دار ناپایدار سے سفر کیا (سنہ ۹۴۵ھ)

# (سلطان ابراہیم)

۱۵۴۱

سمت ۱۵۹۸ بکرمی مین بیٹا اسکا سلطان ابراہیم ثانی زینت بخش دیہیم شہریاری ہوا اُسے عالمین ملک ابدال ماگری و ملک ریگی چک جو کہ سنت جماعت تھے بغرض انتقام ملک کاجی چک اپنے رشتہ دار مرزا حیدر کے پاس جو کہ شاہ ہمایون کا ملازم تھا اپنے بیٹے بھیجے اسوقت ہمایون شاہ ایران کو گیا ہوا تھا اور چونکہ خود بسبب غلبہ شیر خان افغان آزردہ خاطر تھا اُنکی بات پر چندان متوجہ نہوا۔

# مرزا حیدر

سنہ ۱۵۴۲ ع

مگر میرزا حیدر جو وہان حاضر تھا اُسنے رخصت حاصل کر کے سمت ۵۹۹ اب مین از راہ چیرہ اوڈر وار دشہر ہوکر دوسرے مرتبہ کشمیر کو فتح کیا کاجی چک تاب مقابلہ نہ لاکر براہ ہیرہ پور ہندوستان کو بھاگ گیا ابدال ناگری نے وفات پائی اسطرف کاجی چک شیر خان کی پاس پہنچا اور خطاب خان خانان کا پاکر اُسکے کمک لیے کشمیر مین پہنچ مرزا حیدر کے ہاتھ سے جو اندر کوٹ مین رہتا تھا خوش اسلوبی کے باعث سب کا عزیز بنا ہوا تھا مغلوب ہوا اور ہندوستان کو بھاگتا ہوا انہنہ کی منزل مین مقصود گاہ عدم کو گیا مرزا حیدر نے فتح و نصرت کے ساتھ شہر مین پہنچکر سکہ و خطبہ بنام نازک شاہ پور سلطان فتح شاہ جاری کیا اور تمام جوانب کشمیر تبت پہکلی ڈانگلی وغیرہ کو فتح کر کے عیدی رینہ کو سپہ سالار بنایا خود اہل فضل و ہنر و صاحبان علم موسیقی و پیشہ ورونکے قدر دانی و جوہر شناسی مین مشغول ہوا ہر کسیکو اُسکی مراد پر پہنچاتا ہوا دس سال تک حکمرانی کرتا رہا کاشغری لوگون نے زور پاکر خانقاہ چڈی بل کو آگ لگادی اور اہل تشیعہ کے ساتھ خصومت و عداوت مذہبی پیدا کی جس سبب سے لوگ تنگ آگئے عیدی رینہ و ناجی چک خواجہ حاجی بانڈی وغیرہ اُسکی اطاعت مین بدل رہان ساعی اور شیعون کے ساتھ پوری عداوت کرتے رہے آخر کار عیدی رینہ وغیرہ جماعہ ارباب زمانہ اُس سے بگڑے اور آپسمین عہد و پیمان کر کے مرزا حیدر کو کہا کہ اطراف پر نظم و نسق کے واسطے لشکر کشی واجب ہے اُسنے اپنے بھتیجے کے ساتھ مردان کاشغری کو روانہ کیا اپنے پاس بہت تھوڑی فوج رکھی فوج فرستادہ کو کشمیریون نے ہولناک جبال مین ایسا پھنسایا کہ پندرہ سو آدمی اُسکے خاص رفقاء جلسہ کام آگئے باقیماندہ کا حساب ہی نہین - اسی درمیان مین عیدی رینہ و ناجی چک اُس سے باغی ہوئے

اور قلعہ آڈن پورہ میں آکر قابض ہو گئے اس سے مرزا حیدر کو معلوم ہوا کہ بتمام فریب
تھا بعد چند روز کے عیال و اطفال کو اندرکوٹ میں چھوڑ کر خود اکیلا ہی قلعۂ آڈن پورہ
کے اندر گھس گیا وہان ایک قصاب نے کلھاڑی اٹھا کر اسکے سر پر ماری ایک ہی ضرب
سے عدم کو بھیجا صبح کو جب یہ خبر مشہور ہوئی۔ غازی چک و دولت چک فرزندان ملک
کاجی نے اندرکوٹ مین جا کر اُسکے ننگ و ناموس مین دست اندازی کرنی چاہی لیکن سلطان
نازک شاہ کے منع کرنے سے باز آئے اور وابستگان مرزا کو کاشغر کیطرف بھیجا۔ یا پھر
نازک شاہ کی سلطنت مین استحکام نہ رہا۔

## احوال چکان

دنیا کا یہی قاعدہ ہے کہ یکے مے آید و دیگرے میرود۔ ہر کہ آمد عمارتِ نوساخت * رفت و
منزل بدیگرے پرداخت۔ وان دگر پخت ہمچنین ہوسے * این عمارت بسر نبرد کسے۔
جنکو آج کمال اوج پر بلندی ہے اُسکو کل زوال و پستی ہے۔ قبیلہ چکان اول اون
سلطانون کے نوکر رہے پھر رفتہ رفتہ علم دولت و اقتدار کو بلند کیا لنکری چک اہل
ہنود کے دور آخیر مین یہان وارد ہوا اوس وقت سے پشت در پشت تا عہد زین العابدین
خدمتگاری کرتے رہے پھر سلطان حیدر و حسن شاہ کے عہد مین بسبب فتنہ و فتور ارکان
سلطنت کے مرتبہ مصاحبت و امارت پر سرافراز ہوئے سلطان نازک شاہ کے عہد
مین درجہ قرابت پا کر اپنی لڑکیاں اُنسے منسوب کین پھر مسند حکومت پر قدم رکھکر شیعہ
ملت بعض سنیون مین پابند ایمان رہے سمت ۱۵۹۸ بکرمی مین جب میدان خالی پایا۔ سنہ ۱۵۴۱ء
سلاطین سے روگردان ہو کر علم حکومت بلند کی مرزا حیدر کا دورہ حال ہوا اور نازک شاہ کی
حکومت مین ضعف آیا۔ تو عیدی رینہ نے پسران کاجی چک کو جو کہ باپ کی وفات

کے بعد دربدر پریشان بے سروسامان پھرتے تھے بخلاف سابق ممتاز کیا اور اُنکے
اتفاق سے امور سلطنت کو انجام دیتا رہا کچھ عرصہ کے بعد عہد و پیمان حال کو توڑ کر پہلی
عداوت کو یاد کیا بشمول ناجی چک پلہاسے دریاسے بہت کو خراب کر کے بکینہ جوئی و
فتنہ انگیزی مصروفیت کی اور بہت سے چک جو عہدی رینہ سے موافق تھے اس تدبیر کی
واسطے خانقاہ ہمدان شاہ مین جمع ہوئے اُسمین درمیان مین نیک روز برادر کاجی چک
نے مخفی طور سے بام خانقاہ پہ چڑہکر ایک سنگ کلان اُسپہ گرایا جسنے خطا کی اور ستون
خانقاہ پر گرا اگر اُسمین کچھ آسیب نہ پہنچا اور نیک روز ایک گولی کے لگنے سے نیچ گر کر
مرگیا۔ ناجی چک یہ حال دیکھکر ڈرا اور ہندوستان کو بھاگ گیا جب راولپور مین پہنچا
ایک درخت انگور کا اُسکے گلوگیر ہوا جسکے صدمہ سے گھوڑے سے گر پڑا اُسکی ٹاپون سے
جانبر نہ ہوسکا کشمیر مین ادہر سلطان اسمٰعیل شاہ کو جو کہ سلاطین کی اولاد مین
سے تھا تخت پر بٹھلایا اور حکم رانی چکون نے خود کرنی شروع کی۔

## عہد ملک دولت چک

سنہ ۹۵۵ھ

سمت ۱۶۱۱ اب مین ملک دولت چک بچہ ملک کاجی کو مسند حکومت ہاتھ لگی اور
بظاہر حبیب خان ولد شمس شاہ خواہرزادہ اپنے کو سلطان قرار دیکر باختیار تمام مہمات
ملکرانی کرتا رہا اُسکے وقت مین نہایت سخت اور شدید زلزلہ آیا جس سے آثار قیامت
نمودار تھے یہانتک کہ اکثر مکانات تنگافہا سے زمین مین دفن ہوگئے ڈہے ہوئے مکانات
کی چھتون سے جو سطح زمین کی برابر ہوگئی تھین دریچہ بناکر لوگ باہر نکلے اور اثاث البیت
نکالا مراج مین پائین موضع بیج بہارہ متصل نندن مرگ قریہ حسین پور و حسن پور
جو کہ دونون طرف دریا کے آباد تھے نصف شب کو ایسے اختلاف و انقلاب مین پڑے

کہ ادہر کی زمین وباشندے اودہر اور اودہر کے اسطرف آگئے چنانچہ اب تک حسین پور کی زمین زمیندار حسن پور کے اور وہان کے زمیندار حسین پور کے ہوتے ہین یہ زلزلہ سات روز تک محسوس ہوتا رہا دولت چک کی عہد مین افغانان ہندوستان عظیم خان و مجید خان وغیرہ کشمیر پر چڑہ آئے تھے جو عرصہ تین ماہ مین یک بیک قتل کیے گئے۔ اُسنے آخیر مین اپنے تنچے سے نکاح کر لیا جسپر غازیخان وحسین خان وعلیخان عموزاد اُسکے بہت رنجیدہ ہوکر اُسکی تخریب کے درپے ہوئے ایک روز بجہت شکار کشتی پر سوار ہوکر اپنے گھوڑے حسن آباد مین چہوڑ تالاب ڈل کو گیا غازیخان نے یہ خبر پاکر اُسکے تمام آدمیون کو قتل کر کے حسن آباد کے گہوڑ وپنہ قبضہ کر لیا اگرچہ ملک دولت مردانگی وزور آزمائی وتیر آزمائی مین لاثانی تھا اور ایسا زور آور تھا کہ نندی مرگ مین اسکا تیر دو کوس پر پہنچکر نشانہ پر لگا ایک مکان بناتے ہوئے ایک شہتیر جو کہ چالیس گز لمبا اور دو گز عریض تھا ناگاہ بام پر چڑہاتے ہوئے نیچے کو گرا اسنے ایک ہاتھ زمین پہ دبا دوسرے ہاتھ سے اُسکو تھام لیا اُسوقت ہاتھ اُسکا زمین مین کہنے تک گڑگیا جب تک اُس مین رسیان باندھی گئین تب تک اُسکو تھامے رہا بلکہ یہہ بھی کہتے ہین کہ دہلی مین ایک ہاتھی کے دم اُسنے ایسی زور سے پکڑے کہ ہاتھی ہرگز جنبش نہ کر سکا لیکن وقت پڑا تمہین سے ایک زور بھی کام نہ آیا جب کشتی سے نکلکر کوہ پرگنہ بہاگ کو گیا۔ تو ایک چوپان کے ہاتھ سے گرفتار ہوکر غازی چک کے حکم سے اندہا کر دیا گیا اور صرف ایکسال تک حاکم با اختیار رہا۔

# غازی چک

سمت ب مین غازی چک حکمران کشمیر ہوا اُسنے ہر دو سنت گلگست۔ دارد۔ (۶۱)

پھکلی دو انگلی و بھمبر و کشتوار کو فتح کیا اور ملک دولت چک و ملک شمس الدین رینہ ولد عیدی رینہ اُسکی عداوت سے بحضور شاہ ہمایون گئے اُنکے تقدیر سے اُنہین ایام مین بادشاہ موصوف بام مکان پر سے گر کر مرگیا جس سبب سے وے میرا بوالمعالی سید کاشغر کو جسے بادشاہ بیٹے کے خطاب سے پکارتا تھا براہ پونچھ پر قصبہ پرسپور مین لائے۔غازی چک مطلع ہوکر لشکر ظفر پیکر کے ساتھ موضع بانجی دیرہ مین اُنکے مقابلہ مین مشغول ہوا دونون جانب سے خونریزی ہوئی ادہر غازیخان جسطرف پڑتا صدہا لوگون کو مار سر سے سبکدوش کر دیتا اور اُدہر ملک شمس رینہ بکمال دلاوری و مردانگی دیتا صبح سے شام تک یہی قتال و جدال کا عالم رہا طرفین سے ایک روز مین چار ہزار آدمی شہید میدان جنگ ہوئے اور مخالف نے شکست پائی ملک شمس رینہ اکیہزار سات سو ہمراہیونکے ساتھ گرفتار ہوا اور تمام کے تمام قتل کیے گیے اُنکے سرونکا ایک مینار چنا گیا دو برس کے بعد ملک دولت چک و ملک محمد بھائی شمس رینہ بہمراہی دیگر امرائے کشمیر میدان ذال ذکر مین مستعد پیکار و حرب ہوئے۔ اسدفعہ بھی غازیخان منصور ہوا مخالفون نے چند امراء تبتیہ کیطرف جاکر مرزا فرا بہادر برادرزادہ مرزا حیدر کو بارہ ہزار مغلون کے ساتھ کشمیر پر چڑہالائے جو غازیخان نے بہ لشکر بہت سی فوج ساتھ لی لوہر کوٹ مین مقابلہ دشمن کو جاکر اشتہار دیا کہ شخص نیزہ پر ایک سر مغل کا کٹا ہوا لاویگا وہ ایک اشرفی انعام پاویگا چنانچہ ایک طائفہ نے بطمع طلا فوراً مغلونکے سات ہزار سر کاٹ کر حاضر کیے اور انعام مقررہ پایا یہ شخص ایسا سخت تھا کہ اپنے بیٹے حیدر چک کو اُسنے بعلت کہنے اپنے مامون کو کہ مین تجھے مارونگا جان سے مار دیا اور ایک مچھلی کی چوری پر دو سو اشرفیان جرمانہ لیتا جو شخص کسی باغ مین میوہ چراتا اُسکا ہاتھ ہی کٹوا تا ایک شخص قصور کرتا تو تمام محلہ کو سزا ملتی آخر کو بعد حکومت آٹھ سال کے مرگیا۔

# حسین خان

سنہ ۹۷۲ھ

سمت ۱۶۱۹ بکرمی مین چھوٹا بھائی غازی چک کا حسین خان حکومت کشمیر کے مسند دولت پہ سوار ہوکر اور بمشورہ ناجی چک باحسان رعیت پروری بذل وجود امورات ملکی کو انجام دینے لگا لڑکی اپنے اکبر شاہ کیواسطے بذریعہ مرزا مقیم کے بھیجے ہفتہ کے دنون کو ان کامون پہ تقسیم کیا۔ جمعہ کو جملہ علمار و داناؤن کی صحبت شنبہ کو پنڈتون اور برہمنون سے بحث دوشنبہ کو قاضیون اور مفتیون سے مشورہ سہ شنبہ کو سیر و تماشا چہارشنبہ کو شغل تیراندازی و پرداخت سپاہ پنجشنبہ کو اہل نشاط و محلات کا عیش دیکھنا۔ ہر ایک طایفہ کو فراخور قابلیت و حیثیت انعام دیتا و مدد معاش کرتا شاعری مین بھی اسکو دستگاہ تھی ۹۷۶ھ ہجری مین اسکا چھوٹا بھائی اونشکر خان رنجیدہ ہوکر کوہستان ہند کو بھاگ گیا تھا بعض مکانات و مقامات پر تاخت کر کے ظلم کرنے لگا لوگون نے تنگ آکر حسین خان کے پاس عرضی ارسال کی جسپر اُسکے اسیر کرنے کا حکم صادر ہوا یہ خبر پاکر انشکر خان جنگ کو تیار ہوا اور حسین چک نے مقابلہ کو بمعہ لشکر جرار پونچھ مین عنان عزیمت کو پھیرا چنانچہ عین جنگ مین انشکر خان زخمی ہوکر کہین کو چلدیا حسین چک فتح پاکر کشمیر مین واپس آیا اور کسیقدر عرصہ کے بعد اپنے بیٹے ابراہیم خان کے مرجانے سے نہایت غمناک و رنجیدہ ہوکر پرگنہ زینہ پور مین جاکر آٹھ برس کی حکومت کے بعد جان اپنی دی۔

# علیخان چک

سنہ ۹۷۷ھ

سمت ۱۶۲۷ بکرمی مین علیخان چک چھوٹا بھائی حسین خان کا مالک اورنگ شاہی

ہوا اِسکے عہد مین تین سالہ قحط عظیم اُٹھا یہانتک کہ لوگ مردم خواری کرنے لگے مگر علیخان نے اپنے بھرے ہوئے خزانہ اُسکے واسطے غلہ بہم پہنچانیمین خالی کر دیے حاجی حیدر خان و سلیم خان پسران نازک شاہ جو ہندوستان کو گئے ہوئے تھے معہ فوج کثیر اُنہین ایام مین یہان پہنچے بڑی کارزار کے بعد سلیم خان جان بحق تسلیم اور حیدر خان ہندوستان کو روبفرار ہوا پھر علی چک نے سپاہ کو تسخیر کشتوار کے لیئے بھیجا وہان کے راجہ بہادر سنگھ نے تاب مقابلہ نہ لاکر اپنے ہمشیرہ اُسکے لیئے ارسال کرکے سال بسال باج و خراج دینا قبول کیا تھوڑے عرصہ کے بعد خراج معمولی بھیجنے مین غفلت کرنے پر علیچک نے اُسکی سرکوبی کو پھر فوج ظفر موج روانہ کی جسپر بہادر سنگھ نے ازراہ نامردی بعذر معافی تقصیر اپنے برادر زادہ کو معہ فتح خاتون معشوقہ علیچک کے روانہ کیا اسی درمیان مین قاضی صدرالدین و مولانا عشقی اکبر جلال الدین بادشاہ کیطرف سے بدرخواست دختر علیخان چک بنابر شہزادہ سلیم ہندوستان سے پہنچے انکی خاطر و تواضع فرمان برداری بجا لاکر سکہ و خطبہ بنام اکبر بادشاہ جاری کرکے اُسنے اپنی دختر کو معہ تحایف و نفایس کشمیر کے روانہ کیا اور عیدگاہ مین چوگان بازی کھیلتا ہوا ایک روز بیمار ہوکر آٹھ برس کی حکومت کی بعد بازیگاہ جہان سے گذر گیا۔

## یوسف خان چک

سمت ۱۶۳۵ بکرمی مین یوسف خان چک بیٹا اُسکا تخت خلافت پر جلوس فرما ہوا یہ خبر سنتے ہی ابدال ملک برادر علیچک جنگ کو آپہنچا نوشہرہ مین عین کارزار کے درمیان ایک گولی سے راہیء عدم ہوا اس معرکہ کے بعد یوسف خان نے باپ کی تجہیز و تکفین کی کوئی ہمسر نرہنے کے باعث مغرور ہوگیا اور ایک چلہ کی حکومت کے بعد مبارک خان نے

عیدگاہ مین تنگ کے درمیان ہندوستان کی طرف اُسکو بھگا دیا۔

## سید مبارک خان

سنہ ۱۵۷۸ سمت ۱۶۳۵ب مین سید مبارک خان والی کشمیر ہوا حکومت اُسکی صرف آٹھ ماہ ۱۰ روز رہے اُسی درمیان مین لوگون نے اُس سے تنگ آکر یوسف خان سے نامہ وپیام جاری کیا۔ جبہ پردہ پرگنہ دیوہ سر مین آیا تو مبارک خان اُسکے مقابلہ کو نکلا یوسف خان بسبب بے ایمانی وعدم وفا کرنے وعدہ خود اُن لوگون کے جنہون نے اُسے بُلایا تھا پھر کوہستان کیطرف بھاگ گیا چونکہ مبارک خان ہمیشہ چکونکو بُرا بھلا کہتا تہا علی چک و نوروز چک وغیرہ نمکخواران چک ہا نے اسبات پر تاب نہ لاکر اُس سے بغاوت کی۔

## لوہر خان

سنہ ۱۵۷۸ سمت ۱۶۳۵ب مین لوہر خان نے تاج وافسر کو اپنے سر پر رکھا دادگستری و رعیت پروری سے ہر کسی کے ساتھ سلوک و مدارا کیا ارزانی غلہ اُسکے عہد مین یہانتک ہوئی کہ ایک پیسہ کو تخروار شالی فروخت ہونے لگے سب لوگ بڑے فارغ البال ہوکر عیش وعشرت سے بسر کرنے لگے جب یوسف خان کو اُسکے جلوس کی خبر پہنچی تو وہ اکبر بادشاہ کے پاس گیا وہان ناکامیاب رہا تو لاہور سے قرض لیکر آٹھ سو سوار لیکر بہلول پور مین اپنے وزیر سے بہت سے سوالیکر چوکہ اُسنے پہلے سے تیار کر رکھے تھے بہ جمعیت تین ہزار سوار چپکے سے براہ پونچھ سوپور مین آپہنچا اور پلونکو توڑکر کامراج پر متصرف ہوگیا لوہر خان اس خبر کو پاکر بہمراہی بارہ ہزار سوار اور پچیس ہزار پیادہ رایات شان وشوکت کو سوپور کی طرف لایا ادہر یوسف خان سنباشب مشعلین جلاکر براہ دریا شہر مین آپہنچا اور مخالف کے لشکر

مین پراگندگی ڈالکر

# یوسف خان

بار دویم سمت ۱۶۳۶ اب مین بے عربدہ وپیکار مسند نشین ہوا لوہر خان کو قاضی موسٰے کے مکان سے جہان وہ چھپا تھا منگوا کر اندھا کرایا سکہ وخطبہ اپنے نام جاری کیا سرکشون کو سزا ے کافی دی انہین دنون مین چیچ چک سردار لوہر خان کا بھاگ کر بدرگاہ اکبر بادشاہ پہنچا اور راجہ مان سنگھ کے ذریعہ سے عواطف خسروانی حاصل کرکے نوشہرہ وبھمبر پر قابض ہوا یوسف خان اگرچہ داد ودہش کرتا لیکن بسبب شغل رقص وسرود وصحبت مطرباں طرب افزا وگلگشت آب وہواے گلزمین ہاے دلکشا احوال سپاہ ورعیت کے پرداخت سے بالکل غافل رہا اِسے درمیان مین طاہر خان ایک فرمان شاہی لیکر آیا جسکا مضمون یہ تھا کہ جب سے آپ حضور بادولت کی خدمت سے کشمیر کو گئے ہو مزہ سے دہان گذران کرتے ہو کبھی وہان کا حال عرض نکیا۔ مناسب ہے کہ فوراً وہان کا حال لکھو ورنہ تم جانو بمجرد پہنچنے فرمان شاہی کے اُسنے اپنے چھوٹے بیٹے حیدر چک کو تحایف وہدایا لیکر بھیجا وہان بادشاہ نے مہربانی فرمائی اور ایکسال کے بعد کشمیر کو واپس بھیجا۔ دوسرے سال دوسرے بیٹے رشید یعقوب چک کو پیشکش ہاے شایان دیگر روانہ کیا وہ تین سال تک بادشاہ کے ساتھ رہا اور رخصت نہوا بعد اُسکے بادشاہ نے حکیم علی کو حکم دیا کہ یوسف چک کو قدمبوسی کے لیئے حاضر کرو بمجرد صدور حکم یعقوب چک نے باپ کو ہو بہو حال لکھ بھیجا اور بادشاہ کابل ولاہور کیطرف نہضت فرما ہوے یعقوب چک موقع پاکر بے اجازت کشمیر کو چلا آیا حکیم علی بھی خام پور مین پہنچا یوسف چک نے اُسکی پیشوائی تعظیم وتکریم بکمال فروتنی اور اطاعت سے کرکے کہا کہ اعیان وقت نے میری روانگی مین صلاح

ندی تھی حکیم علی نے اسکے عذرات و بھانوں کو بحضور بادشاہ لکھ بھیجا وہاں سے راجہ بھگوانداس
بہ جمعیت پچاس ہزار سوار براہ اٹک اسکے حاضر کرنیکو روانہ ہوا جب راجہ مذکور مقام کوارسٹ
مین پہنچا یوسف چک نے حکیم علی کو رخصت کر کے بارہ مولا مین پہنچ یعقوب چک کو مقابلہ کی
واسطے روانہ کیا بہادران و دلاوران طرفین نے ایک ماہ تک قرار واقعی داد مردانگی دے
اور غلہ کی گرانی اسقدر ہوگی کہ دس روپے کو بھی ایک سیر دستیاب ہونا گوشت اسپ و شتر
کہانے پر نوبت پہنچی القصہ یوسف چک باوجود جمعیت پندرہ ہزار سوار و ۲۵ ہزار پیادونکی
بے اجازت لشکریان و امرا انکو بخود راجہ بھگوانداس کے پاس چلا گیا یعقوب چک نے اسکی
بعد ایسی مردانگی کی کہ راجہ بھگوانداس بسبب شدت سرما و نایابی غلہ ناچار صلح کرکے ہندوستان
کو چلا گیا اور یوسف چک کو بحضور بادشاہ پہنچایا۔ اسمرتبہ یوسف چک نے ۵ سال حکومت
کی ۔

## یعقوب چک

سمت ۱۶۴۱ ب مین یعقوب چک نے بہ نصرت و اقتدار مراجعت فرمائی کشمیر ہو سکہ و خطبہ
اپنے نام پر مروج کیا اکابران وقت نے پہ وا د خودرو بنگئے ایکدن یعقوب چک
کے کسی چشمہ کیطرف جانے پر شمسی چک وغیرہ چند نفر میدان کو خالی پاکر اس سے
روگردان ہو بعزم ہندوستان ہیرہ پور کو گئے اور باہم صلح کر کے بمراد تسلط سرینگر شہر
کیطرف واپس آئے یعقوب چک نے مچھہ بہون مین محمد بٹ محبوس وزیر بدر کو اپنے
پاس طلب کر اسکی صلاح کے مطابق نوہٹہ مین پہنچا شمسی چک وغیرہ نے غربی طرف سے
آ پلہائے شہر کو خراب کر کے مقابلہ کیا اور سات دن رات کے حرب و ضرب کے بعد صلح کے
درمیان یہ امر قرار پایا کہ سوپور سے تا حد کامراج تعلق شمسی چک و شہر و حد مراج یعقوب چک

کے قبضہ مین رہے پھر مذہب شیعہ کو رواج دیکر قاضی موسے کو گفتگوے دین پر قتل کیا اس بات پر بہت سے امیر اکبر بادشاہ کے پاس پہنچے اُسنے تسخیر کشمیر کے واسطے قاسم خان میر بحر کو تیس ہزار سوار کی افسری پر بھیجا جب وہ راجوری مین پہنچا یعقوب چک خبردار ہوکر ہیرپور مین مقابلہ کو آیا چونکہ باشندگان شہر صغیر و کبیر اُس سے ناراض تھے وے سب لشکر غنیم کے ساتھ جا ملے جس باعث سے یعقوب چک کشتوار کو بھاگ گیا قاسم خان نے بہرام گلہ مین بہت سی فوج آگے کو روانہ کی راستہ مین چکون نے شمسی چک کو سردار بناکر مقابلہ کیا اس ضمن مین فرزند شمسی چک نے بروے تعصب و عناد خانقاہ جڈی بل کو جلا دیا یعقوب چک بجاے جانے کشتوار کے پرگنہ برنگ مین رہا۔

## پادشاہان دہلی

چونکہ پیرزال دنیا کسی سے مدام موافقت نہین رکھتے اور ہمیشہ نوبنو رنگ بدلتی ہی بمقتضاے اُسکے یہان فرمانرواے چکون کے ہی خاتمہ کو پہونچے اور تصرف و تعلق کشمیر کا بادشاہان دہلی کے ہاتھ لگا۔

## اکبر بادشاہ

اُسکے بعد سمت ۱۶۴۳ مین قاسم خان فتح و نصرت کے ساتھ داخل شہر ہوا بعض چکون نی سات آٹھ ہزار سوار لیکر قصبہ سوپور مین علم منازعت بلند کی اور یعقوب چک نے پرگنہ برنگ سے آکر آہنگ جنگ شہر مین رات کو چھاپا مار کر بہت سے گھرونکو جلا دیا اُس موقع پر اُسکے دشمنون نے اُسکا کام بھی تمام کیا شمسی چک کرناؤ کیطرف بھاگ گیا قاسم خان نے ایام زمستان امن و امان سے شہر مین کاٹے اور بہار مین یعقوب چک بجواہش

کارزار کشتواڑ سے پرگنہ اوڑ مین آیا اُدھر شمسی چک کرناو سے براہ سوپور چیرہ اوڑ مین داخل ہوا کچھ دن
کے بعد دونون دلاور اپنے اپنے مقام سے حرکت کرکے یعقوب چک کوہ سلیمان پر اور شمسی
چک قلعہ نائجک مین فرو کش ہوئی قاسم خان نے اپنے لشکر کے دو حصہ کرکے ایک حصہ
"پاندریٹھن کیطرف سے کچھ انیہ گنج کیطرف بمقابلہ یعقوب چک روانہ کئے جانبین مین جنگ
وجدل شروع ہوا نزدیک تہا کہ لشکر قاسم خان شکست کہائی ناگاہ نورنگ خان میر فوج
لشکر یعقوب چک کو ایک تیر نے نشانہ کرکے اجل کو پہنچایا جس سبب سے اسکو ہزیمت
ہوئی قاسم خان ہمعنان فتح ونصرت شہر کو واپس آیا دوسری دن یعقوب چک شمسی چک
کی ساتھ عہد وپیمان کرکے قلعہ نائجک مین پہنچا اور باتفاق باہمی لشکر غنیم کو آزار عظیم پہنچایا
اسیطرح سے کتنی مدت تک بازار شر وشور گرم رہا اور اخبار سرکشی طایفہ چکان خدمت مین اکبر
بادشاہ کے پہنچا جسپر بادشاہ نے سمت ۱۶۶۳ ب مین یوسف خان رضوی کو باتفاق وزیر محمد
بٹ دستور یوسف چک بہ جمعیت پچیس ۲۵ ہزار سوار اسطرف بہیجا اُدھر سے لوہر چک سدراہ ہونے
کو روانہ ہوا اور بہیر پور مین ٹہرا لیکن یوسف خان برہنمائی بہرام نایک زمیندار شاہراہ بہرام گلہ کی
طرفسے براہ کونسر مل باتفاق محمد بٹ یوسف خان کے پاس حاضر ہوے یعقوب چک کنارہ ہوا

سمت ۱۶۴۴ ب مطابق ۱۵۸۷ء مین

**اکبر بادشاہ** نے بذات خاص اسطرف کو عنان عزیمت پہیری اور ۱۸ سال تک یہان
کی حکومت پائی جس زمانہ مین اُسکی طرفسے حاکمان ذیل یہان حکومت کرتے رہے اور
کشمیر جو راجگان ہنود کے وقت خود مختار سلطنت علے الخصوص بعہد بعض راجگان مثل
راجہ للتادت وغیرہ نصف بر اعظم ایشیا وہندوستان کا دار السلطنت رہ چکا تہا
صوبہ دہلی ہوگیا۔ یعقوب چک نے لاچار ہوکر قدمبوسی حاصل کی اور قصورات معاف
کروالے اسمرتبہ پادشاہ نے شہر مین ایک ماہ پانچ روز توقف فرماکر قصبہ پانپور وبیج بہاڑہ وندی

نندی مرگ وچشمہ اننت ناگ وغیرہ مقامات کی سیر فرماکر متصدی وکارکن انتظام ملک کی
واسطے مقرر فرماکر ازراہ پہکلی معاودت فرمائی ہندوستان ہوئی بارہ مولا سے مظفر آباد کا
راستہ بہت خراب تہا اسلیئے مکان کاورسنگ مین ایک سنگ پر کندہ کرایا کہ آیندہ کوکوئی بادشاہ
اس خطرناک راستے سے نہ گذرے اسکے بعد بہت سے فتنہ انگیز بادشاہ کے پاس گیئے اور
مورد عنایت شاہی ہوئے یوسف خان رضوی ایک سال چند ماہ تک حاکم کشمیر رہا پہر
محمد قلیخان کو اپنا نایب بناکر درگاہ والا مین حاضر ہوا ادہر سے اُسکی دستاویز کے مطابق
نوراللہ وقاضی علی وپنڈت طوطارام دفتری نے تمام حاصلات کشمیر کو خالصہ مین ملادیا۔
اسپر درویش علی ویعقوب ترکمان وغیرہ بہت لوگون نے رنجیدہ ہوکر مرزا یادگار چچا
زاد بہائی مرزا یوسف خان کو صوبہ کشمیر بنایا یہ شخص سوپور مین جاکر مفسدون کو شہر مین
لایا پہر شیخ فرزند بخاری کو آگے بہیجکر اکبر بادشاہ نے عزم کشمیر فرمایا ابہی شیخ راستہ
مین تہا کہ مرزا یادگار نے بہ نظر ایام زمستان وانسداد طریق کوہستان مفسدہ کیا حسن بیگ
نے تمام حال بادشاہ کو لکھ بھیجا بمجرد استماع بادشاہ نے ایک شخص کو براہ پہکلی وصادق
خان کو ازطرف پونچھ اور شیخ فرزند بخش کو ازجانب بہمبر وراجوڑی بہیجا خود منزل بہ منزل
روانہ کشمیر ہوئے مرزا یادگار یہ سُنکر مقابلہ کو نکلا باشندگان کشمیر چونکہ اُسکی بدطواری
سے دلگیر تھے اُس سے روگردان ہوکر شیخ فرید کی پیشوائی کو میرپور کیطرف گیے
اور جنگ مین چند آدمیون نے جو اُس سے آزردہ خاطر تہے اُسکا سر کاٹ کر بحضور
بادشاہ ارسال کیا اور بادشاہ دوسری مرتبہ رونق افزاے کشمیر ہوئی مظلومون اور
مجبورون کو آزار وجبر سے بری کیا مقہورون ومعتوبون کو سزاے کردار بہنچایا
اور سیر وشکار مین مصروف رہے زعفران قصبہ پانپور مین بزم نشاط وسرود ومجلس رقص
سرود آراستہ کی اور راجہ ٹوڈرمل کو جمع بست سالیات کشمیر کی ترتیب کا حکم دیا راجہ

موصوف نے بہ تعمیل حکم قرار واقعی قلمداد پرگنات بقید مواضعات و برآمد مال و حاصل وغیرہ تشخیص کرکے ترتیب دیا اسطرح سے تخمیناً دو ماہ قیام فرما کر دار الخلافت کو معاودت فرما ہوئے اور تیسرے مرتبہ پھر جلوہ بخشا۔ اور لشکر ظفر پیکر تسخیر پہر دو تبت خورد و کلان کے واسطے مامور کیا چنانچہ سمت ۱۶۵۴ بکرمی مین ابراہیم خان نے تبت کو فتح کیا تب محمد قلیخان کو صوبہ کشمیر بنا کر مرزا یوسف خان کے قلعہ ہاری پربت کے گرد راجہ پرور سین کی طرح پر ایک دیوار سنگین بنوا کر بصرف زر کثیر اسکو آباد کیا پہر قریب چار ماہ معدلت افروزی و ظلم سوزی و سیر و تماشا گذار کر ہندوستان کو تشریف لیگئے باون برسکی عہد حکومت ہند کے بعد بعمر باسٹھ برس پس از اٹھارہ سال حکومت کشمیر سمت ۱۶۶۲ بکرمی مین اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو جلوہ بخشا۔ تاریخ اسکی یہ ہے الف کشید ملائک زفوت اکبر شاہ۔ اسحرصہ مین اسکی طرفسے قاسم خان میر بحر ایک سال و چند ماہ مرزا یوسف خان رضوی قریب پانچ سال و محمد قلیخان چھہ برس و مرزا علی چھہ برس واڑگو کشمیر مین فرمان پذیر رہے مرزا علی کے عہد مین گرانی غلہ سخت رہی سمت ۱۶۵۳ ب مین سخت سیلاب آیا تہا اور سمت ۱۶۵۴ ب مین موے مبارک پیغمبر صاحب مسجد حضرت بل مین پہنچے تھے۔

۱۵۹۷ء
۱۶۰۵ء
۱۵۹۶ء
۱۵۹۷ء

# جہانگیر شاہ

۱۶۰۵ء

شہزادہ سلیم ملقب بہ جہانگیر شاہ سمت ۱۶۶۲ ب مین مسندنشین حکومت ہند ہوا اور بار ہا کشمیر کو آیا ہر بار تعمیر باغات و مکانات مین مشغول رہا اول بار جلوس پندرہوین کے موافق رونق افروز کشمیر ہوا اور دلاور صوبہ دار کو بجلدوے فتح کشتوار کے ایک سال کا خراج کشتوار عطا کیا آب ویری ناگ کو جو جگہ سے نکلتا تہا نیچے سے بند کرکے حوض ہشت

پہلو جسکا حاطہ ۲۴ گز اور عمق ۲۴ گز نہایت با کر کے اکثر عمارت و باغات دلنشین بمعہ جوئے پختہ و آبشار و فواروں کے تیار کرایا دوسرے مرتبہ دو سال بعد تیسرے مرتبہ پانچ سال بعد یہاں تشریف لائے اور مراجعت کے وقت منزل جہانگیر ہٹی مین دار ناپائدار سے دار القرار کو تشریف لیگئے ان بائیس برس مین مرزا علی اکبر شاہی ایک سال و ہاشم خان دو سال و صفدر خان دو سال و احمد بیگ خان (جسکے عہد مین ۱۴ روز ہوا سے تند ئی چلکر لوگونکو مضرت پہنچائی) پانچ سال دلاور خان (جسکے عہد مین بارہ ہزار گہر و مسجد جامع جل گئے تہے) تین سال ارادت خان جو محلہ نادہ پور مین رہتا تہا اور مکان سونتی ہارمین اسنے بڑی عظیم الشان عمارت بنائی تہی۔ دو سال اور اعتقاد خان سات سال تک ایک دوسرے کے بعد صوبۂ کشمیر رہے اعتقاد خان نے کشمیر پر بڑی بدعتین اور رعایا پر لاانتہا ظلم مرعی رکہے اسنے فرقہ چکون کو جو سرکشی و شرارت مین پورے تہے بیخ و بنیاد سے مٹا دیا۔

# شاہ جہان

پہر شاہ جہان صاحبقران ثانی سریر آرائے تاج خسروی ہند ہوا اور چار دفعہ کشمیر مین آیا ہر بار تعمیرات مکانہائے عظیم الشان و باغات رشک افزائے روضہ رضوان کراتا رہا باغ چشمہ ویرناگ باغ صاحب آباد تعمیر چشمۂ اننت ناگ۔ چشمہ نارتند و باغ بیجبارہ و باغ نشالمار وغیرہ اسنے بنوائی پہلے ہی خواجہ ابو الحسن صوبہ کشمیر تہا اسکے مرنے پر نایب اسکا ظفر خان گیارہ برس تک حکمران رہا اور باغ ظفر آباد بریہ داری کے پاس باغ گلشن بوٹہ کدل کے نزدیک اسنے بنوائی اُنمین دور دور سے درختہائے میوہ دار و گلہائے رنگارنگ منگوا کر لگوائے آزمایش رعایا کے واسطے ہر طرح کی سعی کرکے

ایک فرمان شاہی منگوا کر جامع مسجد کے دروازہ پر سنگ موسے پر خوشخط کندہ کرایا
جو کہ اب تک موجود ہے نقل اسکی یہ ہے فرمان شاہ جہان چون ہمگی ہمت والا نہمت
مصروف و معطوف بر رفاہیت خلق است بنابرین بعض امور کہ در خطہ کشمیر دلپذیر
باعث آزار سکنہ آندیار میشد حکم فرمودیم برطرف باشند از جملہ آن مقدمات یکے آنست
کہ وقت چیدن زعفران مردم را بعنف بیگار میبرند کہ زعفران بچنید و قلیلے نمک بہ علت اجورہ
آن بآنمردم میداوند ازانجہت بآن جماعت آزار بسیار میرسید حکم فرمودیم کہ تکلیف
چیدن زعفران اصلاً بکسے نکنند آنچہ تعلق بخالصہ شریفہ باشد مزدوران را راضی ساخت
اجورہ واقعی بدہند و آنچہ تعلق بہ جاگیر داشتہ باشد گل زعفران راجنس حوالہ جاگیر دار
نمایند بہر طریقے کہ بدانند بچنند مقدمہ دیگر آنست کہ درزمان بعض از صوبہاے کشمیر
سرخروار شالی دو دام بعلت ہیزم میگرفتند و در عمل اعتقاد خان چہار دام بآن علت سر
خرواری گرفتہ بیشد چون ازینجہت آزار بسیار نیز برعایا میرسید بنا برین حکم فرمودیم کہ
بالکل رعایا را طلب اینوجہ معاف دارند بعلت ہیزم ہیچ چیزے نگیرند۔ مقدمہ دیگر آنست
وہی کہ جمع آن زیادہ از چہار صد خروار شالی نباشد ازان دہ دو گوسفند حکام آنجا ہر سالہ
میگرفتند و اعتقاد خان در ہنگام صاحب صوبگی خود بجاے گوسپند بر سر ہر گوسپندے
شصت و شش دام میگرفت چون ازینجہت برعایا نیز آزار تمام میرسید بالکل حکم
فرمودیم کہ برطرف باشند گوسپند نگیرند نہ نقد۔ دیگر اعتقاد خان درایام صاحب صوبگی خود
بر سر ہر ملاح خواہ جوان و خواہ پیر خواہ خورد سال ہفتاد و پنج دام میگرفت و معمول
قدیم آن بود کہ بہ سر جوانے شصت دام و بر سر پیرے دوازدہ دام و بر سر خورد سالے
سی و شش دام میگرفتند حکم فرمودیم کہ دستور سابقہ را معمول داشتہ بدعتے کہ اعتقاد
خان کردہ برطرف دانند و بمقتضاے آن عمل نکنند مقدمہ دیگر آنست کہ صاحب

صوبه هاے در وقت میوه در هر باغ و هر باغچه که میوه خوبی گمان و انسته اند کسان خود را تعین
بینمود ندکه آن میوه را بجهت آنها حفاظت نمایند و نمیگذاشتند که صاحبان باغها و
باغچه ها متصرف شوند ازینجهت آزار بسیارے بآن جماعه میرسید چنانچه بعض از ان مردم درخت
هاے میوه را دور ساختند حکم فرمودیم که هیچ صاحب صوبه قرق میوه و باغ و باغچه کسے نکند
میباید که حکام کرام و دیوانیان کفایت فرجام و عمال حال و استقبال صوبه کشمیر الی الحکام
جهان مطاع را مستمر ابدی دارند و تغیر و تبدل بقواعد این راه ندهند هر کسکه تغیر و تبدل
دهد به لعنت خدا و غضب انبیا گرفتار خواهد شد فقط آصف خان نے باغ نشاط کی بنیاد
ڈالی اسکی تاریخ کو شہر شاہی ہے سنہ۱۰۴۳ ہجری مین سیر کیوقت بادشاہ کو یہ باغ بہت پسند
آیا اور آصف جاہ کو کہا کہ یہ باغ نشاط انگیز و طرب خیز ہے اس سے جواب اسکا
بہ تقریر خوش ندیا گیا جسپر بادشاہ نے خفا ہوکر جوے شالمار کو اسباغین آنیسے روکا
آصف جاہ بہت غمگین ہوا پہر بادشاہ سے حکم اجرائے نہر بدستور ملا - پہر علی مردانخان
جو ایران کا ایک امیر تہا صوبۂ کشمیر مقرر ہوا پانچ سال ربط و ضبط کشمیر مین مشغول رہا
پہر اُسکی جگہہ تربیت خان ایک سال تک ممتاز ہوا اُسکے عہد مین قحط سالی کی باعث
بہت لوگ بہوکون مر گئے اور بہت سے اطراف دیگر کو بہاگ گئے بادشاہ نے زرکثیر
خرچ کرکے سیالکوٹ لاہور و گجرات وغیرہ سے اناج خرید کر کشمیریون کے واسطے بہیج
دیا پہر دوبارہ ظفر خان کو حکومت کشمیر سپرد ہوئی اسنے تین برس تک عدل و انصاف
و فیض و کرم سے رعایا کو خوش رکہا پہر اسکی جگہہ ایک سال کے واسطے سلطان مراد
بخش حاکم کشمیر بنا اُسکے پیچہے حسن بیگ خان ڈیڑہ برس تک کارفرما رہا - اور علیمردانخان
دوسرے مرتبہ سرافراز ہوکر یہان آیا تیلبل مین باغ علیا آباد بنایا اور بادشاہی فرمان کے
بموجب مسافرون کے واسطے پنجاب کے راستے مین بہت سے پختہ سرائین بنائین -

چنانچہ ہفت چنار رخام پورہ شاجہ مرگ ۔ ہیرپور ۔ علی آباد ۔ پوشیانہ ۔ بہرام گلہ ۔ تھنہ ۔ راجوڑی مین بناکر سات برس گیارہ ماہ تک بعدل و فراست اس سراے مسافرانہ سے عبور کرکے ملک عدم کو گیا اور لشکری خان اسکی جگہہ ڈیڑہ برس تک حاکم رہا اُسکے وقت مین خوشی وراحت وکشادگی رزق وفراغت افزونیٔ غلہ لوگون کو بہت نصیب ہوئے اُسنے بھی نیلبل کے نزدیک باغ بنوایا اُسکے وقت مین دریاے بہت و تالاب ڈل چندروز تک یخ بستہ رہے شاہ جہان کے چار لڑکے تھے ۔ دارا شکوہ ۔ شاہ شجاع اورنگ زیب ۔ مرادبخش ۔ شاہ جہان نے ۳۱ برس بادشاہی کی ۔

## عالمگیر

سنہ ۱۶۵۸ع

سمت ۱۷۱۵ اب مین اورنگ زیب عالمگیر باپ اور بھائیون کو قید اور قتل کرکے ہند کا بادشاہ بنا اور صرف ایکمرتبہ اپنے جلوس کے چھٹے سال مین یہان آیا علیاباد مین ایک ہاتھی پھسلکر لوٹ گیا اُسکے صدمہ سے بہت سے سپاہیون اور اسباب کا نقصان ہوا اس ناخوشی سے بادشاہ تین ماہ سے زیادہ یہان نرہا ۱۰۶۹ سنہ ہجری مین بجاے لشکرخان ابراہیم خان فرزند علیمردانخان کو ڈیڑہ برس تک صوبہ کشمیر رکھا اندنون سنیون اور شیعون مین مسجد آرہ وٹ واقعہ ضلع ناشوان پر جھگڑا اُٹھا ابراہیم خان نے شیعون کی طرفداری کی اسی حالت مین معزول کیا گیا اور اسلام خان دو برس تک ملکدار رہا پھر سیف خان پسر تربیت خان حاکم رہا اُسنے شریرون کو بخوبی سزادی اور ڈل کے مغرب مین ایک باغ سیف آباد بنوایا مگر بسبب قلت آب کے درخت اسمین نہوئے اندنون مین پنڈت لشکر چودھری مہیش چودھرائی ملک پر مختار امور ملکی و مالے کا متکفل جاگیردار صاحب منصب تہا موضع الیشہ براری مین اُسنے ایک باغ بکمال وسعت وفسحت

فوارہ و آبشارون سے مرتب پر از درختہاے میوہ دار و گلہاے خوش دیدار باستہہ درجہ کا بمع عمارت دلاویز بناکر محلہ نایدیار سے جہان وہ رہتا تہا باغ مذکور بفاصلہ ڈہائی کوس سطح تالاب ڈل پر ایک پشتہ جسے سدّ آب کہتے ہین بڑی بڑے پتہرون خس و خاشاک سے بنوایا سیف خان کا باغ اسکے مقابل نہار رشک سے وہ اِسکے باغ کو دیکہہ نہ سکا دمبدم کہتا رہا کہ چودہری مہیش باغ نکرد در دل سیف خان داغ کرد در ۱۰۷۸ ہجری مین بجاے مہازر خان تین برس تک مقرر رہا اگرچہ وہ خود اچہا تہا لیکن قوم اوزبک نے جو اُسکے مصاحب تہی لوگونکو بہت تنگ کیا آخر کار سیف خان بمرتبہ ثانی حاکم بنا فواق آباد و محمد آباد و جسر سیفا کدل بنوایا پہر بجاے اُسکے افتخار خان پانچ برس تک بہ کمال جاہ و جلال حاکم کشمیر رہا اُسکے وقت کا وہ ڈارہ سے جامع مسجد تک بارہ ہزار گہر جلگئے اسلیے جامع مسجد کو از سر نو پانچوین مرتبہ بنوایا پہر قوام الدین ڈیڑہ برس تک اور بجاے اسکے ابراہیم خان دوسری دفعہ آٹھ برس تک حاکم بنا اسکے عہد مین ایک ماہ تک برابر بارش ہوتی رہی سخت سیلاب آیا زمین و زمان کانپ اٹہا اور لشکر کمک راجہ تبت کیواسطے بغرض اندفاع افواج قلماق کے مامور ہوا معاملہ باربیگار مین نقصان سخت پہنچا سنیون نے حسن آباد کو جلادیا اور بباعث مقابلہ کرنے فدای خان بچہ ابراہیم خان کے بہت سے لوگ مارے گئے اسپر شہر مین آکر لوگون نے ابراہیم خان پر غلبہ کیا پہر اُسکی جگہ حفظ اللہ خان عدل و داد سے پانچ سال تک راج کرتا رہا پہر وہ ابوالفتح خان رشتہ دار کو نیابتاً مقرر کرکے خود بادشاہ کی حضور مین گیا اسکے عہد مین تنگی غلہ و گرانی اسقدر ہوئی کہ مشقت سے بہی فقر و فاقہ پریشانی ظاہر ہوئی بجاے اُسکے ابوالنصر خان بہائی اُسکا چار برس تک امور ملکی مین بدعت ہاے بانو وہ کرتا رہا اور پہر بجاے اس کی فاضل خان ساڑہے تین برس بعدل و انصاف اور پہر ابراہیم خان پانچ برس تک

پھر نوازش خان حاکم بنا اورنگ زیب نہایت متعصب اور ظالم بادشاہ تھا کشمیر مین اسکے
عہد مین رشی پیر پنڈت بادشاہ صاف باطن و روشنضمیر ساڑہے چودہ برس تک عبادت
شاقہ مین ایک جگہ قرار گزین تھا خور و نوش سے پرہیزگار و بیزار تھا اسپر بہت لوگ اسکے
معتقد ہوئے اور پیر پنڈت بادشاہ کے خطاب سے اُسکو مشہور کیا۔ بادشاہ نے سنکر
ایک قاصد کو معہ ایک شقہ کے بہیجا اور اُسکی طلبی کی جب قاصد نے وہ شقہ شاہی اس
مرد خدا کو دیا باوجود ناطاقتی کے جوکہ بسبب ریاضت و عبادت کے اسپر طاری تہے۔
اُسنے قاصد سے کہا کہ صبح کو حاضر ہونا یا تجہے۔ سید دیکہا وپگی یا تیری ہمراہ چلینگے رات
کے وقت وہ عارف یگانہ عصر مہیب صورت مین شیر پر سوار اورنگ زیب کی خوابگاہ
مین پہنچا اورنگ زیب اُسکو دیکہکر ڈرا اور کانپنے لگا سبب قدم رنجہ کا پوچھا اُس نے جواب
مین وہ شقہ دکہایا اور کہا کہ کیا مطلب رکہتا ہے مین آیا ہون گو میرے مرید اخلاص
دلی کے باعث مجہے بادشاہ کہتے ہین مگر بادشاہ کے خطاب سے خوش نہین ہون
مردان خدا بادشاہی کو گدائے سے بدتر جانتے ہین پھر اورنگ زیب نے عرض کیا
کہ مجہکو اب کیا حکم ہے اُسنے جواب دیا کہ تعصب مذہبی کو دل سے دور کر خدا کو ایک
جان صدائے ناقوس و بانگ کو یکسان مان صلح کل کے لفظ پر عمل کر قیامت کو بادشاہ
و گدا برابر ہونگے اورنگ زیب نے اُسیوقت اُس شقہ پر دستخط کیا کہ اب تک لوگ
انکو رشی پیر پنڈت بادشاہ کہتے تہے اب اسم شریف انکا بادشاہ ہر دو جہان کہا کرین
انگوٹھی اپنی شیر کے مونہہ مین ڈال دی دوسرے روز صبح کو ایلچی کو شقہ اور انگوٹھی
انہون نے حوالہ کر دے لوگونکو اعتقاد انکا زیادہ تر بڑہا اس عارف کی ایسے ہی بہت
سی باتین مشہور ہین جو طوالت کے باعث نہین لکہی گئین اسیطرح اورنگ زیب کو سندہستان
مین ستہری رنے عبرت دلائی تہی۔ عالمگیر ۴۹ برس کی جہانداری کے بعد

عدم پذیر ہوا۔

## شاہ عالم

سمت ۱۷۶۴ب مین سلطان محمد ملقب بہ شاہ عالم جنگ کے بعد پانچ دفعہ بادشاہ ہندوستان بنا اور اُسنے جعفر خان کو حاکم کشمیر بنایا یہ شخص ظالم شرابخوار دغباز ایک سال تین ماہ کے بعد مرگیا اکابران وقت نے عارف خان دیوان کو اُسکا جانشین کیا گیا بادشاہ کی حضور سے ابرہیم خان مخاطب بہ علیمردان خان بمرتبہ چہارم نظامت کابل دتبہا سے معزول ہوکر حاکم کشمیر بنا اور تہوڑے ہی عرصہ کے بعد مرگیا عارف خان کام کرتا رہا پھر نوازشخان دوسرے مرتبہ سرافراز ہوا اُسنے عارف خان کو اُسکی دیانتداری کے باعث امانت خان کا خطاب بخشکر اپنا نایب بنایا اُسکے وقت مین سیلاب نے بہت سے خانون وزراعت وغیرہ کو بہادیا بیس محلہ صرافون کے بازار سے محلہ اہلمر تک طوفان آتش زدگی سے ویران وبرباد ہوگئے ع پارۂ سوخت آتش پارہ راآب برد۔ پھر عنایت اللہ خان خانسامان بادشاہ صوبہ کشمیر ہوا شاہ عالم پانچ سال کی حکومت کے بعد راہئے ملک عدم ہوا۔

## جہاندارشاہ

سمت ۱۷۶۹ب مین بیٹا اُسکا جہاندارشاہ ذوالفقار خان میربخشی کی امداد سے بادشاہ ہند بنا اور عنایت اللہ خان کو بدستور صوبہ کشمیر رہنے دیا اُس کے یہان آنے ہنوز آٹھ نو ماہ گذرے تھے کہ ہندوستان مین انقلاب ہوگیا جہاندارشاہ قتل کیا گیا۔

# سادات خان

سادات خان اسکا جانشین ہوا اسنے علی محمد خان کو کشمیر مین بہیجا عنایت اللہ خان نے حج جانے کی مصلحت ٹہانی علی محمد خان نے دو برس تک مخلوق کو آزار عظیم پہنچایا اس سبب سے اعظم خان پانچ چہہ ماہ تک اسکا جانشین رہا اور پہر علی محمد خان قریب ایک سال پہر احترام خان شانزدہ روز از طرف سادات خان مقرر ہوئے عنایت اللہ خان نے پابوسی باوشاہ کی حاصل کر کے نظامت کشمیر کی پائی اور اپنی طرفسے ۱۱۲۹ھ ہجری مین میر احمد خان کو بہیجا اور سلطان فرخ سیر قریب چہہ برس سلطنت پرداز رہا اور سادات کے ہاتھ سے شہید ہوا - تاریخ ؏ سادات بوے نمکحرامی کردند ؛ بعد اسکے رفیع الدرجات کو پانچ چہہ ماہ سلطان رفیع الدولہ اسکے بہائی کو پانچ چہہ ماہ کی حکومت ملی اور سلطنت بے نام رہے سادات خان نے چہہ سال فرمان روائی کی -

# محمد شاہ

پہر سادات نے باتفاق محمد شاہ ابن جہان شاہ کو قید خانہ سے نکال کر زینت بخش دیہیم کشور ستانی کیا ظل رب اسکی تاریخ جلوس ہے - غرض میر احمد خان نایب منایب عنایت اللہ خان تین برس تک صوبہ کشمیر رہا اوایل جلوس محمد شاہ مین محتوی خان معروف بہ عبد الغنی بلاتعصب مذہبی سے طبقۂ ہنود پر طرح طرح کے ظلم وستم کرتا رہا اور محلہ کلاش پورہ کو اسی واسطے آگ لگائی گئی محلہ ہاے قرب وجوار بہی دم بہر مین خاک ہو گئے تاریخ اسکی در برگشت ہے - اسلئے عنایت اللہ خان نے عبد اللہ خان وہ بندیکو بہیجا مگر محتوی خان اپنی حرکات سے باز نہ آیا چونکہ عبد اللہ خان سے

اُسکا تدارک نہو سکا اسلئے مومن خان صوبہ کشمیر بنکر آیا ابھی وہ ہیرپور مین پہونچا تہا۔
کہ اظہر خان دیوان بیوتات وغیرہ منصب داران نے محتوی خان و اکثر شریرونکو قتل
کیا عوام نے حبدی بل کو آگ لگاکر فرقہ شیعہ کو بہت ستایا سخت لوٹ کہسوٹ و
خونریزی کی مومن خان نے کشمیر مین آکر بخوف عوام ملا شرف الدین بچہ محتوی خان
کو بجاے پدر مقرر کیا اور خود بید خسل رہا شرف الدین باپ سے بڑہکر دست تظلم دراز
کرتا رہا ہنود کے مارنے اور اُنکے تخریب کے واسطے طرح طرح کی روایتین اُسنے نکالین
منجملہ اُنکے ایک یہ بہی ہے کہ اگر ہنود دستار باندہین تو اُسکی سزا منزل تبرا ہے اسلئے
لوگونکی فریاد کرنیسے عبد الصمد خان نے ناظم کشمیر ہوکر عبد اللہ خان کو نایب بنایا مگر
حکم اُسکا بسبب فتنہ آرائی ملا شرف الدین کے مروج نہوا اس سبب سے چار پانچ
ماہ کے بعد عبد الصمد خان نے سنہ ۱۱۳۴ ہجریمین براے تدارک گردنکشان یکبارگی ملا
شرف الدین کو توپ کے آگے اڑایا گروہ شریرونکو قید وقتل کر عرصہ چہہ ماہ مین
تمام شورانگیزونکو دفع کرکے ابو البرکات خان کو نیابتًا مسند حکومت پر بٹہلا کر دار السلطنت
کو کوچ کیا پانچ چہہ ماہ کے بعد نجیب خان حکم وہ کشمیر ہوا ایک سال کے بعد عبد الصمد خان
ایک برس تک اعظم خان صوبہ دار رہا اسکے عہد مین قحط پڑا جس سبب سے عنایت
اللہ خان مرتبہ ثالث کفیل انتظام کشمیر ہوا اور فخر الدین خان کو اپنی طرفسے حاکم
کشمیر بنایا ایک سال چند ماہ کے بعد عنایت اللہ خان مرگیا پھر عقیدت خان مقرر
ہوا اسکے عہد مین ابو البرکات خان تین سال تک نایب رہا اور آخر کار سنہ ۱۱۴۱
ہجریمین اعز خان بجاے عقیدت خان کے حاکم بنا اُسنے بے انصافی سے ظلم و ستم
کرکے لوگون کا مال لوٹنا شروع کیا اور بدعت ہاے گوناگون کے کشمیریون نے
اعز خان کو اُسکی حرکات بد کے باعث بڑی ذلت و خرابی سے نکالا۔ اور

امیر خان کو منصب حکومت ملا پھر دو سال کے بعد احترام خان مقرر ہوا اسوقت غلہ
کی قلت کے باعث لوگ اسکے پاس غلہ دارون کی فریاد کو گئے اسنے ناعاقبت
اندیشی کے باعث حکم دیا کہ جہان کہین غلہ دیکھو جبراً لیلو انھون نے حکم پاتے ہی ہنگامہ
فتنہ و فساد کر کے عنایت اللہ داروغہ عدالت اور ملا اشرف مفتی کو تلوار سے مار کر غلہ
دارون کے گہر وغیرہ لوٹ اور تاراج کر کے آگ لگائی شہر وغیرہ شور و شر پیدا ہوا
اس سبب سے احترام خان اور ابو البرکات خان مین رنج پیدا ہوا جسپر ابو البرکات
بسبب مقبولیت مردم شہر غالب آیا احترام خان تاب مقاومت نہ لاکر ہندوستان
کو چلا گیا امیر خان نے فرمان نیابت بنام ابو البرکات خان بھیجا تھوڑے عرصہ کے بعد
دل دلیر خان ناظم کشمیر مقرر ہوا اُسنے بھی سب کچھ ابو البرکات خان کے اختیار مین رہنے
دیا۔ ۱۰۹۸ھ ہجری مین سیلاب نے بہت سے مکانون اور زراعتون کو نقصان پہنچایا
اور ایک زلزلہ شدید تین مہینے تک محسوس رہا صدہا مکانات شہر و دیہات مین گر
پڑے اُس برس مین جعفر کنہٹہ معہ چند دیگر منصب داروں کے واسطے تدارک فتنہ زمینداران
مظفر آباد کے بھیجا گیا اُسنے وہان پہنچکر بجاے تدارک کے اُنکو اور زیادہ تحریک شورش
دی ابو البرکات کے ساتھ خود بھی فساد کیا اور پل دریا کے توڑ ڈالے ہزارون آدمی
مارے اور جلائے گئے آخر کار ابو البرکات خان راجوڑی کو بھاگ گیا اور خلیل الدین
خان ناظم مقرر ہو کر آیا اور جعفر کہنٹہ کی عداوت و بغاوت و فساد کے باعث مستوفی
ہوا اور بجاے اُسکے فخر الدولہ بہادر اُسی سال کے آخیر مین ناظم بنکر آیا اور بہت سی
مفسدونکو ہاتھی کے پانو سے کچلوا ڈالا اور قتل کروایا جعفر کہنٹہ کہوے ہا ہہ کیطرف
بھاگ گیا اور کچھہ عرصہ کے بعد عطیہ اللہ خان بچہ عنایت اللہ خان صوبہ کشمیر مقرر
ہوا اور فرمان نیابت بنام عصام الدین خان بھیجا مگر فخر الدولہ نے اسکو بہ سبب

زوری قید خانہ مین بہیجا اور اپنی طرفسے قاضی خان کو قایمقام بناکر خود ہندوستان کو گیا پہر عصام الدین نے بامداد رئیسان کشمیر قاضی خان کو معزول کیا اور خود اُسکا جا نشین ہوا محمد شاہ نے ۲۳ سال حکومت کی۔

## عہد افاغنہ

# نادر شاہ دُرانی

انہین دنون مین نادر شاہ بادشاہ ایران بارادہ تسخیر ہندوستان لاہور مین آیا ہوا تہا فخر الدولہ نے لاہور مین پہنچکر پابوسے اسکے حاصل کر کے فرمان ایالت کشمیر حاصل کیا اور چالیس روز تک سکہ و خطبہ بنام نادر شاہ جاری کر کے رنجش سابقہ کے باعث لوگون کو آزار عظیم پہنچایا چونکہ نادر شاہ نے شاہ جہان آباد پر تسلط پاکر محمد شاہ کو پہر سلطنت ہندارزانی کی فخر الدولہ بہی خونخوار ظالم ہوگیا تہا تمام رئیس و منصب داران کشمیر اُسکے دشمن جان بنگئے تھے فخر الدولہ اُنسے تنگ آکر شہر سے نکل ہفت چنار مین مقیم ہوا اور دو ماہ تک از راہ کوتاہ بینی و دراز دستی قتل و غارت شہر کر کے ہندوستان کو چلا گیا عنایت اللہ خان نے جو کشمیر مین تہا ابو البرکات خان کو نایب بنایا اور ۱۱۵۲ھ مین خود بہی بہوس تسخیر کشمیر آیا ۸ ماہ کے بعد ابو البرکات خان و عنایت اللہ خان مین فساد اُٹہا جنگ کی نوبت پہنچی جسمین عنایت اللہ خان مغلوب ہوکر روپوش ہوگیا اور خلعت اللہ خان بیٹا اُسکا تسو نور کو بہاگ گیا پندرہ روز بعد مظفر آباد سے کمک لاکر پہر شہر کیطرف آیا ادہر سے ابو البرکات خان بجمعیت کثیر روانہ ہوا اُمکان ہارہ ترٹ مین دونون کا مقابلہ ہوا آخر کار ابو البرکات خان پونچھ کو بہاگ گیا عنایت اللہ خان روپوشی سے نکلکر

سے نکلکر مسند حکومت پر بیٹھا ابھی پورا حاکم بن چکا تھا کہ ابو البرکات خان بامداد حاکم پونچھ
عود کر آیا تھا اور ہفت چنار مین جنگ شروع ہوا عنایت اللہ خان ہیچگری آدمان خود
سے تا ہنگ استعداد زمین ازان مظفر آباد گیا تین ماہ اسی حدود مین تنگ عیشی و
دشوار گذاری سے اسطرح رہا کہ جو کوئی اسکو دیکھتا ترحم سے زار زار روتا پھر پونچھ کے
زمینداروں سے عہد و پیمان کر کے کشمیر کیطرف آیا ۱۱۵۳ھ مین مردمان پونچھ نے بر
خلاف عہد و پیمان اسکو تیغ تیز سے مار ڈالا اس سبب سے اسعد یار خان صوبہ
کشمیر ہوا اور ابو البرکات خان کو نایب بنایا مگر مردمان پونچھ غرور سے مردم آزاری و
کینہ جوئی کے باعث فساد کرتے رہے ۱۱۵۵ ہجری مین عبد البرکات خان نے ہمت
کر کے راجہ دلی مرزبان پونچھ کو بمعہ چار سو آدمیون کے تیغ سیاست سے مار
دیا اسکے عوضمین اسکو خلعت عطا ہوا منیر اللہ خان جو اسکے پروردگان مین سے
ایک شخص تعلقات کامراج مین مقرر تھا بعد کچھ عرصہ کے بھراہی زمینداران مظفر آباد
و پونچھ بخیرہ سری مقابلہ کو آیا اور ہنگام جنگ پیٹھ دکھا کر گریز کے وقت ہمدی بل
کو تاراج کر گیا پھر مراد یاب خان ٹیکہ کار کو منیر اللہ کے تعاقب کو روانہ کیا شادی پورو
انڈرکوٹ مین مقابلہ ہوا چونکہ لشکریان شہر نے غنیم پر دو رکے دریا طغیانی پر تھا معاودت
کے وقت بمعہ لشکریون کے مراد یاب خان نامراد ہو کر غرق دریا ہوا زمینداران
کمنشوار اور بہار و ابو البرکات خان نے زیان کاری سے شہر اور پرگنات مین لوٹ
مچائی اسکی تاریخ عام التشویش ہے منیر اللہ چھ ماہ تک بغارت گری و ستمگاری
ملک داری کرتا رہا اور ۱۱۵۶ ہجری مین صفدر جنگ کو حکومت کشمیر ملی اسنے
اپنی طرفسے نیابت پر شیر جنگ بہادر کو صدر نشین بنایا جو کہ عیدگاہ مین ٹھہرا اور
پہنچتے ہی ابو البرکات خان کو حاضر کر کے روانہ حضور کیا اور منصبہ ذکو بانواع

زحمت و خواری گرفتار کر کے سزائین دین ابوالبرکات خان وہان پہنچکر دو ماہ کے بعد مرگیا اور بنیر اللہ خان کو بھی کامراج سے منگوا کر قتل کیا۔ الحاصل شیر جنگ بہادر انتظام نظم و نسق کشمیر و کوہستان کے بعد چھہ ماہ پیچھے افراسیاب بیگ خان کو نایب بنا کر واپس چلا گیا چھہ ماہ تک سخت قحط رہا بعض شرارت اندیشون نے اُسپر ہجوم کیا اسلیئے صوبہ مذکور نے بہت لوگ قتل کیئے اطراف محلہ زینہ کدل کو جلا کر نیک و بد کو درطۂ خرابی مین ڈالا۔ ۱۱۷۰ ہجریمین ایک تو غلہ کا قحط موجب جان گزای ہوا دوسرے سیلاب نے ہزارون خانہاے شہر و دیہات و پلہاے دریا بہت نیست و نابود کیئے (طغیان ملک) اس بلا کی تاریخ ہے۔

## احمد شاہ دورانی

۱۷۵۶ء

سمت ۱۸۰۶ ب مین عصمت الدین خان حسب درخواست شورانگیزان ملک پیشگاہ احمد شاہ دورانی سے جو کہ بعد نادر شاہ کے حکمران تہا صوبہ کشمیر بنا اور براہ توسہ میدان یہان پہنچا افراسیاب بیگ خان نے اس سے جنگ کر کے فتح حاصل کی اہالی موالی ملک عدو کو از راہ دور رہامہ اطراف شہر کیطرف رہبری کر کے لائے پاندچھہ مین پھر ہنگامہ حرب و ضرب گرم ہوا اُسوقت عصمت الدین خان نے فتح پاکر شہر کیطرف رد کیا۔ لیکن کمین گاہ کی ایک سپاہی کی گولی سے نشانہ تیر قضا ہوا افراسیاب خان باوجود ہزیمت منصور ہوا اور رئیسان مفسد مثل خواجہ ظہیر دیدہ مری وغیرہ کو توپ سے اڑایا بعضون کو قتل کر کے ساڑہے نوبرس کے بعد ایک محرم بے ایمان نے زہر قاتل دیکر اُسکو مار ڈالا پھر احمد علیخان ڈیڑہ مہینے تک حکومت کرتا رہا اُسکی کم سننے کے باعث ملک حسن خان ایک متوسل اُسکا تین ماہ تک حاکم رہا رئیسان

بہ خصوص ناظم سحف ومحمد بادشاہ گئے تا پہنچنے دوسرے حاکم کے پانچ مہینے تک میر مقیم
کہنتہ حاکم کشمیر رہا ابو القاسم خان فرزند ابو البرکات خان غرور سے محسود ہو کر طائفہ
اوباشون کو اپنے ساتھ ملاکر محلہ دیدہ مربین میر مقیم کنتھہ کے ساتھ جنگ آور ہوا میر
مقیم تاب مقابلہ نہ لاکر لاہور کو چلدیا انُ دلونمین احمد شاہ دورانی بقصد تسخیر ہند لاہور
مین فروکش تھا اُسنے بہ تحریص میر مقیم عبد اللہ خان ایشک اوقاسی کو حکومت کشمیر
پر بھیجا ابو القاسم خان ۔تین مہینے حکمران رہکر بسبب سپاہ اندک و نفاق بسیار
دفع غنیم مین بقصد مقابلہ نہ کر سکا اور بھاگ کر دشمن کے ہاتھ مین گرفتار ہوا عبد اللہ
خان نے مظفر و منصور حاکم کشمیر بن نالہ وفغان جور و ظلم نارسان زمین سے آسمان تک
پہنچایا اور چھہ ماہ کے بعد ایک نزدیکی اپنے کو نایب بناکر راجہ سکھ جیون کو صاحبکاری
پر مقرر کر کے خود عبد اللہ خان کو اپنے ساتھ لیکر دار السلطنت افاغنہ کو معاودت
کر گیا راجہ سکھ جیون عقل و ہوشیار رہیے ایک سال کے بعد نائب کو غایب کر کے ۱۱۶۷ھ ہجری مین
بغاوت کی روسے امور جہانبانی مین خود مختار و مستقل حاکم بنا اُسکی حکومت کے دوسرے
برس مین قحط اٹھا راجہ نے بلحاظ رعیت پروری لوگونکو اپنے ذخیرو نسے بہ نرخ ارزان
اناج وردزینہ دیا اور زمینداروں نکو ایک لاکھ خروار شالی بصیغہ مدد تخم و تقاوی باقی مین
دیا مباشران امور ملکی تا دور جنرل میان سنگھ اُسکے عمل کو پسند کرتے رہے ہمت
نے اُسنے اکھنور سیالکوٹ گجرات و بھمبر تک ملک گیری کی ابو الحسن خان بانڈی
رئیس وقت نے جسپر تلے دریا خراب کر کے فتنہ آرائی کی راجہ نے اسپر گھر اُسکا جلاکر
اُسے آوارہ کیا احمد شاہ دورانی نے نور الدین خان بامی زاے کو بہت سا لشکر دیکر بہ
کمک راجہ بخت دیو دائی جموں براہ توسہ میدان بھیجا اور اُس کمک کے معاوضہ مین
راجہ موصوف کے واسطے عطائی ساٹھ ہزار خروار شالی مقرر کی چنانچہ چیرہ اودر

شالی و مالی کو کہتے ہین

پرگنہ دونسو مین جنگ ہوا آخر کار راجہ نے پس پا ہوکر راہ گریز پکڑی قضا کار ایک آسیا والیکے ذریعہ راجہ سکھجیون نورالدین خان کے پاس گرفتار ہوکر پہنچا اُسنے عین نامردی سے راجہ موصوف کی آنکھین نکلوادین مدت حکومت راجہ مذکور آٹھ برس چار ماہ کہتے ہین بیت دو ہزار و یکصد و ہفتاد و پنج + سکھ جیون شد تباہ با مال و گنج + بجلدی فتح ہذا کے پیشگاہ بادشاہ افاغنہ سے آخر رنجیت دیو کو ساٹھ ہزار خر وار شالی نسلاً بعد نسلاً آمدنی کشمیر سے ملتی رہے جسکا ملنا عہد سکھان سے بند ہوگیا غرض نورالدین خان بامیزائی دو سال تک عدالت و رحم سے رعایا کو خوش کرتا رہا اور بجائے اُسکے بلند خان بامیزائی ناظم کشمیر ہوا اسکی حکومت کے دوسرے سال مین شدت سرما سے آب دریا ے بہت و تالاب ڈل کمر تک جم گیا دو سال کی حکومت کے بعد اُسکے نام فرمان حاضری آیا اور ہنگام مراجعت جمون مین مرگیا پہر دوسری مرتبہ نورالدین خان بامیزائی حاکم کشمیر ہوا از روے اتفاق میر مقیم کنٹھہ و مہانند پنڈت جو دیوان ملکی تھا احکام اُسکے خاطر خواہ نہ چلتے تھے اسلئے بتدبیر شائستہ حکیم میر قانون گو کہوئے ہامہ (دشمن میر مقیم کنٹھہ) کو طمانچہ منقش بنام کیلاس پنڈت بچہ مہانند پنڈت در دیگر واسطے مارنے مقیم کنٹھہ کے مقرر کیا اور کہا کہ طمانچہ کو وہین چہوڑ آنا تاکہ ان دونون فرقون مین نفاق پڑے اسپر حکیم مذکور نے میر مقیم کو مار کر طمانچہ وہین چہوڑا اُسکے دیکھنے سے سب کو یقین ہوا کہ میر مقیم کو کیلاس پنڈت نے مارا ہے پس فقیر کنٹھہ بچہ میر مقیم کہ بمعہ زمینداران مظفرآباد بہاگ کر سلطان محمود کے پاس چلاگیا تہا اور نورالدین خان نے فساد اندازی سے غمازون کو رواج دیا نفاق زرگران وغیرہ سے روزمرہ باج لینا رسم پڑگئی لال خان خٹک نے موضع ردکو پرگنہ بیروہ کی کمر کوہ پر ایک استوار قلعہ بنوایا پہر کچھ عرصہ بعد نورالدین خان نے جان محمد خان

خواہرزادہ اپنے کو نایب بنا کر ہندوستان کی راہ لی اور وہان عتاب شاہی سے کام اُسکا تمام ہُوا کشمیر مین لال خان نے بدستور خونریزی و غارت گری و تعصب مذہبی مین دست ظلم و ستم و جبر دراز کرکے بُہت سے ہنود کو خراب کیا اور قہر ربانی سے گرانی و قحط غلہ بدرجہ غایت ظاہر ہُوا لوگ تبہ ہو گئے ۱۱۹۷ھ ہجری مین خرم خان صوبہ کشمیر بنا لال خان اپنے قلعہ مین محصور ہُوا تین ماہ کے بعد فقیر کنٹھ باعانت سلطان خان کلسوپور مین پہنچا اور لال خان قلعہ سے نکلکر اُس سے متفق ہُوا دونون ازراہ کہوئے ہامہ و دور ہامہ مین غالبہ آور ہوئے اُدہر سے خرم خان نے مقابلہ کیا۔ اور کم حوصلگی سے پیٹھ دکھلائی فوج مخالف نے راموتک اُسکا تعاقب کیا۔ مگر وہ زخمی ہوکر ازراہ جمون بہاگ گیا لال خان بہی زخم چشم سے کور ہوگیا قلعہ کی طرف بہاگا فقیر کنٹھ بے جنگ وجدل ملکدار بنا فاضل کنٹھ چھوٹے بہائی کو گرفتاری لال خان کے لئے شتابان کیا مگر اُسنے پھر قلعہ کو آگ لگاکر خود راہ پونچھ لی اسطرف مردمان ہمہ نے تاخت و تاراج خانہ سوزی و بدآموزی مین کسیطرح کوتاہی نہ کی فقیر کنٹھ گیارہ ماہ تک لوگون کو قرین آہ و نالہ کرتا رہا اور ۱۱۹۸ھ ہجری مین نورالدین خان بامیزائی بار سوم فرماندہ ہوکر از راہ پونچھ و توسہ میدان میدان ذالذگر مین محاربہ آرا ہُوا فقیر کنٹھ میدان کارزار سے بہاگ کر زمینداروں مظفرآباد سے پناہ لینے کو گیا پہر نورالدین خان نے سرکشون کو پامال کیا اور دو سال تک مشغول ملکداری رہا ۱۲۰۳ھ ہجری مین خرم خان مرتبہ دوم تارک آرائے افسر حکومت ہُوا یہ شخص زشت رائے اور تنگ حوصلہ تہا امیر خان جوانشیر سردار لشکر بعد تہوڑی مدت کے باغی ہُوا اس سبب سے خرم خان مجبور ہوکر ازراہ جمون مراجعت کرگیا اور امیر خان جوان شیر مسند نشین فرمان روائے ہوا اور ۱۲۰۴ھ ہجری

ہین احمد شاہ درانی مرگیا اور ۲۶ برس تک اُسنے بادشاہی کی

## تیمور شاہ درانی

اسی سال بیٹا اُسکا تیمور شاہ درانی بادشاہ سلطنت بنا امیر خان جوانشیر نے آوازہ
انقلاب بادشاہی سُن روگردان ہوکر باغات واقعہ تالاب ڈل کو جو ایک سو ستر
سال دورِ حکومت چغتائیہ مین بڑے ذوق و شوق سے امراؤن نے بنائی ہوئی تہے
خراب کر کے گلزار سے خارزار بنا دی اور ڈل کے درمیان جزیرہ سونہ لنک اور
کنارہ پر باغ امیر آباد و شہر مین شیر گڈہے و امیران کدل بنایا اُسکے وقت مین سیلاب
نے جبڑے شہر و دریای بہت کے تمام منہدم کر دیئے اُسکی حکومت چہہ سال
رہے اور سنہ ۱۱۹۰ ہجری مین حاجی کریم داد خان بامہر اسے تیمور شاہ کے پیشگاہ سے
صوبہ کشمیر بنکر آیا امیر خان نے لشکر فراوان سے حدود بارہ مولہ مین جنگ کیا کُشتا کُشتی
و خونریزی ویرانہ ہوئی دشمن کشتوار کیطرف بہاگا حاجی کریم داد خان بفتح و فیروزی
رونق بخش شہر ہوا امیر خان جوانشیر کوہستان کشتوار سے گرفتار ہوکر بعد چند عرصہ
کے دار السلطنت افاغنہ کو روانہ کیا گیا اور ہر کریم داد خان ظالم و جابر بنکر مصدر امور
ناواجبی و ظلم و جبر ہوا معاملہ مین روپیہ بد اعمالی سے لینے لگا اور قوم بمبہ کو مظفر آباد
سے اسیر کر کے سخت دلی سے ہزارون کو غرق تالاب ڈل کیا اور بعد چند
برس کے خود ہی ایک مرض مہلک مین گرفتار ہوکر سنہ ۱۱۹۷ ہجری مین مرگیا اُسکی
عہد مین تین ماہ تک زلزلہ ہاے سخت آتے رہے اور زمستان مین آب
دریا سے بہت فرط برودت سے یخ بستہ ہوگیا اُسوقت مین دلارام کلی نے صاحب
کاری پر ممتاز ہوکر آسودگی رعایا و افزونی محال شالبافی کے لیئے شالبافون کو

طرح شالی و زعفران و دیگر تکالیف سے ہمہ تمام پیشہ درونکے مرفع الحال رکھا اور
تھان پشمینہ پر سیاہی کی علامت سرکاری جسکو داغ کہتے ہین لگائے فی روپیہ قیمت
مین ایک آنہ باج لیا اور قوانین تنزا بدشالبافون کے مروج کئے آسایش مزارعان
کے واسطے مزاحمت زرصوبات و رسدات کو ہٹا دیا حصہ چہارتر کی لینا شروع
کیا الحاصل ۱۱۹۹ہجری مین آزادخان بجا سے باپ کے مقرر ہوا اور جہل
جوانی کے باعث ہر روز تیغ بیرحمی آغشتہ خون بیگنا ہان کرکے اپنی
حکمرانی کو نادرخان ثانی کہتا رہا دیو سیرتی کے باعث اپنے خدیو
سے بہی سرکشی و روگردانی کرتا رہا اور مثل باپ کی قوم بمون کو ہاتہہ پاؤن
بندہوا کر تالاب ڈل مین غرق کیا - ایک رات پہلوان خان و ملوک خان
نے جو اُس کے خویش تہے اُسکی زشت عادتون سے تنگ آکر اُس
کے شبستان مین شبخون مارا اگرچہ تبر طمانچہ اوسکی ران پر لگا لیکن زخم
کاری نہ آیا جان سلامت لے بالائی قلعہ سے دریائے بہت کے کنارہ
پر کود کر رات کو خانہ دیوان دلارام کلی مین مامن گزین ہوا اور سات
روز تک دشمنون کو جنگ و پیکار سے گرفتار کرکے ملوک خان و پہلوان
خان کو بمعہ بہت سے دلاوران کے قتل کیا عظمت خان کو زندہ ہی آتش
سوزان مین جلایا اُدہر اکثر دن کو ہوا ہی دبانے ہلاک کیا اور محلہ ٹنکے پورہ
مین بہت سے مکانات جل گئے آتش و ئے دریائی بہت مین جلتے ہوئے
پہونچ پتہر نے ہوا سے اوڑ کر محلہ اہلہ مرسی سد قاضی زاد تک خاک سیاہ
کر دیا آزاد خان نے دو سال و چند ماہ آزار و ظلم جان کاہ کیا اور ۱۲۰۱
ہجری مین مددخان ساقرزائے نے اوسکی تدارک پر دستوری بائی

## بیت

در تواریخ یک ہزار و دو صد ظلم آزاد را رسید مدد *

آزاد خان با آہنگ جنگ بارہ مولہ مین گیا اور مدد خان بر مہنونی ارکانِ شہر و مرزبانان بمدد از راہ کرناد کہوسے نامہ خوشی پورہ مین پہنچا آزاد خان نے یہ سُن کر کریوہ خوشی پورہ مین آکر جدال و قتال شروع کیا اور آخر الامر مغلوب ہُوا مدد خان منصور ہو کر ذالہ گر مین اور آزاد خان از راہ فیروز پور پونچھ کو گیا اور خودکشی کی مدد خان نے سر اوسکا نعش سے کٹوا کر بادشاہ کی حضور مین بہیجا پہر سنہ ۱۲۰۱ ہجری مین میرداد خان الکوزائی صوبہ کشمیر بنکر آیا اور مدد خان چار و ناچار واپس گیا سات ماہ کے بعد میرداد خان مرگیا بجائے اُس کے تین ماہ تک مُلّا غفار حاکم رہا اور اوایل سنہ ۱۲۰۲ ہجری مین جمعہ خان بارکزائی حاکم ہُوا اور چار سال و سات ماہ کے بعد عدم کو گیا پہر بیٹا اُسکا رحمت خان ساڑہے تین ماہ اور پہر سنہ ۱۲۰۷ ہجری مین میر ہزار خان الکوزائی صوبہ کشمیر ہُوا چند ماہ کے بعد تیمور شاہ درانی سفر جاودانی کو گیا اُسنے سترہ سال پادشاہی کی۔

## شاہ زمان

سنہ ۱۲۱۹ ہجری

سنہ ۱۸۵۹ سمت ب مین بیٹا اُسکا شاہ زمان بادشاہ بنا میر ہزار* بمشورہ خواجہ عیلے رئیس بادشاہ سے باغی و رو گردان ہو کر ظلم رسان طبقہ ہنود و فرقہ شیعہ ہُوا خواہ نخواہ تبرا کی تہمت لگا کر دو دو ہنود کو ایک تہیلہ مین بمعہ کچھہ سنگ ہا سے

* میر ہزار کی بابت روایت ہے کہ پچھلے جنم مین وہ کسی ہنیر سے بدکاری کی تہی اسپر ہنود نے اسکو جلوا دیا تہا جسپر اوس نے اس صورت مین پیدا ہو کر اوس فرقہ کو عذاب پہونچایا ہے

دلانے کے زندہ ہی بند ہوا کر غرق دریا کرتا رہا میرزا خان الکوزہی باپ اسکے نے اسباب پر پند و نصایح کر کے اُسکو محبوس کیا اُسی وقت مین پیشگاہ شاہ زمان سے احمد خان شہنک چی باشی واسطے سرزنش اُس بدذات کے آیا اسپر میرزا نے بارہ مولہ مین سنج پاہو کہ بہت سے نامدار ہنود کو جوالہا ہے کاہ مین باندہ کر کمال بیرحمی سے پانی مین غرق کر کے ہلاک کیا شہنکچی باشی کی دلاوری و شجاعت سے میر ہزار نے فرصت غنیمت جانکر گوگریز کی راہ پائی مگر گرفتار ہوا مدت حکومت اُسکی ایکسال دو ماہ ہے احمد خان تین ماہ کے بعد میر ہزار خواجہ عیسیٰ خان اور دیوان نندرام پنڈت انکو کو ہمراہ لے کر معاودت کر گیا خواجہ عیسے وہان سے نجات پاکر واپس آیا دیوان نندرام بموجب کارگذاری و حسن لیاقت کے زمرہ ملازمان وزیر وفادار خان سدوزائی مین نوکر ہوا پھر کفایت خان صوبہ کشمیر بنا تین ماہ کے بعد بر طبق فرمان اقتضا میرزا بدرالدین کو نیابت بخشکر دار الحکومت کو چلا گیا اُس وقت خواجہ عیسیٰ کے اشارہ سے عوام نے آقا رحیم ملک التجار فرقہ شیعہ کو بہت تنگ کیا بعد چندے کفایت خان نے مشمول عواطف سلطانی عمود کیا اور کافہ انام کے ساتھ بلطف و احسان کاربند عدل و الطاف رہا پھر بجائے اُسکے ایک سال بعد محمد خان جوانشیر درانی نے مرتبہ ایالت پایا اُندنون مین میان خان بلوچ نے چند خوانین شاہی سے متفق ہو کر سرکشی سے شورانگیزی کی محمد خان تاب مقابلہ نہ لاکر قلعہ شیر گڑھی مین محصور ہوا یہ فساد چھ مہینے تک رہا اس لئے شیر محمد خان مختار الدولہ واسطے تدارک دانداد سرکشون کے حضور پادشاہی سے رخصت ہو کر یہان پہنچا اور باغیون کو سزا ے قرار واقعی دیکر فتنہ و فساد کو دور کیا بعد آٹھ روز کی رحمت اللہ خان بچہ حمہ خان حاکم کشمیر بنا اور محمد خان و میان خان کو شیر محمد خان ہمرکاب لیکر چلا گیا ایک

سال بعد محمد خان کے عبد اللہ خان الکوزائے ناظم کشمیر مقرر ہوا اُس نے قریب ایک ہزار آدمیون کے جمعیت لشکر کر کے راجوڑی و پونچھہ و مظفر آباد و جھنبہ وکبا درہ کو فتح کیا اور بجاے راجہ خان بہادر مرزبان پونچھہ کے اُس کے وزیر روح اللہ کو وہان کی راجگی پر سر بلند کیا - اُس کے وقت مین پنڈت ویدہ رام مٹوبڑا صاحب اقتدار تہا اُس سے لباس بہا کے لئے بموجب رسم کے جو صوبہ رئیسون سے لیتا تھا ۱۰ ہزار روپے عبد اللہ خان نے مانگے تو اُس کی عورت نے اس خیال سے کہ تھوڑے رقم طلب ہونے پر برادری والے اُنکی حیثیت کم سمجھینگے ۱۲ لاکھ روپے دیکر جان بحق تسلیم ہوئی آخر کار پانچ سال بعد بموجب فرمان شاہی کے عطا محمد خان برادر خورد اپنے کو نایب بنا کر کابل کے بالاحصار مین محبوس ہوا اور ملا احمد نایب وزیر وفادار خان حکومت کشمیر پر مقرر ہوکر مظفر آباد مین وارد ہوا عطا محمد خان نے باشارات عبد اللہ خان بارہ مولہ مین این روے دریاے مظفر آباد پر واسطے سد راہ ہونے مخالف کے اپنا لشکر جمایا اور شاہ زمان بعد حکومت ۱۲ سال کے زوال مین آیا -

## محمود شاہ دورانی

اُسوقت مین زوال دولت شاہ زمان و کمال تسلط محمود شاہ نے ملک افاغنہ پر شہرت پائی یہ سن کر فتح خان بمہ نے احمد شاہ کو قید کر کے عطا محمد خان کے حوالہ کیا اور مال و اسباب اُسکا لوٹ لیا عطا محمد خان نے بسرور موفور شہر مین آکر ایام محرم مین طبقہ شیعہ کو بہت خراب کیا اور ہرج و مرج سلطنت کابل مین عبد اللہ خان قید خانہ

سے رہا ہوکر کشمیر مین پہنچا اس صلہ مین جان نثار خان داروغہ بالاحصار کو ایک
لاکھ روپیہ انعام ملا پھر عبداللہ خان نے بھی محمود شاہ سے بغاوت اختیار کی تین
سال بعد وزیر شیر محمد خان مختار الدولہ بہت سا لشکر لیکر بعزم رزم کابل سے کشمیر
مین آیا اور عبداللہ خان نے مقابلہ کے ارادہ سے مقام سیر مین دریا ے بہت
پر پل بنایا فریقین نے داد دلاوری وجوانمردی دے عبداللہ خان آخر
الامر تنگ آکر دریا مین کود کر کنارہ سے نکل کر قلعہ بیروہ کو روانہ ہوا مختار الدولہ
بفتح ونصرت شہر مین آیا عطا محمد خان قلعہ بیروہ مین فرمان پذیر ہوا تھوڑے
عرصہ کے بعد عبداللہ خان نے رہائی پائی اور مختار الدولہ نے بفرخی وفیروزی
دختر دوشیزہ عبداللہ خان وعروس پاکیزہ ملک را انکو ہم آغوش وبہدوش عطا محمد خان
کرکے بسوے کابل معاودت کی وہ چھ برس تک بداد گستری ورعیت پروری ترقی
زراعت کرتا رہا مختار الدولہ بعد چندماہ کے کشمیر سے جاکر معرکہ غلبہ شاہ شجاع
الملک مین (جو اُس نے محمود شاہ پر کیا تھا) جان سے گذرگیا سنہ ۱۲۲۴ ہجری
مین اکرم خان بامیزا ے فوج کثیر کے ساتھ تسخیر کشمیر کے واسطے رخصت پاکر
بارہ مولہ مین ہزیمت نصیب ہوا عطا محمد خان جوانمردی ودوراندیشی سے اُسکے
تمام قیدیان لشکر کو انعام واکرام سے خوش کرکے بےآزار اپنے دیار
کی طرف آیا اور سنہ ۱۲۲۶ ہجری مین ہاری پربت پر اُس نے ایک قلعہ مستحکم بنایا
جو ابھی تک موجود ہے اور سنہ ۱۲۲۷ ہجری مین جہاندار خان برادر خود اور دیوان
نندرام کو بمعہ لشکر فراوان پشاور کی طرف بھیجا اور شاہ شجاع الملک کو بہ
پاس خاطر مختار الدولہ گرفتار کرکے قلعہ کوہ ماران مین محبوس کیا اور سنہ ۱۲۲۸
ہجری مین فتح خان بارکزا ے واسطے استمداد تسخیر ولایت کشمیر کے بدرگاہ مہاراجہ

رنجیت سنگھ بادشاہ ممالک پنجاب رجوع لایا اور بعوض فتح کشمیر کے آٹھ
لاکھ روپیہ سال بسال خراج دینا قبول کیا اس لئے فوج ظفر موج بہ سپہ
سالاری دیوان حکم چند اُس کی امداد کو موسم سرما مین مقرر ہوے عطا محمد خان
نے یہ خبر سُن کر تمام شکوہ گروہ انبوہ کے ساتھ قریہ بلہ پورہ مین رکھ کر فوج
کو فراز کوہ پیرپنچال پر روانہ کیا متابع اُس کے فوج مخالف کے ساتھ مل گئے
اس لئے باندیشہ بدگمانی لشکریان خود لامحالہ واپس آکر باسامان جنگ قلعہ
شیر گڈہی مین دشمن سے مامن گزین ہوا اُسی زمانہ مین غلام محمد خان بہائی
اپنے کو بچند اشخاص کارگذار واسطے حفاظت کوہماران کے دوڑایا کینہ جویون
نے بظہور حرکت مذکور پائے استقرار ہیچ پل مین محکم کیا بعد چھ روز کے
عطا محمد خان فتح خان بارکزائے کو مصلحت سے دونون قلعہ سونپ کر تمام مال و
اسباب توابع و لواحقین کے ساتھ پشاور کو روانہ ہوا فتح خان نے دیوان محکم
چند کو چند روز بعد ہنڈوی مبلغ آٹھ لاکھ روپیہ کی بخوشی تمام دے کر رخصت
کیا اور محمد عظیم خان بارکزائے برادر خورد کو ناظم کشمیر بنا کر تین ماہ بعد بمتابعت
شجاع الملک اور دیوان نندرام کے پشاور کو معاودت کی محمد عظیم خان نے
اپنی حکومت کے دوسرے سال مین لاہور کو خراج معہودہ بھیجنے مین قصور
کیا اس لئے سنہ ۱۸۷۶ ب مین مہاراجہ رنجیت سنگھ نے لاہور سے نہضت فرما
ہوکر بہت سی لشکر کو از راہ پیرپنچال عبور کرنے کو لوائے دارا سے کو قصبہ
پونچھ مین بلند کیا اُس پر محمد عظیم خان نے بشر و شور ہیرہ پور کو کوچ کیا
اور انسداد راہ مخالف مین کوشش کی اور جوش سیلاب جیوش خالصہ
جی سے جارسان راہ پیرپنچال فرار ہوے دیوان رامدیال و دیگر نامداروں

سنہ ۱۸۱۹ع

نے خوب دلیری کی اُس حالت مین راجہ اعز خان مرزبان راجوڑی نے جھوٹے
خبر پہنچائی کہ تمام فوج راہ پیر پنجال کی قید و قتل ہوگئی رنجیت سنگھ نے اس دروغ
بات پر یقین کیا اُدہر سے بعد چند روز کے دیوان رامدیال عظیم خان سے عہد و
پیمان کر کے واپس آیا چونکہ تائیدات سماوی سے محمد عظیم خان منصور ہوا اُسوقت
بہ نا انصافی و تہمت خونریزی اخذ زر جزیہ اور دست درازی بیداد ستم اور جمع کرنے
زر مین سخت بدعت کرنے لگا لوگون پر جبر و جفاے نامحدود ہونے لگے تعصب
مذہبی سے خاص کر کے ہنود پر بڑے جبر و ظلم ہوئی اور دیوان ہر داس پنڈت ٹکو
کو جو کہ بڑا صاحب کار صاحب دولت وقت کا فیاض چشمہ جود و سخا تہا اس
تہمت پر کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے یہ حرکت اُسکی تحریک سے کی اور وہ
رنجیت سنگھ سے سازش رکھتا ہے بذریعہ قربان خدمتگار کے باجازت مخفی
جبکہ پنڈت موصوف ایک خیمہ عظیم الشان مین بہ جاہ و جلال شاہانہ بیٹھا تہا بہ
بہانہ سنانے ایک پیغام کے خنجر سے مروا ڈالا پھر بخوف دیوان نندرام خدمتگار
مذکور کو اُسی جگہہ قتل کروا دیا دیوان موصوف کے قتل کے تاریخ جور عظیم ہے

سنہ ۱۸۱۱ع
سنہ ۱۸۱۲ع

سنہ ۱۲۲۸ و سنہ ۱۲۲۹ ب مین گرانی غلہ اتنی ہوے کہ لوگ گلی کوچون مین
بہوکے مرتے تھے اُسکی تاریخ قحط عظیم ہے طبقہ ہنود پر یہ شخص سخت ظلم کرتا
رہا اُنکو بضد و عداوت مذہبی انواع انواع کے آزار و بیداد سے خراب کرتا
رہا ہر طرح سے تہمتین لگا کر قید کر دینا اور مال و اسباب اُن کا لوٹ لینا۔
خواجہ نور شاہ نے جو اُس کے وقت مین رئیس با اختیار تھا کہا کہ اے سردار
عہد اسلامیہ مین ہنود کا عہدون پہ رہنا گیا ضرور ہے اگر حکم ہو مین آپکو مرزا پنڈت
و دیگر پنڈتون کو مار کر تین لاکھ روپے لا دون اُس بد ذات نے بظاہر بپاس دیوان

بہجرام انکار و باشارت اجازت دی اس ظالم خواجہ نے میرزا پنڈت و دیگر
منود کو بہ بہانہ دعوت بغرض قتل ایک حمام مین بٹھلایا درپردہ اس کے
جلانے کو حمام گرم کرنا شروع کیا اتفاقاً سہجرام ورنی آگاہ ہوکر مرزا پنڈت
کو اطلاع دی جب پر وہ اپنے اوڑھنے کی فرد وہین چھوڑ کر بہ بہانہ حاجت
بشری وہان سے نکلکر بسواری کشتی بہجرام در گھر کو راہ لی اس وقت فی الفور
کے تین سو آدمیون نے اس کا تعاقب کیا مگر کامیاب نہوئے دوسرے
روز سہجرام نے باقرار لادینے اتنی قدر روپے کے خاص خانہ نورشاہ سے
ببر نسنچی کو معہ دستہ خاص کے لیکر نورشاہ کو قید کیا اور عظیم خان
دانسکے اقربا کے گھرون سے تین لاکھ روپے لا دیے پچھلے دنون مین
پنڈت بیربل ور اجارہ دار پرگنہ دیوہ سر کو عظیم خان سے نقصان عظیم پہنچا
جس پر وہ تنگ ہوکر لاہور کو گیا۔ مختصر کیفیت اس کی یہ ہے کہ جب
دیوان رام دیال واپس گیا عظیم خان نے بجون ریزی و ستم طبقہ ہنود
سے زر جبریہ لینے پر روز افزونی کی جس وقت پنڈتون کو یا لنواع عذاب
و عقوبت مارنا شروع کیا اور پنڈت ہر داس ٹکو کو جو دفتر اومراکین
ویا تریان امرناتھ سوامی کو دو لاکھ روپے سال لبال دنیا تہا تیغ جفا سے
قتل کیا اور ۷ صدہا پنڈتون کو بہ تہمت تیرہ جان سے مارا ہے کہ ظلم
افغانون سے آہ وزاری آسمان تک پہونچے اول پنڈت بیربل سے چھہ
لاکھ روپے قرض لئے پہر بہ تہمت باقیداری تاراج کیا یہان تک
کہ اس کے پاس کچھ سرمایہ باقی نہ رہا تو جبراً اس کو مسلمان کرنا
چاہا اس لئے اس نے بخوف جان وایمان پنڈت سہجرام اور میرزا پنڈت

برادران عموزاد سے کہا کہ کل مجھکو خوف مرگ ہے اس لئے چاہتا ہون کہ
عیال و اطفال اور تم کو حوالہ محافظ حقیقی کے کرکے لاہور کو جاؤن اُنہون
نے اُسکی رای سے اتفاق کرکے اجازت دی اور وہ رات کو سرینگر سے دو
تین سوار دن کے ساتھ بہاگ کر صبح کو پنپر گام مین جو اُسکا خاص جاگیر
واقعہ پرگنہ دیوہ سر تہا پہنچ کر پنڈت راجہ ور فرزند اپنے کو ساتھ لے کر موضع
دہنوان جاگیر ملکان کھوڑتی مین آیا چون کہ یہ لوگ اس کے احسان مند
تھے بلا پس وپیش اُس کے ساتھ ہوئے ملک ذوالفقار و ملک کامگار
نے بہوائے وفاداری و ثابت قدمی سے نور جمال ساکن نندی گڈہ کو ہمراہ
لیا جب یہ سب فراز کوہ گلاب گڈہ پر پہنچے فوج افاغنہ نے دہنوان مین
پہنچ کر خانہائے ملکان کو جلا دیا جب یہ خبر عظیم خان کو پہنچے پنڈت سہج رام
دہیر و میرزا پنڈت کو بلا کر حقیقت حال دریافت کی اُنہون نے جواب دیا بیربل
پنجاب کو گیا ہے اگر ہوس دنیا داری اُس کو باقی نہوگی دریاے گنگا کے کنارہ
پر خدا کی عبادت مین مصروف ہوگا و گر نہ بحضور مہاراجہ رنجیت سنگھ پہنچ کر
آپ پر لشکر سکہان کو لاوے گا۔ عظیم خان نے کہا کہ اب کیا علاج ہے۔
انہون نے جواب دیا کہ کشتن میرزا پنڈت۔ اس پر اس ظالم اظلم نے حکم دیا
کہ عیائل پنڈت بیربل کو گرفتار کرکے دربار مین لاؤ جس کی تعمیل کی گئی
لیکن مادر پنڈت راجہ کاک کمال ناموس پرستے سے الماس کھا کر مر گئے
اور زوجہ راجہ کاک جسکو بسبب بے تہری جان پیاری معلوم ہوئے جبراً
مسلمان کی گئے یہ پنڈت راجو کے ماتھے۔ جو کہ پچھلے دنون تک کابل
مین ایک افغان کے پاس تھے ادہر بیربل بحضور مہاراجہ رنجیت سنگھ

بوساطت اعیان دولت حاضر ہوا اور تسخیر کشمیر کی ترغیب دی محمد عظیم خان باستماع
اس خبر وحشت اثر کے اضطراب سے ہوش باختہ ہوگئے بہانہ آنے اطلاع کرنے
اپنے بھائی فتح خان کے دجس کو شاید اصل مین بھی دیوان نندرام کی
بمعاونت اپنے بھائی پر داس کے سکہ وضرب اپنے نام کا مروج کرکے مار
ڈالا تھا) جبار خان چھوٹے بھائی کو نیابت پر مقرر کرکے شروع ۱۸۷۶ھ
ب مین براہ بارہ مولہ تقریباً چھ سال کی بیدادگری کے بعد کابل چلا
گیا اور جبار خان چار ماہ تک مسند حکومت پر بیٹھا
رہا۔

سنہ ۱۸۱۷ع

# ذکر فرمان روایان خالصہ

# مہاراجہ رنجیت سنگھ

چونکہ افغانون نے کشمیر مین ظلمہائے نامحدود و ستم ہائے نو بنو
کیئے اس لئے خداوند کریم نے اپنے بندگان آہ وزاری پر رحم فرما کر تبدیل
سلطنت کیا یعنے یہ خطہ اصل مسکن ہنود جو راجہ ادویان دیو وسہدیو کی نامردی
سے ۱۳۹۸ب سے ۱۸۷۶ بکرمی تک یعنے ۴۷۹ سال تک زیر مشق جور وجفائے

سنہ ۱۸۱۹ع

سنہ ۱۸۲۰ع

سنہ ۱۸۱۹ء

اہل خلاف رہکر ویران و برباد ہوگیا تہا سمت ۱۸۷۶ بکرمی مین مہاراجہ رنجیت سنگہ بادشاہ لاہور کے تصرف مین آیا مصر دیوان چند ظفر جنگ بہادر بسرداری لشکر ظفر پیکر و رہبری پنڈت بیربر و بہ معہ دوسرے نامداران راجہ گلاب سنگہ و سردار ہری سنگہ و جوالا سنگہ و حکما سنگہ چمنی و سرداران ٹماری والہ و ڈیرہ شاہزادہ کہڑک سنگہ کے واسطے تسخیر کشمیر کی رخصت ہوئی اور تہنہ مین چند روز واسطے جمعیت کے اقامت کرکے بہت سا لشکر پوشیانہ کو روانہ کیا سردار جبار خان و ولی محمد میر آخور باشی و عبدالرحمان خان پتنی زائی جو کہ سرداران لشکر افاغنہ تہے اوسیوقت کہ یہ وہی پور مین پہونچکر حملہ آور ہوئے چنانچہ عین جنگ مین نواب جبار خان بتن زخم کہاکر بہاگا اور عبدالرحمان خان قتل کیا گیا اس سبب سے عساکر افاغنہ بہاگے اور لشکر لاہو مظفر و منصور ہوا دو روز کے بعد آٹہوین ہاڑ قبیہ سنہ پایان سر داخل شہر ہوا تاریخ اس فتح کی یہہ ہے

بولوجی واہگورو جی کا خالصہ بولوجی واہگورو جی کی فتح

پہر مصر صاحب بعد چند روز کے حسب الطلب لاہور کو چلے گئے اور دیوان موتی رام ناظم کشمیر مقرر ہوکر ایک سال تک مہمات ملکی انجام دیتے رہے اسکی وقت مین وبا کے باعث بہت لوگ مرگئے پہر بجاے اوسکے سردار ہری سنگہ ناظم کشمیر بنا اور بیربل پنڈت و رو چاعہ پنڈتان نام آور بامید استحصال الطاف بادشاہی لاہور کو گئے دولت انگر مین بلاے مرگ ناگہانی سے چہوٹے بڑے پنڈت مرگئے بیربل بحصول خلعت فاخرہ بدستور صاحبکاری پہ نامدار ہوکر آیا غلام علی کہکہ زمیندار و چینہ دکہادہ باغی ہوگیا اسپر سردار ہری سنگہ نے بڑی دلاوری سے بارہ مولا مین جاکر اوسکو گرفتار کیا - ادہر بیربل پنڈت الطاف بادشاہی پہ مغرور ہوکر سردار

موصوف کی نافرمانی کرنے لگا جسپر اثبات بہ تہمت مراسلت مرزبانان بمبہ سے
عہدہ صابکاری سے معزول کیا گیا بعد دو سال کے بجا سردار موصوف دیوان
موتی رام بمرتبہ ثانی صوبہ کشمیر بنا سب کے ساتھ خلق وتہذیب سے پیش آیا اور
سمت بکرمی مین دیوان چونی لعل صوبہ دار کشمیر بنا اور گورمکھہ سنگہ تحصیلک
دخل در معقولات کرتا رہا اس سبب سے انتظام مین خلل واقع ہوا اور دیوان کر پارام
صوبہ کشمیر بنا دیوان چونی لعل نے بخوف باز پرس زیان مالیہ ملک راستہ مین زہر
کہالیا اور مرگیا سمت ب مین بسال دوم حکومت کر پارام ساون بدی دسمی کو
رات کے وقت ایسے سخت زلزلے آئے کہ زمین وزمان کانپ اوٹہا شہر و دیہات مین
ہزارون مکانات منہدم ہوگئے اگرچہ مدت تک یہہ ہلاجاری رہی لیکن ایک ماہ
تک شور محشر اوٹہا لوگ خیمون مین صحرانشین ہوئے آسوج کے آخر مین وبا سے
مرگ ناگہانی بہی ظاہر ہوئی اسلام کے دور فرمانروائی کے بعد عمل کر پارام مین تین
برہمنیان محبت حقیقی شوہران سے پروانہ وار جلکر ستی ہوگئین اور زبردست خان
نے فساد اوٹہایا دیوان موصوف نے بڑی دلاوری سے بارہ مولا مین پہونچکر
سرحد مظفرآباد تک تمام فتنہ گرون اور شریرونکو مطیع کرکے شیخ غلام محی الدین
کو صاحب کار بنایا اور جنس شالی کو علے العموم تشخیص کرکے پرگنہ بندی کی اور بہ توزک
وتجمل مشغول رہا اور چار سال کے بعد مہان سنگہ حسب الحکم عالی کارگذار بنایا ہوا
کر پارام بڑا فہیم دانا عالی دماغ عدیم المثال تہا کہتے ہین کہ جو وقت پروانہ طلبی اسکے
پاس پہونچا وہ تالاب ڈلمین مصروف سیر وتماشاے رقص وسرود وملاحظہ چراغان
کشتی ہا تہا یہہ ہمیشہ خوشی وخوشحالی مین رہتا تہا اپنی سواری کی کشتی مین خوب
صورت نابخنون کو ہاتہو مین رنگین گہونگرو لگے ہوئے چپے دیکر ہٹلا تا سیر دریا

سنہ ۱۲۲۳ھ
سنہ ۱۲۲۷ھ

کرتا لاہور مین پہونچکر جب اِسکی ہتک ہوئی تو دنیا داروں سے ہاتھ اوٹھا کر ہردوار
گنگا کو چلا گیا اور آخر ۱۲۴۷ھ مین بہمان سنگہ اردلی حکومت کشمیر پر آیا ماہ
محرم مین فرقہ شیعہ نے تابوت آیمہ عظیم برخلاف رسم قدیم کے نکالنے کا اشتہار
دیا سستی حاکم بہمان سنگہ سے سُنیون نے اسباب کو گناہ خیال کرکے
بلوا کیا اور محلہ جڈی بل وحسن آباد و مکانات اہل تشیعہ کو جلادیا اور اثاث البیت
او لکا لوٹ کر عورتون کو ننگ و ناموس سے بے شرم کیا۔ ۱۲۴۸ھ مین شدت
برودت ہوئی اور شہزادہ شیر سنگہ صاحب ۲ ماگہہ مین واسطے حکمرانی کے قصبہ
بارہ مولا مین پہونچا آب بہت و تالاب اولر کمر تک جما ہوا تھا اوسوقت پرندہ* شہزادہ
صاحب و دیگر کشتیون کے واسطے انجاد پانی کو توڑ کر راستہ بنایا گیا شہزادہ صاحب
نے بساکہا سنگہ کو مختار کیا خود سیر و شکار و عیش و طرب کا شغل رکھا اوسوقت
گنیش پنڈت در کار تحریر تنت خورد پر نامور ہوا ۱۲۴۹ھ مین برف بے موسم برسی
اور شالی خراب ہوگئی اور مہاراجہ رنجیت سنگہ صاحب نے خرگاہ جاہ و حشم کو
کوٹلی نواح پونچھ مین بہیجا اور اس شہرت سے غلہ کی قیمت بڑہ گئی اور قحط پڑا
اوسحالت مین جمعدار خوشحال سنگہ صاحب واسطے تفحص ملک و شیخ غلام محی الدین
صاحبکاری کے لئے بجائے بساکہا سنگہ لاہور سے مقرر ہوئے جمعدار خوشحال سنگہ صاحب
نے ظلم و ستم کیا اور ہر ایک گذر کرہ شالی کی ضبطی کی چنانچہ نابرسانی اور ظلم
کمال اوسکے سے قحط عظیم اوٹھا اور نہ پانے غلہ سے بجائے غذا کے لوگ خون جگر
کہاتے تہے ہر کوچہ و بازار مین نعشہا سے مُردگان دکہائی دیتی تہین اور بلاد بعیدہ
دا اشہار و اطراف پنجاب و ہند کو بہت لوگ بہاگ گئے اور راستے مین مر گئے
شہر و دیہات رعایا برایا سے خالی اور بلاد قریب و بعید پریشان حال کشمیر یون سے

۱۸۳۲ع

۱۸۳۱ع

۱۸۳۲ع

* پرندہ شاہی کشتی کا نام ہے

پڑ ہو گئے اِس لئے ماہ بساکھ سنہ ۱۸۹۱ بکرمی مین احوال خستہ حالی اس سرزمین کا گوشزد
زد مہاراجہ صاحب ہوا اور جنرل میان سنگھ ناظم کشمیر مقرر ہوا عہد کرپارام
مین بائیس ہزار دو کا یتن شالبافون کی ہتین اور اوسکے وقت مین دو ہزار دو سو
دو کا مین بنگئین اور تمام لوگون کو روزگار ملا اور تخم ریزی کے واسطے ایک خروار
شالی بہ قیمت سولہ روپے ہری سنگئے معہ کرایہ اخراجات پونچھ و راجوڑی و مظفرآباد
وغیرہ مقامات سے منگوا کر تین روپے خروار کے حساب سے تمام دیہات مین بہم
پہونچا دئے اور خود ہر پرگنہ مین جا کر زراعت کرائی چونکہ لوگ تہیدست تھے واسطے
تولد و تناسل کے محصول نکاح معاف کیا اور رعایا کو افزائش مرغان کے واسطے تخم
مرغ پنجاب وغیرہ ممالک سے منگوا کر دئے اور چوردن اور گلہ بانون (گلوانون) کو
بیخ و بن سے دور کیا اور واسطے اوپڑوہی و تفتیش احوالات کے کُل پرگنات مین فی
چند چند پرگنات ناظمان بالاستقلال تہانہ داری پر مقرر کئے اور عدالت و فریاد کا
سُننا دوسرون پر نہ چھوڑ کر بذات خاص بہ کمال عقل و دانش و جذب فکر رسا
خود فیصل کرتا رہا مقدمات کو امروز و فردا مین طوالت نہ دیتا جلد فیصل کرتا بعض پرگنات
تعلقات امانی[2] پر دئے اور تخم و تقاوی باقی عہد سکھیون کی بابت جو کچھہ کچھہ سر
خروار شالی دو ترک و فی روپیہ آنہ لیا جاتا تھا وہ سب معاف کردی بعض تحویلدارون
کو کموزنی شالی و خاک آمیزی سے باز رکھنے کو سزاے قرار واقعی دی اور کرایہ
مرکبانون کا مقرر کر دیا باٹ آہنی بنوا کر سر بمہر کر کے رایج کئے تاکہ کمی و بیشی نہونے
پاوے سپاہیون کو ایک آنہ سے زیادہ طلبانہ لینے کی اجازت نہ تھی سیاست
اوسکی مثل شمشیر کی لوگون کے اوپر چہائی ہوئی تھی خلاف ضابطگی بالکل ہونے
پاتی تھی تہان ہاے پشمینہ کو تار پود اجرت شاگرد و نفع اوستاد و بجاے

[2] اور بعض علاقہ جات اجارہ

اخراجات ودیگر رایج بازار کے ساتھہ مقابل کرکے محصول واجبی مقرر کیا ایسی ہی
سب انتظام کیئے جسنے تجارت شال روز بروز ترقی پکڑتی گئی اوسکی
حکومت کے دوسرے سال مین فراخی روزگار وتیسرے برس مین ارزانی
غلہ ظاہر ہوی جسکی خبر پاکر اکثر گریختہ اشخاص واپس آئے سات برس تک
بعدل ورافت انتظام ملکی ومالی کرتا رہا اور سنہ ۱۸۹۳ بکرمی کے زمستان مین
آب دریا سے بہت ودیگر تالاب جمکر مثل بلور ہو گیا سنہ ۱۸۹۶ بکرمی مین مہاراجہ
رنجیت سنگہ صاحب سرگباش ہو گئے اور شہزادہ کہڑک سنگہ صاحب
اونکا جانشین ہوا ابیات چون شہ پنجاب شد بے سر شدند ؛ ملک ودولت
دفتر وتخت وعلم ؛ از جلوس شاہزادہ یافت زیب ؛ سکہ وسیم وسپہ
تیغ وقلم ؛ بعد سوا برس کے شہزادہ کہڑک سنگہ صاحب بہی مرگئے اور
شہزادہ نونہال سنگہ صاحب بدستکار پدر لختہ سقف بارگاہ ودولت کے
نیچے دبکر مرگیا اور نوبت جہانداری چند کورہ شکوے شہزادہ کہڑک سنگہ
صاحب پر پہونچی - تین ماہ کے بعد سنہ ۱۸۹۸ ب مین مہاراجہ شیر سنگہ صاحب
بزور شمشیر وارث تاج وتخت ہوا اور لشکریون کو انقلاب متواترہ سے کچھہ خوف نہ رہا
ہوسے بغاوت سب کے سر مین سمائی چنانچہ سمت ۱۸۹۸ ب مین سپاہیان
پلاٹن نے آغاز شب مین جرنیل میان سنگہ صاحب کو نمکحرامی سے مار ڈالا انسے
پیشگاہ مہاراجہ شیر سنگہ صاحب سے تادیب وتدارک اون بدمعاشون کیواسطے
شہزادہ کنور پرتاب سنگہ صاحب اور راجہ گلاب سنگہ اور واسطے نظم ونسق
ملک کے شیخ غلام محی الدین صاحب مامور ہوئے سپاہیان غدار اگرچہ
یہان کے لوگون سے متعرض نہوئے مگر آپسمین روز خونریزی کرنے لگی کا انجام

سنہ ۱۸۳۶ع
سنہ ۱۸۳۹ع
سنہ ۱۸۴۱ع
سنہ ۱۸۴۱ع

گولہ اندازنے ہاری پربت سے واسطے سرزنش اون سیاہ وردونون کے شہر گذہی پر
گولہ باری کی اور آخیر حصئہ سنہ رواں مین شہزادہ کنور پرتاب سنگہ نے رونق بخشی
اور راجہ گلاب سنگہ صاحب نی باغیون کو جو کہ ایکہزار سے بہت سی کارزار سکے
بعد باداش کو پہونچایا بعد چند روز کے کنور موصوف کے ساتہہ بہ فتح ونصرت واپس
چلا گیا اور شیخ غلام محی الدین صاحب نے مسند ایالت پر پایے حکومت رکہا شیخ
تیلک چند صاحب کاری پر مقرر ہوا بعد چند روز کے سیلاب سے سد قاضی
زادہ د ناوہ پورہ ورعنا و راری دخانیار وکنار نالہ مار وچہچپل مالک صاحب
وغیرہ پلہاسے بہت کہنہ پل سے سوپور تک بہ گئے لوگونکا بہت سا اسباب بہت
سے بچے ڈوب گئے اور ماہ اسوج سمت ۱۹ بکرمی مین مہاراجہ شیر سنگہ میدان بلا ول مین
ہنگام لینے حاضری لشکر کے اور شہزادہ کنور پرتاب سنگہ لڑکا اوسکا باوجود صغیر سنی
باغ جمعدار خوشحال سنگہ مین تقسیم صدقہ وخیرات کے وقت اجیت سنگہ ولہنا سنگہ
سندہانوالیہ کے ہاتہہ سے مارے گئے ۔ نیز راجہ ہیرا سنگہ خلف
راجہ دہیان سنگہ مہاراجہ رنجیت سنگہ نے تمام سرکشون کو سزا کو پہونچایا شہزادہ دلیپ سنگہ
جو ہنوز دس برس کا تہا دہیم سلطنت سے تاجور ہوا سمت ۱۹ مین سلطان خان حرزبان
مظفر آباد کو قلعدار مکان مذکور نے جو کہ کشمیر کی طرف سے مقرر تہا گرفتار کرکے
اسطرف بہیجا شیخ غلام محی الدین نے اوسکو قید رکہا اسلئے زمینداران مظفر آباد و
سلطان نجف خان کہوری نے فتنہ وفسا د اوٹہایا جسپر فوج کشمیر اونکی تادیب
کو روانہ ہوئی باغیون نے فوج کشمیر پر غالب آکر بارہ مولہ تک پہونچ اور شیر احمد نے اطراف
کا مراج کو خوب لوٹا سوپور مین بہت سے گہر جلادیے اسلئے بیٹیگاہ راجہ ہیرا سنگہ
سے شیخ امام الدین فرزند شیخ غلام محی الدین بہ جمعیت سات ہزار جوانان جرار کے

کے بہمراہی چند سرداران نامدار ازراہ پونچھہ اور جرنیل گلاب سنگھ ازراہ ہزارہ واسطے
ہرزنش اونکی کے روانہ ہوئے اور سخت جنگ کے بعد سلطان زبردست خان فتنہ انگیز
کو مظفرآباد کی طرف بہیجکر فوج شاہی و سرداران لشکر راہی لاہور ہوئے اور شیخ
امام الدین بہ بہانہ بیمارداری شیخ محی الدین (جو بیمار تہا) کشمیر مین رہا ماہ ساون مین
وبا پڑی اور دو ماہ تک مخلوق کثیر عدم مین ملی دروازہ جامع مسجد کا جو بخوف
ازدحام آغاز حکومت دیوان موتی رام سے مقفل تہا شیخ موصوف نے کہولدیا
اور ترمیم سقف کی اور بڑی کوشش سے جوی پچہی کول کو واسطے طہارت نماز
کے موضع پانزچہہ سے کہودکر لایا نزدیک جامع مسجد کے باولی قدیم کو جو سنگ وخار سے
پرتہی صاف کیا اور گلگت کو مقامات تبت خورد سے تسخیر کیا چونکہ راجہ ہیرا سنگہ
نے جلہا پنڈت کو امور جہانداری مین اپنا مشیر بنایا تہا اسلئے ملک مین فساد اوٹہا
اور ہیرا سنگہ تو ین پوہ کو معہ میان سوہن سنگ پور مہاراجہ گلاب سنگہ و پنڈت جلہا
بہ بہانہ شکار جموں مین آئے لشکر نے اونکا تعاقب کرکے ایذرب توپ و تفنگ
آلات جنگ ایک دم مین سب کا کام تمام کیا سچلکہ بسبب صغر سنی مہاراجہ دلیپ سنگہ
کے اوسکی مارانی جی دیکونے جواہر سنگہ برادر خورد کو زیردستی وزارت پر ممتاز
کرکے شیخ امام الدین کے نام فرمان حاضری اصدار کیا مگر بجاے اوسکے ۵۔ ماہ
اسوج سنہ روان کو شیخ غلام محی الدین لاہور کی طرف روانہ ہوا اور بہیرہ پور تک
سناکہ جواہر سنگہ مارا گیا اور سلطنت لاہور مین ہرج مرج واقع ہوا یہہ سنکر واپس
آیا اور چودہوین چیت سمت ۱۹۰۲ مین مرگیا۔ اور شیخ امام الدین ناظم کشمیر بنا اسوقت
لاہور مین تیغ رانی ہورہی تہی ۔ ۵۔ پہاگن سمت ۱۹۰۲ بکرمی کو مہاراجہ دلیپ سنگہ
بدستور جہاندار ہوا۔ سکہونکا عہد حکومت کشمیر ۲۶ سال ہے ؁

سنہ ۱۸۴۵ ع

سنہ ۱۸۴۶ ع

# عہد راجگان جموں

## مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب بہادر

گو اصل مین مشیت ایزدی سے سب کچھہ دنیا مین ہوتا ہے اور با عنان قضا و قدر
گلشن دہر مین گلزار و خارزار امور نیک و بد کو بوتا ہے صرف آدمیکا بہانہ درمیان مین
رہتا ہے مگر بظاہر تدبیر سے جملہ امور بظہور آتے ہین شاہ وگدا شہی وگدائی پاتے
ہین خداوندکریم ہر ایک موقع و زمانہ کے مطابق بحکمت انتظام جہان فرماتا ہے -
لایق وقت فرمانروایان شایان کو مسند حکومت پہ بٹھلاتا ہے ایک کو تخت دلاتا
ہے دوسریکو حکومت سے گراتا ہے و خاک عدم مین ملاتا ہے - نتایج افعال فرمان
روایان مذکورہ بالا کشمیر سے معلوم ہوتا ہے کہ اسباب ذیل کے باعث حکومت
سلاطین مذکور مین فرق آیا سلطنت نے ضعف و زوال پایا - اوّل جبنے اپنے و اپنے
مخالف کے ضعف و طاقت پر نظر نہ کی و بلاپس و پیش انتقام لینے کی فکر کی
اُسنے راحت موجودہ کو بھی کہویا جس طرح راجہ دامودر نے انتقام پدر کے خیال خام
سے سری کشن کے ہاتھہ سے جان دی بیت ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد
ساعد سیمین خود را رنجہ کرد ❊ دوم بعض اوقات مسکینون کی عرض نہ سُننی محتاجون
کی حاجت روائی نہ چلانی سے اسلئے کہ فرمان روا جو کچھہ محصول و معاملہ لیتے ہین وہ محض
رعایا پروری و عدل گستری و حفاظت بندگان الٰہی کے لئے ہوتا ہے تاکہ وقت پر
کام آوے جب اونہین کی حاجت روائی و حفاظت مین تامل کیا تو بعض اوقات
دعاے مساکین بادشاہ حقیقی کی بارگاہ مین قبول پڑتی ہے اور ایسے شخص کی
سلطنت مین ضعف آتا ہے جسطرح راجہ دامودر کا بددعاے برہمن زادگان سے

حال ہُوا۔ اسلیئے بادشاہان و فرمانروایان کو لازم ہے کہ راجہ توبجنین کے اس قول کو درست جانین کہ جہان بانی نہ واسطے خراج لینے و تن پروری وعیش و عشرت کے ہے بلکہ واسطے اوٹھانے بار رنج و پریشانی و تدارک تکالیف رعایا کے ہے" اور شلوک عمل کردہ راجہ اونتی ورما پہ عمل کرنا ضرور ہے کہ جاہ و حشم ناپائیدار ہے آج اگر دست قدرت رکھتا ہے بہتر ہے کہ بیدست و پاؤن کی دستگیری کر کیا معلوم کہ کل کو تیرے ہاتھ ہی سے رشتہ اختیار جاتا رہے پھر تجھکو ندامت اور پریشانی ہُوا وسوقت نیکی کیا کر سکیگا" بلکہ چاہیئے کہ راجہ درلب وردون کی طرح عفو تقصیرات گنہگاران کرکر کمند مہر سے اونکو اسیر احسان کرنا جس سے استحکام سلطنت ہوتا ہے۔ سوم راجگان کو اپنے محکوم کی عورتون پر نظر کرنا زیبا نہین کیونکہ ماتحت کی عورتین سلاطین کو مثل اولاد کے ہوتی ہین جو حاکم بخلاف اصول شاہی اونپر نگاہ بد دیکھتا ہے اوسکا حال راجہ راون و پہروہ گپت و راجہ یک سا ہوتا ہی جیسا کہ راجہ کنر کی حکومت و آبادی دار السلطنت مسمو شروانام برہمن کے ناگنے کہ عشق کے باعث بیخ و بن سے برباد و ویران ہوئے۔ چہارم غرور سلطنت سے مثل راجہ اندہ جدہشٹھر کے ظلم روا رکہنے سے زوال ہوتا ہے پنجم اکثر حاسد لوگ جو مقبول کے حد سہی اونپر جہوٹے اتہام لگاتے ہین سعدی شور بختان بآرزو خواہند * مقبلانرا زوال نعمت وجاہ * اون حاسدون کے افعال و اقوال پر بلا پس و پیش اعتبار کرنا اور اپنے بنائے ہوئے اشخاص کو خراب کرنا جسطرح راجہ جی اندر نے سندھی وزیر کو خراب کیا۔ ششم بہائیون کی قدر نہ جاننا مثل راجہ ہرن کی جنے اپنے بہائی تورمان کو ذرہ سی بات پر قید کیا ہفتم دشمن ناچیز کو حقیر جاننا سعدی دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد * اوسکی عداوت کے رفع کرنے کی تدبیر سے غافل ہونا

اور پرواہ نہ کرنا جیسے کہ راجہ بالادت کا حال ہُوا۔ کہ خاندان اوسکے کا ہی خاتمہ ہُوا۔ ہشتم وزرا کو حکم عدولی کی خو ہو نیدینا مثل راجہ کولیا پیڈ کے جسکو اس علت سے فقیر ہونا پڑا۔ نہم محلات مین بہت عورات کا رکہنا اور ظلم کرنا مثل راجہ بجرادت و پرتہوا پیڈ کی دہم غیر ملکی لوگون کے فریب آمیز خوشامدی باتون پہ اعتبار کرنا ملکی لوگون کو نظر سے گرانا جس طرح دیو شرما وزیر جیا پیڈ کی خوشامدی باتون سے ارمڈی راجہ نیپال برباد ہُوا یازدہم وعدہ خلافی وکسیکی پردہ دری سے بہی نقصان ہوتا ہے جیسطور پدم ناگ کی پردہ دری سے جیا پیڈ کا نقصان ہُوا دوازدہم کہیل کود مین مصروف ہونے عقلا و سپاہ کو اپنے سے ناراض رکہنا حکم کا سُست ہونے دینا مثل راجہ للتا پیڈ کی سیزدہم ناتجربہ کاری و عدم ریاضت کیشی و غفلت و برادری کا حد سے زیادہ شہزور کر دینا مثل چپٹ جیا پیڈ کی۔ چہاردہم کارداروں کے خود سر ہو جانے سے جسطرح کارکوٹ بنسی راجاؤن کا آخیر ہُوا پانزدہم مستحقون کی معاش ضبط کرنا عبادت گاہون کا چڑہاوا لینا امیرون کو فقیر بنانا سفر مین باربرداری کے واسطے رعیت کو بیگار پکڑنا رشوت لینا۔ خراج ایزاد کرنا۔ بٹے گز وغیرہ آلات پیمایش و سکہ وغیرہ کا مقدار معینہ سے بغرض بڑہانے قیمت کے گہٹانا کمینون کو شریف رتبون پہ پہونچانا شرفا و عقلاء کی جگہہ نالایقون کو پسند کرنا تہوڑے سے کام مین بہت سے گماشتے بہرتی کرنا مثل راجہ شنکر ورما کی شانزدہم سرداران ملک مین نزع و فساد باہمی رہنا مثل عہد سنکٹ ورما و سوگندا رانی کی ہفتدہم اہلکارون کو رشوت ستانیکا خوگر ہونے دینا جیسیکہ تر قانا نامے و ایک آنگی پارتہہ وغیرہ کی حکومت رشوت کے باعث نہ رہنے دیتے ہتے ہژدہم خوشامدیون کی خوشامد سُنکر خزانہ فضول خرچی سے

خالی کرنا رقص وسرود مین مشغول رہنا بولیون وغیرہ کی صحبت رکہنا مثل راجہ
کہیمہ گپت کی نوزدہم کسیکو ولیعہد بناکر پہر اوس سے بدگمان ہونا فتنہ اندازون
کے فعل پر اعتبار کرکے اوس سے بگڑنا۔ منافقون کے کہنے سے پند ونصایح والدین
و بزرگان کو نہ ماننا و باپ کے بدخواہ بننا مثل تنازع اننت دیو و راجہ کلش دیو
کی بستم فضول خرچی۔ فتنہ انگیزی۔ زیادہ ستانی۔ نقص عہد۔ دلشکنی رعایا و فوج
ظلم بہ بندگان خدا۔ حق تلفی۔ عیاشی۔ نارسائی۔ اختیار فروشی۔ ناپرہیزگاری
عدم ثابت قدمی۔ عدم ہونا سیاست کا۔ وزیر بددیانت کا ہونا۔ وزیر نیک کی بے
قدری کرنا۔ فریاد کا نہ سننا۔ ماتحتون کو بے خوف رکہنا۔ خودغرضون کی گفتگو
سچ ماننا بجاے دانا و خاندان کے نادان و رزیل کا رکہنا راز کا کہلے رہنے دینا
درست خبر کا نہ آنا جو صفتین اودت کرش و راجہ ہرش دیو مین تہین بست و یکم
ابلہ فریب باتین سننا نا اتفاقی خانگی و بی قدری اہل ہنر مثل راجہ سوسل کی
بست و دوم عیاشی مین رہنا اور امور سلطنت کا وزرا پر چہوڑ دینا مثل راجہ بکہا چر
کی اور راجہ پرمانو کی جسکو قدسی و روحانی شکلین دکہانے کی واسطے لوگ لوٹتے تہے بست و سوم
غیر ملکی لوگون کو واقف راز کرنا اور اختیارات دینا جیسا کہ راجہ سہدیو کے عہد مین
رینچن شاہ و لشکری چک نے آکر اوسکی سلطنت کو برباد کرکے خود حکومت حاصل کی
بست و چہارم شراب نوشی مین مست ہوکر راست خبر نہ پانا اور غافل رہنا اور تعصب
مذہبی کرنا جسکے باعث حیدر شاہ کا ملک برباد ہوا اور خود بام سے گر کر مرا بست و پنجم
تعصب مذہبی و شرارت و غرور حکومت مین آنا جسنے محمد شاہ کو کوہستان
مین آوارہ کیا اور عدم دلجوئی دلاوران و قدردانی ہنرمندان بست و ششم لوگون کی
صلاح پر چلنا مثل مرزا حیدر کاشغری کی تباہی لاتا ہے بست و ہفتم ناراض رکہنا

رعایا کو جیسے کہ یعقوب چک کے سب لوگ غنیم سے ملگئے بسبب وحشتِ بد موقع جنگ فتح
بفرت کا ایک شخص پر مدار رکھنا یا مختار کل کا ہمراہ رہنا جس طرح نورنگ خان
میر فوج یعقوب چک کے مرجلنے سے باوجود مغلوب ہوجانے فوج مخالف کی فتح مخالف
کے ہمعنان ہوئے۔ یہہ باعث ظاہری انقلاب حکومت فرمانروایان سابقہ کا
ہوا در باطن مین مرضی خدا کی ایسی ہی تہی کہ اول دفعہ بودہون نے زیادتیان کین پہر
عہد اسلامیہ مین پانچسو برس تک وہ ظلم وستم ہوئے کہ ہر فرد لبشر کے منہ پر سوائے
کلمہ الامان کے اور نہ رہا صرف بادشاہان دہلی بذات خاص رعایا پرور وعدل گستر رہے
مگر اونکے بعض صوبہ بہی مثل اعتقاد خان کے افاغنہ کے ظالمون سے کم نہ تہے۔
عجیب وغریب بدعت ومعیبت رعایا پہ رہی جسکے کہنے سُننے سے بدن پر رونگٹے کہڑے
ہوجاتے ہین کشمیر بعض راجگان کے وقت مین کسی ملک سے کسی بات مین کم نہ تہا
لیکن حیف کہ مسلمانون نے اوسکو بالکل خراب کردیا۔ ہندوستان۔ سندہ۔ ایران
توران۔ افغانستان۔ وغیرہ مین جہان مسلمان گئے وہی حال ہُوا۔ دانایان فرنگ نے گیا
گانا بجانا گیا اور کام سب مین سے آدمی کی آزادی کو مقدم سمجہا اور جدید تحقیقاتون اور نو
ایجادون کو داخل بہتری سمجہا اور رجہ وحشت سے رتبہ دانائی ودارائی پایا مسلمانون نے
مطالب مندرجہ کتب مذہبی کے بغیر سب کچہہ عیب وگناہ جانکر تحقیقات کو بُرا مانا تو بُتی علام
بنا نابت شکنی کرنا غیر مذہب والون کو عذاب شدید پہونچانا اونکو خطاب کفار کیسے سے صحابہ طیبہ
کرنا داخل بہتری دینا وصواب عقبیٰ سمجہا جو حال محمدؐ بن قاسم نے سمٹ بین مین
سندہ پورہ پاٹن مین سمٹاع مین محمود غزنوی نے سومنات ومتہرا وقنوج
وغیرہ مین ذوالقدر خان کا عہد سہدیو مین پہر علیشاہ وسکندر بُت
شکن وغیرہ افغانون عظیم خان وغیرہ نے کشمیر مین کیا تعجب ہے کہ مسلمان ہو کر ہندون

نے بہی یا بخواہش انعام یا بخوف جہوٹ بہالغے اور تعریفین ایسی لکہین کہ اونکی کوئی بات بہی قرین اعتبار نہین ہے - اونکا خیال شاید یہ تہا کہ تواریخ خاص بادشاہون کے یا اونکی تعریف کے لیئے ہوتی ہے اور دنیا بہی اونہین کے واسطے بنی ہے سچ بہی تو ہے کہ رعایا ہندو تہی جو کہ اونکے نزدیک آدمی یا مخلوق خدا نہ تہی بقول امیر خسرو جو دانا و یگانہ عصر تہا - کہ ہندو زاغ و زاغ رو زاغ چہرہ زاغ صفت ہین پس زاغون کا مارنا کیا عجب تہا کافر تو ہندؤن کا نام تہا جس فارسی مسلمانون کی تاریخ مین دیکہو اسی سبب سے سوا سے عیش و عشرت و خلعت و خطاب امرا و تعریف شہان لوگون سے تحایف و نفائیس و اخذ نذرانہ - ہنود کا لوٹنا اونکی بہو بیٹیون عورتون کا لونڈی غلام بنانا - مندر و مورتیون کا توڑنا - قتل عام کرنا - لوٹنا - برہمنون کو خراب کرنا - زبردستی مسلمان کرنا شراب پینا رقص و سرود مین رہنا شکار بادشاہان وغیرہ کے بغیر اور کچہہ نظر نہین آتا - جہان یہہ حال ہو وہان عدل و انصاف اور رحم کا کیا ذکر ہو بجز وسے - انتظام ملک حدود و عملداری عہدونکے فرایض و خدمات کا اونہین ذکر ہی نہین تہی دیوانی - فوجداری - وغیرہ صیغہ اوسمین موجود نہ تہے تمام معاملات و مقدمات ہر فرقہ و مذہب کے قاضیون کے فتوے پر (جو بموجب شرح مسلمانون کے ملتے تہی) منحصر تہے اور قاضیونکا حال ناگفتہ بہ - رشوت اونکو حلال تہی - بقولیکہ قاضی کو مفت کی شراب حلال چنانچہ تاریخ سندہ مصنفہ محمد معصوم قاضی منتخبہ ٹہٹہ عہد جام سنجر یندرہوین صدی کو دیکہو خود معلوم ہوگا - افغانون کے وقت حکم تہا کہ ہندو اچہا کپڑا نہ پہنا کرین دستار نہ باندہین - سوار نہ ہو دین - سب سے زیادہ سخت معمول جزیہ تہا جسکے نام سے سب برباد ہوتے تہی - کتب خانہ جلائے گئے عظیم خان کے عہد مین تمام ہندو کس ظلم و جبر سے مسلمان کئے گئے سو کہہ رام پنڈت

سپہر وریئس وقت جو دو برس بعد پھر ہندو بنا اور صد ہا پنڈتون کو ہندو کیا کس جور و جفا
سے مسلمان کیا گیا تہا۔ عبد اللہ خان کے وقت مین پنڈت ویدہ رام مٹو رئیس
اعظم سکنہ رعنا واری کیتا پر برباد کیا گیا۔ ذو القدر خان نے زن و مرد صغیر
و کبیر ختطائیون کے ہاتہہ کسطرح فروخت کیے یوسف شاہ نے کوٹہ رانی کو جو حرم راجہ اودیان
دیو تہی کسطرح اپنی بیگم بنا لیا۔ دیوان ہر داس کا کیا حال ہوا۔ چودہری مہیش
کے باغ کا کیا حد ہوا کہ سیف خان کے دلپر داغ لگا اعتقاد خان کے وقت
کیا کیا بدعت ہوئی اگر کسیکے گہر مین گلاب کا بوٹا ہوتا تہا تو اونکی حفاظت کو دو پہرے
مقرر رہتے تہے جنکو صاحب خانہ کی طرف سے رسد وغیرہ ضروریات دینی پڑتی تہین جس
سبب سے لوگون نے بوٹے و درخت میوہ دار بہی جلا دئے۔ ممکن نہ تہا کہ کوئی تیرتہ
یا رسوم مذہبی کر سکتا کہلکہ مہہ کے خوف سے سوپور کے آگے بڑہنا قضا کے پنجہ مین جانا
تہا۔ علیخان چک نے سمت ۱۶۳۲ ب مین راجہ بہادر سنگہ والی کشتوار کی ہمشیرہ
کو کسطرح منگوا لیا۔ الامان الامان ایسے وقت سے مسلمانون مین صرف اکبر بادشاہ
مع وزرا کے متعصب نہ تہا پس اون سے مسلمان لوگ ناراض تہے۔ ایران کے بادشاہ
کے خط کے جواب مین جو اکبر نے جواب لکہا اوس سے صاف ثابت ہے کہ شاہ ایران اکبر
کے لاتعصب ہونے سے ناراض تہا۔ فیضی کی تاریخ وفات دیکہو ع سگے از جہان رفت
بحال قبیح ٭ سال تاریخ خالد اً فے النار۔ زین العابدین کو اسیواسطے بت شکن
کہا گیا اور رمندر مین دفن کیا گیا۔ ان ہی جور و جفا پانصد سالہ نے کشمیر کو بزدل و ہوا پرست
و بے علم و جاہل کر دیا۔ مغلون کو صرف کسیقدر انتظام ملک کی فرصت ملی ورنہ
اورون نے یا بخواہش دولت و مال جہاد و حملات تعصبانہ مذہبی کئے یا آپسمین
ہی لڑتے مرتے اور مذہب اسلام پہیلاتے رہے جسنے دین قبول نہ کیا اوسکو قتل کیا

۱۵۷۵ ع

میر ہزار کے عہد کو دیکھو مندرون کی جگہہ مسجدین و زیارتین بنوائین - ایسی ذہنی
مین بندگان خدا کی فریاد و قبول ہوئی کہ سر مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کے ہاتہہ
مین یہہ ملک آیا جسکی مختصر کیفیت یہہ ہے - کہ سمت ۱۶۶۵ب مین انگریزون نے دخل
ہندوستان مین پاکر سمت ۱۸۱۳ تک ترقی حاصل کی اس درمیان مین فرانسیسی
بخواہش تسلط فساد کرتے رہے مگر اونکی کچھہ پیش نہ گئی اودہر فرمانروایان اسلامیان
کے باہمی نفاق و غفلت و فتنہ انگیز باتون و عیاشیون و دیسی رئیسون کی
ناتوانی کے باعث روز بروز اونکی حکومت کو ترقی و وسعت ہوتی گئی - برٹش کلان
مین انگریزون کی بنیاد سلطنت سمت ۸۸۴ بکرمی مین ہوئے اور سمت ۱۶۵۷ بکرمی مین ہند
اونہین ملا - یعنی شاہان مغلیہ کے عہد مین انگریزون نے اول تجارت ہند شروع
کی اور بسرعت و حکمت ہندوستان پر قابض ہوئے سمت ۱۶۹۶ ب مین راجہ شری
رنگ رایل والی وجی نگر واقعہ حاطہ مندراج نے انگریزون کی سرکار کمپنی کو
تعمیر قلعہ کی اجازت دی تہی - سمت ۱۷۱۸ ب مین پرتگیزون نے جزیرہ بمبئی بموقعہ شادی
دختر خود بادشاہ انگلستان کو جہیز مین دیا شہر کالی کٹ ضلع ملیبار واقع
حاطہ مندراج مین اول دفعہ جہاز انگریزون کا لنگر انداز ہوا سمت ۱۹۳۱ ب مین
ٹیپو سلطان سے انگریزونکا عہد نامہ ہوا سمت ۱۸۴۶ ب مین کلکتہ کو انگریزون نے
مستحکم کیا ۲۹ مارچ سمت ۱۹۰۶ ب مین تمام ملک پنجاب رنجیت سنگہ کا قبضہ صاحبان
انگریز مین آیا -

سنہ ۱۶۰۶ع
سنہ ۱۷۵۶ع
سنہ ۸۲۷ع
سنہ ۱۶۰۰ع
سنہ ۱۶۳۹ع
سنہ ۱۶۶۱ع
سنہ ۱۸۷۴ع
سنہ ۱۷۸۹ع
سنہ ۱۸۴۹ع

## ذکر مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب

مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب ذات کے سورج بنسی چہتری تہے عرفاً اس قوم کے راجپوت
بہی کہلاتے ہین - گلاب نامہ مین انکا شجرہ نسب اکچہوا کو تک اور اوس سے پہلے
برہما تک ملایا گیا ہے اور یہہ بات دراصل درست ہے کیونکہ ہر ایک شخص یا قوم برہما

کی اولاد ہے - مصنف کتاب مذکور نی لکہا ہے کہ راجہ اگنی برن والی اجودہیا کا
بہائی اوسکی گرم مزاجی سے جلکر نوسو برس اور بقول بعضے ۸ اسو برس قبل از وجود
کلجگ فقیر ہوکر اجمیر مین دریاے گنگ کے کنارے آرہا وہان سے نگرکوٹ
کے راستہ کوہستان ہذا مین آرہا اور ملک پر قبضہ کرلیا - بیٹا اوسکا بایو شرب
اوسکا قایمقام ہوا اوسکی چہٹی پشت مین جامبولوچن ہوا اوسنے راجہ جیند
ہس والی پنجاب کو لڑکر مارا ایک دن شکار کہیلتے ہوئے (جہان اب جمون آباد
ہے) جنگل کے تالاب پر دیکہا کہ شیر و آہو باتفاق پانی پے رہے ہین - اوسی جگہہ جمون اپنے
نام پر آباد کیا پہر اوسکا بیٹا پورن کرن بنام راجہ جمبو مشہور ہوا اوسکے
دو بیٹے ہوئے دہرم کرن راجہ جمبوا اور دیا کرن جسکو حسب درخواست اعیان
کشمیر کشمیر کا راج ملا اور ۵ پشت مین اوسکی حکومت کشمیر رہی اسکی پانچوین پشت
مین راجہ شب پرکاش ہوا اوسنے قندہار تک حکومت کی پہر سنہ [illegible]
کلجگی مین جوتی پرکاش ہوا سنہ ۳۲۵ کلجگی مین اوسکا بیٹا رتن پرکاش ہوا
سمت ۱۵۶۲ کلجگی مین اوسکی اکیسوین پشت مین راجہ بلب اوسکی ۲۷وین پشت مین
۴۹۷۱ برس بعد راجہ سربہ لادہر ہوا جسکا بیٹا کرت دہر تہا اسکے عہد مین
روشن شاہ فقیر جسکی قبر گمٹ مین ہے جمون مین پہونچا - اس کرت دہر
نے سمت ۴۲ ب مین راجہ بکرم پال دہلوی کو مارا - ۹۵۲ برس بعد اسکی چہٹی
پشت مین بہوج دیو ہوا اوسکے وقت سمت ۱۰۴۲ بکرمی مطابق ۳۶۵ ہجری کی سلطان
ناصر الدین سبکتگین پنجاب مین آیا راجہ بہوج دیو راجہ جیپال کی مدد کو
ہمراہ گیا اور مارا گیا اور بیٹے اوتار دیو کو راج تلک دیا - اوسنے ۲۴ برس
راج کیا ۳۳ برس راجہ جسدیو نے حکومت کی - جسروٹہ اسیکا آباد کیا ہے

۱۰۹۴ع

ہے ۱۸ برس سنگرام دیو نے سمت ۱۱۵۱ بکرمی مین ۷۰ برس جگدیو نے پھر راجہ برج دیو نے سنہ ۱۲۲۱ بکرمی مین تخت نشین ہوکر ۱۵ برس راج کیا ہہ ۱۴ برس بعد چوتھی پشت مین مالدیو پسر جودیو ہوا یہہ مالدیو بڑا طاقت ور اور زبردست تہا پرانی منڈی اوسی نے بنائی ہے اِسکے عہد مین سنہ ۸۰۱ ہجری مین امیر تیمور گورگان ترکستان سے ہندوستان کو آیا جس نے ہندوپر سخت ظلم کئے جب جمون مین پہونچا مالدیو نے شبخون مارکر اوسکی سپاہ کو تباہ کیا ۱۰ برس اوس نے راج کیا اور اوسکی چوتھی پشت مین ۱۰۲ سال بعد کہو کردیو ہوا اسکے عہد مین ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ دریاے سندہ سے اس پار آیا اُسنے ۲۹ برس حکومت کی اِسکی ساتوین پشت مین ۲۰۴ سال بعد گجی سنگہ کا بیٹا دہرب دیو برادر اندر دیو ۲۲ برس تک حکمران رہا سمت ۱۷۶۰ بکرمی مین مسندنشین ہوا تہا اوسکے چار بیٹے تہے رنجیت دیو کہنار دیو۔ صورت سنگہ۔ بلونت سنگہ۔ رنجیت دیو اول کوہ ترکٹ مین رہا پہر لاہور کے صوبہ دار سے ملنے کو گیا تو وہان ۱۲ سال تک نظربند رہا۔ میان کہنار دیو اس عرصہ تک جمون مین حکم کرتا رہا پہر رنجیت دیو لاہور سے نجات پاکر آیا اور جمون کو بزور اپنے تصرف مین لایا اِسکے عہد مین بیگم محمد شاہ کی (جو بسبب غلبہ سکہان شاہ جہان آباد کو بسبب دوراندیشی نہ جاسکے) جمون مین آئے اوسنے اپنے رہنے کو مکان بنایا جو اب تک بیگم کی حویلی کہلاتی ہے اور اب اوسمین ایکطرف توپخانہ و دوسری طرف طویلہ ہے۔ رنجیت دیو منصف وعادل تہا او راجگان قرب وجوار مثل راجہ اکہنور۔ ولیت پور۔ کرمچی جسروٹہ۔ بہندرال۔ بہدروال۔ سانبہ۔ منکوٹ وغیرہ اپنے زیر کرلیا وہی لوگ جمون مین آکر جنگی خدمتین دیتے رہے سمت ۱۸۲۸ بکرمی مین رنجیت دیو احمد شاہ

سنہ ۱۷۰۳ع

سنہ ۱۷۷۱ع

دورانی کے ساتھہ بہ غرض گرفتاری رنجیت سنگھ بہیجے گئے تھے۔ پہر اوسکو کشمیر مین
ساٹھہ ہزار خروار شالی کی جاگیر بہی ملی تہے جو کہ عہد سکھون مین بند ہوئی۔ ۵۷ سال
کی عہد حکومت کے بعد رنجیت دیو مرگیا اور پیچہا اوسکے خانہ جنگی و نفاق سے جمون بالکل
کمزور ہوگیا۔ پنجاب مین سکھونکا بہت زور پڑہ گیا رنجیت دیو کے تین بہائی اور تہے
جنکا شجرہ نسب ضمیمہ مین درج ہوگا۔ بلونت سنگہ۔ گہنا دیو۔ صورت سنگہ۔ صورت سنگہ کے
چار بیٹے تہے موٹا۔ زورآور سنگہ۔ دہولا۔ بہوپا۔ زورآور سنگہ کا بیٹا
کشور سنگہ تہا اور کشور سنگہ کے تین بیٹے تہے۔ گلاب سنگہ۔ دہیان سنگہ۔
سوچیت سنگہ سمت ۱۸۴۹ بکرمی مین گلاب سنگہ پیدا ہوا۔ جب باہمی نفاق
و روزمرہ کے مفسدون اور تنگدستی و زوال حکومت سے تنگ آیا۔ اور سُنا کہ شاہ
شجاع جدید فوج بہرتی کررہا ہے تو نوکری کرنے کو روانہ کابل ہوا اثناء راہ مین
دیوان خوشوقت راے ملازم سردار نہال سنگہ اٹاری والہ کے پاس
نوکر رہا دو سو روپے معہ ہمراہیون کے اُسکا مشاہرہ مقرر ہوا۔ پرگنہ نُصو کہر مین اُسنے
بہادری کی تو حکما سنگہ چمنی نے اوسکے تذکرات دلاوری مہاراجہ رنجیت سنگہ
کو سُنائی مہاراجہ نے معرفت میان موٹا کی اوسکو طلب کیا سمت ۱۸۶۷ب مین وہ اوسکی
حضور مین ہمراہی میان موٹا حاضر ہوا سمت ۱۸۶۹ب مین دہیان سنگہ بہی وہین پہونچا اور
ساٹھہ روپیہ ماہوار کا نوکر ہوا سمت ۱۸۶۸ب مین سردار فتح محمد خان بارکزائی نے
بامداد مہاراجہ رنجیت سنگہ باقرار دینے آٹھہ لاکہہ روپیہ سالانہ کشمیر فتح کی سمت ۱۸۷۲
ب مین اول دفعہ مہاراجہ رنجیت سنگہ نے کشمیر پہ یورش کی اور گلاب سنگہ کو
بہول جاگیر مین دیا۔ امیر چند اوسکا دیوان بنا۔ پہر قلعہ گہرو والہ مین اوسکی
بہادری دیکہہ کر رام گڈہ جاگیر مین دیا پہر یورش ملتان پہ حسب ارشاد مورخہ سمت ۱۸۷۴

سنہ ۱۷۹۲ع
سنہ ۱۸۱۰ع
سنہ ۱۸۱۲ع
سنہ ۱۸۱۱ع
سنہ ۱۸۱۵ع
سنہ ۱۸۱۷ع

بکرمی مقام ریاسی جاگیر دیوان سنگھ کو اوسنے تسخیر کیا اور اپنے وزیر زورآور سنگھ کی سپرد کیا اوسکے بعد دہیان سنگھ کو ڈیہوڑی ملی سمت ۱۸۷۶ ب مین مہاراجہ رنجیت سنگھ سے رپورٹ ہوئی کہ جمون والے سوائے واقف واہل برادری کے کسیکو معاملہ نہین دیتے۔ اسپر جمون گلاب سنگھ کو اجارہ پر ملا اس مدت گلاب سنگھ نے سات سو سوار نوکر رکھہ لئے سمت ۱۸۷۷ ب مین گلاب سنگھ نے معرفت لکہپت وزیر کشتوار کے راجہ تیغ سنگھ سے کشتوار لیا۔ چونکہ وزیر مذکور اپنے راجہ سے ناراض تہا اوس نے گلاب سنگھ کو ترغیب دی جو مین فوج اوسکی قلعہ ڈوڈے پر پہونچی وہ بہاگ گیا۔ پہر حسب الحکم منکیرہ ڈیرہ غازیخان کو فتح کیا۔ اور میان ڈیدو ترکٹا پہ مارا گیا۔ اور راجہ اغرخان فرزند راجہ جو ڑہی کو گرفتار کیا۔ اِس بہانہ سے کہ وہ تخت لاہور کا مخالف تہا۔ جب اغرخان اسیر ہوا اور مہاراجہ صاحب اکہنور مین لب دریائے چناب رونق بخش ہے تو گلاب سنگھ کو جمون معہ خطاب راجگی دیکر راج تلک دیا۔ سوچیت سنگھ کو بہ خطاب راجگی رام نگر اور دہیان سنگھ کو خطاب راجہ راجگان

## نقل سند یہہ ہے

درین وقت فرخندہ رخت از راہ تفقدات وتلطفات راج تلک چکلہ جمون کہ از آبائے واجداد ملک موروثی وملکیت بزرگان اوجلدیدار نزول بدہ مقرب بارگاہ سلطانی خیرخواہ بالا اشتباہ راجہ گلاب سنگھ واوجلدیدار نزول بدہ مقرب بارگاہ سلطانی میان دہیان سنگھ وراجہ سوچیت سنگھ بود واز خوردسالگی کہ قریب دوازدہ سال عمر مشارالیہان بود کہ در جناب فیضمآب شرفیاب گردیدہ اند دہم آبا و اجداد مومی الیہمان از قدیم الایام پشت در پشت در بجا

آوری حسن خدمات سنگھ صاحب فیاض سرگباشی ابو یصاحب ام میان سنگھ جیو از صدق دل حاضر ماندہ بودند و ہم ہر سہ او جلد بیداران غاشیہ عبودیت و فرمانبرداری و خیر خواہی و خیر اندیشی و حاضر باشی بدوش جان کشیدہ دقیقہ از دقایق نمک حلالی و جانفشانی و نوکری فروگذاشت نکردہ در ہر جنگ و معرکہ مثل افتتاح ملتان و کشمیر و اقتتال مفسدان بد اندیش آنروی آب دریاے سندہ و افواج آمد کابل و پشاور و غیرہ از سر گذشتگی و جان نثاری و مردانگی فرق و تفاوت درمیان نیاوردہ لہذا ملک چکلہ مذکور در وجہ راجہ موصوف نسلاً بعد نسلاً عطا و مرحمت شدہ و قشقہ راج مذکور از دست مبارک بہ او جلد بیدار نزل بدہ مقرب بارگاہ خیر خواہ بلا اشتباہ راجہ گلاب سنگھ مہربہن فرمودہ و از راہ کمال توجہات و مہربانی و بجا آوری حسن خدمات سرکار والا قشقہ راج ملک بندر اللہ در وجہ او جلد بیدار نزل بدہ راجہ سوچیت سنگھ جیو از حضور فیض گنجور عطا و مرحمت شدہ کہ حاصلات آنرا در ما یحتاج خود آوردہ نسلاً بعد نسلاً میخوردہ باشند و بخدمات و خیر خواہی و نمک حلالی سرکار والا سرگرم باشند کہ بفضل سری اکال پورکھ جیو ہر کس کہ از خاندان عالیشان سرکار فیض آثار خواہد بود۔ بموجب ہمین پروانہ حضور انور بعمل آوردہ ہیچ فرق و تفاوت نخواہد ساخت و ہر کسیکہ از پشت راجہاے و بیان موصوف بودہ باشد کمر ہمت بستہ در نوکری و خیر خواہی و فرمانبرداری و نمک حلالی سرکار فیض آثار حاضر و رجوع باشند لہذا پروانہ والا بصیحہ و پنجہ زعفرانی بدست مبارک مزین فرمودہ عطا شد۔ تحریر بتاریخ چہارم ماہ مارچ ۱۸۱۱ سنہ ۱۸۱۸ء

پروانگی حضور

سمت ۱۸۹۸ بمین زیر حکم دیوان امیر چند قلعہ سمرتہ علاقہ بہڈوار واقع کوہستان رام نگر سنہ ۱۸۲۰ء

فتح ہوا پھر سمت ۱۸۸۲ب کو راجہ گلاب سنگھ جنگ سید وین شامل ہوئے اور کان نمک پنڈ داونخان اونکے تفویض ہوئی سمت ۱۸۹۱ب کو امیر دوست محمد خان والی کابل پشاور پر چڑہ آیا سردار ہری سنگھ پہلے ہی سے اوسطرف حاکم خود مختار رہتا اسوقت ہمراہ راجہ گلاب سنگہہ ہی گیا سردار ہری سنگھ نے اس معرکہ مین کار رستم کیا اور آخر کار وفات پائی - پہر مہاراجہ صاحب جمون مین رونق افروز ہوئے سمت ۱۸۹۶ب مین مہاراجہ صاحب سرگباش ہوئے اور کہڑک سنگہ تخت پر بیٹھے اور جیت سنگہ مارا گیا - باہمی نفاق وخانہ جنگی لاہور مین شروع ہوئی سمت ۱۸۹۶ب کی ماگہہ مین بدستور کنور نونہال سنگہ راجہ صاحب گیاجی کے درشنون کو گئے اور سخت تنازعہ باہمی بوقوع آیا ماہ ماگہہ سمت ۱۸۹۷ب مین بحکم بی بی صاحبہ تعلقہ منا ورکا راجہ صاحب کو جاگیر مین ملا سمت ۱۸۹۸ب راجہ صاحب نے قلعہ منگلا مائی فتح کیا - اودہر لاہور مین اوسطرح نفاق وخانہ جنگیون وحق تلفیون وغدر و مکر و غریب کشی سے زوال سلطنت ہورہا تہا اودہر راجہ گلاب سنگہ اپنی ریاست کا انتظام وطریقہ وقت کو غنیمت جانکر نباتے رہے اور تینون بہائیون نے اپنے اپنے سپاہی بہی رکہنے شروع کیئے گلاب سنگہ زیادہ تر جمون ہین رہتے اکثر اوقات شامل فوج سکہان ہوتے تہے ان دنون مین جمون مین لوٹ کہسوٹ کی اسقدر نوبت ہتی کہ راہ رو کی پگڑی وٹوپی تک - چور لوٹ لیتے تہے - مگر گلاب سنگہ نے اسکا تدارک ایسا کیا کہ ملک مین امن ہوگیا اور تمام بدمعاش معدوم ہوگئے جمون ایک مضبوط و مربوط ریاست بن گئی ڈریو صاحب نے جو اونکو طامع ہونیکا الزام لگایا ہے گویہہ درست ہے کہ ایک ہری سنگے روپے کو وہ دیکہہ کر اسطرح جہپٹ پڑتے ہتے جیسکہ چیتا آہو پہ مگر اصل مین بسبب خود کمائے ہوئے کے اونکو زر کی بہت قدر ہتی وہ روپیہ بیسکر غرض ومعروض ادنے اشخاص کی بہی بخلاف

سنہ ۱۸۲۵ء
سنہ ۱۸۳۴ء
سنہ ۱۸۳۹ء
سنہ ۱۸۳۹ء
سنہ ۱۸۴۰ء
سنہ ۱۸۴۱ء

بخلاف زمانہ حال بڑی غور و پرداخت سے سُنتے تہے - اور خزانون کو مدفون کراتے
تہے چنانچہ قلعہ سلال دریا سے ورام نگر مین خوب دولت مدفون کرادی تہی -
بے رحمیان اونکی بہی زبر دستون و ظالمون پہ ہوتی تہین بلکہ اون بیرحمیون کا نتیجہ یہ
تہا کہ میان لوگ وغیرہ راجپوت جو راہزنی و چوری و بغاوت و دختر کشی وغیرہ کے خوگر
تہے راہ راست پر آتے چلے تہے - آپ ہمیشہ داد و فریاد رعایا کو بذات خاص سُنتے
اون کو زمینداروں یا غربا کی لباس سے بو نہ آتی تہی اور طبیعت نہ گبہراتی تہے نہ وہ
انصاف یا اختیار اپنا کسی کے ہاتہ فروخت کرتے تہے - مقدمات خود بڑی غور سے سوائے
غیر الفات و ترتیب امسلہ وکارروائی کاغذی کے سُنتے و فیصل کرتے تہے چونکہ
بڑے تجربہ کار مدبر اور فن سپہ گری مین ہوشیار و آزمودہ کار تہے جنگی معاملات مین ہمیشہ
کامیاب و اقبالمند رہے ہمایون اور ہمعصرون کی بہ نسبت اصول حکمرانی و زمانہ بینی
و تجربہ کاری مین واقف تہے جب لاہور مین سکہا شاہی ہوگئی اور سب کے سر مین ہوائے
خودسری بہر گئی تو اونہون نے واونکے بہائیون نے عرصہ پندرہ برس مین کوہستان اندرونی
و بیرونی سر کرلئے اوسوقت اون کے پاس فوج کثرت وہ کسقدر رہتی جو کہ بیگم کی حویلی
مین رہتی تہی اور راجہ دہیان سنگہ نے سات آدمی دیکہلیئے واسطے سکہلانے قواعد
کے باجازت مہاراجہ صاحب جمون مین بہیجے تہے چونکہ ان سپاہیون نے جو متعدد
یا پچاس سے زیادہ آئینی سپاہی تہے ہمراہ کہشادہ نکے فتح پر فتح کی تو منادر کی
مضرت پر انکا نام فتح پلٹن رکہا گیا پہر اونہین مین سے دیوی دغیرہ اور پلاٹن بنتی گئین
چنانچہ اس فتح پلٹن نے ۵۰۲ جنگ کئے ہوئے ہین اول دفعہ دیوان کہیا کے ماتحت
اونہون نے منادر کو جو اوسوقت سکہون کے تصرف مین تہا پہر زیر فرمان وزیر رتنو -
قادر آباد - پہر دیوان ہری چند کے ماتحت گجرات پہر ہمراہ رتنو متصل

سیالکوٹ سودھرہ کو پڑہ کو پہر لنکا جادہ پہر سمروہی کٹوٹی جانب کوہاٹ پیر
ڈنگا متصل بھون میانی پھر ہمراہ میان اریل سنگھ مختار مین مرتبہ ثانی
ودیوان ہری چند کے ساتہہ منگلا مائی مین فتح کی اِس فتح مین اون کو کہنہ
بہی انعام مین ملے تہے۔ پہر ہمراہ راجہ گلاب سنگہ لاہور مین فوج شہزادہ
شیر سنگہ سے لڑے۔ پہر بہ ہمراہی موصوف الیہ برائے تادیب یاغیان و قاتلان
جنرل میان سنگہ کشمیر مین لڑے چلاس مین ہمراہ میان ہٹو و دیوان ہری چند
پہر ہمراہ وزیر زور آور وہان تالاب کو گئے۔ یہہ وزیر زور آور کہلور کا باشندہ
تہا اور ریاسی کا وزیر تہا بہ کمال جرأت جب اوسنے کوہستان کو زیر کر لیا تو براہ
کشتوار و پانگا پاڈر وغیرہ فتوحات کرتا ہوا ہزار ہا سپاہیان کشادہ قریب
بارہ ہزار کے تہے اور صرف اہہین پچاس آئینی سپاہیون کو ہمراہ لیکر بعد قتل
میان سنگہ لداخ مین پہونچا۔ اُسنے چرواہون سے سُنا تہا کہ کشتوار سے آگے
اور ملک ہے چونکہ کشمیر سکہون کے پاس تہی اِسلئے براہ زنسکار۔ لداخ کو روانہ
ہوا۔ اِسپر راجہ لداخ کو معلوم ہوا کہ کوئی غنیم چڑہ آیا اوس نے اپنی فوج کی
جمعیت بدین خیال کہ دشمن کشمیر کی طرف سے آتا ہے درہ کہلسی مین کی اور لداخ
خالی رہا وزیر زور آور بلا مزاحمت کسی کے اِسطرف سے لداخ مین داخل ہوا جب
لداخیون کو یہہ خبر ہوئی تو مصلحتاً متابعت وزیر کی قبول کی ذرہ جنگ نہوا مگر
لداخیون نے وزیر کو کہا کہ اسکردو بہی فتح کرو اوسپر وزیر مذکور روانہ اسکردو
ہوا۔ اثناء راہ مین ایک دیہہ کے زمیندارون نے مقابلہ کیا۔ ایک آدمی ڈوگرہ
کا مارا گیا۔ اِسپر دیہہ مذکور قتل عام کرکے ویران کیا گیا اسوقت اسکردو مین
احمد شاہ راجہ تہا اوس نے اوسکی آمد سُنتے ہی قلعہ کو مضبوط کر لیا۔ وزیر

رات کے وقت دریا کو عبور کرکے قلعہ کے نیچے جا پہونچا راجہ خوف سے اوسکے پاس
حاضر ہوگیا اوسوقت وزیر نے گرفتار کرلیا اور جرمانہ مانگا مگر اوسنے جرمانہ ندیا
اور کہا کہ مین راجہ ہوکر وزیر کو جو ایک راجہ کا نوکر ہے ہرگز جرمانہ ندونگا - اِسپر اوسکی
رہائی عمل مین آئی اور ملک فتح ہُوا - احمد شاہ وزیر کا مصاحب بنگیا - پھر وزیر نے حصورہ
پرحملہ کیا وزیر نے بعد حرب وپیکار کے راجہ حصورہ کو قید کرلیا اور قلعہ کو جلادیا اوسوقت
حصورہ مین سکھون کا راج تہا - اسپر مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ناراضگی سے بموجب
ارشاد اپنے مالک راجہ گلاب سنگہ کے وزیر وہان سے واپس پہرا - اور راجہ حصورہ
کو چہوڑدیا کچھہ سال وزیر زور آور واسکردو مین رہا لداخیون نے بغاوت کی وہان
سے جاکر لداخیون کو دوبارہ زیروزبر کرکے اوس نے راجہ لداخ کو قید کیا بعد
چار پانچ سال کے ایک کمپنی سپاہیان آئینی دو تین توپین اوسکی پاس جمون سے پہونچین
پہر تمام ملکیہ لوگون کو لیکروہ بجمعیت پندرہ ہزار سوار و پیادون کے ردانہ
آہیندہ ہوا اور ۱۶ منازل پر روتک نامی ایک جگہہ پہونچا جو کہ والی لاسہ کی سرحد
تہی وہان کا تہانہ دار سات سو نفر لیکر بہاگ گیا - زمیندارون نے عندالمقابلہ
خفیف شکست پائی اوسی قلعہ سے خیمہ جات قرص - نقرہ و پشمینہ بکثرت ہاتہ لگا پہر
آگے مان تالاب کی طرف گیا - جہان سرحد نیپال و انگریزی بہی آملی ہے
اونہون نے اونکو دہوکے مین رکہکر لاسہ کو اونکی خبر بہیجی بعد ایک ماہہ وعدہ کے
خلاف کے لاسے سے قریب دس ہزار سوار وہان آگئے اور اونہون نے اون تمام کو
مار ڈالا صرف ۲۵ آدمی جو بہاگ آئے تہے بچے وزیر زور آور دہی وہین مارا گیا -
جب لداخ مین یہہ خبر پہونچی تو راجہ لداخ کو کمیدان موجودہ نے مخلصی دی اوسنے
پہر بغاوت کی اودہر لاسہ والون نے وہین پہونچکر سخت یورش و شورش کی

سنہ ۱۸۴۲ء

راجہ لداخ کو قید کرکے لیگئے اور پلٹن پہلوان سنگھ والی گہیرے مین آگئی سمت ۱۸۹۹
بکرمی مین دیوان ہریچند سپہ سالار اور راجہ گلاب سنگھ خود باطلاع لاہور کشمیر مین پہونچے
دیوان ہری چند و وزیر رتنو ن روانہ لداخ ہوئے راجہ گلاب سنگھ کشمیر کے نسیم
باغ مین مخیم ہوئے چہہ ہزار جوان مرد روانہ لداخ کیئے - شیخ غلام محی الدین صوبہ کشمیر نے
پندرہ روز تک فوج کے واسطے اسباب مطلوبہ مہیا کرکے قریب دو ہزار کے مزدور
ہمراہ دیئے پہر مہاراجہ صاحب نے چار ہزار آدمی واسطے مدد و کمک کے اور مقرر کیئے اودہر لداخ سے
آگے مقام اجھر کنڈ مین طرفین کا مقابلہ ہوا دشمن نے درمیان میدان کے
لب آب مورچہ بندی کرلی ہتی اول دفعہ بارود لیکر دشمن نے اوسمین آگ لگا کر اوہر
کا بہت نقصان کیا - پہر ایک سپاہی کی مفید رای نے باوری کی پانی آگے سی
بند کیا گیا جب پانی مورچون کے برابر پہونچا دشمن گہبراگئے اور پیغام صلح کا دیا کچہہ
لوگ اودن کے مارے گئے کچہہ گرفتار ہوئے راجہ لداخ کا چہوڑا گیا جسکے لداخ
مین پہونچتے ہی لداخیون نے نہایت خوش ہوکر بہ تقریب مبارکبادی چراغان
کیا اور قبل از پہونچنے کمک مذکورہ بالا کے دیوان ہریچند نے منصور ہوکر بخشی
جہنجوٹ وکرن شاہ سرداران لشکر چین کو چار سو آدمیون کے ساتہہ قید
کرکے نسیم باغ مین بہیجا اون سب کو راجہ صاحب نے شاد کرکے آزاد کردیا اور ماہ

سنہ ۱۸۴۲ء

مگہر سمت ۱۸۹۹ ب مین رونق بخش جمون ہوئے اس غنیمت مین سے فوج چین کا ایک
نشان بہی ہاتہہ لگا تہا جو کہ تبرکاً اب تک فتح پلٹن مین بہ معہ نشان دستیاب شدہ کشمیر
کے موجود ہے اس موقعہ پر جو عہد نامہ لداخ کا ہوا تہا نقل اوسکی یہہ ہے

## نقل عہد نامہ لداخ

۱۸۹۹

چون درین زمان فرخندہ عنوان بتاریخ دوم ماہ اسوج سمت ۱۸۹۹ بکرمی مابان فران

لاسہ - ببکے کاون - سوکان والا - دوم بخشی بیچو افسر افواج خاقان چین و از طرف سری مہاراجہ صاحب راجہ راجگان و راجہ صاحب بہادر گلاب سنگھ جی دو افسر بکے صاحب مختار الدولہ دیوان ہری چند دوم وزارت پناہ وزیر رتنو در مجلس صلح عہد پیمان باتفاق ہمدیگر نشستہ و طریق سر رشتہ دوستی دو اصل خانگی بصافی باطنی جانبین و اقسام قسمہائے قونحق صاحب یاد کردہ چنین قرار داد مقرر شدہ کہ رابطہ صلح و صلاح واحد خانگی سیر مہاراجہ صاحب بہادر گلاب سنگھ جی و خاقان چین و لاسہ گورو صاحب لاسہ والا ازروی صفائی باطنی ابتدائے حال تا ابد الدہر مستحکم و مربوط خواہد بود بحضور قونحق صاحب بوجہ من الوجوہ عدول و فرق و قصور نخواہد شد و آنچہ کہ حدو حدود ملک لداخ بہ معہ اطراف قدیم الایام مقرر ہست ہمراہ آن گاہے واسطہ و غرض اصلا مطلقاً نیست و نخواہم کرد اجرائے پشمینہ شال و چاء بموجب آئین قدیم سال بسال از راہ لداخ خواہم ساخت و اگر کسے از مخالفان مذکورہ سری راجہ صاحب بہادر در اطراف ملک ہائے مایان وارد شود سخن ہائے مخالفان را نپذیرائی کنم و مشارٌ الیہ را در ملک خود جائے نمیدہم - آنکہ سوداگران لداخ در اطراف ہائے ما مے آیند آنہا را مزاحمت نخواہد شد و اینکہ در صدر قرار داد محکمی دوستی دو واحد خانگی و مقرر حد ملک لداخ و جاری گذاشتن راہ پشم و شال و چاء نوشتہ دادہ ایم بر مو خلاف نمی سازم بر این عہد و قول قونحق صاحب و قاطر کا دلیپ سی چوہ و میان خوشحال چوہ گواہ اند - تحریر عہد نامہ دہم ماہ اسوج سمت ۱۸۹۹

اودہر سکھوں میں وہ تنازعہ باہمی ہو تا رہا ادہر یہ انتظام شاہان دو طرفی سلطنت بن گیا - سوچیت سنگھ کے مرنے سے رام کنھیا جموں سے نکلیا - سلطان خان والی راجوڑی بھی قید کر کے اندھا کیا گیا صرف کشمیر باقی رہ گیا - اور ہندوستان

سنہ ۱۸۴۲ء

سنہ ۱۹۳۵ء

سمت ۱۹۰۲ ب اوسکے حصول کے فکر مین گذر گیا - پہر یورش فوج سنگہان جمون پر ہوئی اُسوقت سے راجہ گلاب سنگہ نے سرہنری لارنس صاحب بہادر سے خط وکتابت شروع کردی اور دولت انگلشیہ سے ملگئے - سرہنری لارنس صاحب بہادر نے پنجاب کی سرحد کو مضبوط کرنے اور وسط ایشیا کے درمیان استحکام رہنے کے خیال اور پنجاب مین نئی حکومت ہونے اور کشمیر کی خوبیون سے ناواقف ہونے کے باعث کشمیر کا راجہ صاحب کو دیدینا مصلحت ملکی سمجھا انگریزون وسکہون مین جنبکی سرحد اوسوقت دریاے ستلج ہتی جنگ ہوا - اوسوقت راجہ گلاب سنگہ سکہون سے علیحدہ ہوگیا اور سکہون کو اپنی فوج سے امداد نہ دی جیساکہ وہ اپنے ولینعمت کی زندگانی مین کرتا بلکہ اپنا زور بڑہاتا گیا - مہاراجہ رنجیت سنگہ کے سرگباش ہوئے کو اوسوقت ۶ برس گذر گئے تہے اور میان سوچیت سنگہ وغیرہ کام آچکے تہے جنگ سوبراوان کی فتح کے بعد ثالث بالخیر بنکر درمیان آگیا نتیجہ یہہ نکلا کہ کشمیر جو سمت ۱۸۷۶ بکرمی مین سکہون نے افغانون سے لی ہتی راجہ گلاب سنگہ کو بازدیا و خطاب مہاراجہ سمت ۱۹۰۳ بکرمی مین انگریزون کی طرف سے فتح لاہور کے باعث باخذ نذرانہ ۷۵ لاکہہ روپیہ کے بموجب عہدنامہ ذیل دیا گیا -

سنہ ۱۸۲۰ء

سنہ ۱۸۴۶ء

## نقل عہدنامہ کشمیر

عہدنامہ ہذا فیمابین سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر وسرکار مہاراجہ گلاب سنگہ رئیس جمون بواسطہ سرفریڈرک کری بارنٹ صاحب بہادر و میجر لارنس صاحب بہادر کہ سفارتاً بصاحبان ممدوح اختیار کل در پنجاب از طرف نواب مستطاب معلے القاب آنریبل سرہنری ہارڈنگ صاحب بہادر جی - سی - بی گورنر جنرل کہ یکے از مشیران خاص حضور فیض معمور ملکہ

معظمہ رفیع الدرجہ انگلستان خلد اللہ ملکہ وازطرف سرکار دولتمدار کمپنی انگریز بہادر
بنابر انتظام وسرانجام تمامی امور جزو کل ہندوستان ماموراند حاصل شد
واصالتاً مہاراجہ گلاب سنگھ بدفعات تکمیل یافتہ

**دفعہ اول** سرکار انگلشیہ دیار کشمیر و ہزارہ وجمیع ملک کوہستانی کہ جانبین دریائے
راوی وسندہ وجانب ہزارہ واقعہ اند معہ متعلق آن کوہستان واقعہ جانب
مشرق دریاے سندہ وجانب مغرب دریاے راوی معہ علاقہ چمبہ سوائے
لاحل منجملہ سرکار لاہور کہ بسرکار انگلشیہ از روے دفعہ چہارم عہدنامہ مرقوم
نہم ماہ مارچ ۱۸۴۶ع تفویض وتسلیم ساختہ اند بہ مہاراجہ گلاب سنگھ نسلاً
بعد نسلاً وبطناً بعد بطناً براے اولاد ذکور صلبی نشان برآے دوام باختیار مستقل
عطا نمودند

**دفعہ دوم** - حدود شرقی علاقجات کہ بموجب دفعہ اول این عہدنامہ بمہاراجہ
گلاب سنگھ مفوض شدہ بہ تجویز ایلچیاے کہ ازطرف سرکار انگلشیہ بمہاراجہ گلاب سنگھ
مقرر خواہد شد تعین وتشخیص خواہد یافت وبعد ملاحظہ مندرجہ اقرارنامہ علیحدہ خواہد شد

**دفعہ سوم** مہاراجہ گلاب سنگھ بعوض عطا شدن ملک مندرجہ دفعات مذکور الصدر
بہ مہاراجہ موصوف مبلغ ہفتاد وپنج لکھہ روپیہ سکہ نانک شاہی بسرکار انگلشیہ یک
مرتبہ خواہد داد یعنی پنجاہ لکھہ روپیہ بروقت حسن انعقاد یافتن عہدنامہ ہذا وبست وپنج
لکھہ روپیہ اندرون ششماہ از تاریخ ہذا

**دفعہ چہارم** حدود ملک مہاراجہ گلاب سنگھ بلا استرضاء سرکار انگلشیہ
گاہے بتبدیل وتغیر نخواہد یافت

**دفعہ پنجم** احیاناً اگر فیما بین مہاراجہ گلاب سنگھ وسرکار لاہور یا دیگر کدام

سرکار قرب و جوار علاقہ مہاراجہ صاحب موصوف نزع و تکرار رو دہد - مہاراجہ صاحب موصوف اقرار مے نماید کہ نزع مذکورہ را پیش اہالی سرکار کمپنی انگریز بہادر رجوع خواہد ساخت و اہالی ممدوح ہر چہ از روئے ثالثی رفع و انفصال خواہد نمود - مہاراجہ صاحب موصوف آنرا بطوع و رغبت قبول و منظور خواہد داشت

دفعہ ششم مہاراجہ گلاب سنگھ خود و از طرف اولاد خود اقرار مے نماید کہ ہر گاہ فوج ظفر موج انگریزیہ در ملک کوہستانی و یا ملکیکہ ملحق علاقجات مہاراجہ صاحب موصوف باشد مامور و متعین گردد - مہاراجہ صاحب معہ کل فوج خود عند الطلب شامل فوج انگریزی خواہد شد

دفعہ ہفتم مہاراجہ صاحب اقرار مے نماید کہ بدون استرضاء و استجازت اہالی سرکار کمپنی بہادر کسے از مردمان ولایت انگلستان را یا دیگر مردم فرنگ و از مطوطنان امریکہ ملازم و نوکر نخواہد داشت

دفعہ ہشتم - مہاراجہ گلاب سنگھ اقرار مینماید کہ شرائط دفعات پنجم و ششم و ہفتم اقرار نامہ فیما بین کہ سرکار انگلشیہ و دربار لاہور مورخہ یازدہم ماہ مارچ سنہ ۱۸۴۶ء زیب توثیق یافتہ در بارہ ملکے کہ مفوض مہاراجہ موصوف شدہ ملحوظ خواہد داشت

سنہ ۱۹۰۳ ب

دفعہ نہم سرکار انگلشیہ اعتراف مینماید کہ امداد مہاراجہ گلاب سنگھ در حفاظت از اخراج و ملک مہاراجہ موصوف از دشمنان بیرونی خواہند کرد

دفعہ دہم مہاراجہ گلاب سنگھ اقرار مے نماید کہ نظر بر علو و عظمت و اقتدار سرکار انگریزی سال بسال یک راس اسپ و دوازدہ شاخ بز پشمین قسم اعلے اشتش نر و ششش مادہ باشد و زوج دو شالہ کشمیر بطریق نذرانہ بسرکار انگلشیہ خواہد رسانید

این عہد نامہ مشتملبر دہ دفعہ بمہر و دستخط فریڈرک کری صاحب بہادر و میجر لارنس صاحب بہادر سفارتاً از جناب نواب مستطاب معلے الالقاب، رابرٹ آنریبل سر ہنری ہارڈنگ جی۔سی۔ ٹی۔ گورنر جنرل بہادر و اصالتاً از جانب مہاراجہ گلاب سنگھ بعبد تکمیل مزین گردید۔ فقط آخر ماہ لپاکہہ سمت ۱۹۰۳ب مین مہاراجہ گلاب سنگھ صاحب نے وزیر لکھپت کو دستوری کشمیر دی اور ۲۶ ساون کو رتنو ہی کسیقدر لشکر لیکر پہونچا اور میدان مایسمہ مین اقامت ڈالی۔ شیخ امام الدین نے خالی کرنے قلعہ شیر گڈہی مین درنگی کی۔ ۱۵ بہادون کو ڈگرون کی فوج مین شبخون مارکر گولہ باری کی تمام رات جنگ ہوتا رہا بہت لوگ مارے گئے وزیر لکھپت بھی کام آیا وزیر رتنو بہ بہانہ حفاظت کوہ ماران قلعہ ہاری پربت کو گیا فوج امام الدین نے چالیس روز تک قلعہ کا محاصرہ کرکے معرکہ آرائی کی رعایا برایا بجور و جفائے لشکریان بہت تنگ ہوئے فرقہ بمبہ و کہکہ خصوصاً رحمت اللہ خان بچہ زبردست خان وغیرہ نے حسب عادت طبقہ ہنود کو لوٹا اور مارا حتے کہ اونکے ظلم سے بہت لوگ جلا وطن ہوئے۔ بمبہ و کہکہون نے پرگنہ کروہن و کھوئی ہامہ و کامراج کا محصول ربیعہ لوٹ لیا باشندون کو سخت رنج و الم پہونچایا بعدہٗ بحکم کرنیل لارنس صاحب بہادر تمام فتنہ گر لوگ گرفتار ہوئے۔ وکلا و فوج خالصہ لبہ کرد کی شیر سنگھ تہنہ کی راہ سے روانہ ہوئے شیخ امام الدین لاہور کو چلا گیا اور مہاراجہ گلاب سنگھ صاحب سمت ۱۹۰۳ب مین رونق افروز کشمیر ہوئے اور کرنل لارنس صاحب لاہور مین ۴ مگھر کو پہونچے۔ قوم بمبہ جو اپنے کردار ناہنجار سے لرزان ہو رہی تہی مہاراجہ صاحب نے قصور اونکا معاف کیا فرامین دکیا سنت سے امور ملکی و مالیسکو سرانجام دیتے رہے۔ صاحبان سپاہان کی خاطر و تواضع

۱۸۴۷ء

بہی بجز بی کی لب دریا شیر گڈہی مین مندر گدادہر جی بنوایا سمت ۱۹۰۴ب مین ہتی شاہ
تہانہ دار گلگت سے بہی (جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کا ملازم تہا) مہاراجہ گلاب سنگہ
کی نوکری کرکے گلگت لینے کو گیا تہا - ماہ کاتک سمت ۱۹۰۶ب مین بعزم ملاقات نواب گورنر

۱۸۴۹ء

جنرل صاحب بہادر جمون کی طرف معاودت کرگئے اوہنین دنو مین شہزادہ دلیپ سنگہ
بعمر نابالغی بہمراہی چند افسر انگریزون کے لاہور سے ہندوستان کو روانہ کئے گئے
اور دیوان سنت رام جسنے قلعہ منگلا دیوی مین برعایت راجہ جواہر سنگہ (جسکا
وہ ملازم تہا) مقابلہ کیا تہا قید کیا گیا اور مقید ہو بعد ازان کوہ جمون نکالے گئے

۱۸۴۸ء

سمت ۱۹۰۵ب مین جب مہاراجہ صاحب کو اسطرحسے کشمیر مل چکی ہتی حسب ترغیب وڈو
چینور و خزانو و سقان وغیرہ راجہ جواہر سنگہ جروٹہ وغیرہ ملک کا دعوےدار
ہوا اور مولوی مظہر علی بذریعہ عبد اللہ خان افغان یہی اوس سے ملا - اور
اقرار کیا کہ نصف ملک انگریزون سے اوسکو دلادیگا - اسپر جواہر سنگہ نے اوسکا
ایک ہزار روپیہ ماہوار مقرر کیا - پہر سوات کی طرف سے وہ فوج لانے لگا جس
سبب سے بحکم صاحبان انگریز اسیر ہوا - جواہر سنگہ ہمراہ سردار نہال سنگہ
چہاچہی رسالہ لارنس صاحب بہادر لاہور کو گیا انہین دنو مین مہاراجہ صاحب نے
جہبال پر لشکر کشی کی ہوئی ہتی - ہر چند قلعہ تہروچی و تہرو کہناہ وکرنیل
بچی سنگہ قلعہ منگلا کو گیا ہوا تہا جسکو اوہنون نے فتح کیا - لارنس صاحب نے
جواہر سنگہ کو جواب دیدیا وہ گجرات کو گیا اور حکومت اوسکی ہر طرف ہوئی - ایسلیے
پہر وہ جابجا پہرتا رہا آخر بہت مدت کی سعی کے بعد انبالہ مین داغ حسرت لیکر راہی ملک
بقا ہوا اور دیوان سنت رام جسنے قلعہ منگلا مائی مین پاس ملازمت راجہ جواہر سنگہ
مقابلہ کیا تہا اور مقید ہو بعد ازان کوہستان جمون نکالے گئے -

۲۵ جیٹھ سمت ۱۹۰۷ب مین میان رنبیر سنگہ ولیعہد سلطنت یہان تشریف لائے اونہون نے امیرا کدل سے منشی باغ تک لب دریا صاحبان سیاحان کے واسطے بہت سی کوٹھیان بنوائین اور ماہ کتک مین جمون کی دستوری پائی

سمت ۱۹۰۷ب مین چلاس والون نے غارت گری شروع کی - یہہ چلاسی یا دردلوگ جو دریا میر یا ننگا پربت کے مغرب مین رہتے ہین درہ استوا مین لوٹ کھسوٹ کرتے رہے باشندونکو غلام بناکر لیجاتے رہے - بسبب سرما سزنش اونکی بہار پر ملتوی رکھی گئی - آغاز سمت ۱۹۰۸ب مین لبرکرو گی دیوان ہری چند وزیر آورودمیان ٹہو وکرنل بجی سنگہ وکرنل جواہر و نوچن سنگہ و دیوان ٹہاکر داس فوج بہیجی جب یہہ ہم چلاس مین پہونچی چلاسیون نے اس معرکہ مین بڑی بہادری کی رات کو مرد اور دن کو اونکی عورتین لڑتی رہین اور بندوقین چلاتی رہین - فوج بسبب کمیابی غلہ و محاصرہ و قلت آزوقہ سے تنگ آگئی - فوج دیوی سنگہ والی کا جو مقام منگل سنگہ مین بند ہوگئی تہی دشمنون نے شبخون مار کر کام تمام کر دیا - دیوی سنگہ جانڈی وال ابصد مشکل بچا ۱۵۰ آدمی اس معرکہ مین مارے گئے - کمیدان گیگہ ابہی مارا گیا دبجی سنگہ مجروح ہوا اور حملہ لشکر کا ٹوٹ گیا

سمت ۱۹۱۳ب مین مہاراجہ صاحب پہر رونق افروز کشمیر ہوئے - قدیمی راجہ گلگت کے آخر مین ترکی کہلانے لگے - اول ہی سلیمان شاہ فرمانروا ے یاسین نے محمد خان سے گلگت کو فتح کیا پہر آزاد خان فرمانروا ے پونیال نے سلیمان شاہ کو مار کر خود راج کیا پہر طیر شاہ فرمانروا ے نگر نے آزاد خان کو مار کر راہ عدم لی اور بیٹا اوسکا شاہ سکندر تخت نشین ہوا اوسکے بعد گور رحمان یاسین والی نے گلگت کو فتح کیا اور سکندر کو مارا پہر کریم خان برادر شاہ سکندر مقتول نے بامداد فوج سکہان گور رحمان کو گلگت سے

۱۸۴۲ع
نکالا سمت ۱۸۹۹ ب سے گلگت کشمیر کی تابع ہو گیا - گور رحمان ملک امام فرمانروا ے یاسین
کافر زند اکبر تہا یہہ شخص بڑا ظالم اور بہادر تہا - ملک امان اور میر ولی - پہلوان بہادر
و میر غازی اسکے چار بیٹے تہے - سمت ۱۸۹۹ مین کرنیل نتہو شاہ نے گور رحمان کو ۱۸۴۲ع
شکست دی گور رحمان پونیال کو بہاگا - پہر متہرا و اس حاکم کشمیر کو جو نتہے شاہ کی مدد کو
گیا تہا اوس نے بہ نقصان عظیم پس پا کیا جبپر متہرا و اس کشمیر کو چلا آیا مگر نتہو شاہ
بہادر وہین رہا اور یہہ قرار پایا کہ گلگت سکہون کے پاس ہے اور گور رحمان نے اپنی بیٹی
نتہے شاہ کو دی - اسیطرح سے گور رحمان اور راجہ عزخان والی ہوترا اور راجہ نگر نے اپنی اپنی
لڑکی نتہو شاہ کو دی اور باہم صلح ہو گئی - پہر نتہے شاہ ایک تہانہ دار کو بمعہ کریم خان کے
گلگت مین چہوڑ کر براہ سرینگر پنجاب کو گیا سمت ۱۹۰۴ ب مین بوقت تنزل سکہان نتہو شاہ ۱۸۴۷ع
نے مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کی نوکری کر لی اور مہاراجہ موصوف کی طرف سے گلگت
لینے کو بہیجا گیا اسی سال مین راجہ ہونزا نے سرحد گلگت پر یورش کی اور ۵ دیہات کو
لوٹ لیا سبب اوسکا یہ قرار دیا کہ نتہو شاہ دو فرنگیون کو گلگت مین کیون لایا اس
موقع پر نتہے شاہ اور کریم خان دونو مارے گئے گور رحمان جو اوسوقت پونیال اور یاسین کا
حاکم تہا بمعہ باشندگان وذلیل گلگت پہ قابض ہوا - مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب نے
دو کالم فوج ایک حصورہ سے دوسری بلتستان سے بہیجی تہوڑے سے جنگ مین امن
ہو کر سابق دستور عمل ہو گیا چند برس کے بعد پہر جہگڑا اوٹھا سمت ۱۹۰۸ ب مین سنت سنگہ ۱۸۵۱ع
علاقہ گلگت کا تہانہ دار تہا اور بہوپ سنگہ کمانیر استور بہمراہی بارہ سو آدمیون کے
جو نیلا دہار پر گذرا تو کیا دیکھتا ہے کہ واردون نے حسب ترغیب اکبر خان والی کابل
تمام راستہ مسدود اور بند کر دئے ہین اور گلگت دریا کی دوسری طرف ہونزری والی
گولہ باری کرتے ہین واردون نے بہوپ سنگہ کو چند روز تک بہ فریب پر آب دوانہ

رکہسکر آخر اوسکا گیارہ سو آدمی ماردیا اور دو سو غلام بنا لئے صرف ایک عورت گور رکہا پلٹن
مین سے دریا مین کود کر بذریعہ ایک گاوکے بوانجی مین پہونچے اوسوقت مین سمت ۱۹۰۹
ہوگیا تہا اس موقع پر گور رحمان وہان نہ تہا اوسکے بیٹے اور بہائی تہے - ناد پورہ کی
فوج کا بہی یہی حال ہوا - غرض وہ ہٹے کنارہ سندہ کا دار دستان اوسوقت مہاراجہ
صاحب کے ہاتہہ سے نکل گیا اور فوج بوانجی مین رہی - پہر مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب
نے سمت ۱۹۱۳ ب مین جنرل دیوی سنگہ کے ماتحت فوج بہیجی اوسوقت گور رحمان مرگیا او
اوسکے آدمیون نے تہوڑی سے مقابلہ کے بعد شکست پائی اور گلگت پہر شامل جمون و کشمیر
ہوگیا - جنرل دیوی سنگہ یاسین تک گیا اور آخر واپس آیا یاسین مین عظمت شاہ فرزند
سلیمان شاہ کو تخت پر بہٹلایا - آخر ملک امان یاسین مین مسند نشین ہوا - راجہ
عیسٰی باگدر پیال معروف بہ پوینیل اور اشکومن پر قابض ہوکر مہاراجہ صاحب کے
ماتحت رہا - ۹ ساون سمت ۱۹۱۴ ب مین ڈیرہ برس کے بعد مہاراجہ صاحب پہر جلوہ افروز
کشمیر ہوئے سوا برس تک انتظام ملک کرکے ۹ ماگہہ سمت ۱۹۱۶ ب کو براہ میرپور جمون کو
تشریف لے گئے اور راجہ موتی سنگہ صاحب کو مسند نشین حکومت کشمیر اور فوریس
پنوتن کو فرسش نیابت پر بہٹلایا اس مہینے مین بارش برف وہوا سے سردی سے
بنالی مین خامی رہی - اور ۲۱ ماہ پوہ کو رات کے وقت ناگہان شیرگڈہی مین آگ
لگی بہت مال و اسباب توشہخانہ اور اکثر عمارات سرکاری اور محاسبات معاملات دفتر
جل گئے جسپر تحقیق کرنے اشیاء ضایع شدہ کے واسطے دیوان کرپارام صاحب جمون سے
مقرر ہوکر ماہ ماگہہ مین آئے اور دریافت ہوا کہ ۲۶ لاکہہ روپیہ جسکو آگ نے گلا دیا تہا
اوسمین سے صرف پانسو روپیہ کا نقصان ہوا ہے - پہر دیوان موصوف ۲۰ ماہ ماگہہ کو
واپس چلے گئے - آٹہوین ماہ پہاگن کو جمون مین میان رنبیر سنگہ صاحب ولیعہد کو

سنہ ۱۸۵۲ء
سنہ ۱۸۵۶ء
سنہ ۱۸۵۷ء
سنہ ۱۸۶۰ء

راج تلک دیا گیا - اور دیوان کرپارام صاحب کو عہدہ جلیلہ دیوانی اور وزیر شب سرن

وزیر رہتا - ۶ ماہ جیٹھ سمبت ۱۹۱۳ مین طرف ملکہ معظمہ کوین وکٹوریا بادشاہ انگلستان  (سنہ ۱۸۵۶ء)

جان انگلس صاحب بہادر بندوق مرصع بجواہر لوسے شاہوار دطمانچہ وشمشیر و

زین طلا وخلعت گران بہا لیکر تہنیت کے واسطے جمون مین آئے - ۱۰ ماہ ماگ کو

براہ کہوئی نامہ گلگت کو فوج روانہ کی گئی جو ۱۹ ماہ ساون کو وہان پہونچ گئے -

گوہر امان نے یہہ سنکر قلعہ مین پناہ لی مگر فوج نے اوس قلعہ کو گرا کر مکانات کو جلا

دیا اسکے بعد شیر گڈہی تعمیر ہوئی اور مندر رگھناتہ جی طلائی کیا گیا - نوروز سے

پانچ روز بعد سمبت ۱۹۱۴ مین مہاراجہ صاحب بہادر سات روز بیمار رہکر کشمیر مین گیارہ  (سنہ ۱۸۵۷ء)

برس کی عہد حکومت کشمیر کے بعد سرگباش ہوئے - یہہ والی شیر دل نہایت کفایت

شعار عاقبت اندیش ظلم کاہ وظالم کش تہے جمون کے پاس پرمنڈل انہون نے بنوایا

دیوان جوالا سہائے صاحب انکے دستور اعظم مدار المہام جزو کل وحاکم اعلےٰ جمون تہے - عہد

ملازمت سے اول انکا باپ اور پھر یہہ برابر انکے خدمت مین رہے اونہون نے انکی

بڑی خدمتین کی ہین - پنڈت راجہ کاک درجو افسر داغ شال تہا اکثر مغرور رہتا

تہا اوسکا تکبر توڑنے کو حضور ممدوح نے سمبت ۱۹ مین اسی ہزار روپیہ جرمانہ لیا  (سنہ ۱۸۵۳ع)

جاہ کن راچاہ درپیش اس شخص نے بغرض اظہار خیر خواہی لوگون کے جاگیرات ودیگر

ارتہہ ضبط کرادی تہے - مگر مہاراجہ صاحب چونکہ بڑے دوراندیش تہے ساتہہ ہی اونکے

جاگیر بہی تقرر کیا گیا بحکمت عملی ضبط کی - اور پھر عزت بخشی - اسکے وقت مین تیرہ

لاکہہ روپیہ داغ شال کا صرف داخل خزانہ عامرہ ہوتا تہا - اور اس سے زیادہ اسکی گہر

وملک مین پہیلتا تہا - یہہ شخص نامور ہونے کے لئے پردیسیون اور سادہون و

سپاہیون کے ساتہہ بہ فیاضی پیش آتا تہا اور کسیکو نہ مانتا تہا اور اہل وطن کی جاگیرین

ضبط کرانے سے اونہین بدنام ہتا یہہ اقتدار اوسکو بت سے حاصل ہُوا - جب سے اوسنے
مہاراجہ رنجیت سنگہ کو متصرف کشمیر ہونیکی ترغیب دی ہتی - انتقال مہاراجہ صاحب
کیوقت سری مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب جمون مین ہتے - وہان سے ڈاک کے وزیعہ
چار روز مین یہان پہونچے اور مہاراجہ صاحب کے سنسکار مین مشغول ہوئے
ارتہی اوٹہنے کے وقت قریب ایک لاکہہ مرد وزن ہمراہ تہے اور ایک سخت زلزلہ محسوس ہُوا
مہاراجہ گلاب سنگہ نے حکم محکم سے امور جہانبانیکو مستحکم کیا - سچ ہے جسکا حکم سُست
ہُوا اوسکا بندوبست درست نہین ہر ایک و نیز اونمین انکی مہابت وخوف طاری ہتا غرور
و قار وتحمل اونکی مزاج مین ہتا رہزن وچورون کا زہرہ اونکی شمشیر حفاظت سے پانی ہوگیا
ہتا چور اپنا جی چوراتے پہرتے تہے - اور رسم ستی ودختر کُشی اُنہون نے اپنے کوہستان
جمون سے دور کردی ہے

# سری مہاراجہ رنبیر سنگہ صاحب بہادر

چودہ روز بعد وفات مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب بہادر سمت ۱۹۱۴ بکرمی مین سری مہاراجہ
رنبیر سنگہ صاحب بہادر اونہین کے سوم فرزند ارجمند زینت بخش مسند شاہی کشمیر
ہوئے - یہہ مہاراجہ صاحب خورد سالی مین ہی بزرگ حوصلہ اور اقبالمند تہے انکے
چہرہ نورانی سے شہادت شاہی ٹپکتے تہے - کہتے ہین کہ جب مہاراجہ رنجیت سنگہ
جمون مین گئے اور مہاراجہ آنجہانی نے اونکو پیش کیا تو مہاراجہ موصوف نے اونکو
پہلوے خاص مین بٹہلاکر فرمایا کہ یہہ بڑے صاحب اقبال ہونگے - چنانچہ ایسا ہی
ہُوا کہ انکے بڑے دونون بہائی میان سوہن سنگہ ومیان اودہم سنگہ کارزار
سکہان مین کام آئے اور نوبت ولیعہدی کی انپر پہونچی - اور بتدریج ان کی ہمت شہانہ

واقبال خسروانہ وعقل رسا کو دیکھہ کر مہاراجہ سرگباشی نے اپنی زندگانی مین ہی ان کو راج تلک ودیگر امور جہانداری اونکو سپرد کئے ہتے جنکو اُنہون نے بڑی معدلت پژوہی ودقیقہ سنجی سے انجام دیا۔ علوم جہانبانی تمام وکمال اُنمین موجود ہتے۔ سب سے اول اونہون نے اپنے محسن صاحبان انگریزیہ کی متابعت وعقیدہ مین اپنا فرض اعظم سمجہا نہ صرف عزم وعبادت وعدالت مین اونکی خیراندیشی کا خیال رکہا جو صاحب اونکی قلمرو مین آیا اوسکے لئے سامان مہمان نوازی بہم پہونچایا اور اونکی خاطر وتواضع کو اپنا فخر واعزاز سمجہا گو کسی صاحب نے کسیطرح کا سلوک کیا ہو۔ کشمیر مین اون کی مدارات کے لئے ایک افسر خاص اسی کام کو مقرر فرمایا۔ ایک معتمد اعلےٰ حاضر باش بحضور نواب گورنر جنرل ایک وکیل حاضر باش آفسر آن سپیشل ڈیوٹی کشمیر مقرر کیا جہان جہان سرحد انگریزی سے ملک ملا ہوا ہے اونکے تمام اضلاع مین وکیل مامور کئے۔ وکیل انگریزی حاضر باش دربار جمون کی خاطر ہرطرح ہوتی ہے۔ ہر ایک صاحب بہادر کے ساتہ اوسکی مرتبے کے موافق تواضع ودوستانہ عمل مین آتی ہے حضور قیصر ہند واونکے ممبران خاندان شاہی وگورنران ومتہران کو اونہین کے مطابق سمجہا جاتا ہے۔ کشمیر وگلگت ولداخ وجمون وغیرہ مقامات خاص مین اون کی فرودگاہ کے لئے عالیشان کوٹہیان وباغین وباغات وراستو مین ڈاک بنگلہ مخصوص اونہین کے لئے بنوائی ہین بلکہ ہر ایک اہلکار صغیر وکبیر کے نام تاکیدی احکامات اون کی حفاظت جان ومال وخاطر وتواضع کے لئے برابر جاری رہتے ہین۔ گورنمنٹ کے سود وفواید مین اپنا بہلا ونقصان مین اپنا نقصان مانا جاتا ہے جسکے ساتہ اونکی فوج جنگ آزما ہو انکی سپاہ جلادت پناہ شمر اکنت مین جدم رہتی ہے۔ دہلی کے غدر وکاغان کے کارزار مین فوج انکی نے وہ جانفشانی کی جسکے معاوضہ مین اونکو تمغہ عطا ہوئے۔ کابل کے فساد وسمت ۱۹۳۶ء ۱۹۳۷ء وعصر کے ہنگامہ سمت ۱۹۴۷ء مین حضور ممدوح نے اپنی فوج

مظفر موج کو تیار کیا جسکے عوض حضور انور کا شکریہ ادا ہوا - ہر ایک دربار منعقدہ علاقجات انگریزی مین بہ عقیدت دلی و ارادت قلبی شریک ہوئے و اعزاز پایا سمت ۱۹۲۶ب کے مشن فورسا یتھہ صاحب کو جیارقند کو گیا تبا اونکی باربرداری و رسدرسانی مین امداد کافی دی - حضور شہزادہ پرنس آف ویلز ولیعہد انگلستان و ہندوستان کی تقریب سے جون مین خاص اونکی فرودگاہ کے لئے ایوان عظیم الشان بصرف زر کثیر عرصہ قلیل مین موسوم بہ عجایب گہر بنواکر اوسکو بشان و شوکت شاہانہ و جاہ و حشم خسروانہ آراستہ و پیراستہ کیا سمت ۱۹۳۲ب مین اونکی ملاقات کے واسطے بخلوص جلوس دارالسلطنت کلکتہ مین رونق افروز ہوئے اور دربار دہلی مین شراکت فرمائی - اور بہ موقع رونق افروزی شہزادہ موصوف خاص جون مین مع اعیان دولت و ارکان سلطنت جان و مال سے خاطر و تواضع تعظیم و تکریم مین حاضر رہے - و تحایف و نفایس و عجائبات کل قلمرو پیش کش کئے اور ہر ایک ملک کا آدمی و حیوانات و پیدایش و صنعت کا ملاحظہ کرایا - اور دوسرے سال بحصول ملاقات نواب گورنر جنرل صاحب بہادر تشریف لے گئے - سمت ۱۹۳۴ب مین یعقوب خان سفیر یارقند کی خاطر اون کی ایمار کے موافق عمل مین آئی - ہر سال صاحبان سیاحان کشمیر کی ضیافت عمل مین آتی ہے - جون مین جو صاحب جلیل القدر تشریف لاتے ہین اونکی سلامی اتواپ و استقبال و دکہلانا فوج و تواضع تکریم و مشایعت و چراغان و نمایش آتشبازی دکہلانا سنگار کا اونکے مراتب کے موافق بہ معروفیت تمام عمل مین آتا ہے - بلکہ مہمان نوازی کی عادت تو حضور ممدوح کی مزاج مین خمیر ہے اکثر نوابان و رئیسان و معتبران رئیسان جو کسی تقریب سے یا سیاحت کے لئے ریاست مین آتے ہین - سب کے سب حضور ممدوح کی دریادلی مہمان نوازی سے مشکور و ممنون ہو کر جاتے ہین - جیسا کہ راجہ صاحب کپورتہلہ سمت ۱۹۳۸ب مین و نواب صاحب والی بہاولپور و

۱۸۶۹ء

۱۸۷۵ء

۱۸۷۶ء

۱۸۶۷ء

مہاراجہ صاحب دربھنگہ سمت ۱۹۳۲ ب مین و مہاراجہ صاحب والی الور سمت ۱۹۳۸ ب و راجہ صاحب فریدکوٹ سمت ۱۹۳۹ ب مین سیر جون و کشمیر کو تشریف لائی اور سیاحت ملک و مہمان نوازی حضور ممدوح سے محظوظ و مشکور ہوکر مراجعت فرمائی وطن ہائے خود بدولت ہوئے۔ موقع شادی و غمی مین اہلکاران و وکیلان کے ذریعہ مہاراجگان ہندوستان و پنجاب مثل کشن گڈھ و جیپور وغیرہ و مہاراجہ صاحب پٹیالہ و نابھہ و جیند وغیرہ سے برادرانہ برتاو ہوتا ہے اسیطرح سے صاحبان انگریزیہ کی طرف سے حضور ممدوح کے اعزاز و وقار مین روز افزونی ہوتی رہی ہے۔ سمت ۱۹۱۹ ب مین پیشگاہ سرکار انگریزی سے خطاب جی۔ ایس۔ آئی ملا۔ سمت ۱۹۲۴ بکرمی مین جب حضور انور دربار لاہور مین شریک ہوئے تو حضور ممدوح کو تمغہ اول ملا سمت ۱۹۳۲ ب مین از طرف ملکہ معظمہ قیصر ہند بصلہ اعانت مشن فورسایتھ صاحب بہادر جہاز دودی عنایت ہوا جو دریائے بہت مین موجود ہے اسکے روانگی تالاب ڈلمین روز اول سری مہاراجہ صاحب نے جلسہ عظیم دربار و ہا فرمایا تہا۔ اس قسم کی دخانی کشتی دریاے کشمیر مین سوائے اسوقت کے پہلے کبہی نہ پڑی تہی۔ اسی سال مین جب حضور ممدوح بہ تقریب ملاقات شہزادہ صاحب کلکتہ کو نہضت فرماہوئے تو نہضت و مراجعت فرمائی کے وقت لاہور۔ دہلی۔ انبالہ۔ الہ آباد گیا۔ بنارس۔ لکہنو۔ اجودہیا۔ کلکتہ وغیرہ مین سرکار انگریزی کی طرف سے اعزاز و اکرام و سلامی توپ تعظیمہ سپاہ و ضیافت شاہانہ جابجا حضور ممدوح کے عمل مین لائی گئے۔ سمت ۱۹۳۳ ب مین بہ موقعہ ملاقات مادہوپور حضور ممدوح کو از طرف گورنمنٹ برطانیہ پانچہزار بندوق و قین رفل انگریزی و ایک توپخانہ قاطر باطری کو بہی دوستانہ ملا۔ اور سمت ۱۹۳۴ ب جلسہ قبول خطاب قیصر ہند حضور ملکہ معظمہ کوین وکٹوریہ بادشاہ انگلستان واقعہ دہلی مین حضور ممدوح کو بہہ خطاب ملا ہوا

اندر مہندر سپر السلطنت انگریزی جنرل عساکر انگلشیہ مشیر قیصر ہند

اور بجاے ۱۹ ضرب اتواپ سلامی کے ۲۱ ضرب توپ کی سلامی مقرر ہوئی۔ اور اونکے مدار المہام دیوان جوالا سہاے صاحب کو سی۔ ایس آئی خطاب ملا۔ سمت ۱۹۳۵ بہ تقریب یادگار رونق افروزی شہزادہ پرنس آف ویلز مقام جموں مین حضور ممدوح کو حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی گورنمنٹ سے عطا ہوئی جسکے جموں مین پہونچنے پر ۱۰ جنوری کو دربار منعقد ہوا۔ صاحبان انگریز کو ضیافت دی گئی اور ۱۰ ضرب کی سلامی توپ تصویر موصوفہ کی ہوئی اور سمت ۱۹۳۹ ب مین فوج موجودہ جموں کو از طرف نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب جو جلوہ افروز جموں ہوئے ہتے انعام ملا۔ القصہ جسقدر اتحاد حضور انور کو گورنمنٹ سے ہے۔ اوسیقدر ارتباط و عنایات گورنمنٹ کے اونپر ہین چال وچلن حضور ممدوح کا یہ حال ہے کہ روز اول سے آجتک اپنے مذہب ہندو مین نہایت پکّے ثابت قدم و راسخ الاعتقاد ہین۔ علے الصباح اشنان و دہیان سے فارغ ہو کر پوجا پاٹھ نت نیم دہرم کرم کر کہتا سُنتے ہین اور برہمنان بید خوان و شاستر دان کے ساتھہ گفتگو فرما کر حل دقایق و نکات شاستر کے فرماتے ہین۔ ایسا کوئی پوران و شاستر نہو گا جسکے مطالب سے واقف نہونگے۔ ایسا کوئی ہی علم ہوگا جسکی ماہیت سے حضور والا ماہر نہین بیدانتی تو انکا گورو ہنا وشنو پوجن انکا مت ہے اور یہ سب دیوتاؤن وتینون کارنون و شکتی کو بہی باعتقاد واثق مانتے ہین۔ کشمیر و خاص جموں و پرمنڈل و کوہستان جموں مین بلکہ جہان کہین کوئی سادہو بیٹہہ گیا وہین مندر و دہرم ارتہہ بنوادئے بموقع سرگباش ہونے مہاراجہ صاحب آنجہانی زیورات و پوشاک ہا ئے پشمینہ و کمخواب ہاتی و گھوڑے وغیرہ دان و پن کرکے رام باغ مین جہان سمادہ مہاراجہ صاحب سرگباشی کی بنائی گئی تہی ایک مندر بنوا کر چھہ ہزار روپئے سالانہ نقد و جنس واسطے طعام محتاجون اور یاتریان امرناتہہ سوامی کے بطور

۱۸۷۸ع

۱۸۷۹ع

۳ تصویر قالمی سنگمرمر

سدابرت جاگیرین دے اور مچھلیون کے مارنیکی ممانعت کلی کردی - مندر رگھناتھ
جی کا جمون مین بناکر اوسکے گرد اور مندر بنواکر اونمین سوالاکھہ سالگرام کا استہاپن
کرایا اور ایک شوالہ بنوایا - ڈیوڑی پر سماوہ مہاراجہ صاحب بیکنٹھ مراتب کی طلائی
بنوائی اور سدابرت جاری فرمایا - ہر سال رام نومی وجنم اشٹمی کو برہم ہوج وسلوہو تک
جگ اونمین عطا فرماتے ہین - سال بسال بہ تقریب جگ رام نومی کے سو دو سو
اطفال ہنود غربا و لاوارثون کی زناربندی کراتے ہین - ہردوار - گیا - کاشی جی وغیرہ
مین سداورت اجراے فرمائے - تیرتھہ ہردوار - اجودھیا - متھرا - بندرابن -
پریاگ راج - مٹن - امرناتھہ - کاشی جی کے فرمائے اور ہر تیرتھہ پر لفرح
حوصلگی و دریادلی دان وپن وقدردانی صاحبان علم وہنر کی فرمائی
کشمیر مین ہر سال ان کوٹ ہوتا ہے - جنم اشٹمی کو پہلہارکل فوج کو ملتا ہے دسہرہ
کو پوجن وہتوہار برابر ہوتا ہے - ہر گرہن پر لاکھون روپیہ کا دان وپن فرماتے ہین
لوہری کو نقد پیسہ تمام فوج کو ملتے ہین ہولیو نمین پوشاک بنوائی دہولیان کہیلنے کو
ایک ماہ سب سپاہیون کو عطا ہوتا ہے - برہمنان محترم کی قدر افزائی وغریب
کی دستگیری فرماکر اونکو شاستر آموزی کے اشغال کی توجہہ مثل راجہ یودہشٹر کے
دلاتے ہین - طائفہ برہمنان شاستری خوان انکی جود وبخشش سے حاتم وقت بنرہے ہین
برہمنان جمون کے پاڑہ پر بیسے فوراً اونکی منت وسماجت کرکے اونکی حاجات رفع
فرماتے ہین خواہ اوسمین نقصان سرکاری ہی ہو - شارکا بہگوتی - دکہیر بہوانی
مندر رگھناتھہ جی ومندر واقع مندر پنڈتان جمون مین بارہ مہینے یہ جگ اور حسب
مین برہمن لگے رہتے ہین - سادہو سنتو نکے پاس خود بدولت مثل عزیزون کی
حاضر ہوتے ہین اور اونکی تواضع فرماتے ہین - لاتعصب ایسے کہ تمام فقرائے اسلام

کے پاس حاضر ہوکر اونکے احکام کی تعمیل فرماتے ہین اور راد کتب مذہبی کراتے وختم دلاتے ہین مسجدون درزیارتون مین چڑہاوا چڑہاتے ہین معابد اسلامیہ کی جاگیرین اجرا ہین اونکی مرمتین برابر ہوتی ہین - جامع مسجد جو عہد سکہو مین بند ہتی اسکو کہلواکر وہانتک وضو وطہارت کے لئے نہر پہونچادی جو کسی فرمانروائے اسلامیہ نے ہی نکیا تہا - تین چار دفعہ مسجد مذکور کو مرمت کرایا - عہدہ وجاگیرین برابر مسلمانون کو عطا ہین کوئی ناقوس بجائے کوئی بانگ دے کوئی پاٹہہ کرے - کوئی قرآن پڑہے - کوئی ہنود رہے کوئی مسلمان ہو ذرہ مزاحمت نہین - دریا پہ اگر نیچے بیٹہہ کر سندہ و سند ہیا کرے تو مسلمان غسل وغیرہ - میان لعل دین وغیرہ کی اقتدار کو دیکہو - عیدہاے کو سپاہیان مسلمان کو ماہوار ایک ماہ عطا ہوتا ہے اور فقراو سادات کو ختم واوراد کے لئے صدہا روپیہ ملتا ہے کشمیر مین نفل پڑہا یا جاتا ہے

عیاشی کی طرف سے حضور ممدوح کو بالکل نفرت ہے - رعایا کو مثل اپنی اولاد کی جانتے ہین اونکی بہتری کا فکر حضور کو شب وروز رہتا ہے - غرور سلطنت بہی اینمین ذرہ بہر نہین ہے برادری کی قدر دانی مین ہردم مصروف رہتے ہین - سب سے اول قوم میان کو جو آئینی نوکری پسند نہ رکہتے تہے پند ونصایح اصلاح پر لاکر اچھے اچھے اعلے جنگی عہدونپہ ممتاز فرمایا ایک روپیہ انکی تنخواہ مین اور قومون سے ایزاد رہتا ہے - گہرون پہ انکے سپاہی جانیکا حکم نہین خون کرین تو اونکے لئے سزاے پہانسی نہین - ہر موقعہ شادی پہ اونکے ساتہہ برادرانہ سلوک ہوتا ہے اونکو اپنے برابر بٹہلا کر کہانا دیا جاتا ہے - ستورات اونکے محلون مین شرف نیاز مہارانی صاحبان حاصل کرتی ہین - جاگیرین اونکی پرانی واگذار ہین جدید ملتے جاتی ہین جیسیکہ کشمیر مین اس قوم فاتحہ کو عطا ہوئے ہین تو اینمین لنکے لئے خاص ہین - مسافر نوازی وفیاضی مین کوئی دقیقہ نہین اوٹہا

رکہا جو کوئی شخص کیسقدر رو رتبہ کا یا صاحب علم و ہنر و دستکار کسی ملک پنجاب و
افغانستان و بنگال و کلکتہ و اودوہ و دہلی کا یہان آیا آدمی بنگیا اختر سیاہ اوسکا درخشان
ہُوا۔ بخت خفتہ بیدار ہُوا۔ بابو نیلمبر و شنیخ و ہاپ وین۔ و پنڈت سورج بل صاحب و
جو بی گنیش پرشاد صاحب۔ وارمنس صاحب و راوہا کشن صاحب و جانسن صاحب
وغیرہ کو دیکہو۔ ایسا کوئی غیر ملکی نہین جو اس دربار سے محروم گیا۔ قدیمی وزرا کی
دلجوئی و قدر دانی مین بہی دریغ نہین۔ سیاست حضور ممدوح کی بہی پوری ہے
گو درمین باماد و صاحبان انگریز لیسر کروگی جنرل و ہرم سنگہ فوج کشی
کرکے فتح کی جسکے عوض مین سپاہیان ریاست کو تمغہ عطا ہوئے۔ چونکہ یاسین والی
پہر بہی شرارتین کرتی رہی۔ اسلئے حضور والا نے جنرل ہوشیارا کو بمعہ کیسقدر فوج
کے سمت ۱۹۱۶ ب مین بہیجا مقابلہ کے بعد یاسین والون کو شکست ملی ملک امان معہ ہمراہیون — ۱۸۵۹ سنہ ع
کے بہاگا۔ آخر راجہ یاسین نے پیغام صلح کا بہیجکر باج دینا اور یرغمال کشمیر مین رکہنا منظور
کیا اور پہر صلح ہو گئی۔ پہر سمت ۱۹۱۹ ب مین ہونزا والون پہ فوج کشی کی گئی۔ نیز وزیر زورآور — ۱۸۶۲ سنہ ع
کرنیل بجی سنگہ نے ایک اور مہم کر کے ویلیل بہی فتح کیا سمت ۱۹۲۰ ب مین یاسین والون نے — ۱۸۶۳ سنہ ع
پونیال پہ حملہ کیا اونکو بخشی راوہا کشن نے گلگت سے نکالا۔ نگر والے بہی سمت ۱۹۲ ب — ۱۸۶۳ سنہ ع
سے باج دیتے ہین اور خلعت پاتے ہین۔ ہونزا والے ذی سمت ۱۹۲۳ ب کو اپنا معتمد سرینگر — ۱۸۶۶ سنہ ع
مین بہیجکر مہاراجہ صاحب سے اتحاد پیدا کیا گور والے بہی باجدیتے ہین۔ سمت ۱۹۲ — ۱۸۶۶ سنہ ع
مین جنرل ہوشیارا نے ماوری کوٹ کو جو یاسین سے پانچ کوس کے ہے بڑی بہادری
سے فتح کیا۔ چنانچہ اوس فتح کے تمغہ حضور والا نے سپاہیان کو بخشے۔ بعد فتح کے وہ
واپس آیا۔ سمت ۱۹۲۲ ب مین شیر احمد خان مرزبان کرناؤ کو جو اکثر سرکشی کرتا تہا کشمیر — ۱۸۶۹ سنہ ع
مین لاکر جاگیر بخشی اور گوہر امان کے بیٹو نکا فساد گلگت ہُوا۔ جس مین مستورات اوسکی

۱۸۶۷ء

قید کرکے کشمیر مین پہونچائی گئین جو کہ اب تک محبوس ہین کہتے ہین سمت ۱۹۲۴ب مین رحمت
وزیر یاسین کا جمون مین بخاطر تمام آیا اور حضور والا سے اقرار کیا کہ وہ ہونزا
داخل ممالک مقبوضہ کرادیگا۔ چنانچہ جنرل دیوی سنگھ اوسکے ساتھہ گیا مگر شکست پاکر
بہاگ آیا رحمت وزیر پھر اپنے ملکیون اور پہلوان بہادر فرزند گوہر رحمان کو لیکر چڑھہ
آیا۔ گاگلت تک قبضہ کرکے قلعہ گلگت کو گھیر لیا اس معرکہ مین ادہر کا بڑا نقصان ہوا
پھر کشمیر سے وزیر زورآور و جنرل ہوشیارا و کرنیل بجی سنگھ گیا اور تمام ملک کو بحال
کرلیا۔ شہزاد خان راجہ قلعہ شیر برادر عیسے بہادر جو دشمن سے ملگیا تہا بہ اعانت عیسے
بہادر پکڑا گیا اور کشمیر مین قید رہ کر مرگیا ان دنون دلیل و بوانجی وغیرہ سب مقامات
والے بگڑ گئے تہے جو کہ راہ راست پر لائے گئے۔ پھر سمت ۱۹۳۷ب مین ایک ہنگامہ ہوا۔ ۱۸۸۰ء
جسکی مختصر کیفیت یہہ ہے کہ سمت ۱۹۳۷ب مین باشندگان گلگت رسد رسانی وغیرہ سے تنگ ۱۸۸۰ء
آکر کپتان بڈلف صاحب و لالہ رام کشن سے ناراض ہوگئے و لمین اونکے بغض
بڑہتا گیا حتیٰ کہ شدا تا داوی منتظر اسباب کے رہی کہ جب یہان فوج کم ہوگی تب ہی فساد
کرینگے جب تبدیلی فوج کی ہوئی اور بجاہ کاتک گلگت مین صرف ایک فتح پلٹن باقی
رہ گئی اور نئی فوج اوسکی بدلی ہنوز وہان نہ پہونچے تہے اوس موقع تک سکتا سے
گلگت و دلیل و یاسین وغیرہ درپردہ آمادہ شر ہوکر متفق ہوچکے تہے۔ مفسد لوگ
پہلوان بہادر والی یاسین کو اشتعال دیکر چڑہا لائے اوسنے یاسین سے چلکر یکلمبارگی
سرحد قلعہ روشن سے قدم آگے بڑہایا اور بہ جمعیت تخمیناً دو ہزار ہمراہیان پیدل و سوار
کے قلعہ ببر وغیرہ پہ قبضہ کرلیا۔ خبرداردن نے گلگت مین صرف اسیقدر خبر
پہونچائی کہ پہلوان بہادر اپنی سرحد پہ جمعیت کر رہا ہے راجہ جیپروٹ و اکبر خان راجہ
قلعہ شیر گلگت مین طلب ہوئے ایک سوار نے قلعہ شیر مین خبر پہونچائی کہ دشمن نزدیک

آگیا ہے وہان سے دوسری سوار نے گلگت مین خبر پہونچائی راجہ اکبر خان و راجہ
کا ہکوچ و سنگل دونون گلگت سے بہ عجلت تمام بصوب قلعہ شیر روانہ ہوئے وہان سی راجہ
اکبر خان کا بہائی راجہ کا ہکوچ آگے چلا تو معلوم ہوا کہ دشمن شیر مین آگیا ہے یہ خبر او سکے
مارے جانے کو پوشیدہ رکہی گئی تہی - اسپر وہ قلعہ شیر مین بہائی کے پاس واپس آگیا اور
قلعہ شیر کو مضبوط کرلیا اُسوقت قلعہ مذکور مین فوج جنگی مین سے صرف ایک کمپنی تہی اور باقی
بہوٹ لوگ وہین کے تہے - انہین مین چارسو آدمیون سے راجہ اکبر خان نے مورچہ بندی کرلی
ادہر گلگت سے جب فوج موجودہ حسب الصلاح کپتان ہڈلف صاحب قلعہ شیر کو روانہ ہوئے
تو معلوم ہوا کہ سکنا سے گلگت سرکش ہوکر پیچہے سے قلعہ گلگت پر بہی قبضہ کرلین گے ادہر
دشمن قلعہ شیر تک پہونچگیا اوسوقت کپتان ہڈلف صاحب بہادر بالکل بے حوصلہ ہوکر گہبراگیا
اور جنرل ہوشیار نے دس بجے رات تک فوج کو قلعہ گلگت مین واپس پہونچادیا - قلعہ
گلگت پر بدستور قبضہ ہوگیا - ادہر اکبر خان نے بڑی بیدارمغزی و جوانمردی سے دشمن
کے ایک آدمی کو قلعہ شیر کے نزدیک نہ آنے دیا - دشمن نے قلعہ کو ہر چہار طرف سے اتنے
فاصلہ پر مورچہ بندی کرکے گہیر لیا کہ اندر سے گولی نہ پہونچ سکے یہہ محاصرہ ۱۹ روز تک
رہا مگر قلعہ کے اندر کوئی نہ جا سکا - سواران دشمن نے ادہر او دہر کے دو تین قلعہ جات خورد مثل
قلعہ شروٹ کو جلادیا - جمون و کشمیر سے فوج نہایت جلدی کے ساتہہ بہیجی گئی اور سخت تشویش
پہیلی - آخر راجہ اکبر خان نے ولیلیون کو جو ایک طرف سے گہیرے ہوئے تہے سُنایا کہ تم
سمجہتے ہوگے کہ عیسے بہادر مرگیا ہی اور اب لڑکون سے کام ہے مگر خبردار رہنا اسباب بردن کیلئے
اونسے ملگئے اور اقرار کیا کہ ہم آج ہتہر خالی بندوق اونکے دکہلانے کو سر کرینگے اور کل بہلوان
بہادر کا سر کاٹ کرلادینگے اسبات کی خبر بہلوان بہادر کو پہونچی کہ دلیلئے اکبر خان سے
ملگئے اور ہتہیار اسکارنگر دینے کا عہد کرچکے ہین تو سُنتے ہی وہ گہبرا کر بہ معہ ہمراہیان کے اپنے

ملک کو بہاگ گیا۔ اِس ہنگامہ مین کہتے ہین کہ نگر والے شریک نہ تہے اور فوج کشمیر کی ابہی تک وہان نہ پہونچی تہی۔ مگر حضور والا کے اقبال عدو مال سے راجہ اکبر خان نے فتح کا جامہ پہنا اور سرکار والا سے انعام شایان پایا مگر جنرل ہُشیارا کے دلپر اسبات کا داغ ہوگیا کہ وہ آگے کیون نہ بڑہ سکا اسی غم مین اوسکو مرض مالیخولیا وغیرہ پیدا ہُوا اور مر گیا۔ اور کپتان لی ٹیلفٹ صاحب بموجب حکم گورنمنٹ کے حسب درخواست ریاست وہان سے بُلا لیا گیا۔ کہتے ہین کہ کپتان موصوف اعلے درجہ کا بزدل ہوگیا تہا اور نہایت ڈرتا رہا اور ڈاکٹر مکانٹ صاحب نے جو وہان تہے فوج کے سپاہیون بلکہ افسرون تک کی سخت بے عزتی کی۔ راجہ چترال بہی اس معرکہ مین نہ تہا بلکہ اوسنے یاسین مین فساد ڈالدیا تہا۔ ادہر سمت ۱۹۱۴ ب مین دیوا و ٹالہ والون نے ازراہ بغاوت شرارتین کی تہین فوراً وہ سزائے اعمال کو پہونچائے گئے اور انکے گہر جلائے گئے تب سے وہ بہی سیدہے ہوگئے۔ راجہ جواہر سنگہ جو دعویدار حصّہ نصف ملک و خزانہ کا بنتا تہا خود بخود بعد عرصہ کے جب اوسکی پیش کہین نہ گئی مقام انبالہ مین مر گیا اوسیکی ترغیب سے چند نمک حرامون نے حضور ممدوح کے اعدا کو مارنے کی لئے صلاح کی تہی۔ حتے کہ بندوق بہی شکار کہیلنے کے موقعہ پہ سر کی گئی جسنے آگ ہی نہ دی تہی۔ با فشائے راز گرفتار ہوکر سمت ۱۹۱۵ اپنے کردار ناہنجار سے سزایاب ہوگئے۔ گلاب لنگہے کمیدان وغیرہ پہانسی دئے گئے اور انکے گہر گرائے گئے۔ میان ہُو قلعہ وڈوسے مین قید کیا گیا۔ بجرویو ایک درہ کوہ مین لبا یا گیا ایک میان کا ہینے چک کا اسکردو مین قید ہُوا کہکسہ مبہ زبہ کئے گئے گاؤن کشمیر کے جلاوطن کرکے بو انجی مین لبائے گئے اسیران ومُفسدان یاسین و گلگت چندر کوٹ مین جو دریان رام بن ٹہوتی کے متصل دریا کے لبائے گئے سمت ۱۹۲۹ ب کے بلوائیان سنت جماعت کو پوری منزلی جکی مختصر کیفیت یہ ہے کہ مسلمانان کشمیر ہمیشہ سے تعصب مذہبی پہ فساد کرتے رہتے ہین۔ بنام مدین صاحب نوشہرہ مین ایک زیارت ہے اوسکو سنی اپنا اور شیعہ

۱۸۵۷ء

۱۸۵۸ء

۱۸۷۲ء

اپنا بناتے ہین عرس کی کچھہ دن پہلے وبا کے موقعہ پر اہل تشیعہ نے ایک دیوار و بان بنائی
اوسکو سنیون نے گرادیا اور رات کو ایک نقاش کا مکان جلا کر شیعون کا اسباب
لوٹ لیا پہر عرس کی روز مخدوم صاحب کی زیارت پر جمع ہو کر نقارہ لوٹ و غارت فساد
و آتش زدگی کا بجا دیا - اور تہوڑی سی دیر مین جابجا شیعہ لوگون کے گہر جلا کر مال
و اسباب لوٹ ننگ و ناموس کے آئینہ کو توڑ دیا وزیر پنون نے جو اسوقت صوبہ
کشمیر تہا انکا تعاقب کیا اونکے اجتماع و اپنی تنہائی دیکھہ کر مصلحت وقت سے کہدیا
کہ ہان پہونک دو کیونکہ اسوقت فوج بسبب وبا کے منتشر ہو کر دور دور گئی ہوئی ہتی جب
تک باہر سے فوج آئی بلوائیون نے خانہ ہا برباد کر دئے - اہل تشیعہ کے گہر جلا کر قصد کیا
کہ پنڈتون کا بہی وہی حال کیا جاوے پکارنا شروع کیا کہ رافزن پتہ بہوہ کافرن نار
یعنے رافضیون کے بعد کافرونکو جلاؤ - چنانچہ پنڈت مہا نند جیو ور کے مکانات جلادئے
اسلئے کہ اونہون نے چند اہل تشیعہ کو پناہ دی ہتی اور وزیر صاحب کو اطلاع دیکر انتظام
کے لئے رای دی - فوج کے پہونچنے پر وزیر صاحب نے جسکو جہان دیکہا وہان باندہ لیا
اور قید کیا کہتے ہین کہ دیوان بدری ناتھہ صاحب نے اور مہا نند جیو نے اس موقع
پر دلاوری و جرات کی ہتی بمدعا بہ مشکل ان فتنہ گرون اور سرکشون کو قید کرکے ملک
مین امن کیا -

چونکہ مہاراجہ گلاب سنگھہ صاحب کو بسبب دارو گیر ملک کے اسقدر فرصت نہین ملی کہ
وہ انتظام ملک بہمہ وجوہ کرسکتے اسواسطے حضور والا نے سب سے اول یہہ بندوبست
فرمایا کہ اپنی قلمرو مین جابجا سرحدین مقرر فرماکر ایک مدار المہام جنرل و کل و مشیر اعظم
کے ماتحت وزیران وزارت یعنے ناظمان و اونکے نایب و تحصیلدار و پٹنیکار و تہانہ دار
و چکلہ دار مقرر کرکے ہر ایک کی معقول تنخواہین و مشاہرہ مقرر کئے - لداخ و گلگت و اسکردو

ہین ماتحت مدار المہام کے مستقل ناظم یعنے وزیران وزارت بناکر سب کی خدمتون کی حد بین
و اختیارات و آئین بناکر اونکا پابند کیا محاسبہ کے لئے فنانشل و دفاتر دیوانی و دیوان خرچ
و جمع تنخواہات و محکمہ باقیات دفتر تجارت مقرر کئے اور خبر پہونچنے کو ریڈیٹی و کشمیر مین صیغہ
ہرکارہ باشی مقرر کرکے ضلعدار و ہرکارہ و گذر بان و اخبار نویس و پرچہ نویس و خفیہ نویس
نوکر رکھے ۔ بگھی خانہ و اصطبل و فیل خانہ و مویشی خانہ و توشکخانہ و تیاری اسلح کو مستری
خانہ وغیرہ تمام صیغہ بنائے اور بندوبست ملک کرکے کوہستان اندرونی و بیرونی و تبت
خورد و بلتستان مین ٹھیکہ زمینداری کیا اور کشمیر مین موقع و مقام و مرضی زمینداران و آسائش
و دلجوئی رعایا کے لئے کبھی حصص جنسی و کبھی نقدی و کبھی بنظر دید و مستاجری جو
جو وقت مناسب ہوا وہی اُسوقت عمل مین آیا اور معدلت گستری و انصاف پژوہی
کے لئے صیغہ عدالت ہائے صدر و ماتحت کل قلمرو مین جاری فرماکر اونکے لئے قانون
رنبیر ڈنڈ و سمت ۱۹۲۲ب مین کاغذ اسٹامپ و دفتر اسناد و شل راجہ نراندر آوت کی اجرا کئے
اور واسطے حفاظت جان و مال رعایا کے صیغہ پولیس بنایا اور واسطے تندرستی عوام کے
شفاخانجات انگریزی و یونانی و ہندی جابجا بنائے جہان سے ہر ایک عام خاص کو ادویہ
قیمتی معہ ضروریات کے مفت ملتے ہین اور حکما افلاطون صفت دور دور سے منگوا کر
بمشاہرہ ہائے معقول اونمین مامور کئے بلکہ خود بدولت بھی حکماء کی صحبت فرماتے ہین او
اس صیغہ کا دفتر بھی علیحدہ بنایا ۔ وسعت تہذیب و افتتاح اخلاق ابواب علم و ہنر کے لئے
جمون مین مدرسہ جاری کیا اونمین طلباء کو وظائف و کتب بھی سرکار سے ہی عطا ہوتے
ہین حرفت کاریان و صنعتین بھی سکھلائی جاتی ہین بصرف کثیر ترجمہ کتب شاستری انگریزی
و ہندی و عربی و طبابت برابر ہوتے رہتے ہین مدرسے قانونی علیحدہ مقرر ہین ۔ مطبع بدیا بلاس
اجرا کیا اخبار بدیا بلاس و تحفہ کشمیر و سمت ۱۹۳۰ب مین سرکاری گزٹ جاری کیا ۔

شمسی ۱۸۶۵ع

شمسی ۱۸۸۲ع

بدیارتہیون یعنی طلبہ کے لئے وظایف عطا ہوتے ہین کاشی جی مین مدرسہ سنسکرت اور اپنی قلمرو مین ناگری
حروف جاری فرمائے اور سرشتون تعلیم کی اعانت و دستگیری فرماتے ہین - اہل علم و فضل
کی قدر فرماتے ہین اوصاف حمیدہ راجگان چندر آپیڈ و للتادت و جیاپیڈ و اونتی ورما
دیوشنس کر و ہرشدیو کے سب حضور ممدوح مین موجود ہین - ترقی تجارت و آسایش سفر
و خبر رسانی کے لئے تمام قلمرو مین سیالکوٹ سے جمون تک وہان سے کشمیر تک وہان
سے کوہ مری ولداخ و اسکردو و گلگت تک سڑکین تیار کرائین دریا و نہر جو درمیان
رستون کے آگئے ہین انپر عمدہ و مضبوط و پختہ پُل بنوادئے ہین - میر بحری صرف رام بن
دگوہالن و توی کے پلون پر مقرر ہے جا بجا راستے مین پڑاو اور مسافرخانہ و کوٹھیان سے
رسد رسانی و مزدوران باربرداری و یابوان سواری و پالکیان سب پڑاو مین مہیا ہین
ممکن نہین کہ کسی منزل مین مسافرون کو تکلیف یا اونکے اسباب نقد و جنس مین دست
اندازی و نقصان ہوجائے - سررشتہ ڈاک جاری ہے آدہ آنہ کے پیسہ خرچ مین جس
مقام کی خبر چاہو بلا درنگ و پردہ سے منگوا لو نہ یہہ کہ قاصد صدہا روپیہ لیکر جائے پہر ہے
تو تہہ مہینون و برسون مین ورنہ واپس ہے نہ آئی صرف شور و رمانے سررشتہ ڈاک جاری
سنہ ۱۸۷۷ع کیا تہا وہ بہی غیر مستقل اگر بہت جلدی ہو تو تار برقی لگی ہے جو کہ سمت ۱۹۳۴ ب مین کشمیر سے
سنہ ۱۸۸۲ع جمون و سیالکوٹ اور سمت ۱۹۳۹ ب مین کشمیر سے گلگت و حصورہ سے اسکردو تک لگائی
گئی ہے - سرائین ہر شہر و قصبون مین بنوادی ہین رفاہ عام و آسایش غربا کے لئے
سنہ ۱۸۷۱ع تعمیرات تمام قلمرو مین جاری ہین سمت ۱۹۲۸ ب مین سیالکوٹ و جمون کے درمیان رنبیر سنگہ
پورہ بنوایا - جمون جسکے لئے روایت ہے کہ کسی زمانہ مین پلوہری تک آباد ہے راقم کی
دیکہتے ہوئے ایک ویران قصبہ تہا - اردو بازار و بیگم کی حویلی و گمٹ مین دنکو پہرتے
ہوئے ڈر آتا تہا سور و بندر و جنگلی جانور پہرتے تہے اپنے عہد معدلت مہد مین حضور انور نے

گمٹ سے شیرانوالہ دروازہ تک وجوگی دروازہ سے بیگم کی حویلی تک بازارون ومحلون و
مندرون وکارخانون ومسجدون سے ایسا آباد کرادیا کہ قابل دید ہے ہر طرف باغات
عمدہ عمدہ بنوا دیئے - علاوہ مندرہاے روگناتھ جی مندرہاے میان صاحبان واحاطہ ہاے
میان صاحبان وتالاب وکلہاے آب رسانی وسمت ۱۹۳۸ب مین مندر گدادہر جی بیرون منڈی
دوفاتر ومنڈی مبارک وتارگہر وغیرہ بنوائے گئے - دیوان صاحبان نے بہی مندر ومکانات
بنوائے - کشمیر مین سمت ۱۹۳۴ب مین آموکی گذر پہ بازار مندر، وویرہی ناگ مین اوس سے
نیچے مکانات وباغ واچہہ بل مین باغ ومکانات واننت ناگ مین مکانات وباغ وبیج بہارہ
مین مندر ومکانات وپانپور مین مکانات ومندر شہر مین شیرگڈہی سراے کوٹھی ہاے
صاحبان سیاحان شفاخانہ کارخانہ ابریشم حضوری باغ سمندر باغ چہاونی ہا پریڈ کوٹھی
تجارت مہاراج بازار مہاراج گنج لال منڈی مندر رنبیر السوامی بنوائے لداخ واسکردو و
مظفرآباد وگلگت مین کوٹھیان ودفاتر باغات بنوائے باغات ومکانات سلف کی مرمت کروائی
مندر میان صاحب واقعہ رعناواری ولیعہد صاحب نے بنوایا - انگور باغ سمت ۱۹۳۳ب مین معہ
کارخانہ شراب کشی وباغات ہاپس وداہ گام وچیتہ بل وامیران کدل مین بنوائے باغات
مین درختان میوہ دار وگلہاے گوناگون وسبزی ہاے بوقلمون ولایات ودور دست سے
منگواکر تمام قلمرو مین پہیلائے - کشمیر مین دیوان کرپارام صاحب نے ایک مندر - جناب
دیوان اننت رام صاحب بہادر نے امیران کدل مین ایک مندر سمت ۱۹۳۴ب مین بنوایا -
شان وشوکت بادشاہی وجلوس شاہانہ اقبال واونکے ہودج طلائی ونقرئی واسپ
ہاے صبار فتار ترکی وتازی ویارقندی زین وچارجامہاے مرصع کار وزرنگار وبگہی ہاے
دواسپہ وچہار اسپہ یک رنگ بسامان خسروانہ بہم پہونچائے تمام انتظام ملکی ومالی زیر
اہتمام جناب دیوان اننت رام صاحب بہادر مدارالمہام جزوکل ومشیر اعظم کے ہے جوکہ امیر ان

سنہ ۱۸۸۱ع

۱۸۷۷ع

سنہ ۱۸۷۶ع

سنہ ۱۸۷۷ع

امیر عربی شاستری و انگریزی علوم کے عالم امور مملکت مین رسا و دقیقہ سنج نہایت متحمل خلیق
سلیم الطبع خندہ پیشانی مصلحت دان فیاض جفاکش و محنتی ہین - مگر نازک بدن و ضعیف
الدماغ ہین - اور اکثر ضعیف و ناتوان رہتے ہین چنانچہ سمت ۱۹ ب کے ۲ لباکہ کو دشمنان
جناب ممدوح گھوڑے پرسے گر پڑے - جس سے دل خیر اندیشان جناب ممدوح زیست سے
تنگ ہوکر گر پڑے تھے - مگر باوجود اسکے تمام کاروبار ریاست ذات مبارک کے ہاتھ ہی سے
نکلتے ہین - جناب کے دربار فیض بار سے کوئی متنفس محروم نہین جاتا جو نقد مراد بکف نہو جو
سفید پوش یا اہل علم و ہنر یا مسافر اس ریاست مین ہے آپ کے اور آپ کے ہی خاندان کا
ہنر کردہ و بہ درود ہے صاحب تصنیف و اہل سخن بہی ہین اور پوجا پاٹ مین بہی لاثانی ہین
دیوان امر ناتہہ صاحب انکے برادر خورد ہنین کے متنبہ ہین - حضور مہاراجہ صاحب گر
جسم ہین تو یہ جان ہین وہ سکندر ہین تو یہ ارسطو زمان ہین وہ اونتی ورما ہین تو یہ سوبہہ
صفت ہین وہ اکبر ہین تو یہہ بیربہ یا فیضی ہین وہ کوئی نیک صفت انسانی نہین جو انکی مزاج
سے باہر ہے - ہر دلعزیزی و فیاضی و قدر شناسی و غریب پروری انکی خاص صفتین ہین
خیر اندیش سرکار و فیض رسان رعایا برایا و اہل دیار ہین گورنمنٹ انگریزی مین بہی ان
کی قدر و منزلت و اقتدار بدرجہ غایت ہے - ایمن آباد آپ کا وطن ہے - دیوان
بدری ناتہہ حاکم اعلے کشمیر بہی متحمل و آہستہ رو و خاندانی ہین - وزیر شب سنگہ صاحب
حاکم اعلے جموں بلاشبہہ رحمدل صاف باطن متحمل نیک ذات ہین زمیندار و غریب لوگو نکے
حق مین بہت اچھے حاکم ہین - انکی نیک نامی بہی اسوقت بہت ہو رہی ہے اگر کسیکی نیکی
نہو سکے تو بدی کسیکے نہین کرتے - سعدی ہر کہ شاہ آن کند کہ او گوید ؛ حیف باشد
کہ جز نکو گوید ؛ پنڈت سورج بل صاحب حاکم اعلے عدالت کشمیر کی تعریف بہی بہت ہو رہی ہے
پولیس جموں و کشمیر کی نسبت اسیقدر لکہنی ہے کہ دیوان ہیر انند کا عہد اچھا تہا -

گلگت لداخ کے حکام مین بخشی راد ناکشن کی جس قدر کوئی تعریف کری تہوڑ ی ہے کیونکہ حاکم
وہی نیک نام ہے جسکی رعایا کی زبان پر تعریف و توصیف اور شکریہ ہُوجتے کہ بعد چلے جانی
کے بہی اور اوسکے عہد مین مُلک آباد ہُو - یہ تو سب مُلکی انتظام ہین جنکے اہتمام زیر انتظام
میان رام سنگہ صاحب بہادر فرزند دوم حضور والا بہ شراکت و اعانت وزیر جنگی دیوان
لچھمن داس صاحب کے ہے - دیوان لچھمن داس صاحب دیوان جوالا سہاے صاحب
سی - ایس - آئی کے فرزند دویم ہین - یہہ صاحب علم انگریزی و فارسی و قوانین جنگی
مین مہارت کامل رکہتے ہین - فیاض و تیز مزاج عیاش و زود فہم و جوانمرد و بہادر ہین
- سری میان صاحب موصوف بہی بذات خاص نہایت ہوشیار نوجوان شیر دل دانا و
منصف مزاج فراخ دست و جفاکش ہین - اِنکے ماتحت دفتر جنگی و مصاحبان جنگی بہی ہین
مستری خانہ جنگی و کوٹہی جات رسد رسانی سپاہیان بہی ہین - فوج جنگی تمام چار کالمون
مین منقسم ہے - فوج گشادہ و متعینہ و پلٹن ہاے رگہوپرتاب و باڈی گارڈ و بندوقی اردل
حضور والا کے علاوہ برین ہین ہر ایک کالم پر ایک ایک جنرنیل ہے اونکے ماتحت دو دو کرنیل
ہین - ہر ایک پلٹن مین ایک کمیدان ایک اجیٹن دو میجر ایک منشی و چند و چند صوبہ دار و
حوالدار و نایک سرجن ہین - ہر کالم مین ایک ایک سفر مینا پلٹن ہے - ہر ایک کالم مین ایک
ایک کوارٹر ماسٹر ہے - کالم اول مین شو پلٹن - فتح پلٹن - شو ناتہہ - بشیشر - ایک رسالہ
اسپی توپخانہ - اسپی پیدل - ایک ایک کہار باڑی - و شیر بچہ - یہہ سب ڈوگری ہین
سفر مینا پلٹن مین جاگیر وار بیٹ ہین - سو ہو کوارٹر ماسٹر فہیم و رسا آدمی ہین علم کا شایق
اور دوستون کا دوست ہے - کالم دوم مین نو رپلٹن پوربیون کی وہنی مین ڈوگری
و سکہہ - بجراج مین ڈوگری - ہنومان مین گورکہے - رگہوپرتاب و باوی گارڈ بہی اسی
کالم کے ساتہہ قواعد مین کہڑی ہوتی ہے - باڈی گارڈ مین نمبرداروں کے بیٹے ہین ایک

رسالہ ایک توپخانہ کہار باطری - ایک جنسی اول - ایک توپخانہ نمبر ۹ - خچر باطری توپخانہ
توپخانہ باڈی گارڈ سفر مینا - کالم سوم مین یہہ ہین - سوبرج - روگناتہہ - بلبھدرہ
رام گول نرسنگہ - دیوی - گجادہر - ایک رسالہ - سفر مینا - ڈیرہ شیر بچہ - توپخانہ نمبر ۵
توپخانہ نمبر ۱۳ - توپخانہ نمبر ۶ - توپخانہ نمبر ۱۴ - کالم چہارم مین سفر مینا - بجلی گوپال
جاگیردار لچھمن - نراین - پرتاب - رنبیر پلٹن - ایک رسالہ - توپخانہ نمبر ۱ - نمبر ۱۱ - نمبر ۱
نمبر ۱۲ - ڈیرہ شیر بچہ - ہین - گہگر پلٹن بلتستانی - تحصیلی پلٹنین - شتر سوار علاوہ انکے
ہین - دو کالم جمون مین ایک کشمیر مین ایک بلتستان و گلگت و لداخ مین رہتے ہین -
رسالہ و اسپی توپخانہ سفر کو نہین جاتے اگر رسالہ کبھی گیا بھی تو کشمیر تک - باقی تمام فوج
کی بدلی دو سالہ ہوتی ہے - جنرل کی طلب پانسو - کرنیل کی دو سو - کپتان کی ایک سو
میجر و جیبٹن کی پچاس - منشی و صوبہ دار کی پچیس - جمعدار کی ۱۸ - حوالدار کی ۱۴ نایک کی
لعہ - سرجن کی للوعہ - سپاہی کے نو روپیہ ماہوار ہین - بیتن رسد کے وضع ہوجاتے
ہین - باقی کاٹین حسب ضرورت کسی پلٹن مین اسوقت پانسو سے زیادہ ڈہائی سو سے
کم و توپخانہ مین چار تو پون سے زیادہ اوسط درجہ پانسو درجہ کی نفری و مقدار نہین ہے
وردی و ساز و یراق و اسلحہ سب درست ہین سامان جنگ ہر جگہہ موجود و مہیا ہے
قواعد شاستری کے جو مہاراجہ صاحب نے اب و دار کا تنتہ کرنیل پنڈت سوہنو صاحب
کے ذریعہ تیار کرائی ہے یہ فوج کرتی ہے مدارس جنگی جابجا موجود ہین - کوہستان - اندرونی
و بیرونی و بلتستان و گلگت کے سب لوگ جنگی و جفاکش ہین - کشمیری ہتیار اوٹہانے
کے لایق نہین ہین - افسریان اور عہدہ ہر ایک قوم کے آدمیون کو برابر ملتے ہین -
گورکہیون کی تنخواہ مین ایک روپیہ اورون سے ایزادہ ہے - وقت ضرورت پہ پچاس ہزار
تک سرکار والا فوج تیار کر سکتے ہین مگر جنگی آئینی اسقدر ہی جسکا اوپر ذکر ہوا -

ہر یکشنبہ کو حضور والا فوج کا علیحدہ ملاحظہ فرماتے ہین جس طرح سے منگل کو نوشیروانی دربار
عدالت ہوتا ہے سال بسال ہر ہندو کی موقعہ پر سب کی حاضری ہو کر ترقیان و تنزل و
عطائے انعام و اوخال سپاہیان ضعیف العمر قلعجات مین ہوتا ہے ہر روز سوائے شنبہ کے
ایک دو گھنٹہ قواعد فوج ہوتی ہے جو سپاہی مفروری یا بغیر حاضر ہون اونکے لیئے کانجی
ہوس یا قیدخانہ علیحدہ بنا ہے جو لوگ عدالتون سے قید قانونی کی سزا پاوین اونکا جیلخانہ
جمون و اوودہم پور و کشمیر وغیرہ مقامات عدالت مین علیحدہ ہین - اون سکو روٹیان
ملتی ہین - اور پوشاک قیدیان یا مشقت سے کام لیا جاتا ہے - پولیٹیکل قیدی و قیدیان
مال پلٹنون و توپخانون مین قید رہتے ہین - اون سب سے زیادہ تر سخت بلوائے و مفسدہ
پرداز قلعجات مین قید ہوتے ہین - بجائے کہنہ حروف ڈوگری حروف جدید خود تیار فرما
کر اوس زبان مین ہر علوم کی کتابین چھپوا دین - بلکہ اخبار جمون گزٹ بھی اوسہین حروف
مین شائع ہوتا ہے

### ڈوگری حروف جدید

انتظام خانگی مہاراجہ صاحب نے بوجہ احسن یون کر رکھا ہے کہ بڑے میان صاحب بہادر میان
پرتاب سنگھ صاحب بہادر ولیعہد و وارث مسند شاہی ہین - اور فرزند دوم سری
میان صاحب میان رام سنگھ جی صاحب بہادر سپہ سالار افواج کو رام نگر بطور
جاگیر دیا ہوا ہے جسکا انتظام اونہون نے بطور خود بدولت کیا ہوا ہے اور فرزند سوم
میان امر سنگھ صاحب بہادر نگران معاملات ملکی کو اول بھدرواہ جاگیر مین دی ہوئی
تھی - چنانچہ سمت ۱۹۳۳ مین باشندگان بھدرواہ نے کچھ ناراضگی ظاہر کی جسپر وہی قید

سنہ ۱۸۸۱ع

بہی رہے اُور بجاسے بہدرواہ میان صاحب کو بسوہلی جاگیر مین ملی - راجہ موتی سنگھ صاحب بہادر کو مہاراجہ صاحب کلان نے پونچھہ دے رکہاہی - شہزادی صاحبہ کو رام کوٹ دی رکہاہے تاکہ تنازعہ آیندہ نہو ماسواے اِسکی جاگیرداران ذیل ہین - کوہستان جمون مین راجہ چینی - میان لوگان سمرو ہین - سولہ جندراہ - بہارک - کانگڑہی - دیوکا - بسجوال - بہراہو - دال - سایہ - جاگیرداران خورد - علاقہ چہبال - ضلع مظفرآباد مین بوشیار - کہٹائی - دوپٹہ - کہوڑمے - اوڑی - یہہ سلطان کہلاتے ہین - گلگت مین اکبرخان راجہ اسکردو مین راجہ اسکردو - حضور والا کی قلمرو مین قلعجات ذیل مشہور ہین جہان سپاہی ہین اور کلانترین مین توپین بہی ہین - علاقہ کوہستان جمون رام گڈہ - سوچیت گڈہ - جسروٹہ - سمبر گڈہ - گج پت - دیوی گڈہ - کوٹلی - جہکا نو رام نگر - سمرتہ - کانہو - باڑی گڈہ - بہدروہ - لسبنت پور - چنجلو - متصل - بسوہلی - کشتوار بہدرواہ - اکہنور - دیوی گڈہ - قلندری - ونتی - امرگڈہ - پتلی - ببل - گلاب گڈہ کہمباہ - جمون مین - باہو - ریاسی - سلال - منگلا مائی - منگلا دیوی - بہرن گلہ - ڈڈوہ ڈنہ - راجوری مناور وغیرہ - کشمیر مین ہاری پربت - شنکر گڈہ - بارہ مولہ - مظفرآباد مین - مظفرآباد - اوڑی - دوپٹہ - چکار - ونہ - شاردا - کیرن - کرنا - تبت خورد بلتستان مین - لداخ اسکردو تک - ہراموش - بوانجی - دلیل وراس - سنگل چہبرڈ تہروٹ - گلگت - بارگو - دیوریشیر - گاہ کوچ - گل پورہ - نبل - بکروٹ - مناور حصورہ - ببر - وغیرہ

۱۲۵۷ھ سمت ۱۹۱۴ ب مین دیوان ہریچند و جنرل دہرم سنگھ کو غدر کے موقع پر بغرض اعانت صاحبان انگریز حضور انور نے بہیجا دیوان ہریچند وہین مرگیا اسی سال مین حضور انور رونق افروز کشمیر ہوئے اور تمام وظیفہ ہاے شالی کہنہ کو نیلام کیا - وزیر پنون کو حاکم بناکر مراجعت فرمائی

جمون ہوئے - سمت ۱۹۱۰ ب مین امساک بارش کے باعث لوگ قحط سے تنگ ہوئے اور ۱۹۱۰ بعد
صاحب کی شادی مبارک ریاست چنبہ مین بتزک و احتشام شاہی ہوئی - یہہ رانی صاحبہ
میان صاحب کی سمت ۱۹۱۳ ب مین سرگباش ہوئی - پہر سمت ۱۹۱۹ ب مین رونق افروز ہوئے
سمت ۱۹۲۰ ب مین دیوان کرپارام صاحب کشمیر مین تشریف لائے اِس سال مین ایک ماہ
تک صدمات زلزلہ محسوس ہوتے رہے اور روزینہ ہنود کی نسبت علت زیادہ ستانی
چہار ترک فی خروار ثابت ہوئی - بعد اوسکے دیوان صاحب موصوف معہ مہانند جیو در اہتمام
کوٹہی انتظام جمون کو تشریف لے گئے اور اسلئے سمت ۱۹۲۱ ب مین بجائے وزیر پنون دیوان
کرپارام صاحب صدر نشین مسند حکومت کشمیر ہوئے - مہانند جیو کو ڈول جنس ملا - پہاگ
سودی ستمی کو شالبافون نے راجہ کاک پر بلوا کیا - ۲۷ نفر شالباف بہاگتے ہوئے دریائے
کٹہ کول و سونر کول مین ڈوب کر مر گئے - ایک ماہ کے بعد راجہ کاک بہی مر گیا چونکہ
سوائے ایک دختر کے یہہ لاولد تہا - اسلئے ناتہہ جیو خر پورہ کے بیٹے راجو کو اپنا
متبنہ کیا تہا راجہ کاک کا مرنا تہا کہ درغ شال کو تنزل ہوتا گیا - اسی سال مین قحط عظیم
اودہا - دیوان صاحب نے پنجاب سے بصرف کثیر گندم منگواکر ارزان فروخت
کی اور سات آٹھ ہزار خروار شالی محتاجون کو بطور خیرات دی اور کشمیر کو چار حصون
مین تقسیم کیا اور ہر ایک ایک افسر خاندان دیوان صاحبان مین سے مقرر ہوا سمت ۱۹۲۲
ب مین خود حضور والا رونق افروز ہوئے اور ۶ ماہ کے بعد دیوان صاحب کو ہمراہ لیکر
مراجعت فرمائے جمون ہوئے - اور دیوان ٹہاکر داس ناظم کشمیر ہوا سمت ۱۹۲۴ ب
مین وبائے ہیضہ نے بہت نقصان کیا - سرکار والا نے محکمہ ہائے عدالت قانون انگریزی
کے موافق اجرا کئے اور صیغہ اسٹامپ اجرا ہوا - سمت ۱۹۲۶ ب مین سرکار والا پہر
جلوہ فرما ہوئے ایک سال کے بعد شن پارکند واپس آیا - اور سمت ۱۹۲۵ ب مین فوج کردگی

۱۸۶۲ع ۱۸۶۱ع ۱۸۶۳ع ۱۸۶۴ع ۱۸۶۵ع ۱۸۶۷ع ۱۸۶۹ع ۱۸۶۸ع

جنرل وہرم سنگھ بہ اعانت صاحبان انگریز گراور کو گئے جکے صلے فتح مین اونکو سرکار
انگریزی سے تمغہ عطا ہوئے۔ سمت ۱۹۲۷ ب مین حضور والا پہر رونق بخش ہوئے۔ اور دیوان
بہون ناظم کشمیر مقرر ہوا اور دیوان ٹہاکر داس برشتی و عیاش تہا۔ اسکا انتظام اچہا نہا ہی
سال مین بجاے چار روپئے کے چہہ نوار یتن بنین۔ سمت ۱۹۲۸ ب مین مہاراج گنج اور لال
منڈہی کی بنیاد رکہی گئی۔ سمت ۱۹۲۹ ب مین ہنگامہ مسلمانان سنت جماعت و اہل تشیع
ہوا اور ہیضہ نے ہزار ہا خانہ برباد کیئے اور سکہ بدلا گیا۔ بجاے خام روپیہ کہنہ کے چلکی
روپیہ مروج ہوئے اور پنڈت صاحب رام آفتاب عالم سنسکرت جان بحق تسلیم ہوا اور
حضور والا نے اہل تشیعہ کو بعوض نقصان کے جو کہ سنیون کے دست غارت سے
اونکو پہونچا تہا تین لاکہہ روپیہ بہ نظر رعایا پروری کے عطا کیئے۔ اور سمت ۱۹۳۰ ب
مین حضور والا زینت بخش ہوئے اور ملک کا انتظام فرمایا۔ پہر سمت ۱۹۳۲ ب مین تشریف لائے
تب ہی مطبع تحفہ کشمیر کا اجرا ہوا اشنکی پورہ مین آتش زدگی عظیم واقع ہوئی۔ زمینداران
کو حضور انور نے تخمیناً سات لاکہہ روپیہ باقیات سے معاف کیئے اور شالبافون کے باج
مین تخفیف کی اسی سال مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب بہادر تین روز تک
رونق افروز جمون رہے۔ سمت ۱۹۳۳ ب کو حضور انور بہ غرض ملاقات نواب گورنر جنرل
صاحب بہادر شملہ کو تشریف لیگئے۔ سمت ۱۹۳۳ اور ۱۹۳۴ ب مین پہر وبا آئی ہزارون لوگ مرگئے ریاست ملک
کو یہہ سخت صدمہ پہونچا کہ دیوان کرپا رام صاحب بہادر مدار المہام و مشیر اعظم کشمیر
فیض و کرم ہر دلعزیز مصنف گلاب نامہ و گلزار کشمیر وغیرہ کتب نے انتقال
فرمایا سبکو اپنے فراق سے دکہایا اور بجاے اون کے اونکی نعم البدل جناب دیوان
اننت رام صاحب بہادر نے خلعت دستوری پایا جس سے خالق نے اونکا نام
بہلا یا کو پہنچی نامہ مین ظہور گرگئی آتش سوہم جی ہوا۔ سمت ۱۹۳۴ ب مین حضور والا پہر

سنہ ۱۸۷۰ع
سنہ ۱۸۷۱ع
سنہ ۱۸۷۲ع
سنہ ۱۸۷۳ع
سنہ ۱۸۷۵ع
سنہ ۱۸۷۶ع
سنہ ۱۸۷۹ع
۱۸۷۷

رونق افزاے کشمیر ہوئے چشمہ اچہبل مین طبع مبارک قدرے حد اعتدال صحت سے باہر ہوئے انتظام ملک وکہیوٹ کرنے مین معروف ہوئے زمینداروں کو نسبت افسرون کی سرکشی کا خیال ہوگیا وزیر پنون کو ان سے ملال پیدا ہوا سمت ۱۹۳۲ بمین نواب صاحب بہاولپورا ور مہاراجہ دہہنگہ یہان تشریف لائے تخمیناً دو تین ماہ کی سیر وسیاحت کے بعد واپس تشریف لے گئے - سمت ۱۹۳۴ بمین اول دفعہ تارگہر بنایا گیا - اسی سال مین راجہ موتی سنگہ صاحب والی ریاست پونچھ بمراد دعوت حضور والا بتقریب زنار بندی اپنے ولیعہد صاحب کے تشریف لائے اور برنشا ربنیر السوامی دیرتاب السوامی کے ہوئی اس سال تک تخمیناً اونیس لاکہہ روپے کے تعمیرات کشمیر مین ہوچکی ہین سمت ۱۹۳۲ بمین ڈاکٹر بہولر صاحب متوطن جرمنی یہان آکر بہت پستکین سنسکرت کی پرانی جو بہوج پتہر پر لکھی تہین لیگئے - انکی تعداد قریب آٹہہ سو کے ہتی - اسی سال مین بہ تجویز راقم جلسہ ست کرم سبہا مندر دیوان کرپا رام صاحب مین اجرا ہوا جسکا منشا یہہ تہا کہ رسوم قبیح دور ہون اور سرکار والا کا شکریہ ادا ہوا کرے مگر اوسکو پنڈت راجہو کی جکی نالایقی سے جلسہ دہرم سبہا مجوزہ سرکار والا ناکامیاب ہوا ہلکہ حد گ بند ہوا - سمت ۱۹۳۴ کے ماہ ستمبر کو میان لچہمن سنگہ صاحب فرزند اصغر حضور والا نے بہ درد گلو انتقال کیا جسسے حضور انور کو سخت رنج ہوا - اور شہر مین ہڑتال رہی - اسی ماہ وسال مین کپتان ٹدلف صاحب افسر آن سپشل ڈیوٹی گلگت مقرر ہوا نرخ شالی مین ۸ ر ایزاد ہوئے پنڈت مہانند جیو دفتر سے معزول ہوا - افزونی بارشباران وبرف کے باعث زراعت شالی کو بسبب غفلت وزیر پنون صاحب بڑا نقصان پہونچا - اول شالی مین بو ہوگئی اور تمام سڑ گئی چار روپے فی خروار مقرر ہوا - بجاے کوٹہیون کے گہاٹ فروخت شالی کو مقرر ہوئے یہہ قحط سمت ۱۹۳۴ اور سمت ۱۹۳۵ تک رہی راہ داری بہی موقوف ہوگئے

سنہ ۱۸۷۵ع
سنہ ۱۸۷۵ع
سنہ ۱۸۷۵ع
سنہ ۱۸۷۷ع
سنہ ۱۸۷۷ع

جو عہد اسلامیہ سے چلی آتی ہے بشرط زیست اس قحط کی کیفیت ایک علیحدہ رسالہ مین
لکھی جاییگی۔ اصل مین سمت ۱۹۳۳ب مین جو زمیندارون نے نسبت وزیر پنون کے کشتے (سنہ ۱۸۷۶ع)
کر کے حضور والا مین فریادین پہونچائین۔ اس ناراضگی سے بعد مراجعت فرمائی سرکار والا
کے وزیر مذکور نے زمیندارون پہ سخت تشدد کیا اونہون نے بیدل ہوکر شالی
کو نہ سنبھالا۔ قدرت الٰہی سے بارش برف نے اوسکو جلا دیا قحط کا ظہور ہوا دوسرے
فصل مین بارش ہی نہ ہوئی باوجود موجود ہونے کے بھی وزیر نے تمام شالی ضبط کرلی
گذر بند کر دیئے نرخ قیمت کا بڑھ گیا۔ ادھر کارمراج مین کرشنہ یہان نایب بلے بموجب
مرضی وزیر مذکور کے زمیندارون کا بیج تک چھین لیا خانہ تلاشیون سے بربادیان کین
اناج عنقا صفت ہوگیا جسکے ہاتھ جہان غلہ آیا وہین اوسنے غایب کرلیا زمیندارون
نے تحصیلدارون سے ملکر خرمنون کے خرمن چورالئے زمین کے نیچے چاہات مین چھپائے
زمین وآسمان سے بھوکھون کے آہ ونالہ کی صدا بلند ہوئی۔ جن سے جو اہلکار انتظام
کو بھیجا گیا اوسنے زیدبران بندوبست کیا بابو نیلامبر صاحب نے ایک روپیہ کے دو سیر چاول
لگا دئے بہرے سے ہوش لوگون کے مارے گئے۔ افسران ضلع کی نسبت واصلاحین پہنچے
لگین۔ بابو صاحب نے قانون خاص قحط جاری کئے۔ شہر مین بھی خانہ تلاشیان
کین۔ رای راداہاکشن افسر پولیس نے خانہ تلاشیون مین خوب خانہ بربادیان
کین سب بندگان خدا غربا و مساکین نے مرنا و بیقرار ہونا چپلانا شروع کیا۔ صبر لوگون کے
دلون سے جاتا رہا کبھی ہاے واے کرتے رہے۔ اسپر لباکہہ سمت ۱۹۳۵ب جناب دیوان (سنہ ۱۸۷۸ع)
اننت رام صاحب بہادر تشریف لائے مقدم شریف کی برکت سے ایسا عمدہ انتظام
ہوگیا کہ دو دن کے عرصہ مین گلی کوچہ و بازار مین خوشہ مکائی و سنگھاڑہ و شالی
ہی شالی ہوگئی غربا دست بدعا و فارغ البال ہوئے۔ کوٹھی دارون و قحط سازون کو

سر ہین ملین - خیرات خانہ جا بجا کہل گئے مسافر خانہ اجرا ہوئے یتیمون و بیکسون کی
دستگیری خوراک و پارچات و ضروریات سے ہوئی اچہے سے ہوئے ملک مین آبادی
کا رنگ آگیا - مگر خداوند کریم کو اور ہی کچہہ منظور رہتا - جناب دیوان صاحب ممدوح دورہ مین تہے
کہ یکایک خبر وحشت اثر انتقال ہونے جناب دیوان جوالا سہا کے صاحب بہادر سی
ایس آئی کی پہونچی جس سبب سے دیوان بدری ناتہہ مدن کو حاکم اعلے بنا کر جناب
موصوف جمون کو تشریف لے گئے ! اور وزیر پنہون موقوف کیا گیا - یہہ شخص نہایت
بڑا جفاکش منتظم بتجربہ کار ہے مگر مغرور و کینہ جو و خود ستا ہے وعیاش و بیرحم و
بخیل ناواقف قانون زشت خط سرکش ہے رعایائے کشمیر اس سے بہت تنگ
ہو گئی بلکہ اب کوہستان جمون مین بہی جسکے مُنہہ سے سُنو یہی کہتا ہے کہ کشمیر کو سبز
باغ بنا کر اب کوہستان کے لئے سنگ جفا پہینک رہا ہے - اودہر سری حضور والا نے
از راہ رعایا پروری و غریب نوازی کشمیر کے بہرے ہوئے خزانے خالی کر دئے
پنجاب و کوہستان سے غلہ گران قیمت خرید کر بمصرفیت تمام کشمیر مین بہیجدیا -
تمام اچھے اچھے افسر اس کام مین لگا دئے جنہنے ہوشیاری کی اوسی کی ترقی کر دی
بانہال و شوپیان و پونچہہ و بارہ مولا کی راستے گندم پنجابی غلہ پہونچایا بجز غلہ پہونچانے
کے حضور ممدوح کو اور کوئی کام اچہا معلوم نہ ہوا اور رعایا کے ساتہہ طرح طرح کی رعایتین
کی گئین اودہر وبا و آتش زدگی کا زور ہی ہو گیا - اور ڈاکٹر ڈون صاحب نے جناب
مدار المہام کو لکہہ بہیجا کر اونکو اطلاع ملی ہے کہ کشتیان قحط زدگان کی غرق تالاب
اولر کی گئی ہین جسپر دیوان بدری ناتہہ صاحب و مسٹر ہنوئی صاحب کا تنازعہ مقدمہ
ہُوا دہ تردید دہ تنسیخ کرتے رہے - آخر کار جب دونون قایل و معقول ہوئے
تو صلح و گریز کے اصول ہوئے فاعل مفعول ہوئے مجہول قربانی مین مقبول ہوئے

اسکی کیفیت بہی علیحدہ تحریر ہوگی سمت ۱۹۳۶ بمین حضور والا چہرہ رونق افروز کشمیر ہوئے
ہنوئی صاحب کی مہربانی سے چند بے قصور اسیر ہوئے۔ صورت و وجہ فی اوسکی یہہ ہے
کہ جب کو آوارا سے حضور انور کے ویرناگ مین بلند ہوئے تو راقم سے اِس لئے کہ راقم
عہدہ نازک اخبار نویسی پر ممتاز تہا۔ جناب مدار المہام صاحب بہادر نے فرد تغلب شمالی
و چال و چلن اہلکاران موجودہ کشمیر کا مانگا جو کہ راقم نے بموجب فرض منصبی و حکم
ولیعہد کے بمعہ وجہ ثبوت پیش کیا۔ چونکہ اوسکے اظہار سے بُہت اشخاص کی
گرفتاری و خرابی بسبب اونکی بداعمالی کے متصور تہی۔ اور حضور ممدوح نے اُس
رپوٹ کو پیشی مین رکہکر حکم دیا کہ سری نگر مین پہونچکر اوسکی تحقیقات ہوگی تمام بد
اعمال اپنے کردار ناہنجار کے خوف سے بذریعہ ایک معتبر حضور ممدوح سے واقف ہوکر
گہبرائے اور سب نے متفق اللفظ و باتفاق مشورہ کیا کہ جس طرح ہوسکے قبل از
ورود دایرۂ دولت بندگان حضور انور ہرگوپال کا کام تمام ہو اور سرکار والا کے
دلمین اُسکے طرف سے غبار بٹہلایا جاوے تو آبرو رہے ورنہ خاک مذلت آتش غضب
حضور والا سے اونکے سر پر ہوا کی طرح چلیگی۔ بدین خیال ایک بد معاش کو (جسنے
مقدمہ کشتی مین مسٹر ہنوئی صاحب کے پاس مُخبری کی تہی) خوف و رجا سے ترغیب
دی کہ وہ بحضور عرض کرے کہ اوسنے راقم کے سکہلانے سے وہ کام کیا تہا۔ اودہر
پنڈت سالگ رام برادر راقم نے ناتجربہ کاری سے ملازمت صاحب مذکور کی اور اسیر
خود اون بدبازدن نے اوسکے حوالہ سے حضور انور کے دلمین اشتباہ سازش راقم
ڈالدیا۔ ایک طرف نے ترغیب ہلنڈ مُخبران بتایا دوسری طرف نے اخفا کنندہ
جتایا حضور والا کی نظرون سے گرایا اور زلیت مین ہی بمعہ تمام خاندان و والبستگان
کے ویران دہر یادکر کے گور مین پہونچایا اون سے جو ہوسکا وہ جور و جفا کرایا باوجود اِسکے

حضور والائے ومدار المہام صاحب نے ہر طور راقم پر رحم ہی فرمایا مسر نوشت ازلی کے تحریر
نمک حلالی سے پیشانی کا لکہا پیش آیا زہی یاوری بخت جو میرا جان ومال اہل وعیال اپنے
ولی نعمت کے کام آیا اسمین کیا کم فخر ہے حافظ خون میخورم ولیک نہ جائے شکایت است
روزئی باز خوان کرم این نوالہ بود ۔ اِس قحط سالی مین بُہت بُہت خرابیان ہوئین
تخم ابریشم جو ترقی پہ تہا عدم کے ساتھہ ملگیا - پہر سمت ۱۹۳۷ ب مین حضور انور نے قدوم میمنت
لزوم سے اُس گلزمین کو سرسبزی بخشی بجاے چہہ وزارتون کے چار ہی مقرر فرمائین
صیغہ پولیس ہیر و بنجات مین بہی قایم ہُوا تمام معاملہ سرکاری کا ٹہیکہ ہو گیا - لچہمی کول
جامع مسجد مین پہونچائے گئے - سمت ۱۹۳۸ ب مین اول مہاراجہ صاحب اور بعدہٗ ماہ ہاڑ مین
حضور انور رونق بخش ہوئے اِس سالمین علامات باقی ماندہ قحط دور ہوئین اور طبع
مبارک حضور والا مرض ذیابیطس سے ناساز ہوئی ہر چند اسکا معالجہ ہر ایک پہلو سے
کیا گیا - مگر اسکی صورت گاہے چنین گاہے چنان ہے - نیندی خونی تک جکی قسمت
ہتی رہا کرے گئے - باب خیرات وکرم وا ہوئے - عام وخاص تندرستی کے لئے دعا گو ہین
کہ حضور کا سایہ ہما پایہ رعایا برایا و نمک خواران کے سرپر مدام سایہ افگن رہے سمت ۱۹۳۹
ب مین کشتوار سے آٹہہ منزل آگے سرحد لداخ سے ایک منزل وری جہان سے لداخ چار
منزل ہے اتصال دریاے بہاگا و چینڈرا سے سہ منزل پرہ کوہ پانگا پاڈر مین کان
نیلم دستیاب ہوئی جس مین چند ماہ تک سنگ جواہر نیلم ملتا رہا - اسی سالمین بما
بہاگن بجاے مسٹر ہنوئی صاحب کرنیل سینٹ جان صاحب تشریف لائے - ماہ بہاگن
کو حضور والا نے جموں مین شادی میان بلدیو سنگہ صاحب ولیعہد راجہ موتی سنگہ صاحب
والی پونچہہ راجہ ناہن کے کنور کی صاحبزادی سے بصرف خزانہ عامرہ فرمائی اور راجہ
جسوال جاگیردار رام کوٹ کی صاحبزادی کی شادی راجہ صاحب چنبہ سے ہوئی - نواب

سنہ ۱۸۸۰ع

سنہ ۱۸۸۱ع

سنہ ۱۸۸۲ع

لفٹنٹ گورنر سر ایجنسن صاحب بہادر جموں کو تشریف لائے اور بہ تقریب فتح مصر ۱۳ اتواپ کی سلامی سر ہوئی۔ راجہ صاحب فرید کوٹ تشریف لائے۔ کشمیر میں سب سے

۱۸۵۹ع

اول سمت ۱۹۱۶ ب میں میجر جی بیکر صاحب ڈپٹی کمشنر ہزارہ آفسر آن سپیشل ڈیوٹی ہو کر آئے

۱۸۶۰ع

دوم سمت ۱۹۱۷ ب میں ڈبلیو فورڈ صاحب ڈپٹی کمشنر گورگانوان

| نمبر | سمت بکرمی | نام | عہدہ | مقام عہدہ | نمبر | سمت | نام | عہدہ | مقام عہدہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳ | ۱۹۱۸ | جنرل وان کاٹلینڈٹ سی ایس آئی | ڈپٹی کمشنر | ملتان | ۱۱ | ۱۹۲۷ | سمائیلی صاحب | | گوجرانوالہ |
| ۴ | ۱۹۱۹ | میجر فارنگٹن صاحب | ″ | امرتسر | ۱۲ | ۱۹۲۸ | گرڈل سٹون | اندر سکرٹری | |
| ۵ | ۱۹۲۰ | سمائیلی صاحب | ″ | بنون | ۱۳ | ۱۹۲۹ | مکسویل صاحب | ڈپٹی کمشنر | فیروزپور |
| ۶ | ۱۹۲۱ | کوپر صاحب | ″ | کانگڑہ | ۱۴ | ۱۹۳۰ | واین صاحب | اندر سکرٹری | |
| ۷ | ۱۹۲۲ | جنکن صاحب | | | ۱۵ | ۱۹۳۱ | لفٹنٹ کرنل ارم سٹون | ڈپٹی کمشنر | راولپنڈی |
| ۸ | ۱۹۲۳ | کوپر صاحب | ڈپٹی کمشنر | لاہور | ۱۶ | ۱۹۳۲ | میجر بی ڈی ہنڈرسن | سی۔ ایس آئی | |
| ۹ | ۱۹۲۴ | کروکرافٹ صاحب | ″ | راولپنڈی | ۱۷ | ۱۹۳۳ | الیف ہنوئی صاحب | رزیڈنٹ | نیپال |
| ۱۰ | ۱۹۲۶ | برسٹو صاحب | ″ | جہلم | ۱۸ | ۱۹۳۹ | کرنل سنیٹ جان صاحب | | |

۱۸۶۱ع ۔ ۱۸۶۲ع ۔ ۱۸۶۳ع ۔ ۱۸۶۴ع

کرنل اولیور جان سنیٹ جان صاحب کے وقت سمت ۱۹۴۰ ب مطابق ۱۸۸۳ع میں دو باتیں قابل اندراج تاریخ یہہ ہوئیں کہ اول دیوان بدری ناتھ صاحب حاکم اعلےٰ کے مکان جلکر خاک سیاہ ہوگئے اور تخمینا گئی لاکہہ روپیہ کا نقصان ہوگیا اور اونکے تمام ہمسایوں کا بہی یہی حال ہُوا۔ دویم ماہ نومبر ۱۸۸۳ع میں حضور لارڈ مارکویس آف رپن صاحب بہادر وایسرائے و گورنر جنرل کشور ہند معہ لیڈی رپن صاحبہ براہ جموں بطور سیر و تفریح طبع رونق افروز کشمیر رہکر ایک ہفتہ کے بعد براہ بارہ مولا و کوہ مری مراجعت فرماے لاہور ہوئے۔ یہہ اول ہی دفعہ تہی کہ ایک نیک نیت و نیک نام رفاہ

عام و انام معدلت گستر غریب پرور وایسراے نے جریدہ طور سیر کشمیر فرمائی اُنہون نے
مہاراجہ صاحب بہادر کی ایک ضیافت جمون مین اور دوسری سری نگر مین قبول فرمائی
باقی سب جگہہ انتظام اپنا رکہا - میان پرتاب سنگہ صاحب ولیعہد و دیوان
اننت رام صاحب مدار المہام جزوکل حضور ممدوح کی ہمرکاب اس دورہ کشمیر مین ہی اور قریب تین
ہزار قلی باربرداری وغیرہ مین مصروف ہوئے - چونکہ طبع مبارک حضور مہاراجہ صاحب بہادر کی بدقسمتی
رعایا برایا سے ناسازگار ہی اسلیئے اکثر بدانتظامیون اور بعض ناعاقبت اندیش کارداران کی زیادتیون نے
کسیقدر نقص اس ریاست مین پیدا کر دیا ہے - مگر بیدار مغزی وجانفشانی شب و روزہ دیوان
اننت رام صاحب بہادر سے پہر بہی صورت امن ہی اور تمام بوجہہ امورات جزوکل کا دیوان صاحب ممدوح کی ذات
خاص پر منحصر ہے اور انہین سے انجام پاتا ہے

راجہ کاک کے مرنے کے بعد فرانس کی شکست کے باعث دواغ شال مین یہانتک کساد بازاری ہوگئی کہ جہان
۷۰ لاکہہ روپیہ اس تجارت کا ملک مین پہیلتا تہا اور ۳۰ لاکہہ خزانہ عامرہ مین آتا تہا وہان اب صرف
زکوۃ کے کچہہ روپیہ کی آمدنی باقی رہ گئی ہے - شاستری تعلیم کو بہی از بس تنزل ہو رہا ہے صرف پنڈت
دامودر نغم البدل صاحب رام پنڈت فاضل اجل علماے سنسکرت مین یگانہ عصر ہے - فارسی
وشاعری مین مرزا احد متخلص بہ مقبل لایق تعریف ہے

سیاحون کے آنے سے تخمیناً ۹ لاکہہ روپیہ ملک کے ملاحون وشکاریون واہل نشاط
طوایفون - دستکارون - نقاشون وزرگرون وغیرہ کو سالیانہ ملتا ہے جو کہ تمام ملک مین مسلمان
ہے - اور سیاحان کشمیر تمام معاملات انہین سے متعلق رکہتے ہین - یہہ بہی قابل ذکر
ہے کہ سمت ۱۹۲۳ ب کو جمون کی ایک دیوی دوارہ مین ایک پنجابی برہمن نے زبان کاٹ کر (۱۸۸۱ع)
چڑہا دی تہی جو کہ پانچوین روز بقدرت حق بدستور لگ گئی - فقط

تمام شد حصہ دوم گلدستہ کشمیر

# حصہ سوم

# ضمیمہ تواریخ گلدستہ کشمیر

## متضمن بہ نقشہ جات

## نقشہ منادر و تعمیرات قدیم واقع کشمیر

| نمبر | نام | مقام | نام تعمیر کنندہ | کب تعمیر ہوا | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | مندر ستیالشی | موضع یولی شاہ آباد | . | . | صرف اسکا چبوترہ باقی رہ گیا ہے |
| ۲ | مندر یونہ گونڈ | شاہ آباد و دمن کوہ | راجہ سندیمان | ۴۴ بکرمی | یہ مندر پتھر رتن کا بنا ہوا ایک پہاڑی پر ہے ۔ |
| ۳ | مندر بسجی گونڈ | موضع نارو | بسجی | ۳۴۰۳ سنگجی | یہ مندر نالہ پر ہے ۔ |
| ۴ | مندر اریگام | چشمہ اریگام پوش | سندیمان | ۴۴ ب | یہ چشمہ ایک کوہ پر ہے ۔ |
| ۵ | غار مندرا | کوہ سلیمان | گوپادت | ۴۳۷۴ ک | ابھی تک ثابت ہوا اسکو بہلے |

| نمبر | نام | مقام | نام تعمیر کنندہ | سنہ یا سمت | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۶ | جشٹی شور | | | | للتادت نے راجہ گوپادت نے پہر سندیمان نے بنایا اشو نے بہی اسکو بنوایا تہا۔ |
| ۷ | بٹی شور | زینہ کدل | راون | ۲۰۴۲ ک | اسمین زین العابدین دفن کیا گیا تہا اسلئے بڈشاہ کے نام سے مشہور ہے۔ |
| ۸ | مندر | متصل جامع مسجد | تاراپیڈ | ۳۷۲ ب ۲۵۵ عیسوی | صرف کہنڈرات باقی ہین اسکا اول نام تاراپیڈ تہا پہر اسکو گراکر جامع مسجد بنی۔ |
| ۹ | مسجد اخون ملاشاہ | ہری پربت | اخون ملا شاہ | ۱۶۶۲ ب | شکستہ ہے۔ |
| ۱۰ | مندر | متصل زینہ کدل | زیادت | ۸۷۷ ب ۷۲۱ عیسوی | بازار محمد حاجی ہین ابتک کسیقدر موجود ہے اسکو اگنی منن بہی کہتے ہین۔ |
| ۱۱ | مندر | اشٹہ براری | سندیمان | ۴۴ ب | چہوٹی ڈل پر سرینگر کے شمال مین ۴ میل پرگنہ پہاک مین ویران سندیمان نے گوریدو دیو کے نام پر بنایا تہا۔ |
| ۱۲ | مسجد بہاء الدین | ہری پربت کے پاس | بہاؤالدین | ۰ | ایک پرانے مندر کو گراکر اسکو بنایا تہا |
| ۱۳ | مندر | بہاؤالدین کے تکیہ پر | پیرورسین | ۱۸۹ ب | بڈشاہ کے عہد مین منہدم کیا گیا تہا |

| نمبر | نام | مقام | نام تعمیر کنندہ | کب بنا | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۴ | مندر تھگ بابا | سری نگر | | ۰ | ویران ہے اسکو آستان تھگ بابا کے نام سے مسلمانون نے مشہور کیا ہے |
| ۱۵ | مندر | متصل نہد کدل | راجہ زیادت | ۷۷۸ ب<br>۷۲۱ ع | محلہ محمد حاجی مین اسمین اب ایک فقیر کی قبر ہے |
| ۱۶ | مندر | امیرا کدل | راجہ للتادت | ۷۷۶ ب<br>۷۱۹ ع | اب ویران ہے پہلے اسمین بڑے بڑے پتھر لگے تھے |
| ۱۷ | مسجد خانقاہ | صراف کدل | بڈشاہ | ۱۴۹۹ ب | ایک پرانی سندر کے پتھر و نسے تیار ہوئی ہے |
| ۱۸ | مندر | لب ڈل | سندیمان | ۱۴۱۴ ب | سرنگیر سے ۴ میل پر ویران ہے |
| ۱۹ | ،، | زینہ کدل | زیادت | ۷۷۸ ب | بڈشاہ کے عہد مین گر گیا |
| ۲۰ | ،، | پاندریٹھن | اشوک | درمیان سنہ ۲۵۳ و ۲۶۶ ا | سرینگر کے جنوب مشرق مین ۳ میل پر ایک تالاب کے درمیان ہے |
| ۲۱ | مقبرہ نور الدین | چرار | زین العابدین | ۱۴۹۹ ب | سرینگر کے جنوب مغرب مین ۱۶ میل |
| ۲۲ | مندر | پانپور | اجتا پیڈ | ۸۸۹ ب | دامن کوہ مین پانپور سے ۲ میل ویران ہے |
| ۲۳ | مندر | بالاہامہ | شیر ورما | ۹۳۶ ب | دامن کوہ مین پانپور سے ۲ میل پرگنہ وہومین |
| ۲۴ | ،، | زیون | کورورما وزیر اونتی ورما | ۹۳۶ ب | پانپور کے شمال مشرق مین ۳ میل ویران ہے |
| ۲۵ | ،، | بارسو | میگ واہن | ۹۱ ب | پانپور سے ۲ میل جنوب و مشرق مین ویران |

| نمبر | نام | مقام | نام تعمیر کنندہ | | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۲۶ | مندر | لتہ پور | للتادت | ۶۷۷ ب | پانپور کے جنوب مین دریا سے پر ۳ میل ویران ؛ |
| ۲۷ | " | جاوہ باری | شیر ورما برادر اونتی ورما | ۶۳۹ ب | اونتی پور کے شمال مغرب مین ایک میل صرف دروازہ اسکا باقی ہے |
| ۲۸ | " | غار بارستان | زیادت | ۸۷۷ ب | جنوب مشرق مین سرینگر کے ۸ میل پرگنہ اولر مین ؛ |
| ۲۹ | " | مار ہامہ | اونتی ورما | ۶۳۹ | بیج بہارہ کے شمال مغرب مین پرگنہ وچھن پارہ مین ویران دریا سے پرے ہے ؛ |
| ۳۰ | " | بیج بہارہ | جلوک | ۳۴۰۳ ک | اسکو راجہ اشوک نے بنایا جلوک کی رانی نے مرمت کیا۔ ویران ہے ؛ |
| ۳۱ | پلنگ بارا | اونتی ورما | . | ۶۳۹ ب | اونتی پور کے جنوب مین ۵ میل ایک کوہ مین ولر پرگنہ مین ؛ |
| ۳۲ | مندر | لدہو | لدہو پنڈت | ۲۶۴۷ ک | لدہو راجہ بک کا وزیر تھا پانپور سے ۳ میل جنوب مشرق مین بنیاد باقی ہے ؛ |
| ۳۳ | " | بزبر پرگنہ کمہا پارہ۔ | سیگو ہن | ۹۱ ب | اسلام آباد سے ۹ میل مشرق مین ویران ہے ؛ |
| ۳۴ | باغ مارتنڈ | مارتنڈ | شاہ جہان | ۱۷۴۴ ب | اسلام آباد سے ۳ میل مشرق مین ؛ |

| نمبر | نام | مقام | نام تعمیر کنندہ | کب بنا | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۳۵ | خانقاہ زین العابدین | کہاورپارہ | عبداللہ خان | ۱۸۶۶ ب | سرینگر سے ۳۰ میل جنوب مشرق مین اننت ناگ سے ۵ میل |
| ۳۶ | خانقاہ | مٹن | ۰ | ۷۹۲ ہجری | اننت ناگ سے ۳ میل۔ کہتے ہین شاہ ہمدان نے یہان آکر ہاروت ماروت کو تہہ رکہکر قید کیا تہا جو پتہر ابہی موجود ہے |
| ۳۷ | مندر | بومزو | سندیمان | ۲۴ ب | اننت ناگ سے ۴ میل مشرق مین ابہی لایق دید ہے |
| ۳۸ | " | مٹن | للتادت | ۷۷۶ ب | اننت ناگ سے ۳ میل مشرق مین ویران سکہو نے گنڈ نے جلایا تہا |
| ۳۹ | " | گنیش بل | ۰ | ۹۹۱ ب | ایک نالہ پر اننت ناگ کے مشرق مین ویران یہان شیو جی کا گذر ہوا تہا |
| ۴۰ | " | مالی شور | راجہ ابہی منو | ۱۰۳۸ ب | سرینگر سے ۳۰ میل جنوب مشرق کیطرف ایک غار مین ویران ہے |
| ۴۱ | باغ | لوکہ بہون | جہانگیر | ۱۶۶۳ ب | اننت ناگ سے ۶ میل کہ جنوب مین ویران |
| ۴۲ | باغ | ویرناگ | جہانگیر | ۱۶۶۲ ب | ویران |
| ۴۳ | مسجد سیف الدین | نوشہرہ | سیف الدین | ۱۷۲۳ ب | ویران ایک مندر کے مصالحہ سے بنی تہی |

| نمبر | نام | مقام | نام تعمیر کنندہ | کب بنا | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۴۴ | مسجد | نوشہرہ | بڈشاہ | ۹۹۴ اب | عہد بڈشاہ مین مسلمانون نے مصالحہ مندر سے بنائی تھی |
| ۴۵ | مندر | بجبہارناگ | زیادت | ۸۷۷ ب | ویران ہے |
| ۴۶ | مندر وتالاب | " | بیرو سین | ۱۸۹ ب | پرگنہ پہاک مین |
| ۴۷ | مندر | بینزگام | " | ۱۸۹ اب | پرگنہ پہاک مین ویران ہے |
| ۴۸ | باغ وبارہ دری | سرحد پہاک و علیز | اخون ملّا شاہ | ۱۶۶۳ ب | عہد شاہ جہان مین |
| ۴۹ | پل دریا سندہ | وودرہامہ | نور جہان بیگم | ۱۶۶۷ ب | پرگنہ لعل مین ویران |
| ۵۰ | مندر | وانگت | بالادت | ۶۴۳ ب | ویران ہے |
| ۵۱ | " | کلن | ششکر ورما | ۹۶۴ ب | پرگنہ لعل مین |
| ۵۲ | باغ | داس کرہ | ایک پنڈت | ۱۶۰۵ ب | سرینگر سے ۹ میل شمال مین انچل کے پاس عہد جہانگیر مین |
| ۵۳ | مندر | پرگنہ لعل | للتادت | ۷۷۶ | لعل مین ویران تین مندر ہین ایک راجہ للتادت کا ہے دوسرا سنگرام راج تیسرا اننت دیو کا ہے |
| ۵۴ | مندر تین | اندرکوٹ سنبل | جے اننت | ۱۳۷ ب | سرینگر سے شمال و مغرب مین ۱۳ میل ویران ہے |
| ۵۵ | مندر | گپچہامہ | ترشرما وزیر للتادت | ۷۷۶ ب | بارہ مولا سے جنوب مغرب مین ۳ میل صرف دروازہ باقی ہے |
| ۵۶ | " | پرگنہ بانگل | ہشک و زشک | ۹۸۱ ک | سرینگر سے ۱۵ میل شمال و مغرب مین |

| نمبر | نام | مقام | نام تعمیر کنندہ | کب بنا | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۵۷ | مندر | ہرہ ترٹ | للتادت | ۷۷۶ ب | پرگنہ پیچورہ میں سرینگر سے ۹ میل مغرب کیطرف۔ |
| ۵۸ | مندر و قلعہ | فتح گڈہ | ” | ۷۷۶ ب | پرگنہ ناروا میں بارہ مولا سے ۳ میل جنوب مغرب میں۔ |
| ۵۹ | مندر | پیرنو | راجہ ہشک | ۶۸۱ ک | بارہ مولا کے مغرب میں ۶ میل یہاں دو مندر ہیں۔ |
| ۶۰ | ” | بونیار | ” | ۶۸۱ ک | بارہ مولا سے ۱۲ میل مغرب میں درمیان نوشہرہ کے ہشک ژشک و کنشک تینوں نے مندر بنوائے تھے راجہ للتادت نے مرمت کرائی۔ |

## مندر ہائے جدید

| نمبر | نام | مقام | نام تعمیر کنندہ | کب بنا | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۶۱ | مندر گدادہر جی | شیر گڈہی سنگر | مہاراجہ گلاب سنگھ | ۱۹۰۵ ب | اسپر طلائی پانی چڑہا ہے۔ |
| ۶۲ | مندر | گنپت یار | پنون | ۱۹۱۱ ب | بلاگت سرکاری معرفت پنون وزیر بنا ہے۔ |
| ۶۳ | ” | حبہ کدل | ” | ” | |

| نمبر | نام | مقام | نام تعمیر کنندہ | کب بنا | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۶۴ | مندر | فتح کدل | دیوان لکرپارام صاحب | ۱۹۲۷ب | |
| ۶۵ | رنبہیرالسوامی | " | مہاراجہ رنبہیر سنگہ صاحب بہادر | ۱۹۳۱ب | ۱۹۳۲ بکرمی مین تمام مندرون سے اونچا مندر بنا ہی ؛ |
| ۶۶ | مندر | نوکدل و صفاکدل کے درمیان | راجہ کاک | ۱۹۲۱ب | ہنوز یہ مندر نا تیار تہا کہ راجہ کاک مرگیا سمت ۱۹۳۳ بکرمی مین راجونے تیار کیا ؛ |
| ۶۷ | " | رعنا واری | میان تہار سنگہ صاحب | ۱۹۳۳ب | ولیعہد نے محلہ جوگی لنکرمین ؛ |
| ۶۸ | پل | دریای کرشنہ گنگا | مہاراجہ رنبہیر سنگہ صاحب بہادر | ۱۹۳۳ب | مظفرآباد مین جہان دریای بہت و کرشنہ گنگا ملے ہین آہنی پل بنایا گیا ہی ؛ |
| ۶۹ | " | گوہلن | " | " | |
| ۷۰ | مندر | امیراکدل | دیوان اننت رام صاحب | ۱۹۳۶ب | |
| ۷۱ | " | رامو | گنہ ور | ۱۸۹۷ب | |
| ۷۲ | مندروسمادہ | رام باغ | مہاراجہ رنبہیر سنگہ صاحب بہادر | ۱۹۱۴ب | یہ سمادہ مہاراجہ گلاب سنگہ صاحب کی ہے ؛ |

کہتے ہین کہ کشمیر مین مندر بیشمار و بکثرت تہے جنکو بودہون نے ہی خراب کیا۔ پہر مسلمانون نے ؛ اب تک بہت سے کہنڈرات و دیر اشجات ان کے موجود ہین بلکہ تمام مساجد و معابدہائی اسلامیہ مین اور بہت سی تعمیرات ودیوار و ستون جوکہ دریا کے کنارہ پر ہین مصالحہ ڈنکے لگے ہوئے صاف دکہلائی دیتے ہین یہ منادر نہایت شکل

و درستی سے بنائے گئے تھے سنگ ہائے تراشیدہ ایسے ایسے چسپان کئے گئے تھے کہ انکا شگاف تک معلوم نہوتا تھا کہ وے کہان سے جوڑے گئے ہین یہ پتھر ۳ گز سے ۲۰ گز تک لمبے جنکا حجم ایک گز اور عرض ۳۰ گز سے ۵ گز تک ہوگا اُنکا لانا و عمارت پہ لگانا قیاس مین نہین آتا * راقم نے صرف اُنہین مندرون کے نام لکھے ہین جنکا نشان کچھہ نہ کچھہ ابھی موجود ہے *

# راستہ ہائے کشمیر

راستے کشمیر کے بہت ہین لیکن اُنمین سے خاص یہ ہین *

(۱) بارہ مولا یہ سال بھر کھلا رہتا ہے * (۲) پونچھہ * (۳) گلمرگ و فیروزپور یہ ۳½ مہینے بند رہتا ہے * (۴) توسہ میدان - ۵ ماہ تک بند رہتا ہے * (۵) سنگ سفید چھہ ماہ بند رہتا ہے * (۶) پیر پنجال * (۷) نندن سر (۸) سیدو * (۹) کوری یول ہوکر * (۱۰) کھوا ئارواہ یا کولگام * (۱۱) بانہال بارہ ماہ کھلا رہتا ہے * (۱۲) سرپل یا کشتواڑ * (۱۳) لبرتل * (۱۴) نوبوگ نی * (۱۵) پہلگام یا امرناتھہ * (۱۶) دراس * (۱۷) کوہ ہاسون * (۱۸) سندرپور براہ گوریس و اسکردو * (۱۹) بولاب گوریس کو * (۲۰) کرناؤ یا مظفرآباد *

انہین سے بھی چار راستے خاص ہین * پہلا سب سے آسان راولپنڈی اور کوہ مری کا * دوسرا اس سے کچھہ خراب گجرات پیر پنجال کا * تیسرا گجرات اور پونچھہ کا * چوتھا راولپنڈی و ایبٹ آباد کا گرم راستہ ہے *

(۱) جمون سے سرینگر براہ بانہال *

(۲) جمون سے سرینگر براہ بُدہل *

(۳) جموں سی سرینگر کو براہ راجوڑی۔
(۴) بھمبر سی براہ راجوڑی۔
(۵) راجوڑی سی پونچھ۔
(۶) جہلم سی براہ پونچھ سرینگر کو۔
(۷) کوہ مری سی سرینگر کو۔
(۸) ایبٹ آباد سی براہ مظفر آباد۔
(۹) سرینگر سی گلگت وغیرہ۔
(۱۰) ایضاً براہ دیوسائی اسکردو کو۔
(۱۱) ” براہ دراس ایضاً
(۱۲) ” لیہ کو۔
(۱۳) ” کشتواڑ کو۔
(۱۴) جموں سی براہ چینینی کشتواڑ کو۔
(۱۵) ایضاً ایضاً بھدرواکو۔
(۱۶) داہوپور سی براہ بھدرواکشتواڑ کو۔
(۱۷) چمبہ سے ایضاً ایضاً
(۱۸) کشتواڑ سی براہ کرگل لیہ کو۔
(۱۹) کشتواڑ سی براہ زنسکار لیہ کو۔
(۲۰) پالم پور واقع کانگڑہ سے لیہ کو۔

(۲۱) شملہ سے براہ ونگتو اور سپیتی کے لیہ کو۔
(۲۲) لیہ سی براہ جوربائٹ اسکردو کو
(۲۳) ” کاراکورم یارقند کو بموسم گرما۔
(۲۴) لیہ سی براہ کاراکورم یارقند کو بموسم سرما۔
(۲۵) لیہ سی براہ جنگ چمنو یارقند کو مغربی رستہ۔
(۲۶) لیہ سی براہ جنگ چمنو یارقند کو وسطی رستہ۔
(۲۷) لیہ سی براہ جنگ چمنو یارقند کو مشرقی رستہ۔
(۲۸) لیہ سی گھرتلک۔
(۲۹) پالم پور سی براہ جنگ چمنو یارقند کو لیہ علیحدہ چھوڑ کر۔

اوّل جموں سے براہ بانہال سرینگر کو ۱۳ منازل۔ جموں لاہور سے ۱۰۰ میل ۔ امرتسر سے ۸۰ میل جہان ہر طرح کی سواری مل سکتی ہے۔

| نمبر | نام منزل | بلندی سطح سمندر سے فٹ | فاصلہ میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | جموں | ۱۲۰۰ | ۰ | چوتھی اور پانچوین منزل کے درمیان لاڑو لارگتہ |
| ۲ | دہنسال | ۱۸۴۰ | ۱۷ | رستہ جو کہ ۸۲۰۰ فٹ بلند ہے آٹھوین اور نوین منزل |
| ۳ | کرمچی | ۲۵۰۰ | ۱۶ | کے درمیان بانہال ۹۲۰۰ فٹ بلند گذرناپڑتا |
| ۴ | میر | ۴۸۰۰ | ۱۳ | ہے پانچوین وچھٹی منزل مین رام بن کے پاس دریاے |
| ۵ | لاندر | ۴۷۰۰ | ۱۱ | چناب بذریعہ چوبی پل کے گذر ہوتا ہے بجاے اس |
| ۶ | بلاوت | ۵۱۵۰ | ۱۴ | پل کے ذرہ نیچے کو ایک نیا آہنی پل بن رہا ہے |
| ۷ | رام بن | ۲۵۳۵ | ۱۰ | اس پل پر میر بحری وصولی پڑتی ہے اور دکانات |
| ۸ | رامسو | ۴۰۷۰ | ۱۹ | کے اسباب کی تلاشی ہوتی ہے بجاے ۳ و ۴ و ۵ |
| ۹ | دیوگول | ۵۵۸۰ | ۱۴ | و ۶ منزل کے اب اودھم پور و درم تھل ۳ |
| ۱۰ | ورناگ | ۶۰۰۰ | ۱۵ | ٹھوتی مقرر ہو گئی ہے وہ منزلین چھوٹ گئی ہین |
| ۱۱ | اسلام آباد | ۵۶۰۰ | ۱۵ | یہ رستہ سال بھر کھلا رہتا ہے ۔ برسات مین |
| ۱۲ | اونتی پور | ۵۳۵۰ | ۱۶ | مرمت طلب اور ٹٹو چلنے کے ناقابل اور |
| ۱۳ | سری نگر | ۵۲۳۵ | ۱۷ | دو تین ماہ کیواسطے شدت برف کبھی بند بھی ہوجاتا ہے |

میزان کُل ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۷۷

دوم جموں سے براہ بدل سرینگر ۱۲ منازل ۱۲۹ میل لمبا ہے۔

| نمبر شمار | نام منزل | بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ | فاصلہ میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | جموں | ۱۲۰۰ | ۰ | یہ رستہ صرف پیدل چلنے کا ہے بار گیر ٹٹو اس پر بالکل نہیں چلسکتے جموں کی بہ نسبت اکھنور سے سفر کرنا بہتر ہے۔ آٹھویں اور نویں منزلمیں گذر بودل بہت بلند ہے یہ رستہ صرف ۷ مہینے کھلا رہتا ہے۔ |
| ۲ | اکھنور | ۱۱۴۲ | ۱۸ | |
| ۳ | کپیانکی باولی | ۰ | ۸ | |
| ۴ | چیبل | ۰ | ۸ | |
| ۵ | نار | ۰ | ۱۲ | |
| ۶ | بہگولی | ۰ | ۸ | |
| ۷ | بڈھل | ۰ | ۵ | |
| ۸ | دہلی | ۰ | ۱۱ | |
| ۹ | ناظم گڈھی | ۰ | ۱۴ | |
| ۱۰ | شوپیاں | ۶۷۱۵ | ۱۱ | |
| ۱۱ | کھانپور | ۰ | ۵ | |
| ۱۲ | سرینگر | ۵۲۳۵ | ۱۲ | |

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۲۹

سوم جموں سے راجوڑی ۶ منازل ۷۷ میل ہے۔

| نمبر شمار | نام منزل | بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ | فاصلہ میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | جموں | ۱۲۰۰ | ۰ | اکھنور کے پاس چناب کا عبور کشتی پر سے ہوتا |
| ۲ | اکھنور | ۱۱۴۲ | ۱۸ | ہے جو کہ بائیں کنارہ پر ہے اس سڑک پر گھوڑے لدے |

| نمبر | نام منزل | بلندی سطح سمندر سے نیچا فٹ | [illegible] | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۳ | چوکی چوڑا | ۲۱۵۰ | ۱۳½ | ٹٹو چل سکتے ہین راجوڑی مین منزل نمبر ۴ |
| ۴ | تھنڈا پانی | ۰ | ۱۳ | رستہ پر پہنچاتی ہے دونون رستونکو ملانے |
| ۵ | دھرم سالا | ۰ | ۹½ | سے جمون سے براہ راجوڑی و پیر پنجال سرینگر |
| ۶ | سیال سوئی | ۰ | ۹ | ۴ منزلین اکھنور ۱۶۹ میل ہے۔ |
| ۷ | راجوڑی | ۳۰۹۴ | ۱۴ | |

میزان کل ...... ۷۷

چہارم بھمبر براہ راجوڑی اور پیر پنجال سے سرینگر کو ۱۲ منازل ۱۴۸ میل۔ بھمبر سے گجرات ۳۰ میل۔ گجرات سے لاہور ۷۱ میل ہے۔

| نمبر | نام منزل | بلندی سطح سمندر سے نیچا فٹ | [illegible] | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | بھمبر | ۰ | ۰ | |
| ۲ | سیدآباد | ۰ | ۱۵ | |
| ۳ | نوشہرہ | ۰ | ۱۴½ | |
| ۴ | چنگس سرائے | ۰ | ۱۳½ | |
| ۵ | راجوڑی | ۳۰۹۴ | ۱۵ | |
| ۶ | تھانہ | ۰ | ۱۴ | پانچوین و چھٹی منزل مین رتن گذر ۸۲۰۰ فٹ |
| ۷ | بہرام گلہ | ۰ | ۱۵ | بلند آتا ہے اور سات کے درمیان پیر پنجال |
| ۸ | پوشیانہ | ۰ | ۱۰ | ۱۱۴۰۰ فٹ اونچی پڑتا ہے ۷ ماہ تک یہ رستہ |
| ۹ | سرائے الیاباد | ۰ | ۱۱ | کہلا رہتا ہے پہاڑی ٹٹو اسپر چلسکتے ہین۔ |
| ۱۰ | ہیرپور | ۰ | ۱۳ | |
| ۱۱ | شوپیان | ۶۷۱۵ | ۶ | |

| کیفیت | فاصلہ بحساب میل | بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ | نام منزل | نمبر شمار |
|---|---|---|---|---|
| | ۱۵ | ۰ | خانپور | ۱۲ |
| | ۱۲ | ۵۲۳۵ | سری نگر | ۱۳ |

میزان کل - - - - ۱۴۸

پنجم راجوڑی سے پونچھ ۳ منزلین ۴۴ میل ہے۔

| کیفیت | فاصلہ بحساب میل | بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ | نام منزل | نمبر شمار |
|---|---|---|---|---|
| پہلی اور دوسری منزل مین رتن پہاڑ ۸۰۰۰ فٹ | ۰ | ۳۰۹۴ | راجوڑی | ۱ |
| بلند۔ لدا ہوا ٹٹو اسپر سے چل سکتا ہے بہمبر | ۱۴ | ۰ | تھنہ | ۲ |
| براہ راجوڑی پونچھ سرینگر تک ۱۴ منازل ۱۸۸ میل | ۱۶ | ۰ | سوران | ۳ |
| ہین۔ | ۱۴ | ۳۲۰۰ | پونچھ | ۴ |

میزان کل - - - - - ۴۴

ششم جہلم سے براہ پونچھ سری نگر ۱۵ منازل ۱۸۶ میل ہے۔ جہلم لاہور سے ۱۰۰ میل۔

| کیفیت | فاصلہ بحساب میل | بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ | نام منزل | نمبر شمار |
|---|---|---|---|---|
| یہ سڑک بوجھ والے ٹٹوون کیواسطے خاص | ۰ | ۸۴۷ | جہلم | ۱ |
| کر کے مقرر ہے۔ دسوین و گیارہوین منزل | ۱۱ | ۰ | چھچھپا | ۲ |
| مین گندرحاجی ۸۵۰۰ فٹ بلند ہے صرف | ۰ | ۱۲۸۶ | میرپور | ۳ |
| سرما مین کسیقدر برف پڑنے کے باعث | ۱۰ | ۰ | چونک | ۴ |
| تکلیف ہوتی ہے بارہ مولا سے سرینگر تک | ۷ | ۰ | بیاری | ۵ |
| کشتی بھی ملسکتی ہے۔ | ۱۴ | ۰ | سنسار | ۶ |
| | ۱۵ | ۰ | کوٹلی | ۷ |
| | ۱۴ | ۰ | سیپرا | ۸ |
| | ۱۶ | ۳۳۰۰ | پونچھ | ۹ |

| نمبر | نام منزل | بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱۰ | کہوٹا | ۰ | ۹ | |
| ۱۱ | الیاباد | ۰ | ۸ | |
| ۱۲ | اوڑی | ۰ | ۱۷ | |
| ۱۳ | نوشہرہ | ۰ | ۱۴ | |
| ۱۴ | بارہ مولا | ۰ | ۹ | |
| ۱۵ | پٹن | ۰ | ۱۴ | |
| ۱۶ | سری نگر | ۵۲۳۵ | ۱۷ | |

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۸۶

ہفتم کوہ مری سے سری نگر ۱۳۵ میل ۱۲ منازل ہے۞

| نمبر | نام منزل | بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | کوہ مری | ۷۴۵۷ | ۰ | کوہ مری راولپنڈی سے ۴۰ میل ہے منزل |
| ۲ | دیول | ۰ | ۱۲ | دوم وسوم مین دریاء جہلم ملتا ہے اس |
| ۳ | کوہالہ | ۰ | ۹ | سڑک پر ٹٹو بخوبی چل سکتے ہین۞ بارہ مہینے |
| ۴ | چتر کلاس | ۰ | ۹ | جاری رہتی ہے بجائے نوشہرہ کے رام پور |
| ۵ | رارڑا | ۰ | ۱۲ | مقرر کیا گیا ہے جو کہ ۱۲ میل ہے۞ |
| ۶ | تنالی | ۰ | ۱۳ | |
| ۷ | گڑھی | ۰ | ۱۳ | |
| ۸ | ہٹیان | ۰ | ۱۵ | |
| ۹ | چکوٹھی | ۰ | ۱۵ | |
| ۱۰ | اوڑی | ۰ | ۱۶ | |

| [illegible] | نام منزل | بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ | [illegible] | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱۱ | نوشہرہ | ۰ | ۱۴ | |
| ۱۲ | بارہ مولا | ۰ | ۹ | |
| ۱۳ | پٹن | ۰ | ۱۴ | |
| ۱۴ | سری نگر | ۵۲۳۵ | ۱۷ | |

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۶۳

ہشتم ایبٹ آباد سے براہ مظفر آباد سرینگر ۱۱ منازل ۱۵۶½ میل لمبا ہے۔

| [illegible] | نام منزل | بلندی سطح سمندر سے بحساب فٹ | [illegible] | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | ایبٹ آباد | ۴۲۰۰ | ۰ | ایبٹ آباد ضلع ہزارہ مین ایک انگریزی |
| ۲ | مان سرا | ۰ | ۱۳½ | چھاونی ہے راولپنڈی سے ایبٹ آباد براہ |
| ۳ | گڈھی | ۰ | ۱۹ | ہری پور ۱۶ میل ہے یہ رستہ پنجاب سے کشمیر کو |
| ۴ | مظفر آباد | ۰ | ۱۹ | بہت آسان ہے ٹٹو بارشدہ اسپر بلا وقت |
| ۵ | ہٹیان | ۰ | ۱۷ | چلتے ہین برف بہی اس رستے پر کبہی نہین |
| ۶ | کنڈا | ۰ | ۱۱ | ٹہیرتی بارہ مولا سے دو منزلین آگے تک |
| ۷ | کٹہائی | ۰ | ۱۲ | یکہ بہی آسکتا ہے آخیر کی دو منزلین |
| ۸ | شاہ صدرہ | ۰ | ۱۲ | آبی بذریعہ کشتی کے بہی طے ہو سکتی ہین |
| ۹ | جنگل | ۰ | ۱۴ | |
| ۱۰ | بارہ مولا | ۰ | ۱۸ | |
| ۱۱ | پٹن | | ۱۴ | |
| ۱۲ | سری نگر | | ۱۷ | |

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۵۶½

نہم - سری نگر سے گلگت ۲۲ منازل ۲۳۱ ½ میل ہے

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۰ | سری نگر | ۵۲۳۵ | ۰ | |
| ۱ | اسمبیل | ۵۲۰۰ | ۱۷ | |
| ۲ | بندہ پور | ۵۳۰۰ | ۱۸ | |
| ۳ | تراگ بل | ۹۱۶۰ | ۹ | |
| ۴ | جٹ کسو | ۰ | ۹ | |
| ۵ | کنجلی بت | ۰ | ۶ | |
| ۶ | گوریز | ۷۸۰۰ | ۱۱ | |
| ۷ | گورکوٹ | ۹۳۷۰ | ۱۱ | |
| ۸ | موہسو واڑ | ۰ | ۱۲ | |
| ۹ | مقام | ۰ | ۱۱ | |
| ۱۰ | یوگرکوٹ | ۹۰۰۰ | ۱۱ | |
| ۱۱ | چاگام | ۸۵۶۰ | ۱۲ | |
| ۱۲ | گوریکوٹ | ۸۰۵۸ | ۱۳ | |
| ۱۳ | حصورہ | ۸۸۵۳ | ۷ | |
| ۱۴ | ہرچو | ۶۷۰۰ | ۱۱ | |
| ۱۵ | مشکن | ۰ | ۸ | |
| ۱۶ | ڈوئیاں | ۸۷۲۰ | ۸ ½ | |
| ۱۷ | رام گھاٹ | ۰ | ۱۲ | |
| ۱۸ | بونجی | ۴۶۴۵ | ۹ | |
| ۱۹ | جگروٹ | ۶۲۶۰ | ۱۲ | |
| ۲۰ | مقام | ۰ | ۷ | |
| ۲۱ | مناور | ۰ | ۸ | |
| ۲۲ | گلگت | ۴۸۰۰ | ۱۱ | |

میزان کل ۲۳۳ ½

افواج مہاراجہ صاحب اس رستہ کو پسند کرتی ہین اول دو منزلین بذریعہ دریا کے ایک شب و روز مین طے ہو سکتی ہین قریب چھہ ماہ یہ سڑک برف سے مستور رہتی ہے وسط نومبر سے وسط مئی تک نمبر ۳ - اور ۴ مین راج دہی نگت گذر ۱۱۸۰۰ فٹ بلند اور نمبر ۷ و ۸ مین گذر کمری ۱۳۱۶۰ فٹ بلند ہے ہٹو پیر نمبر ۱۶ و ۱۷ کے درمیان ہے یہ کوہ گوریز کا سے تقریب دس ہزار فٹ کے بلند ہے

اسکی ابتدائی رام گھاٹ کی سخت ہی وسط نومبر سے وسط مئی تک یعنی ۶ ماہ تک یہ سڑک بند رہتی ہی۔ مقام سے مراد ہے اُسجگہہ کی جہان میدان مین قیام کیا جاوے

دہم ـ سری نگر سے گلگت دوسرے راستہ ۲۳ منازل ۱/۲ ۲۳۸ میل نمبر ۹ و ۱۰ مین دوری کن گذر ۱۳۵۰۰ فٹ اونچا ملتا ہی یہ سخت راستہ پانچ ماہ تک بند رہتا ہے برف پڑتی ہین جو کہ ۸۰ میل ہے۔

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۰ | سرینگر | ۵۲۳۵ | ۰ | |
| ۶ | گوریز | ۰ | ۷۰ | |
| ۷ | بگنہ | ۸۶۲۵ | ۱۱ | |
| ۸ | ہانپادل | ۱۰۱۳۰ | ۹ | |
| ۹ | برزل | ۱۷۴۰۰ | ۹ | |
| ۱۰ | مقام | ۰ | ۱۲ | |
| ۱۱ | ورأس | ۱۰۵۰۰ | ۹ | |
| ۱۲ | گڈہی | ۰ | ۱۲ | |
| ۱۳ | نوگام | ۰ | ۸ | |
| ۱۴ | حصورہ | ۷۸۵۲ | ۱۲ | |
| ۲۳ | گلگت | ۴۸۰۰ | ۸ ۱/۲ | |

میزان کل ۱۶۰ ۱/۲

یازدہم ـ گلگت سے یاسین تک پانچ منزلین

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۰ | گلگت | ۴۸۰۰ | ۰ | |
| ۱ | شاکیاٹ | ۵۵۶۰ | ۱۸ | |
| ۲ | سنگل | ۵۷۷۰ | ۱۵ | |
| ۳ | گاہکوچ | ۶۶۹۴۰ | ۸ | |
| ۴ | روشن | ۰ | ۱۹ ۱/۲ | |
| ۵ | یاسین | ۷۷۶۵ | ۱۹ ۱/۲ | |

میزان کل ۸۰

دوازدہم ـ سری نگر سے براہ دیوسائی اسکردو کو ۱۴ منازل ۱۵۸ میل۔ اسپر گھوڑے چل سکتے ہین اکتوبر سے نومبر تک بند رہتا ہے۔

| ۰ | سری نگر | ۵۲۳۵ | ۰ |
|---|---|---|---|

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | سمبل | ۵۲۰۰ | ۱۷ | |
| ۲ | بنڈہ پور | ۵۲۰۰ | ۱۸ | |
| ۳ | تراگ بل | ۹۱۶۰ | ۹ | |
| ۴ | حبٹکسو | ۰۰ | ۹ | |
| ۵ | کنجلی بن | ۰ | ۶ | |
| ۶ | گوریز | ۷۸۰۰ | ۱۱ | |
| ۷ | ہنگلہ | ۸۶۲۵ | ۱۱ | |
| ۸ | باپ نون | ۰۱۶۳۰ | ۹ | |
| ۹ | بہرج | ۱۰۶۴۰ | ۹ | |
| ۱۰ | سکہنبرج | ۱۳۱۶۰ | ۱۵ | |
| ۱۱ | لال پانی | ۱۲۵۰۰ | ۱۳ | |
| ۱۲ | اوسرمہ | ۱۲۹۷۰ | ۱۲ | |
| ۱۳ | اکارنیور | ۷۶۳۶ | ۱۶ | |
| ۱۴ | اسکردو | ۷۴۴۰ | ۳ | |

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۱۵۸

سیزدہم ۔ سری نگر سے براہ دراس سکردو ۱۹ منازل ۲۴۲ میل ۔ یہ رستہ بالکل خراب ہے۔

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۵ | سری نگر | ۰ | ۰ | |
| ۹ | تاشگام | - | ۱۱۵ | |
| ۱۰ | کرکچو | ۰ | ۱۴ | |
| ۱۱ | گنگنی | ۰ | ۱۰ | |
| ۱۲ | اوسک ہنگ | ۰ | ۱۲ | |
| ۱۳ | ترکوٹی | ۰ | ۱۴ | |
| ۱۴ | کرتاک شو | ۰ | ۱۷ | |
| ۱۵ | ٹولٹی | ۰ | ۱۲ | |
| ۱۶ | پارکوٹا | ۰ | ۱۴ | |
| ۱۷ | گول | ۰ | ۱۳ | |
| ۱۸ | کیپچنگ | ۰ | ۷ | |
| ۱۹ | اسکردو | ۷۴۴۰ | ۴ | |

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۲۴۲

چہاردہم ۔ سری نگر سے لیہ کو ۱۹ منزلیں ۲۵۹ میل ۔ اول منزل بذریعہ کشتی کے طے ہوسکتی ہے چھٹی اور ساتویں منزل میں

دراس یا گذر زوجہ بال ... ۱۱۳۰۰ فٹ بلند
نمبر ۱۴ - اور ۱۵ کے درمیان دریای
سندہ پر ایک چوبی پل ہے نمبر ۱۲ و ۱۳ این
گذر رانیکا ۱۳۰۰۰ فٹ اونچا ۱۳ و ۱۴ کے
درمیان گذر فوتو ۱۳۴۰۰ فٹ اونچا ملتا
ہے بوجہہ والا ٹٹو موسم گرما مین اسپر چلسکتا
ہے لیکن دسمبر سے دراس مین برف باری
ہوتی ہے تو پیدل چلسکتے ہین

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۰ | سری نگر | . | . | |
| ۱ | گاندربل | ۵۲۳۰ | ۱۴ | |
| ۲ | کنگن | . | ۱۲ | |
| ۳ | گونڈ | . | ۱۴ | |
| ۴ | گگن گیر | . | ۹ | |
| ۵ | سونہ مرغ | ۸۶۵۰ | ۱۰ | |
| ۶ | بال تل | . | ۱۰ | |
| ۷ | مٹاین | . | ۱۶ | |
| ۸ | دراس | ۹۸۲۵ | ۱۵ | |
| ۹ | تشگام | ۹۳۹۶ | ۱۵ | |
| ۱۰ | چانی گونڈ | ۸۶۷۵ | ۱۸ | |
| ۱۱ | قلعہ کرگل | ۸۷۸۷ | ۶ | |
| ۱۲ | شرگول | ۱۰۲۹۰ | ۳۰ | |
| ۱۳ | کھربو | ۱۱۸۹۰ | ۱۸ | |
| ۱۴ | لامہ یورو | ۱۱۵۲۰ | ۱۶ | |
| ۱۵ | نُمرلد | . | ۱۸ | |
| ۱۶ | ساس پول | . | ۱۷ | |
| ۱۷ | نمو | . | ۱۳ | |
| ۱۸ | پتیک | . | ۱۳ | |
| ۱۹ | لیہ | ۱۱۵۰۰ | ۵ | |

میزان کل ... ۲۵۹

یانزدہم - سری نگر سے کشتوار ۷ منازل
۱۰۲ میل ۱۴ - اور ۱۵ منزلین گذر مابربل
۱۱۵۷۰ - ۶ - اور ۷ کے درمیان دو دریا
وردوان اور چناب ملتے ہین انپر سے ہوکے
چلتے ہین - یہ رستہ سرما مین بند
رہتا ہے

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۰ | سرینگر | ۰ | | |
| ۱ | اونتی پور | ۵۳۵۰ | ۱۷ | |
| ۲ | اننت ناگ | ۵۶۰۰ | ۱۶ | |
| ۳ | وان گام | ۰ | ۱۷ | |
| ۴ | وکرنجی | - | ۹ | |
| ۵ | سنگ کور | ۰ | ۱۶ | |
| ۶ | فتح میدان | ۴۱۴۰ | ۱۶ | |
| | کشتواڑ | ۵۴۵۰ | ۱۱ | |

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۰۲

شانزدہم - جمون سے براہ چینہنی کشتواڑ کو ۱۱ منازل ۱۳۹ میل یہہ راستہ سال بھر کھلا رہتا ہے چند جگہہ خراب ہے۔

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۰ | جمون | ۱۲۰۰ | ۰ | |
| ۱ | ونشال | ۱۸۴۰ | ۱۷ | |
| ۲ | اودہم پور | ۲۵۰۰ | ۱۴ | |
| ۳ | بلی درم نہار | ۰ | ۷ | |
| ۴ | چینہنی | ۰ | ۱۴ | |
| ۵ | بٹوتی | ۰ | ۱۲ | |
| ۶ | اسستن | ۰ | ۱۶ | |
| ۷ | کلن | ۰ | ۱۵ | |
| ۸ | بہلا | ۰ | ۱۰ | |
| ۹ | جنگل وار | ۴۱۰۰ | ۱۴ | |
| ۱۰ | کتانی | ۸۶۸۵ | ۱۰ | |
| ۱۱ | کشتواڑ | ۵۴۵۰ | ۱۰ | |

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۳۹

ہفتدہم - جمون سے براہ بہدرواہ کشتواڑ کو گیارہ منازل ۱۲۹ ¼ میل ۵ - اور ۶ نمبر کے درمیان ایک پہاڑ آٹھہ ہزار فٹ بلند ہے - ۷ - اور ۸ مین گذر شیوجی دس ہزار فٹ بلند پڑتا ہے یہ راستہ بھی برف کے باعث ۳ ماہ تک بند رہتا ہے۔

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۰ | جمون | ۰ | ۰ | |
| ۱ | توتا نولی کی چھوکر | - | ۹ | |
| ۲ | ہیرن سہر | ۱۸۲۵ | ۸ | |

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۳ | چبان | ۰ | ۱۰ | |
| ۴ | رام نگر | ۲۷۰۰ | ۱۵ | |
| ۵ | کوٹھا | ۰ | ۱۳ | |
| ۶ | ڈوڈور | ۰ | ۱۴ | |
| ۷ | آسن اس | ۹۵۰۰ | ۱۰ | |
| ۸ | بھدرواہ | ۵۵۰۰ | ۱۳ | |
| ۹ | جنگل وار | ۴۱۰۰ | ۱۷½ | |
| ۱۰ | کنشی | ۳۶۸۵ | ۱۰ | |
| ۱۱ | کشتواڑ | ۵۴۵۰ | ۱۰ | |

میزان کل ... ۱۲۹½

شہر وہم - مادہوپور سے براہ بھدرواہ کشتواڑ ۱۰ منازل ۱۲۹½ میل مادہوپور دریاے راوی کے کنارہ پر ہے - باری دوآب کی نہر کے پاس امرتسر سے ۴۷ میل کے فاصلہ پر ہے - نمبر ۶ مین چتروہار گذر پڑتا ہے جو کہ ۱۰۰۰۰ فٹ اونچا ہے اس رستہ پر ٹٹو بخوبی چل سکتا ہے۔

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۰ | مادہوپور | ۰ | ۰ | [illegible] |
| ۱ | تھین | ۰ | ۱۵ | |
| ۲ | بسولی | ۰ | ۱۲ | |
| ۳ | بدو | ۰ | ۱۳ | |
| ۴ | ہرتلی | ۰ | ۱۴ | |
| ۵ | لوہانگ | ۰ | ۸ | |
| ۶ | متقام | ۰ | ۱۶ | |
| ۷ | بھدروا | ۵۵۰۰ | ۱۴ | |
| ۸ | کشتواڑ | ۵۴۵۰ | ۳۷½ | |

میزان کل ... ۱۲۹½

نوزدہم - کشتواڑ سے براہ کرگل لیہ ۲۳ منازل ۲۰۷ میل - نمبر ۱۰-۱۱ اور ۱۲ مین گذر بہوٹ کل ۱۴۳۷۰ فٹ بلندی پر ہیں بوجھ والے جانور نہین چل سکتے بہوٹ کول پر بسبب برف کے ۶ ماہ تک یہ رستہ بند رہتا ہے۔

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۰ | کشتواڑ | ۵۴۵۰ | ۰ | |

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | پہلہامہ | ۰ | ۶ | |
| ۲ | اگنی | ۰ | ۱۴ | |
| ۳ | سنگم | ۰ | ۱۶ | |
| ۴ | پنجہا | ۰ | ۱۵ | |
| ۵ | پیٹھہ گام | ۰ | ۱۳ | |
| ۶ | مقام | ۰ | ۱۱ | |
| ۷ | انیش | ۰ | ۹ | |
| ۸ | شوکنسر | ۰ | ۱۵ | |
| ۹ | دوموہی | ۰ | ۹ | |
| ۱۰ | موسکو لو | ۰ | ۱۲ | |
| ۱۱ | مقام | ۰ | ۱۲ | |
| ۱۲ | سورو | ۰ | ۱۰ | |
| ۱۳ | سانکہو | ۰ | ۱۸ | |
| ۱۴ | مقام | ۰ | ۱۳ | |
| ۱۵ | کرگل | ۸۷۸۷ | ۱۳ | |
| ۲۸ | لیہ* | ۱۱۵۰۰ | ۱۲۰ | |

میزان کل ۔۔۔۔۔۔ ۳۰۶

بستم ـ جمبہ سے براہ بہدرواہ کشتواڑ کو ۹۲ ½ میل ہے ۔

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۰ | جمبہ | ۰ | ۰ | |
| ۱ | نیجر | ۰ | ۱۴ | |
| ۲ | ڈگی ناکرا | ۰ | ۱۰ | |
| ۳ | پیرنکل | ۰ | ۱۰ | |
| ۴ | مقام | ۰ | ۹ | |
| ۵ | بہدروا | ۰ | ۱۲ | |
| ۶ | کشتواڑ | ۰ | ۳۷ ½ | |

میزان کل ۔۔۔۔۔۔ ۹۲ ½

بست و یکم ـ کشتواڑ سے براہ زنسکار لیہ تک ۲۷ منازل ۲۹۸ میل ۔ اسی راستہ وزیر زور آور لداخ کو گیا تھا ۔

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل |
|---|---|---|---|
| ۰ | کشتواڑ | ۵۴۵۰ | ۰ |
| ۱ | بگلی | ۶۱۵۰ | ۱۳ |
| ۲ | پیاس | ۶۳۳۰ | ۱۱ |
| ۳ | نتری | ۸۷۰۰ | ۹ ½ |

* نمبر ۲۱ دیکھو

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۴ | الہوتی | ۶۳۶۰ | ۱۴ | [illegible] |
| ۵ | کنڈہل | ۷۶۶۰ | ۱۱ | |
| ۶ | مچیل | ۹۷۰۰ | ۱۱ | |
| ۷ | بجواس | ۱۱۵۷۰ | ۸½ | |
| ۸ | بگجان سروان | ۱۵۵۰۰ | ۷ | |
| ۹ | گورا | ۰ | ۱۳ | |
| ۱۰ | اٹنگ | ۱۲۰۲۰ | ۱۰ | |
| ۱۱ | سنی | ۱۱۵۶۰ | ۹ | |
| ۱۲ | پدم* | ۱۱۳۷۰ | ۹ | |
| ۱۳ | تھونده | ۰ | ۹ | |
| ۱۴ | آنگا | ۰ | ۱۲ | |
| ۱۵ | تمبتسی | ۱۳۰۵۰ | ۱۳ | |
| ۱۶ | پانگاچ | ۰ | ۱۰ | |
| ۱۷ | تزا | ۱۱۸۵۰ | ۱۰ | |
| ۱۸ | چجنگ | ۱۲۷۲۰ | ۶ | |
| ۱۹ | پھوٹاکسا | ۱۳۹۰۰ | ۱۶ | |
| ۲۰ | تھونوپتا | ۱۳۴۰۰ | ۱۲ | |
| ۲۱ | ونلا | ۱۰۹۰۰ | ۱۲ | |

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۲۲ | لامارو | ۱۱۵۲۰ | ۶ | ریشہ دار [illegible] |
| ۲۷ | لیه | ۱۱۵۰۰ | ۶۶ | |

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۲۹۸

بست و دوم ۔ پالم پور سے براہ کلو لیه کو ۲۸ منزلیں ۳۵۷ میل پالم پور ایک نو آباد شہر جالندہر سے ۴۶ میل ۴۰۰۰ فٹ سطح سمندر سے اونچا ہے۔ کرم کلو کا خاص شہر ہے ۱۱ ۔ اور ۱۵ نمبر میں دریائے چیاب پیریل* ۲۷ و ۲۸ میں دریائے سندھ ملتا ہے ۔ یہ رستہ قریب ۷ ماہ تک بند رہتا ہے ۔ اونٹ اسپر چلسکتا ہے ۔ نمبر ۲ میں سڑک علاقہ مہاراجہ صاحب میں آتی ہے۔

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل |
|---|---|---|---|
| ۰ | پالم پور | ۰ | ۰ |
| ۱ | بنجناتھہ | ۰ | ۱۰ |
| ۲ | ولو | ۰ | ۱۲ |
| ۳ | جب انگری | ۰ | ۱۴ |
| ۴ | بدونی | ۰ | ۱۵ |

* پدم خاص شہر زنسکار ہے۔

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۵ | کرم | ۰ | ۱۵ | |
| ۶ | سلطانپور | ۰ | ۱۵ | |
| ۷ | لنگر | ۰ | ۱۴ | |
| ۸ | جگت تنگ | ۰ | ۸ | |
| ۹ | پٹیچن | | ۱۰ | |
| ۱۰ | رُہالا | | ۱۲ | |
| ۱۱ | کوک بسر | ۱۰۲۶۱ | ۱۲ | |
| ۱۲ | سلو | ۰ | ۱۱ | |
| ۱۳ | گندلا | ۰ | ۱۰ | |
| ۱۴ | کروفنگ | ۰ | ۱۲ | |
| ۱۵ | گلنگ | ۰ | ۱۳ | |
| ۱۶ | ورجا | ۰ | ۱۰ | |
| ۱۷ | بالشنو | ۰ | ۹ | |
| ۱۸ | زنگ زنگ بر | ۰ | ۹ | |
| ۱۹ | کلموتو گلنگ | ۰ | ۱۲ | |
| ۲۰ | سمرچور | ۰ | ۱۱ | |
| ۲۱ | شمالدو | ۰ | ۱۸ | |
| ۲۲ | لنگمین | ۰ | ۱۵ | |

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۲۳ | پکچن | ۱۵۰۰۰ | ۱۸ | |
| ۲۴ | ویرنگ | ۰ | ۱۲ | |
| ۲۵ | گہیا | ۱۳۵۰۰ | ۱۶ | |
| ۲۶ | مجلانانگ | | ۲۳ | |
| ۲۷ | چوموت | ۱۰۵۰۰ | ۱۲ | |
| ۲۸ | لیہ | ۱۱۵۰۰ | ۱۰ | |

میزان کل ۔۔۔ ۳۷۵

بست وسوم شملہ سے براہ وانگتو اور سپتی کے لیہ کو اول پہلی ۳۰ منزلین علاقہ انگریزی پہر علاقہ والی کشمیر مین ہین۔ گہوڑے کا چلنا اسپر بہت مشکل ہے یہ راستہ بہی صرف چند ہی ماہ کہلتا ہے۔

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | شملہ | ۰ | ۰ | |
| ۱۷ | وانگتو | ۰ | ۱۲ | |
| ۱۸ | ونگرہ سپتی والا | ۴۲۷۷ | ۱۱ | |
| ۱۹ | کبچا | ۰ | ۱۶ | |
| ۲۰ | کوزر | ۱۳۴۰۰ | ۱۳ | |

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۲۱ | جگھٹا | ۱۶۰۰۰ | ۱۰ | |
| ۲۲ | ڈوفتنگ | ۱۶۰۰۰ | ۱۰ | |
| ۲۳ | اُلم ڈونگ | ۰ | ۱۷ | |
| ۲۴ | نرپوسمدو | ۱۵۴۰۰ | ۲۰ | |
| ۲۵ | کیننگ ڈوم | ۱۴۹۰۰ | ۱۳ | |
| ۲۶ | کہرزوک | ۱۴۹۰۰ | ۱۳ | |
| ۲۷ | پوگا | ۰ | ۱۷ | |
| ۲۸ | مقام | ۰ | ۱۳ | |
| ۲۹ | ٹھنگچی | ۱۴۹۰۰ | ۱۲ | |
| ۳۰ | ڈبیزنگ | ۰ | ۱۴ | |
| ۳۱ | رگیا | ۱۳۵۰۰ | ۱۶ | |
| ۳۲ | ماچہ ٹونگ | ۰ | ۲۳ | |
| ۳۳ | چوشوٹ | ۰ | ۱۲ | |
| ۳۴ | لیہ | ۱۱۵۰۰ | ۱۰ | |

میزان کل ... ۴۳۰

بست وچہارم - لیہ سے براہ چربٹ اسکردو کو ۱۶ منازل ۲۰۴ ½ میل -

چربٹ گذر ۱۶۷۰۰ فٹ اونچا ۷ و ۸ منزل ہین یہ ٹرنک ہے ،،

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| - | لیہ | ۱۱۵۰۰ | ۰ | |
| ۱ | ٹمو | ۰ | ۱۸ | |
| ۲ | تابسوچ | ۰ | ۱۰ | |
| ۳ | شمس گوام | ۰ | ۱۷ | |
| ۴ | کہلسی | ۰ | ۱۰ | |
| ۵ | سکربچن | ۰ | ۱۶ | |
| ۶ | گوٹاہنو | ۰ | ۱۷ | |
| ۷ | مقام | ۰ | ۱۰ | |
| ۸ | بیوٹ | ۰ | ۲۱ | |
| ۹ | واؤ | ۰ | ۹ | |
| ۱۰ | سرمود | ۰ | ۱۰ | |
| ۱۱ | لہیلو | ۰ | ۷ ½ | |
| ۱۲ | کہرکونہ | ۰ | ۸ | |
| ۱۳ | کرڈو | ۰ | ۱۶ | |
| ۱۴ | کرس | ۰ | ۹ | |
| ۱۵ | شرہ | ۰ | ۱۴ | |

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱۶ | اسکردو | ۷۴۴۰ | ۱۷ | |

میزان کل ... ۲۰۹ ½

بست و پنجم - لیہ سے براہ کاراکورم یارقند کو ۳۵ منازل ۵۱۵ میل نمبر ۳ اور ان میں دریاے شایک ملتا ہے یہ راستہ چار پانچ ماہ تک کھلا رہتا ہے - ۱۱ منازل میں کچھ گھاس دکھائی دیتا ہے ورنہ اور مقامات میں ہیزم سوختنی بھی نہیں ملتیں یا بوبار شدہ اسپ بخوبی چل سکتا ہے۔

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۰ | لیہ | ۰ | ۰ | |
| ۱ | مقام | ۱۵۵۰۰ | ۱۲ | |
| ۲ | کروننگ | ۱۳۵۰۰ | ۱۵ | |
| ۳ | کمرتسید | ۱۰۴۳۰ | ۱۲ | |
| ۴ | ٹکر | ۱۰۰۳۰ | ۱۳ | |
| ۵ | یانی سکمہ | ۰ | ۱۴ | |
| ۶ | ہونگ لونگ | ۱۱۵۰۰ | ۱۳ | |
| ۷ | لونکلک | ۱۳۰۰۰ | ۱۳ | |
| ۸ | سمر حوض خواجہ | ۱۵۵۰۰ | ۱۳ | |
| ۹ | برتنگ سمبہ | ۱۵۴۰۰ | ۹ | |
| ۱۰ | ہمکر گھاٹی | ۱۵۱۰۰ | ۲۲ | |
| ۱۱ | برجہی | ۱۶۰۰۰ | ۱۲ | |
| ۱۲ | قزل انگور | ۱۶۷۰۰ | ۱۱ | |
| ۱۳ | لت و بیگلاہی | ۱۷۲۰۰ | ۱۸ | |
| ۱۴ | برنگ سا | ۱۶۵۰۰ | ۲۳ | |
| ۱۵ | وہاب جلگاہ | ۱۶۰۰۰ | ۱۹ | |
| ۱۶ | ملک شاہ | ۱۵۳۰۰ | ۱۵ | |
| ۱۷ | حیرا | ۱۶۴۸۰ | ۱۲ | |
| ۱۸ | سوگیت | ۱۳۰۰۰ | ۱۸ | |
| ۱۹ | شاہ دولا | ۱۱۵۰۰ | ۱۴ | |
| ۳۵ | یارقند | ۴۰۰۰ | ۲۴۰ | |

میزان کل ... ۵۱۵

بست و ششم - لیہ سے براہ چنگ چمنو یارقند کو ۵۴ منازل ۶۱۰ میل سمت ۱۹ سنہ ۱۸۷۰ء میں فورسائیتھ صاحب اس راستہ سے ایلچی

آیا تھا تمام رستون مین سی یارقند کو یہ رستہ آسان ہے اسپر اونٹ بھی چل سکتا ہے - گھاس لکڑی اسطرف دو تین منزل مین نہین ملتے مگر سرما مین یہ رستہ بھی بند ہوجاتا ہے ۰

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۰ | لیہ | ۱۱۵۰۰ | ۰ | |
| ۱ | ٹکسی | ۰ | ۱۳ | |
| ۲ | جمری | ۰ | ۱۶ | |
| ۳ | زنگمزال | ۰ | ۱۱ | |
| ۴ | چول تنگ | ۰ | ۱۳ | |
| ۵ | درہ گو | ۰ | ۱۹ | |
| ۶ | ٹانکیچی | ۱۲۸۰۰ | ۷ | |
| ۷ | مقام | ۰ | ۱۱ | |
| ۸ | ٹوکنگ | ۱۴۰۸۴ | ۱۱ | |
| ۹ | چیارکنگ | ۱۶۷۰۰ | ۱۴ | |
| ۱۰ | گہنشلی | ۱۶۱۴۰ | ۱۲ | |
| ۱۱ | چولوٹمبرال | ۱۴۲۶۰ | ۱۲ | |
| ۱۲ | گوگرا | ۱۵۵۰۰ | ۱۴ | |
| ۱۳ | مقام | ۱۶۵۰۰ | ۲۱ | |
| ۱۴ | ایضاً | ۱۷۰۰۰ | ۲۰ | |
| ۱۵ | سمسمہ | ۱۷۰۰۰ | ۲۵ | |
| ۱۶ | شنگ لونگ | ۱۶۷۰۰ | ۱۱ | |
| ۱۷ | قزل جلگا | ۰ | ۱۴ | |
| ۱۸ | خشک میدان | ۱۵۶۰۰ | ۱۸ | |
| ۱۹ | شورجلگاہ | ۱۵۹۰۰ | ۱۸ | |
| ۲۰ | جہل کتہ ناگہ | ۱۶۹۰۰ | ۱۴ | |
| ۲۱ | ملک شاہ | ۱۵۳۰۰ | ۲۵ | |
| ۲۴ | شاہ دولا | ۱۱۵۰۰ | ۱۴ | |
| ۴۵ | یارقند | ۴۰۰۰ | ۲۴۰ | |

میزان کل ۔ ۔ ۔ ۔ ۶۱۰

**بست وہفتم** - سرما کا رستہ لیہ سے براہ کاراکورم یارقند کو ۲۳ منازل ۰ یہ رستہ بوجھ والے ٹٹوؤں کے قابل ہے نومبر سے فروری تک کھلا رہتا ہے ۰

لیہ - سبو - دگر - اگیام - ٹیکھما

چھچاک - لاہہ کیت پاشا پاک - جنگ جنگل - ویگ یلاق مندرلک - کنات لک - سلطان چشکم - دہمرمحی - بلکہ مرغ - برج - قزل الکور - دولت بگلدی - ہرلکسا - وہاب جلگاہ - ملک شاہ - کفلونگ - جنگ گہن - مجرلدی - کرکد جنگل - یارقند ۲۶۔

لست و ہشتم - لیہ سے براہ چنگ چمنو یارقند کو مسٹر ہوڑ صاحب نے اول دفعہ شروع کیا تھا ۲۶ منازل ۴۶۵½ میل۔

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱۹ | خشک میدان | ۰ | ۱۶ | |
| ۲۰ | شوچنگا | ۰ | ۱۰ | |
| ۲۱ | اوکرنگ | ۰ | ۲۱ | |
| ۲۲ | وہاب جلگا | ۰ | ۱۰ | |
| ۲۳ | اکتہگ | ۰ | ۱۵½ | |
| ۲۴ | یارقند | | ۲۳۵ | |
| | میزان کل ...... | | ۵۴۶½ | |

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۰ | لیہ | ۱۱۵۰۰ | ۰ | |
| ۱۲ | گوگرا | ۱۵۵۰۰ | ۱۵۱ | |
| ۱۳ | چنگ تونگ | ۰ | ۱۷ | |
| ۱۴ | لش چو | ۰ | ۱۵ | |
| ۱۵ | لنگرتہانگ | ۰ | ۲۱ | |
| ۱۶ | برمچی | ۰ | ۱۰½ | |
| ۱۷ | کارہ سو | ۰ | ۱۰ | |
| ۱۸ | تمر لچی گاہ | ۰ | ۱۴½ | |

لست و نہم - لیہ سے براہ چنگ چمنو یارقند کو مشرقی رستہ ۳۴ منازل ۶۲۸ میل ہے۔

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۰ | لیہ | ۱۱۵۰۰ | ۰ | |
| ۱۲ | گوگرا | ۱۵۵۰۰ | ۱۵۱ | |
| ۱۳ | چنگ تونگ | [illegible] | ۱۷ | |
| ۱۴ | لش چو | ۱۶۷۰۰ | ۱۵ | |
| ۱۵ | زرہی تہانگ | ۱۶۳۰۰ | ۲۱ | |
| ۱۶ | جوتہانگ | ۱۷۱۰۰ | ۱۸ | |
| ۱۷ | ٹرکرتہانگ | ۱۷۲۰۰ | ۱۶ | |

| نمبر | نام منزل | بلندی سحاب فٹ | فاصلہ سحاب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۱۸ | تھلاٹ | ۱۶۳۰۰ | ۱۵ | |
| ۱۹ | نیگیپا | ۱۶۲۰۰ | ۳۰ | |
| ۲۰ | درہ کاراکاش | ۲۵۰۰۰ | ۳۴ | |
| ۲۱ | شاہ دولا | ۱۱۵۰۰ | ۱۸ | |
| ۲۳ | یارقند | ۴۰۰۰ | ۲۴۰ | |

میزان کل ... ... ۶۲۸

سی ام - لیہ سے گر کو ۲۰ منازل - ۲۵۴ میل ہے ۔

| نمبر | نام منزل | بلندی سحاب فٹ | فاصلہ سحاب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۰ | لیہ | ۱۱۵۰۰ | | |
| ۱ | جوشوٹ | ۰ | ۱۰ | |
| ۲ | خواجہ لونگ | ۰ | ۱۲ | |
| ۳ | گیا | ۱۳۵۰۰ | ۱۳ | |
| ۴ | ویرنگ | ۰ | ۱۶ | |
| ۵ | تھونگچی | ۱۴۹۰۰ | ۱۴ | |
| ۶ | قیام | ۰ | ۱۲ | |
| ۷ | یوگا | ۰ | ۱۳ | |
| ۸ | فئی یا | ۰ | ۱۳ | |
| ۹ | نمو | ۰ | ۱۲ | |
| ۱۰ | مقام | ۰ | ۱۶ | |
| ۱۱ | مقام | ۰ | ۱۶ | |
| ۱۲ | ڈورا | ۱۳۸۰۰ | ۱۰ | |
| ۱۶ | تشی گونگ | ۰ | ۵۵ | |
| ۱۸ | گر | ۰ | ۳۰ | |

میزان کل ۲۵۴

سی ویکم - پالم پور سے براہ چنگ چمو یارقند لیہ چھوڑ کر ۶۵ منازل ۹۲۳ میل

| نمبر | نام منزل | بلندی سحاب فٹ | فاصلہ سحاب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۰ | پالم پور | ۰ | ۰ | |
| ۰ | ماجہ لونگ | ۰ | ۳۳۵ | |
| ۰ | چمری | ۰ | ۷ | |
| ۴۹ | شاہ دولا | ۰ | ۳۴۱ | |
| ۶۵ | یارقند | ۰ | ۲۴۰ | |

میزان کل ... ... ۹۲۳

سی وودوم - پالم پور سے براہ کاراکورم

یارقند کو ۶۲ منازل ۵۷۰ میل ہے۔

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۰ | پالم پور | ۰ | ۰ | |
| ۲۶ | سجہ لونگ | ۰ | ۲۳۵ | |
| ۲۷ | چمری | ۰ | ۷ | |
| ۲۸ | تگہنگ | ۰ | ۱۰ ½ | |
| ۲۹ | تین یار | ۰ | ۲۰ | |
| ۳۰ | چاقی | ۰ | ۳۰ | |
| ۳۱ | تکمہ | ۰ | ۱۵ | |
| ۴۶ | شاہ دولا | ۰ | ۲۲۴ | |
| ۶۲ | یارقند | ۰ | ۲۴۰ | |

میزان کل ۔۔۔۔۔ ۵۷۰

سڑک سوم - راولپنڈی سے سری نگر تک براہ ایبٹ آباد یہ رستہ مسلمانوں کو بہت پسند تھا مظفر آباد سے بارہ مولا تک اسمیں گرمی رہتی ہے۔

| نمبر | نام منزل | بلندی بحساب فٹ | فاصلہ بحساب میل | کیفیت |
|---|---|---|---|---|
| ۰ | راولپنڈی | ۰ | ۰ | |
| ۱ | کوہمری | ۰ | ۴۰ | |
| ۲ | گھوڑا گلی | ۰ | ۹ | |
| ۳ | ڈونگا گلی | ۰ | ۱۱ | |
| ۴ | بارا گلی | ۰ | ۸ | |
| ۵ | ایبٹ آباد | ۰ | ۱۴ | |
| ۶ | مانسہرا | ۰ | ۱۲ ½ | |
| ۷ | گڑہی | ۰ | ۱۹ | |
| ۸ | مظفر آباد | ۰ | ۹ | |
| ۹ | ہٹیاں | ۰ | ۱۷ | |
| ۱۰ | کنڈہ | ۰ | ۱۱ | |
| ۱۱ | کہناہی | ۰ | ۱۲ | |
| ۱۲ | شاہ درہ | ۰ | ۱۲ | |
| ۱۳ | جنگل | ۰ | ۱۴ | |
| ۱۴ | بارہ مولا | ۰ | ۱۸ | |
| ۱۵ | پٹن | ۰ | ۱۴ | |
| ۱۶ | سرینگر | ۰ | ۱۷ | |

میزان کل ۔۔۔۔ ۲۳۷ ½

سڑک چہارم فاصلہ مقامات شرقی کشمیر

| | | | گھنٹہ |
|---|---|---|---|
| سری نگر | سے | کھنہ بل | ۲۵ |
| اننت ناگ | سے | لوکہ بھون | ۵ |
| ایضاً | سے | اچھہ بل | ۶ |
| اچھہ بل | سے | نوبوگ | ۸ |
| نوبوگ | سے | کوکرناگ | ۱۲ |
| کوکرناگ | سے | ورناگ | ۷½ |
| ورناگ | سے | روزلو | ۸ |
| روزلو | سے | بندوسر | ۱۰½ |
| بندوسر | سے | نومان | ۱۰½ |

سی و پنجم - فاصلہ مقامات غربی کشمیر ؞

| نمبر | نام | عرصہ گھنٹہ |
|---|---|---|
| | سری نگر | ۰ |
| ۱ | شادی پور | ۴ |
| ۲ | گاندربل | ۸ |
| ۳ | بیٹن | ۸ |
| ۴ | پلہالن | ۸½ |
| ۵ | سنبل | ۵½ |
| ۶ | ہانسبل | ۷ |
| ۷ | ہاجن | ۸ |
| ۸ | جزیرہ لنکا | ۱۰ |
| ۹ | بنڈہ پور | ۱۲ |
| ۱۰ | ایشو | ۱۳ |
| ۱۱ | کیوناس | ۱۴ |
| ۱۲ | سوپور | ۱۰ |
| ۱۳ | اوت گولا | ۲۰ |
| ۱۴ | بارہ مولا | ۱۳½ |

وانگت کے کھنڈرات جو درہ سندھ میں دلچسپ ہیں۔ سفر مرغ بھی چھا ہے۔ وہاں کا راستہ یہ ہے۔ امیرا کدل۔ نوشہرہ ۲ میل ؞ سورہ ۲ میل ؞ تہلشہ باغ ۴ میل ؞ گاندربل ۴ میل ؞ نونر ۴ میل ؞ کوئل باغ ۳ میل ؞ بٹ ½۱ میل ؞ ورگڈن ½۱ میل ؞ کچ نبل ۳ میل ؞ وانگت ½۴ میل ؞ کھنڈرات کل سرینگر سے ۲۸ میل ہیں۔ یہاں استصاف سیدھا ہے۔ نوشہرہ میں کارخانہ ½۲ میل کاغذ اور بہت سے کھنڈرات دیکھنے میں آتے ہیں۔ راجدیو ۲ میل۔ ان کھنڈرات کی بہت نزدیک وانگت کی کھنڈرات مارتنڈ و اونتی پور کے مشابہ ہیں ؞

## نقشہ مردم شماری قصبہ جات خاص و کلان قلمرو کشمیر

| نام قصبہ جات | ہندو | | | مسلمان | | | جینی | | | میزان کل | | | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | مرد | عورت | میزان | مرد | عورت | میزان | مرد | عورت | میزان | مرد | عورت | میزان | |
| شہر سرینگر | ۱۸۱۴۲ | ۱۲۵۹۵ | ۳۰۷۳۷ | ۵۷۴۱۶ | ۴۴۳۸۶ | ۱۰۱۸۰۲ | ۶۰ | ۸۲ | ۱۴۲ | ۷۵۶۱۸ | ۵۷۰۶۳ | ۱۳۲۶۸۱ | معہ فوج سرکاری |
| پانپور | ۴۹ | ۵۲ | ۱۰۱ | ۱۰۵۲ | ۹۳۹ | ۱۹۹۱ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۱۰۱ | ۹۹۱ | ۲۰۹۲ | |
| بیج بہارہ | ۱۷۸ | ۱۱۸ | ۲۹۶ | ۱۰۲۰ | ۹۰۴ | ۱۹۲۴ | ۲۶ | ۱۶ | ۴۲ | ۱۲۲۴ | ۱۰۳۸ | ۲۲۶۲ | |
| اننت ناگ | ۱۴۳ | ۲۹۰ | ۴۳۳ | ۲۷۳۸ | ۲۲۵۲ | ۴۹۹۰ | ۱۹ | ۱۴ | ۳۳ | ۲۹۰۰ | ۲۵۵۶ | ۵۴۵۶ | |
| شوپیان | ۲۳۱ | ۵۶ | ۲۸۷ | ۱۰۲۸ | ۱۱۰۵ | ۲۳۳۳ | ۰ | ۰ | ۰ | ۱۲۵۱ | ۱۱۰۲ | ۲۳۵۳ | |
| سوپور | ۲۲۸ | ۲۹۵ | ۵۲۳ | ۱۸۵۸ | ۱۶۹۰ | ۳۵۴۸ | ۲ | ۱ | ۳ | ۲۰۸۸ | ۱۹۸۶ | ۴۰۷۴ | |
| بارہ مولا | ۲۲۰ | ۱۹۶ | ۴۱۶ | ۱۸۵۹ | ۱۸۵۷ | ۳۷۱۶ | ۱۶۹ | ۱۲۳ | ۲۹۲ | ۲۲۴۸ | ۲۱۷۶ | ۴۴۲۴ | |

صورت سنگھ
گہنشر دیو
بلونت سنگھ
رنجیت دیو
موٹا
کرتار دیو
ہمیر دیو
شام سنگھ
دلیل سنگھ
کشور سنگھ
گوپال سنگھ
مہتاب سنگھ
نہال سنگھ
جیت سنگھ
بجر دیو
جنگو
لابھ سنگھ
نہال سنگھ
بیر سنگھ
دیوی سنگھ
رگھر دیو
نورنگ سنگھ
گلاب سنگھ
میاں امر سنگھ

# فہرست فرمانروایان کشمیر بقید عہد حکومت

ترنگ اول

| نمبر شمار | نمبر خاندان | نام فرمانروا | عہد حکومت برس | عہد حکومت ماہ | عہد حکومت روز | سنہ کلجگی | سمت بکرمی | سنہ ... | سنہ عیسوی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | ۱ | گونند سیوم | ۳۵ | ۰ | ۰ | ۱۹۱۹ | | | | گونند اول جو کورو پانڈو کا ہمعصر تہا سمت کلجگی ۶۵۳ مین تہا - راجگان گم شدہ کا عہد حکومت ۱۲۶۶ سال ہے |
| ۲ | ۲ | ویبشن | ۵۳ | ۶ | ۰ | ۱۹۵۴ | | | | |
| ۳ | ۳ | اندرجیت | ۳۵ | ۰ | ۰ | ۲۰۰۷ | | | | |
| ۴ | ۴ | راون | ۳۵ | ۰ | ۰ | ۲۰۴۲ | | | | |
| ۵ | ۵ | ویبشن | ۳۵ | ۶ | ۰ | ۲۰۷۳ | | | | |
| ۶ | ۶ | کنر | ۴۰ | ۹ | ۰ | ۲۱۰۸ | | | | |
| ۷ | ۷ | سِدھ | ۴۰ | ۰ | ۰ | ۲۱۴۸ | | | | |
| ۸ | ۸ | اوت پلاکہہ | ۳۰ | ۶ | ۰ | ۲۲۰۸ | | | | |
| ۹ | ۹ | ہرینا کہہ | ۳۷ | ۷ | ۰ | ۲۲۳۹ | | | | |
| ۱۰ | ۱۰ | ہرنیہ کول | ۶۰ | ۰ | ۰ | ۲۲۷۷ | | | | |
| ۱۱ | ۱۱ | وسہ کول | ۶۰ | ۰ | ۰ | ۲۳۳۷ | | | | |
| ۱۲ | ۱۲ | مہرہ کول | ۷۰ | ۰ | ۰ | ۲۳۹۷ | | | | |
| ۱۳ | ۱۳ | بک | ۶۳ | ۰ | ۰ | ۲۴۶۷ | | | | |
| ۱۴ | ۱۴ | کہتہ نند | ۳۰ | ۰ | ۰ | ۲۵۳۰ | | | | |
| ۱۵ | ۱۵ | وسہ نند | ۵۲ | ۲ | ۰ | ۲۵۶۰ | | | | |
| ۱۶ | ۱۶ | نر | ۶۰ | ۰ | ۰ | ۲۶۱۲ | | | | |
| ۱۷ | ۱۷ | اکہہ | ۴۰ | ۰ | ۰ | ۲۶۷۲ | | | | |

| نمبر عام | نمبر خاندان | نام فرمانروای | عہد حکومت برس | ماہ | روز | سنہ کلجگی | سمت بکرمی | سن ہجری | سنہ عیسوی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ١٨ | ١٨ | گوپادت | ٦٠ | ٦ | ٠ | ٢٧٣٢ | | | | ان ١٢ راجاؤں کی مدت حکومت ١٠٢٤ سال ہے یہ راج ترنگنی کے اول ترنگ کے راجہ ہیں۔ |
| ١٩ | ١٩ | گوکرن | ٥٧ | ١٠ | ٠ | ٢٧٩٢ | | | | |
| ٢٠ | ٢٠ | نراندراوت | ٣٦ | ٣ | ٠ | ٢٨٥٠ | | | | |
| ٢١ | ٢١ | اندناجد ہشٹر | ٥٦ | ٥ | ٠ | ٢٨٨٦ | | | | |
| ٢٢ | ١ | پرتاپادت | ٣٢ | ٠ | ٠ | ٢٩٤٣ | | | | دوسرا ترنگ — ان ٦ راجاؤں کی مدت حکومت ١٩٢ برس ہے۔ |
| ٢٣ | ٢ | جلوک | ٣٢ | ٠ | ٠ | ٢٩٧٥ | | | | |
| ٢٤ | ٣ | تونجین | ٣٦ | ٠ | ٠ | ٣٠٠٧ | | | | |
| ٢٥ | ٤ | بجی | ٨ | ٠ | ٠ | ٣٠٤٣ | | | | |
| ٢٦ | ٥ | جے اندر | ٣٧ | ٠ | ٠ | ٣٠٥١ | | | | |
| ٢٧ | ٦ | سندیمان آرمتی* | ٤٧ | ٠ | ٠ | ٣٠٨٨ | ٤٤ | | | |
| ٢٨ | ١ | میگھواہن | ٣٤ | ٠ | ٠ | ٣١٣٥ | ٩١ | | ٣٤ | تیسرا ترنگ — ان ١٠ راجاؤں کا عہد حکومت ٥٨٧ برس ہے۔ |
| ٢٩ | ٢ | سرشٹ سینہ | ٣٠ | ٠ | ٠ | ٣١٦٩ | ١٢٥ | | ٦٨ | |
| ٣٠ | ٣ | ہرن | ٣٠ | ٠ | ٠ | ٣١٩٩ | ١٥٥ | | ٩٨ | |
| ٣١ | ٤ | ماترگپت | ٤ | ٩ | ٠ | ٣٢٢٩ | ١٨٥ | | ١٢٨ | |
| ٣٢ | ٥ | پرورسین | ٦٠ | ٠ | ٠ | ٣٢٣٣ | ١٨٩ | | ١٣٢ | |
| ٣٣ | ٦ | جدہشٹر | ٤٨ | ٣ | ٠ | ٣٢٩٣ | ٢٤٩ | | ١٩٢ | |
| ٣٤ | ٧ | نراندرآوت | ١٣ | ٠ | ٠ | ٣٣٣٦ | ٢٨٨ | | ٢٣١ | |
| ٣٥ | ٨ | رناوت | ٣٠٠ | ٠ | ٠ | ٣٣٤٥ | ٣٠١ | | ٢٤٤ | |



* اسکے عہد میں بکرمی سمت شروع ہوا۔

| نمبر عام | نمبر خاندان | نام فرمانروا | عہد حکومت سال | ماہ | یوم | سمت کلجگی | سمت بکرمی | سنہ ہجری | سنہ عیسوی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳۶ | ۹ | بکرماوت | ۴۲ | ۰ | ۰ | ۳۶۴۵ | ۶۰۱ | | ۵۴۴ | |
| ۳۷ | ۱۰ | بالاوت | ۳۵ | ۰ | ۰ | ۳۶۸۷ | ۶۴۳ | ۳ | ۵۸۶ | |
| ۳۸ | ۱ | دُرلب وسون | ۳۶ | ۰ | ۰ | ۳۷۲۲ | ۶۷۸ | ۳۸ | ۶۲۱ | |
| ۳۹ | ۲ | دُرلباک | ۵۰ | ۰ | ۰ | ۳۷۵۸ | ۷۱۴ | ۷۴ | ۶۵۷ | |
| ۴۰ | ۳ | چندرآپیڈ | ۸ | ۸ | ۸ | ۳۸۰۸ | ۷۶۴ | ۱۲۴ | ۷۰۷ | |
| ۴۱ | ۴ | تاراپیڈ | ۴ | ۰ | ۰ | ۳۸۱۶ | ۷۷۲ | ۱۳۲ | ۷۱۵ | |
| ۴۲ | ۵ | للتاوت | ۳۶ | ۴ | ۰ | ۳۸۲۰ | ۷۷۶ | ۱۳۶ | ۷۱۹ | |
| ۴۳ | ۶ | کولیاپیڈ | ۱ | ۰ | ۰ | ۳۸۵۶ | ۸۱۳ | ۱۷۳ | ۷۵۶ | |
| ۴۴ | ۷ | بجراوت | ۷ | ۰ | ۰ | ۳۸۵۸ | ۸۱۴ | ۱۷۴ | ۷۵۷ | |
| ۴۵ | ۸ | پرتھواپیڈ | ۴ | ۰ | ۰ | ۳۸۶۵ | ۸۲۱ | ۱۸۱ | ۷۶۴ | |
| ۴۶ | ۹ | سنگراماپیڈ | ۰ | ۰ | ۰ | ۳۸۶۹ | ۸۲۵ | ۱۸۵ | ۷۶۸ | |
| ۴۷ | ۱۰ | ججّ | ۳ | ۰ | ۰ | ۳۸۶۹ | ۸۲۵ | ۱۸۵ | ۷۶۸ | |
| ۴۸ | ۱۱ | جیاپیڈ | ۳۰ | ۰ | ۰ | ۳۸۷۲ | ۸۲۸ | ۱۸۸ | ۸۷۱ | |
| ۴۹ | ۱۲ | للتاپیڈ | ۱۲ | ۰ | ۰ | ۳۹۰۲ | ۸۵۸ | ۲۱۸ | ۸۰۱ | |
| ۵۰ | ۱۳ | سنگراماپیڈ | ۷ | ۰ | ۰ | ۳۹۱۴ | ۸۷۰ | ۲۳۰ | ۸۱۳ | |
| ۵۱ | ۱۴ | چپٹ جیاپیڈ | ۱۲ | ۰ | ۰ | ۳۹۲۱ | ۸۷۷ | ۲۳۷ | ۸۲۰ | |
| ۵۲ | ۱۵ | اجتاپیڈ | ۳۶ | ۰ | ۰ | ۳۹۳۳ | ۸۸۹ | ۳۱۹ | ۸۳۲ | |
| ۵۳ | ۱۶ | اننگاپیڈ | ۵ | ۰ | ۰ | ۳۹۶۹ | ۹۲۵ | ۳۵۵ | ۸۶۸ | |

تہاترنگ

| نمبر شمار عام | نمبر شمار خاندان | نام فرمانروا | عہد حکومت برس | ماہ | یوم | سن کلجگی | سمت بکرمی | سن ہجری | سن عیسوی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۵۴ | ۱۷ | اونتیلا پیڈ | ۶ | ۰ | ۰ | ۳۹۷۴ | ۹۳۰ | ۳۶۰ | ۸۷۳ | |
| ۵۵ | ۱ | اونتی ورما | ۲۸ | ۰ | ۰ | ۳۹۸۰ | ۹۳۶ | ۲۹۶ | ۸۷۹ | پانچویں ترنگ کے ان ۱۱ راجاؤں نے ۴۸ برس راج کیا۔ |
| ۵۶ | ۲ | شنکر ورما | ۱۸ | ۰ | ۰ | ۴۰۰۸ | ۹۶۴ | ۳۲۴ | ۹۰۷ | |
| ۵۷ | ۳ | گوپال ورما | ۲ | ۰ | ۰ | ۴۰۲۶ | ۹۸۲ | ۳۴۳ | ۹۲۵ | |
| ۵۸ | ۴ | سنکٹ ورما | ۰ | ۰ | ۱۰ | ۴۰۲۸ | ۹۸۴ | ۳۴۴ | ۹۲۷ | |
| ۵۹ | ۵ | سوگندا رانی | ۲ | ۰ | ۰ | ۴۰۲۸ | ۹۸۴ | ۳۴۴ | ۹۲۷ | |
| ۶۰ | ۶ | پنگو | ۱۰ | ۰ | ۰ | ۴۰۳۰ | ۹۸۶ | ۳۴۶ | ۹۲۹ | |
| ۶۱ | ۷ | چکر ورما | ۱۱ | ۰ | ۰ | ۴۰۴۰ | ۹۹۶ | ۳۵۶ | ۹۳۹ | |
| ۶۲ | ۸ | شیر ورما | ۱ | ۰ | ۰ | ۴۰۵۱ | ۱۰۰۷ | ۳۶۷ | ۹۵۰ | |
| ۶۳ | ۹ | پارتھ | ۸ | ۰ | ۰ | ۴۰۵۲ | ۱۰۰۸ | ۳۶۸ | ۹۵۱ | |
| ۶۴ | ۱۰ | چکر ورما | ۲ | ۰ | ۰ | ۴۰۶۰ | ۱۰۱۶ | ۳۷۶ | ۹۵۹ | |
| ۶۵ | ۱۱ | اونمتا ورما و شور ورما | ۲ | ۰ | ۰ | ۴۰۶۲ | ۱۰۱۸ | ۳۷۸ | ۹۶۱ | |
| ۶۶ | ۱ | یوشس کر | ۸ | ۵ | ۲۴ | ۴۰۶۴ | ۱۰۲۰ | ۳۸۰ | ۹۶۳ | |
| ۶۷ | ۲ | ورنٹ | | ۰ | ۶ | ۴۰۷۲ | ۱۰۲۸ | ۳۸۸ | ۹۷۱ | |
| ۶۸ | ۳ | سنگرام | ۰ | ۶ | ۰ | ۴۰۷۳ | ۱۰۲۹ | ۳۸۹ | ۹۷۲ | |
| ۶۹ | ۴ | پیروگپت | ۱ | ۴ | ۰ | ۴۰۷۳ | ۱۰۲۹ | ۳۸۹ | ۹۷۲ | |
| ۷۰ | ۵ | کھیم گپت | ۸ | ۶ | ۰ | ۴۰۷۴ | ۱۰۳۰ | ۳۹۰ | ۹۷۳ | |
| ۷۱ | ۶ | ابھی منیو | ۱۳ | ۱۰ | ۰ | ۴۰۸۲ | ۱۰۳۸ | ۳۹۸ | ۹۸۱ | |

پانچواں ترنگ

چھٹا ترنگ

| ترنگ | نمبر | نمبر | نام فرمانروا | عہد حکومت: سال | ماہ | یوم | سمت کلگی | سمت بکرمی | سنہ ہجری | سنہ عیسوی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | ۷۲ | ۷ | نندگپت | ۱ | ۱ | ۰ | ۴۰۹۶ | ۱۰۵۲ | ۴۱۲ | ۹۹۵ | ان چھٹے ترنگ کے ۱۰ راجاؤں نے ۴۴ برس راج کیا |
| | ۷۳ | ۸ | تریبھون گپت | ۱ | ۱۱ | ۰ | ۴۰۹۷ | ۱۰۵۳ | ۴۱۳ | ۹۹۶ | |
| | ۷۴ | ۹ | بھیم گپت | ۵ | ۴ | ۰ | ۴۰۹۸ | ۱۰۵ | ۴۱۴ | ۹۹۷ | |
| | ۷۵ | ۱۰ | دیدارانی | ۲۳ | ۰ | ۰ | ۴۱۰۵ | ۱۰۶۱ | ۴۲۱ | ۱۰۰۴ | |
| ساتواں ترنگ | ۷۶ | ۱ | سنگرام دیو | ۲۴ | ۹ | ۲۲ | ۴۱۲۸ | ۱۰۸۴ | ۴۴۴ | ۱۰۲۷ | ساتویں ترنگ کے ان ۶ راجاؤں نے ۹۶ برس راج کیا |
| | ۷۷ | ۲ | ہری راج | ۰ | ۰ | ۲۰ | ۴۱۵۲ | ۱۱۰۸ | ۴۶۸ | ۱۰۵۱ | |
| | ۷۸ | ۳ | اننت دیو | ۵۲ | ۰ | ۰ | ۴۱۵۲ | ۱۱۰۸ | ۴۶۸ | ۱۰۵۱ | |
| | ۷۹ | ۴ | کلش دیو | ۸ | ۰ | ۰ | ۴۲۰۴ | ۱۱۶۰ | ۵۲۰ | ۱۱۰۳ | |
| | ۸۰ | ۵ | اوت کرش | ۰ | ۰ | ۲۲ | ۴۲۱۲ | ۱۱۶۸ | ۵۲۸ | ۱۱۱۱ | |
| | ۸۱ | ۶ | ہرش دیو | ۱۱ | ۰ | ۲۶ | ۴۲۱۳ | ۱۱۶۹ | ۵۲۹ | ۱۱۱۲ | |
| آٹھواں ترنگ | ۸۲ | ۱ | اوچل | ۱۰ | ۴ | ۱ | ۴۲۲۴ | ۱۱۸۰ | ۵۴۰ | ۱۱۲۳ | آٹھویں ترنگ کے ۸ راجاؤں نے [illegible] برس راج کیا |
| | ۸۳ | ۲ | رڈ | ۰ | ۰ | ½ | ۴۲۳۴ | ۱۱۹۰ | ۵۵۰ | ۱۱۳۳ | |
| | ۸۴ | ۳ | سلہن | ۰ | ۳ | ۲۷ | ۴۲۳۴ | ۱۱۹۰ | ۵۵۰ | ۱۱۳۳ | |
| | ۸۵ | ۴ | سوسل | ۸ | ۰ | ۱۰ | ۴۲۳۴ | ۱۱۹۰ | ۵۵۰ | ۱۱۳۳ | |
| | ۸۶ | ۵ | بکھاچر | ۰ | ۶ | ۱۲ | ۴۲۴۲ | ۱۱۹۸ | ۵۵۸ | ۱۱۴۱ | |
| | ۸۷ | ۶ | سوسل مرتبہ ثانی | ۶ | ۰ | ۲۷ | ۴۲۴۳ | ۱۱۹۹ | ۵۵۹ | ۱۱۴۲ | |
| | ۸۸ | ۷ | جے سنگھ | ۲۶ | ۱۱ | ۲۷ | ۴۲۱۹ | ۱۲۰۵ | ۵۶۵ | ۱۱۴۸ | |
| | ۸۹ | ۸ | پرمانو | ۹ | ۶ | ۰ | ۴۲۷۵ | ۱۲۳۱ | ۵۹۱ | ۱۱۷۴ | |

| نمبر شمار | نمبر خاندان | نام فرمانروا | مدت حکومت برس | ماہ | یوم | سنہ کلجگی | سنہ بکرمی | سنہ ہجری | سنہ عیسوی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۹۰ | ۹ | ورتی دیو | ۷ | ۰ | ۱۰ | ۴۲۸۵ | ۱۲۴۱ | ۶۰۱ | ۱۱۸۴ | آٹھویں ترنگ کے |
| ۹۱ | ۱۰ | اوپیہ دیو | ۹ | ۴ | ۱۷ | ۴۲۹۲ | ۱۲۴۸ | ۶۰۸ | ۱۱۹۱ | راجن ۱۸ فرمانرواؤں |
| ۹۲ | ۱۱ | جسہ دیو | ۱۸ | ۰ | ۱۳ | ۴۳۰۲ | ۱۲۵۸ | ۶۱۸ | ۱۲۰۱ | نے ۱۱۴ برس راج |
| ۹۳ | ۱۲ | جاگ دیو | ۱۴ | ۳ | ۳ | ۴۳۲۱ | ۱۲۷۷ | ۶۳۷ | ۱۲۲۰ | کیا عہد اسلامیہ |
| ۹۴ | ۱۳ | راجہ دیو | ۲۳ | ۳ | ۲۷ | ۴۳۳۵ | ۱۲۹۱ | ۶۵۱ | ۱۲۳۴ | مسلمان شدہ |
| ۹۵ | ۱۴ | سنگرام دیو | ۱۶ | ۰ | ۰ | ۴۳۵۸ | ۱۳۱۴ | ۶۷۴ | ۱۲۵۷ | ہنود کشمیر کے |
| ۹۶ | ۱۵ | رام دیو | ۲۱ | ۱ | ۱۲ | ۴۳۷۴ | ۱۳۳۰ | ۶۹۰ | ۱۲۷۳ | سلاطین کا |
| ۹۷ | ۱۶ | لچھمن دیو | ۱۳ | ۳ | ۱۲ | ۴۳۹۶ | ۱۳۵۲ | ۷۱۱ | ۱۲۹۴ | ۱۳ برس ہے |
| ۹۸ | ۱۷ | سہمہ دیو | ۱۴ | ۵ | ۲۷ | ۴۴۰۹ | ۱۳۶۵ | ۷۲۴ | ۱۳۰۷ | |
| ۹۹ | ۱۸ | سہدیو | ۱۹ | ۳ | ۲۵ | ۴۴۲۳ | ۱۳۷۹ | ۷۳۸ | ۱۳۲۱ | |
| ۱۰۰ | ۱ | رینچن شاہ | ۳ | ۰ | ۰ | ۴۴۴۲ | ۱۳۹۸ | ۷۵۸ | ۱۳۴۱ | |
| ۱۰۱ | ۲ | اودیا دیو | ۱۵ | ۰ | ۰ | ۴۴۴۵ | ۱۴۰۱ | ۷۶۱ | ۱۳۴۴ | |
| ۱۰۲ | ۳ | کوٹہ رانی | ۰ | ۵ | ۰ | ۴۴۶۰ | ۱۴۱۶ | ۷۷۶ | ۱۳۵۹ | |
| ۱۰۳ | ۴ | شمس الدین | ۳ | ۰ | ۵ | ۴۴۶۰ | ۱۴۱۶ | ۷۷۶ | ۱۳۵۹ | |
| ۱۰۴ | ۵ | سلطان جمشید | ۱ | ۱۰ | ۰ | ۴۴۶۳ | ۱۴۱۹ | ۷۷۹ | ۱۳۶۲ | |
| ۱۰۵ | ۶ | علاؤالدین | ۱۳ | ۰ | ۱ | ۴۴۶۵ | ۱۴۲۱ | ۷۸۱ | ۱۳۶۴ | |
| ۱۰۶ | ۷ | شہاب الدین | ۱۹ | ۰ | ۰ | ۴۴۷۷ | ۱۴۳۳ | ۷۹۳ | ۱۳۷۶ | |
| ۱۰۷ | ۸ | قطب الدین | ۱۶ | ۰ | ۰ | ۴۴۹۶ | ۱۴۵۲ | ۸۱۲ | ۱۳۹۵ | |

| نمبر شمار | نمبر خاندان | نام فرمانروا | مدت حکومت سال | ماہ | روز | سنہ کلجگی | سنہ بکرمی | سنہ ہجری | سنہ عیسوی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۰۸ | ۹ | سکندر بت شکن | ۲۴ | ۰ | ۰ | ۴۵۱۲ | ۱۴۶۸ | ۸۲۸ | ۱۴۱۱ | |
| ۱۰۹ | ۱۰ | علی شاہ | ۷ | ۰ | ۰ | ۴۵۳۶ | ۱۴۹۲ | ۸۵۲ | ۱۴۳۵ | |
| ۱۱۰ | ۱۱ | زین العابدین | ۵۰ | ۰ | ۰ | ۴۵۴۳ | ۱۴۹۹ | ۸۹۹ | ۱۴۴۲ | |
| ۱۱۱ | ۱۲ | حیدر شاہ | ۱ | ۲ | ۰ | ۴۵۹۳ | ۱۵۴۹ | ۹۰۹ | ۱۴۹۲ | |
| ۱۱۲ | ۱۳ | حسن شاہ | ۱۱ | ۰ | ۰ | ۴۵۶۴ | ۱۵۵۰ | ۹۱۰ | ۱۴۹۳ | |
| ۱۱۳ | ۱۴ | محمد شاہ | | | | ۴۶۰۵ | ۱۵۶۱ | ۹۲۱ | ۱۵۰۴ | تنازعہ محمد شاہ<br>فتح شاہ<br>ابراہیم شاہ<br>و نازک شاہ |
| ۱۱۴ | ۱۵ | فتح شاہ | | | | | | | | |
| ۱۱۵ | ۱۶ | محمد شاہ | | | | | | | | |
| ۱۱۶ | ۱۷ | فتح شاہ | | | | | | | | |
| ۱۱۷ | ۱۸ | محمد شاہ | | | | | | | | |
| ۱۱۸ | ۱۹ | فتح شاہ | ۳۴ | ۰ | ۰ | ۴۶۰۵ | ۱۵۶۱ | ۹۲۱ | ۱۵۰۴ | |
| ۱۱۹ | ۲۰ | محمد شاہ | | | | | | | | |
| ۱۲۰ | ۲۱ | ابراہیم شاہ | | | | | | | | |
| ۱۲۱ | ۲۲ | نازک شاہ | | | | | | | | |
| ۱۲۲ | ۲۳ | محمد شاہ | | | | | | | | |
| ۱۲۳ | ۲۴ | شمس الدین | ۱ | ۰ | ۰ | ۴۶۳۹ | ۱۵۹۵ | ۹۵۵ | ۱۵۳۸ | |
| ۱۲۴ | ۲۵ | اسمعیل | ۲ | ۰ | ۰ | ۴۶۴۰ | ۱۵۹۶ | ۹۵۶ | ۱۵۳۹ | |
| ۱۲۵ | ۲۶ | ابراہیم ثانی | ۱ | ۰ | ۰ | ۴۶۴۲ | ۱۵۹۸ | ۹۵۸ | ۱۵۴۱ | |

| نمبر شمار مسلسل | نمبر شمار خاندان | نام فرمانروا | مدت حکومت سال | ماہ | یوم | سنہ کلجگی | سنہ بکرمی | سنہ ہجری | سنہ عیسوی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۲۶ | ۲۷ | مرزا حیدر کاشغری | ۱۰ | ۰ | ۰ | ۴۶۴۳ | ۱۵۹۹ | ۹۵۹ | ۱۵۴۲ | |
| ۱۲۷ | ۲۸ | اسمعیل شاہ و تنازعہ | ۱ | ۰ | ۰ | ۴۶۵۳ | ۱۶۰۹ | ۹۶۹ | ۱۵۵۲ | |
| ۱۲۸ | ۱ | ملک دولت چک | ۱ | ۰ | ۰ | ۴۶۵۴ | ۱۶۱۰ | ۹۷۰ | ۱۵۵۳ | یہاں سے |
| ۱۲۹ | ۲ | غازی چک | ۸ | ۰ | ۰ | ۴۶۵۵ | ۱۶۱۱ | ۹۷۱ | ۱۵۵۴ | عہد چکان ہے۔ |
| ۱۳۰ | ۳ | حسین خان | ۸ | ۰ | ۰ | ۴۶۶۳ | ۱۶۱۹ | ۹۷۹ | ۱۵۶۲ | ان دس حکمران |
| ۱۳۱ | ۴ | علی خان چک | ۸ | ۰ | ۰ | ۴۶۷۱ | ۱۶۲۷ | ۹۸۷ | ۱۵۷۰ | کا عہد حکومت |
| ۱۳۲ | ۵ | یوسف خان | ۰ | ۱ | ۱۰ | ۴۶۷۹ | ۱۶۳۵ | ۹۹۵ | ۱۵۷۸ | ۳۴ برس ہے۔ |
| ۱۳۳ | ۶ | سید مبارک خان | ۰ | ۸ | ۱۰ | ۴۶۷۹ | ۱۶۳۵ | ۹۹۵ | ۱۵۷۸ | |
| ۱۳۴ | ۷ | لوہر خان | ۱ | ۰ | ۰ | ۴۶۷۹ | ۱۶۳۵ | ۹۹۵ | ۱۵۷۸ | |
| ۱۳۵ | ۸ | یوسف خان | ۵ | ۰ | ۰ | ۴۶۸۰ | ۱۶۳۶ | ۹۹۶ | ۱۵۷۹ | |
| ۱۳۶ | ۹ | یعقوب بیگ | | | | | | | | |
| ۱۳۷ | ۱۰ | شمسی چک | ۳ | ۰ | ۰ | ۴۶۸۵ | ۱۶۴۱ | ۱۰۰۱ | ۱۵۸۴ | |

## عہد مغلان ہندوستان دہلی

| نمبر شمار مسلسل | نمبر شمار خاندان | نام فرمانروا | مدت حکومت سال | ماہ | یوم | سنہ کلجگی | سنہ بکرمی | سنہ ہجری | سنہ عیسوی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | ۱ | اکبر شاہ | ۱۸ | ۰ | ۰ | ۴۶۸۸ | ۱۶۴۴ | ۱۰۰۴ | ۱۵۸۷ | پانچ حکام۔ |

(۱) قاسم خان میر بحر (۲) یوسف خان ۴ سال (۳) محمد قلیخان ۶ سال (۴) مرزا یادگار ۸ سال۔ اکبر کے صوبجات کشمیر ہیں۔

| نمبر شمار | [illegible] | نام فرمانروا | مدت حکومت سال | ماہ | یوم | سنہ کلجگی | سنہ بکرمی | سنہ ہجری | سنہ عیسوی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲ | | جہانگیر شاہ | ۲۲ | ۰ | ۰ | ۴۷۰۶ | ۱۶۶۲ | ۱۰۲۲ | ۱۶۰۵ | اسکی ۷ حکام ہوئے |

(۱) مرزا علی ۱ سال (۲) ہاشم خان ۲ سال (۳) صفدر خان ۲ سال (۴) احمد بیگ ۵ سال (۵) دلاور خان ۳ سال (۶) ارادتخان ۲ سال (۷) اعتقاد خان ۷ سال۔ صوبجات رہے۔

| نمبر شمار | [illegible] | نام فرمانروا | مدت حکومت سال | ماہ | یوم | سنہ کلجگی | سنہ بکرمی | سنہ ہجری | سنہ عیسوی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳ | | شاہ جہان | ۳۱ | ۰ | ۰ | ۴۷۲۸ | ۱۶۸۴ | ۱۰۴۴ | ۱۶۲۷ | |

(۱) خواجہ انور بخش ۱ سال (۲) مظفر خان ۱۱ سال (۳) آصف جان (۴) علیمردانخان ۵ سال (۵) تربیت خان ۱ سال (۶) ظفر خان ۳ سال (۷) مراد بخش ۱ سال (۸) حسن بیگ خان ۱ سال (۹) علیمردانخان ۷ سال (۱۰) لشکری خان ۱ سال۔ صوبجات کشمیر متعینہ شاہجہان رہے۔

| نمبر شمار | [illegible] | نام فرمانروا | مدت حکومت سال | ماہ | یوم | سنہ کلجگی | سنہ بکرمی | سنہ ہجری | سنہ عیسوی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۴ | | اورنگزیب عالمگیر | ۴۹ | ۰ | ۰ | ۴۷۵۹ | ۱۷۱۵ | ۱۰۷۵ | ۱۶۵۸ | |

(۱) ابراہیم خان ۱ سال (۲) اسلام خان ۲ سال (۳) سیف خان ۵ سال (۴) بہادر خان ۵ سال (۵) افتخار خان (۶) قوام الدین ۱ سال (۷) ابراہیم خان ۸ سال (۸) حفظ اللہ خان ۵ سال (۹) ابوالفتح خان (۱۰) ابوالمظفر خان ۴ سال (۱۱) ابراہیم خان ۵ سال (۱۲) نوازش خان۔ اسکی طرف سے حکام رہے۔

| نمبر شمار | [illegible] | نام فرمانروا | مدت حکومت سال | ماہ | یوم | سنہ کلجگی | سنہ بکرمی | سنہ ہجری | سنہ عیسوی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۵ | | شاہ عالم | ۵ | ۰ | ۰ | ۴۸۰۸ | ۱۷۶۴ | ۱۱۲۴ | ۱۷۰۷ | |

(۱) جعفر خان ۱ سال (۲) ابراہیم خان (۳) نوازش خان (۴) عنایت اللہ۔ شاہ عالم کے صوبجات کشمیر رہے۔

| نمبر شمار | نمبر شمار | نام فرمانروا | مدت حکومت سال | ماہ | یوم | سنہ کلجگ | سنہ بکرمی | سنہ ہجری | سنہ عیسوی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | ۶ | جہاندار شاہ | ۰ | ۹ | ۰ | ۴۸۱۳ | ۱۷۶۹ | ۱۱۲۹ | ۱۷۱۲ | |
| | | عنایت اللہ اسکا حاکم کشمیر رہا۔ | | | | | | | | |
| | ۷ | ساوات شاہ | ۶ | ۰ | ۰ | ۴۸۱۴ | ۱۷۷۰ | ۱۱۳۰ | ۱۷۱۳ | |
| | | (۱) علی محمد خان ۲ سال (۲) اعظم خان (۳) علی محمد خان ۱ سال (۴) احترام خان ۱۷ روز (۵) عنایت اللہ خان ۳ سال۔ | | | | | | | | اسکے صوبجات ہے۔ |
| | ۸ | محمد شاہ | ۳۲ | ۰ | ۰ | ۴۸۲۰ | ۱۷۷۶ | ۱۱۳۶ | ۱۷۱۹ | |
| | | (۱) میر احمد خان (۲) عنایت اللہ خان (۳) مومن خان (۴) عبد الصمد خان (۵) ابو البرکات خان (۶) نجیب خان ۱ سال (۷) اعظم خان ایک سال (۸) فخر الدین خان ایک سال (۹) عقیدت خان ۳ سال (۱۰) اعز خان ایکسال (۱۱) امیر خان ۲ سال (۱۲) احترام خان (۱۳) دل دلیر خان (۱۴) جلال الدین (۱۵) فخر الدولہ بہادر (۱۶) عطیہ اللہ خان (۱۷) قاضی چیک (۱۸) عصام الدین (۱۹) اسفندیار خان (۲۰) صفدر خان (۲۱) افراسیاب بیگ (۲۲) احمد علیخان (۲۳) ملک خوشخان (۲۴) میر مقیم کنٹھ۔ اسکے صوبجات کشمیر رہے۔ | | | | | | | | ان سب مغلون کا عہد حکومت جو تعداد مین ۸ ہوئے ۱۶۳ سال ہے۔ |

## افغانان کابل

| نمبر شمار | نمبر شمار | نام فرمانروا | مدت حکومت سال | ماہ | یوم | سنہ کلجگ | سنہ بکرمی | سنہ ہجری | سنہ عیسوی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | ۱ | احمد شاہ درانی | ۲۴ | ۰ | ۰ | ۴۸۵۲ | ۱۸۰۸ | ۱۱۶۸ | ۱۷۵۱ | |

| نمبر شمار | نمبر صفحہ تواریخ | نام فرمانروا | مدت حکومت سال | ماہ | یوم | سنہ جلوس کلجگی | سنہ جلوس بکرمی | سنہ جلوس ہجری | سنہ جلوس عیسوی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | (۱) عبداللہ خان ۳ سال (۲) راجہ سکھجیون ۸ سال (۳) نورالدین خان ۲ سال (۴) بلند خان (۵) نورالدین (۶) جان محمد خان (۷) نورالدین (۸) خرم خان (۹) امیر خان جوانشیر حکام تھے۔ | | | | | | | | |
| ۲ | | تیمور شاہ | ۱۷ | ۰ | ۰ | ۴۸۸۶ | ۸۴۲ | ۱۲۰۲ | ۱۷۸۵ | ان تینوں نے عرصہ ۴۹ سال حکومت کی |
| | | (۱) کریم داد خان ۷ سال (۲) آزاد خان ۲ سال (۳) مدد خان ایکسال (۴) میرداد خان ۷ ماہ (۵) ملا غفار ۳ ماہ (۶) جمعہ خان ۷ ماہ (۷) رحمت اللہ خان ۳ ماہ (۸) میر ہزار۔ حکام تیموریہ تھے۔ | | | | | | | | |
| ۳ | | شاہ زمان، محمود شاہ | ۱۸ | ۰ | ۰ | ۴۹۰۳ | ۱۸۵۹ | ۱۲۱۹ | ۱۸۰۲ | |
| | | (۱) احمد خان ۱ سال (۲) کفایت خان ۱ سال (۳) محمد خان جوانشیر (۴) رحمت اللہ (۵) عبداللہ خان ۵ سال (۶) عطا محمد خان (۷) ملا احمد (۸) شیر احمد (۹) فتح خان (۱۰) محمد عطا خان (۱۱) جبار خان۔ حکام تھے۔ | | | | | | | | |

## عہد سکھان

| نمبر شمار | نمبر صفحہ تواریخ | نام فرمانروا | مدت حکومت سال | ماہ | یوم | سنہ جلوس کلجگی | سنہ جلوس بکرمی | سنہ جلوس ہجری | سنہ جلوس عیسوی | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | | مہاراجہ رنجیت سنگھ | ۲۶ | ۰ | ۰ | ۴۹۲۱ | ۱۸۷۷ | ۱۲۳۷ | ۱۸۲۰ | |
| | | (۱) مصر دیوان چند چند ماہ (۲) دیوان موتی رام چند ماہ (۳) سردار ہری سنگھ ۳ سال (۴) دیوان موتی رام ایکسال (۵) دیوان جونی لعل ۲ سال۔ | | | | | | | | |
| | | ۱۸۷۷ ب ۱۸۲۰ ع — ۱۸۷۹ ب ۱۸۲۲ ع — ۱۸۸۰ ب ۱۸۲۳ ع | | | | | | | | |

| کیفیت | سنہ عیسوی | سنہ ہجری | سنہ بکرمی | سنہ کلجگی | مدت حکومت روز | ماہ | سال | نام فرمانروا | نمبر | نمبر شمار |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | (۶) دیوان کرپارام ۵ سال (۷) بھان سنگھ ایک سال<br>۱۸۸۷ ب ۱۸۳۰ ء　　۱۸۸۲ ب ۱۸۲۵ ء<br>(۸) شہزادہ شیر سنگھ ۲ سال (۹) جرنیل میاں سنگھ ۲ سال<br>۱۸۹۰ ب ۱۸۳۳ ء　　۱۸۸۸ ب ۱۸۳۱ ء<br>(۱۰) غلام محی الدین ۳ سال (۱۱) شیخ امام الدین ایکسال<br>۱۹۰۲ ب ۱۸۴۵ ء　　۱۸۹۹ ب ۱۸۴۲ ء | | | | | | | | | |
| | **عہد راجگان جموں** | | | | | | | | | |
| [illegible] | ۱۸۴۶ | ۱۲۶۳ | ۱۹۰۳ | ۴۹۴۷ | ۰ | ۰ | ۱۱ | مہاراجہ گلاب سنگھ | ۱ | |
| | ۱۸۵۷ | ۱۲۷۴ | ۱۹۱۴ | ۴۹۵۸ | ۰ | ۰ | ۲۷ | مہاراجہ رنبیر سنگھ صاحب بہادر | ۲ | |
| | ۱۸۸۳ | ۱۳۰۰ | ۱۹۴۰ ۴۹۸۴ | | | | | | | |

مہاراجہ رنبیر سنگھ کے عہد میں ہندوستان میں سوامی دیانند سرستی نے ویدک دھرم کو تروتازگی دی اور نومبر ۱۸۸۳ء میں بمقام اجمیر انتقال کیا۔ سوامی موصوف سمت ۱۸۸۱ بکرمی میں ملک کاٹھیاوار میں پیدا ہوئے تھے۔

# مختصر تاریخ ہند و تفصیل فرمانروایان

واضح رہے کہ ہندوستان مین سورج بنسی و چندر بنسی دو ہندو راجاؤن کا راج ہمیشہ رہا جو ابتک بعض جگہہ چلا آتا ہے سورج بنسیون مین بیست منی کا بیٹا اوّل راجہ اکہجواکو ہوا جسکو بیدک مت کے بموجب ابتک ۲۸ لاکہہ برس سے کچہہ کم عرصہ ہوا اور بحساب صاحبان انگریز ۵۲ ہزار برس گذرے۔ اُسکے ۵۶ پشت کے بعد راما چندر ہوئے جنکو بیدک مت کے بموجب ساڑہے آٹہہ لاکہہ برس گذر گئے اور ۵۶ پیڑہیون کے بعد اُنکے سمتر ہوا جو بموجب تحریر ٹاڈ صاحب بکرماجیت کا ہمعصر تہا اکہجواکو کی ختم ہو گئی۔ الا چندر کے بیٹے بدہ کو بیاہی گئی تہی اسکا بیٹا پرورا پرتشٹانپور مین جو متصل پرا کے تہا اور اب بہوسہو کہلاتا ہے فرمانروا بنا یہ پہلا چندر بنسی راجہ ہوا جہا بہارت کا اخیر راجہ جدہشٹر ۵۸ پشت بعد پرورا کی اولاد مین سے تہا یہ سری کرشن کے عہد مین ہوا۔ بموجب بیدک دہرم والون کے کرشن دیو کو پانچہزار برس گذرے یہ حساب بہت درست ہی کیونکہ اسوقت سی ابتک کشمیر کے فرمانرواؤن کی تاریخ سالوار کلہن پنڈت کی موجود ہے جو کہ راجترنگنی کی تاریخ سے بہی واضح ہی۔ جب جدہشٹر ہمالہ کو گلنے گیا تہا تو ارجن کا پوتا پرچہت راج پر بیٹہا۔ پرچہت سے لیکر ۲۶ پیڑہی تک اُسکی اولاد مین راج رہا۔ چہبیسوین پیڑہی مین جہمک کو اُسکے وزیر نے مارکر جدہشٹر کی گدی لی اسکے خاندان مین ۲۸ برس راج رہا۔ پہر اور خاندان مین حکومت آئی ۱۶ پشت بعد اُسکے تیسرے کل مین راج گیا اُسکی نوین پشت راج پال کو کمایون کے راجہ سوکہہ نت نے مارا اُسکو بکرم نے مارکر ملک پر قبضہ کیا ادہر یہ حال رہا ادہر مگدہ دیش مین جرا سندہ کی اولاد مین

اولاد مین رعبکو بہیم برادر جدہشٹر نے کرشن دیو کی رو سے مارا تہا ۲۲ پشت تک راج
کرتے رہے اُن کے آخری راجہ رپنجی کو اُسکے سونک وزیر نے مار ڈالا ۱۴۲۷ سال قبل
از سنہ بکرمی یونان کے سکندر اعظم نے بعد مارنے دارا شکوہ ایران کے براہ پشاور پنجاب
پر حملہ کیا اُسوقت مگدہ دیش کی حکومت سونک کی اولاد مین چار پشت تک رہکر ناگ بنسیون
مین آگئی تہی اُنہون نے دس پشت تک راج کیا آخر راجہ اُس کل کا مہانند تہا اُسوقت
ہندوستان مین بدہمت ہو گیا تہا فارسی والون نے غلط لکہا ہے کہ سکندر قنوج
تک گیا بلکہ خاص اُسی کے ہمراہیون نے یونانی کتابون مین لکہا ہے کہ وہ ستلج تک گیا
تہا - ایک لاکہہ ۲۰ ہزار فوج کے ساتہہ اُسنے دریاے سندہ پر پُل باندہا اور عبور کیا لیکن
جہلم کے اس پار کل ۱۱ ہزار سوار ہمراہ لایا تہا رئیسان کوہستان وودابہ نے اُس کی
اطاعت قبول کی لیکن پنجاب کے پوروبنسی نے اُسکا دلاورانہ مقابلہ کیا - ۳۰ ہزار سوار
بہت سے ہاتہی ساتہہ لیکر اپن روئے جہلم پر اُسنے لڑائی کی شکست کے بعد سکندر نے
اُسکو اُسکا راج بہ اضافہ اور ملک کے دیدیا - پہر سکندر موسم برسات مین ستلج کے کنارہ
پر پہنچا - فوج اُسکی تہک گئی تہی اُسوقت مگدہ دیش کے ناگ بنسی راجہ مہابلی کے
پاس ۶ لاکہہ فوج پیدل ۲۰ ہزار سوار ۹ ہزار ہاتہی تہے اُسکے رعب سے سکندر واپس
پہرا اور مہانند وزیر کے ہاتہہ سے مارا گیا پہر اُسکے آٹہہ بیٹون نے باتفاق ۱۲ برس
راج کیا تب نوین چندر گپت نے (جو نائن کے شکم سے تہا) بامداد چانک برہمن
آٹہون بہائیون کو مار کر قبضہ کر لیا اُسنے بابل کے مسلمان بادشاہ سکندر کے سپہ سالار
کی بیٹی سے شادی کی دس پشت تک راج اُسکے خاندان مین رہا بودہ مت کے
پہیلنے کے باعث برہمنون نے کوہ آبو پر اگنی کنڈ رچا اُس سے بقدرت الہی اگنی کل
کے چار چہتری بنے پرمار - چوہان - سولنکی - پڑہار - پرمر گوتر والے

پوار کہلاتے ہین یہ تمام ہندوستان کے راجہ ہوگئے بودہون کو بہی اُنہون نے مارکر نکالنا شروع کیا اسی بنش مین ۵۷ برس سنہ عیسوی سے پہلے جب کلجگ کے دور کو ۳۰۴۴ برس گذر چکے تہے راجہ بکرماجیت* کیوقت سے لیکر پہلے حملہ اسلامیہ تک بہی بہت ہندو نام آور راجہ ہوئے لیکن اندہ بنشی راجاؤن کی (جنکی دارالسلطنت مگدہ دیش مین پٹنہ ہے) حکومت بہت بڑہگئی راجہ مہاکرن بہی اندہ بنشی مین سے تہا۔ اندہ بنش کا آخیر راجہ نامی بلوم تہا۔ اُسکی حکومت چین تک ہوگئی تہی آخر گنگا مین کودکر غرق ہوا پہر اُسکا سپہ سالار مسند پر بیٹہا۔ اب بجز کشمیر کے سب راجے اسکے تابع تہے پہر اُسکا سپہ سالار پرتاب چند راجہ ہوا اسکے عہد مین نوشیروان بادشاہ ایران نے ہندوستان پر حملہ کیا تہا باقی معاملہ پرتاب چند سے لیگیا۔ نوشیروان سمت ۵۸۵ بکرمی مین تخت پر بیٹہا تہا۔ بعد مرنے پرتاب چند کے اُسکے تمام افسران فوج اپنے اپنے صوبجات دبا بیٹہے اور جُدا جُدا لیتے ہوگئے ان سب کو ہندیہ کے نوکرون کا راج کہتے ہین۔ لشکر نوشیروان نے اودیپور کے راجہ کو غارت کیا جو بلب پور مین تہا یہ سمتر کی اولاد مین تہا صرف پشپاوتی رانی بہاگ کر مایا گیر مین جا چہپی تہی وہ حاملہ تہی جو لڑکا پیدا ہوا اُسکا نام گوہ رکہا اس لڑکے نے راجہ ہوکر نوشیروان کی پوتی سے شادی کی گوہ کی آٹہ پشتون مین راج رہا اسکے آٹہوین بیٹے کا چہوٹا بیٹا باپ کے مارے جانے پر پہاڑ پر کو بہاگا وہان گڈریون مین مل کر رہا سمت ۶۸۵ بکرمی پیغمبر محمدؐ کے مرنے کے بعد عمرؓ خلیفہ دویم نے ایران فتح کرکے فوج ہندوستان کو بہیجی سپہ سالار اُسکا پہلے ہی جنگ مین مارا گیا۔ پہر خلیفہ علیؓ نے سندہ کے کنارہ کا کچہہ علاقہ فتح کیا۔ مگر علیؓ کے مارے جانے پر مسلمان وہان سے بہاگ گئے سمت ۷۶۸ بکرمی مین ولید خلیفہ تہا اُسوقت مسلمانون نے بڑا فساد کیا

* اوجین مین فرمانروا ہوا [illegible]

ظلم و ستم سے سندہ پر قبضہ کیا تین سال بعد قاسم سپہ سالار بیٹا حسن کا پہر چڑہ آیا گجرات فتح کرکے چتور کی جانب بابا سے شکست کہا کر بہاگا بابا کچہہ دن بعد تعشق دختر سلیم کے خراسان کو گیا سمت ۸۶۹ بکرمی مین مامون رشید فرزند ہارون رشید نے چتور پر حملہ کیا اسوقت بابا کے پوتے کا بیٹا چتور مین تہا وہ مامون سے چوبیس ۲۴ لڑائیان لڑا آخر مامون شکست کہاکر ہندوستان سے بہاگا اسکے بعد سمت ۱۰۲۷ با مین امیر ناصر الدین سبکتگین سرحد پنجاب پر حملہ آور ہوا اسوقت لاہور کے راجہ جیپال نے از راہ غضب فوج سندہ پار لیجاکر خراسان پر یورش کی وہان اس نے سبکتگین سے شکست کہائی اور باج دینا قبول کیا لاہور مین اگرچہ کچہہ نہ دیا پہر سبکتگین چڑہ آیا جیپال نے سندہ پار لڑکر شکست پائی جب سے بکرماجیت نے دلی کا راج دور کیا تہا تب سے پانسو برس تخت دلی کا خالی رہا یہان تک کہ تومر راجاؤن کے اننگ پال تک ۲۰ راجہ دلی کی سند پر بیٹہے تہے اننگ پال نے اپنی دختر زادی پرتہوی راج چوہان کو گود لیا قنوج پر راٹہورون کا قبضہ تہا۔ سوار گہلوتہون کے پاس تہا۔ گجرات مین سولنکہی راج کرتے تہے اور بہت چہوٹے چہوٹے راجے تہے اُن کے باہمی نفاق سے مسلمانون کا یہان آنا آسان ہوگیا دیکہتے دیکہتے ہی انہون نے تمام ملک دبا لیا پہر سبکتگین کا بیٹا محمود غزنوی بہائی اسمعیل کو قید کرکے سمت ۱۰۵۴ بکرمی مین تخت نشین ہوا سلطان اپنا لقب رکہا۔ اسوقت ایران و ہند کی سلطنت بہت کمزور ہوگئی تہی بسبب نفاق باہمی محمود کو روکنے والا کوئی نہ تہا ہندوستان کی دولت و زرخیزی مشہور تہی ایران مین مسلمانون کا دخل ہونے کے بعد زائد از ساڑہے تین سو برس محمود نے دسہزار سوار لیکر سمت ۱۰۵۸ بکرمی مین پہلے راجہ جیپال لاہور

والے سے پشاور مین مقابلہ کیا راجہ کو قید کیا پہر ستلج کے باہر ہوکر بٹہنڈہ کے قلعہ پر حملہ کیا اور لوٹا تبتک لاہور کا راجہ اکثر بٹہنڈہ مین رہتا تہا غزنی پہنچ باج لینے کے اقرار پر جیپال کو رہا کیا جیپال پہر راج اپنے بیٹے اندپال کو دیکر آپ جل مرا سمت ۱۰۶۵ مین اندپال باپ کے قول کے مطابق باج دیتا رہا ایک ذیلدار بہٹنیر کے راجہ کو کرند دینے سے محمود پہر آیا تیسری بار محمود ابو الفتح لودہی حاکم ملتان کے زیر کرنے کو آیا راجہ اندپال کشمیر کو بہاگ گیا ابو الفتح نے سمت ۱۰۶۲ مین نذر دیکر اسکو راضی کیا پہر محمود بخوف حملہ تاتار غزنی کو لوٹا تہا یون کے کہینچنے سے گہوڑے تاتاریون کے بہاگے محمود فتحیاب ہوا اسوقت تو پنجاب نہ تہی سمت ۱۰۶۴ مین جب سکہپال نے مسلمان ہوکر پہر ہند وین قید عمر پائی تو اندپال کی سرکوبی کو محمود نے فوج جمع کی سمت ۱۰۶۵ مین اندپال جمعیت فوج اور راجاؤن سے نامہ و پیام کرکے تیار رہا ۔ اوجین ۔ گوالیر ۔ کالنجر ۔ قنوج ۔ اجمیر ۔ دہلی کے راجہ اسپر فوج لیکر آئے اور پشاور کے پاس ہی لڑائی ہوئی تہی اندپال کا جو قدرت سے ڈرکر پیچہے ہٹا تو فوج کو راجہ کے بہاگنے کا گمان ہوا ۔ محمود نے میدان خالی پاکر نگرکوٹ لوٹا سات لاکہہ دینار سات سو من طلائی و نقرہی اسباب دو سو من سونا خالص دو ہزار من چاندی ۲۰ من جواہر اسکو ملا ۔ سمت ۱۰۶۷ مین ابو الفتح کو قید کیا تہا نے سر کو لوٹا ۔ ہندوؤن کو لودہی غلام بنانے کو غزنی لے گیا دو دفعہ پہر کشمیر پر حملہ کیا نوان حملہ اسکا ہندپر بڑہی تیاری سے ہوا ۔ ایک ہزار سوار بیس ہزار پیدل لیکر (موجب تحریر تاریخ فرشتہ) پہلے قنوج مین گیا وہان کے راجہ نے متابعت کی تین روز وہان رہ کر دوار پر گیا ۔ راستے مین ۲۰ دن تک متہرا کو لوٹا مندرون کو توڑا بڑے بڑے کام کئے ظلم و ستم کئے سمت ۱۰۸۱ مین بارہوان حملہ پٹن و سومنات پر کرکے کم سے کم دس کروڑ کا مال اسکے ہاتہہ لگا تیرہوان حملہ ملتان پر کیا سمت ۱۰۸۶ اکبر جی مین مرگیا سمت ۱۱۱۵ مین محمود ثانی نے

گنگا تک حملہ کیا پہر اُسکے پر پوتے کے پر پوتے کو جسکا نام خسرو ملک تہا سمت ۱۲۴۳ مین شہاب الدین محمود غوری لاہور سے قید کر کے لے گیا قندھار سے سات آٹہہ منزل آگے اوّل غزنی کو لوٹ کر تباہ کیا پہر دلّی مین تخت نشین ہوا سمت ۱۲۴۹ مین بنارس کے ایک ہزار مندر توڑے بنگال کا دروازہ مسلمانون کے لئے کہولا پہر قطب الدین سمت ۱۲۶۰ مین ہند کا بادشاہ ہوا سمت ۱۲۶۷ مین آرام شاہ بیٹا اُسکا ایک سال بعد بہنوئی اُسکا شمس الدین التمش - سمت ۱۲۷۲ مین قطب الدین ایبک کا غلام و داماد پہر سمت ۱۲۶۷ مین رکن الدین جو بڑا غافل تہا ۔۔

# فہرست راجگان

اوّل ہنود جو آریا ورت مین بموجب تحریر شاستر کے کلجگ سے پہلے ہوئے

(۱) مایا یعنے قدرت (۲) برہما یعنے پیدائش اوّل جسکی سب پیدائش ہوئی (۳) مریچ - اتری - انگری - پولست - پول - کرتو بسشت - بے مادر و پدر قدرت سے پیدا ہوئے (۴) کشپ رکہی اسکی عورت اوتی تہی (۵) رکہی دیوسوان معروف بہ سورج جسلئے اسکی اولاد سورج بنسی کہلائی (۶) شرادہ دیو معروف بہ دیوسرت منون (۷) مہاراجہ اکہچواکو - فرمانروائی کی بنیاد اس نے ڈالی (۸) کوخی ونمی - وندک وغیرہ ۱۰۰ نفر ۲۵ کو اکہچواکو نے شرق کو اور ۲۵ اور ممالک غرب کو بہیجے ۴۸ کو دیار ہندوستان بیز وندیاچل وہمالہ دیا (۹) وہی کوخی معروف بہ ششتاد (۱۰) پرنجی (۱۱) اینا (۱۲) مہاراجہ پرتہو (۱۳) ولشیر راشو (۱۴) چندر (۱۵) یوب ناش (۱۶) شاوست (۱۷) برہدشر (۱۸) کبلیاش معروف بہ دہندومار (۱۹) وسہراش - کیاش - شبدراش وغیرہ ایک سو (۲۰) ہرجنش (۲۱) نکونب (۲۲) سنگتاش (۲۳) کرشاش (۲۴) پرسینجت (۲۵) جب ناش (۲۶) مان دہاتا (۲۷) پورکتس - امریک - مچکند (۲۸) ہاریت

(۲۹) سوہرجس (۳۰) ارن (۳۱) اوست برت (۳۲) تترشنگو (۳۳) مہا
عشر شعیندر (۳۴) راجہ روہت (۳۵) برتند (۳۶) چینک - اسی نے چینہ آباد کیا
تہار (۳۷) سدیو (۳۸) بیجو (۳۹) باہک (۴۰) سگر (۴۱) ستیہنجس (۴۲) انشومان
(۴۳) دلیپ (۴۴) بھاگیرت (۴۵) شرب (۴۶) سندریپ (۴۷) اتیایو
(۴۸) رت پرن (۴۹) سرب کام (۵۰) سداس معروف کلماکھپاد (۵۱) اشمک مولک
(۵۲) دشرتہ (۵۳) مرام (۵۴) ایٹروڑ (۵۵) ولیشہ سہ (۵۶) راجہ کھٹوانگ معروف
دلیپ (۵۷) راجہ دیرگ باہو معروف رگھو اس سے رگوبنسی مشہور ہوئے (۵۸) اج
(۵۹) راجہ دشرتہ (۶۰) رامچندر - بھرت - لچھمن - شترگہن (۶۱) لوہ کوشہ (۶۲)
اتی تہہ (۶۳) نربدہ (۶۴) نل (۶۵) نب (۶۶) پنڈریک (۶۷) کہیم - ہنوان
(۶۸) دیوانیک (۶۹) انیہہ (۷۰) پاریاترہ (۷۱) بل (۷۲) ستہل (۷۳)
اوکتھہ (۷۴) بجرناتہہ (۷۵) شنکھہ معروف کھگن (۷۶) بکناشو (۷۷) بدرت
(۷۸) ہرن نابہہ (۷۹) دروسندیہہ (۸۰) سودرشن ؏

اسکے آگے ۳۶ اور سمتر تک ہوئے اس سے پیچھے پھر کلجگی راجگان ہوئے ؏

## فہرست فرمانروایان اندرپسٹ یعنی دہلی

### از ابتدائے راجہ جدہشٹر

| نمبر | نام فرمانروائے | ولدیت | سال جلوس | مقام سلطنت | عہد حکومت | | | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | سال | ماہ | یوم | |
| ۱ | جدہشٹر | پانڈو | قبل از کلجگ ۴۲ سال | ہستناپور | ۳۶ | ۸ | ۱۵ | جنگ مہابھارت سال [illegible] بعد مہابھارت اسکی ۴۲ جلوس |
| ۲ | پریچھت | ابھمن بن ارجن | سنہ ۳۶ جدہشٹری | ″ | ۶۰ | ۰ | ۰ | |

| نمبر | نام فرمانروا | ولدیت | سال جلوس | مقام سلطنت | عہد حکومت | | | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | سال | ماہ | روز | |
| ۳ | جشنو بھجے | پریچھت | سنہ ۹۶ جدھشٹر | ہستناپور | ۸۴ | ۲ | ۸ | |
| ۴ | راجہ اشمیدھ | جنمیجہ | سنہ ۱۸۱ ج | // | ۸۲ | ۸ | ۲۲ | |
| ۵ | اوہمن | اشمید | سنہ ۲۶۳ ج | // | ۸۸ | ۲ | ۸ | |
| ۶ | مہاجی | اوہمن | سنہ ۳۵۲ ج | // | ۸۱ | ۱۱ | ۲۷ | |
| ۷ | چتراتھ | مہاجی | سنہ ۴۳۴ ج | // | ۷۵ | ۳ | ۱۸ | |
| ۸ | شمی | چتراتھ | سنہ ۵۰۹ ج | اندرپت | ۷۵ | ۱۰ | ۱۸ | |
| ۹ | جگا عرف اوگرسین | شمی | سنہ ۵۸۵ ج | اندرپت | ۷۸ | ۷ | ۲۱ | |
| ۱۰ | سورسین | اوگرسین | سنہ ۶۶۳ ج | // | ۷۹ | ۸ | ۹ | |
| ۱۱ | شوبتھ | سورسین | ۷۴۳ ج | // | ۶۹ | ۵ | ۲ | |
| ۱۲ | برشتتان | شوبتھ | ۸۱۳ ج | // | ۶۵ | ۱۰ | ۴ | |
| ۱۳ | سورسین | برشتتان | ۸۷۹ ج | // | ۶۴ | ۷ | ۴ | |
| ۱۴ | سکھپال | سورسین | ۹۴۳ ج | // | ۶۲ | ۰ | ۲۸ | |
| ۱۵ | نرہردیو | سکھپال | ۱۰۰۵ ج | // | ۵۱ | ۱۰ | ۲ | |
| ۱۶ | سورجتھ | نرہردیو | ۱۰۵۷ ج | // | ۴۲ | ۱۱ | ۲۰ | |
| ۱۷ | راجہ بہوپت | سورجتھ | ۱۱۰۰ ج | // | ۵۸ | ۲ | ۰ | |
| ۱۸ | راجہ سونی | بہوپت | ۱۱۵۸ ج | // | ۵۵ | ۸ | ۱۰ | |
| ۱۹ | مہدوی | سیونی | ۱۲۱۴ ج | // | ۵۲ | ۹ | ۲۰ | |
| ۲۰ | شرواجیت | میدوی | ۱۲۶۶ ج | // | ۵۲ | ۸ | ۲۱ | |

| نمبر شمار | نام فرمانروا | ولدیت | سال جلوس | مقام سلطنت | عہد حکومت سال | ماہ | یوم | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲۱ | بہیکھم | شہر ولی چتر | ۱۳۲۳ج | اندرپت | ۴۷ | ۹ | ۲۰ | ان ۳۰ راجاؤں نے ۱۶۸۳ سال حکومت کی آخر راجہ کو بسیرادہ وزیر نے راجہ لکھمن کو مارا اور خود مسند نشین ہوا۔ |
| ۲۲ | بدارتھہ | بہیکھم | ۱۳۷۰ج | " | ۴۵ | ۱۱ | ۸ | |
| ۲۳ | راجہ وسوان | بدارتھہ | ۱۴۱۶ج | " | ۴۴ | ۸ | ۷ | |
| ۲۴ | سوورس | وسوان | ۱۴۶۳ج | " | ۴۴ | ۱۰ | ۱۲ | |
| ۲۵ | ابہی ہر | اونی پال | ۱۵۰۸ج | " | ۵۰ | ۱۱ | ۸ | |
| ۲۶ | درومن | ابہی ہر | ۱۵۵۹ج | " | ۳۸ | ۹ | ۰ | |
| ۲۷ | وریل رائے | درومن | ۱۵۹۸ج | " | ۴۳ | ۰ | ۰ | |
| ۲۸ | وشٹ پال | وریل رائے | ۱۶۴۰ج | " | ۳۶ | ۰ | ۰ | |
| ۲۹ | راجہ نمی | وشٹ پال | ۱۶۷۶ج | " | ۵۸ | ۵ | ۸ | |
| ۳۰ | سکشی بک | نمی | ۱۷۳۴ج | " | ۴۹ | ۰ | ۰ | |
| ۳۱a | وریل | ۰ | ۱۷۸۳ج | اندرپت | ۴۰ | ۱۰ | ۰ | |
| ۳۱b | بسیرادہ | ۰ | ۱۷۸۳ج | " | ۱۷ | ۱۰ | ۲۹ | |
| ۳۲ | سورج سین | بسیرادہ | ۱۸۰۰ج | " | ۴۲ | ۸ | ۱۱ | |
| ۳۳ | راجہ بیرشاہ | سورج سین | ۱۸۴۳ج | " | ۵۲ | ۱۰ | ۷ | |
| ۳۴ | ایک شاہ عرف پارزبسین | بیرشاہ | ۱۸۹۶ج | " | ۴۷ | ۸ | ۲۳ | |
| ۳۵ | ہرجیت | ایک شاہ | ۱۹۴۴ج | " | ۳۵ | ۹ | ۱۷ | |
| ۳۶ | وریہہ | ہرجیت | ۱۹۸۰ | " | ۴۴ | ۲ | ۱۳ | |
| ۳۷ | سیدھی پال | وریہہ | ۲۰۲۴ | " | ۴۰ | ۲ | ۸ | |

| نمبر | نام فرمانروائے | ولدیت | سال جلوس | مقام سلطنت | عہد حکومت | | | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | برس | ماہ | روز | |
| ۳۸ | برنشت | سدہی پال | ۲۰۵۴ج | اندرپت | ۴۲ | ۹ | ۲۲ | ان ۱۸ راجاؤں نے ۵۰۰ برس تک حکومت کی آخری راجہ [illegible] وزیر خاندان [illegible] کل ۵۰۰ برس ۲۰۵۶ تا ۲۳۵۶ |
| ۳۹ | سُنشجی | برنشت | ۲۰۹۷ج | " | ۳۲ | ۲ | ۱۴ | |
| ۴۰ | امرجوہ | سنجی | ۲۱۲۹ج | " | ۲۷ | ۳ | ۱۲ | |
| ۴۱ | راجہ بلارتھہ | امرجوہ | ۲۱۵۶ج | " | ۲۲ | ۱۱ | ۲۵ | |
| ۴۲ | سروہہی | بلارتھہ | ۲۱۷۹ج | " | ۴۷ | ۱۰ | ۲۵ | |
| ۴۳ | پدارتھہ | سروہی | ۲۲۲۶ج | " | ۲۵ | ۴ | ۱۲ | |
| ۴۴ | ہپہ ہمل | پدارتھہ | ۲۲۵۱ج | " | ۳۱ | ۸ | ۱۱ | |
| ۴۵ | راجہ بیرباہ | ۰ | ۲۲۸۳ج | " | ۳۵ | ۲ | ۱۸ | |
| ۴۶ | مرارسنگھ | بیرباہ | ۲۳۱۹ج | " | ۲۷ | ۷ | ۱۹ | |
| ۴۷ | شترکن | مرارسنگھ | ۲۳۴۷ج | " | ۲۱ | ۲ | ۳ | |
| ۴۸ | مہی پت | شترکہن | ۲۳۶۸ج | " | ۲۵ | ۴ | ۱۰ | |
| ۴۹ | مہابل | مہی پت | ۲۳۹۳ج | " | ۴۰ | ۸ | ۳ | |
| ۵۰ | سرووپت | مہابل | ۲۴۳۴ج | " | ۲۸ | ۳ | ۱۰ | |
| ۵۱ | منرسین | سرووپت | ۲۴۶۲ج | " | ۲۴ | ۴ | ۳ | |
| ۵۲ | راجہ سکھہ داں | منرسین | ۲۴۸۶ج | " | ۱۷ | ۲ | ۱۰ | |
| ۵۳ | جیت مل | سکھہ داں | ۲۵۰۳ج | " | ۲۸ | ۱۱ | ۱۰ | |
| ۵۴ | راجہ پال سنگھ | جیت سنگھ | ۲۵۳۲ج | " | ۳۹ | ۶ | ۲۱ | |
| ۵۵ | راجہ کلمنی | پال سنگھ | ۲۵۷۲ | " | ۴۲ | ۵ | ۱۰ | |

| نمبر شمار | نام فرمانروائے | ولدیت | سال جلوس | مقام سلطنت | عہد حکومت سال | ماہ | یوم | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۵۶ | شترمردن | کلمنی | ۲۶۱۴ ج | اندرپت | ۸ | ۱۱ | ۱۳ | ان ۱۶ راجاؤن نے ۴۴۰ سال تک حکومت کی آخر کو دہرنی دہر وزیر نے اودوپت کو مارا اور گدی لی ۳۰۲۳ برس ۵ ماہ ۲۵ یوم |
| ۵۷ | جیونجات | شترمردن | ۲۶۲۳ ج | // | ۲۶ | ۹ | ۲۷ | |
| ۵۸ | بیرجیہت | جیونجات | ۲۶۵۰ ج | // | ۱۳ | ۱۰ | ۲۹ | |
| ۵۹ | بیرسین | بیرجیہت | ۲۶۶۴ ج | // | ۲۵ | ۲ | ۲۰ | |
| ۶۰ | اودوپت | بیرسین | ۲۶۹۹ ج | // | ۲۳ | ۱۱ | ۲۴ | |
| ۶۱ | دہرنی دہر | جدہشتر | ۲۷۲۳ ج | // | ۴۲ | ۷ | ۴ | ان ۹ آدمیون نے ۳۴۷ سال تک حکومت کی آخر راجہ بہگونت کمایون کے راجہ نے دلی کو فتح کیا۔ ۳۵۰ برس ۱۱ ماہ ۲۷ یوم |
| ۶۲ | سین دہوج | دہرنی دہر | ۲۷۶۶ ج | // | ۵۵ | ۱۰ | ۱۹ | |
| ۶۳ | مہی کتانگ* | سین دہوج | ۲۸۲۲ ج | اول اندرپت بعد دہلی | ۱۴ | ۲ | ۸ | |
| ۶۴ | مہاجودہ | مہی کتانگ | ۲۸۶۳ ج | دہلی | ۳۰ | ۳ | ۹ | |
| ۶۵ | بیرناتہہ | مہاجودہ | ۲۸۹۳ ج | // | ۲۸ | ۵ | ۲۵ | |
| ۶۶ | جیون راج | بیرناتہہ | ۲۹۲۲ ج | // | ۴۵ | ۲ | ۲۵ | |
| ۶۷ | اودے سین | جیون راج | ۲۹۶۷ ج | // | ۳۷ | ۴ | ۲۹ | |
| ۶۸ | انندچک | اودے سین | ۳۰۰۵ ج | // | ۵۲ | ۱۰ | ۸ | |
| ۶۹ | راج پال | انندچک | ۳۰۵۸ ج | // | ۴۶ | . | . | |
| ۷۰ | بہگونت کوہی | . | ۳۰۹۷ ج | // | ۱۳ | . | . | بکرماجیت کی لڑائی مین مارا گیا |
| ۷۱ | بکرماجیت والی اوجین | گندہرپ سین | ۳۰۸۲ ج سمت ۴۲ ب | اوجین | ۴۳ | - | . | جب بکرماجیت راجہ دکن کے شالباہن کی لڑائی مین مارا گیا دلی کے لوگون نے سمندرپال جوگی کو دلی کے تخت پر بٹھلایا |
| ۷۲ | سمندرپال جوگی | . | ۱۳۵ ب | // | ۵۴ | ۲ | ۲۰ | |
| ۷۳ | چندپال | سمندرپال | ۱۵۹ ب | دہلی | ۳۶ | ۵ | ۴ | |

* یہ راجہ سکندر رومی کا ہمعصر تہا اسوقت قنوج مین فرمانروا دہلو راجہ تہا دلی کے راجہ غالبًا اسوقت قنوج کے تابع تہے
کیونکہ راجہ دہلو نے اپنے نام پر [illegible] بسایا - اصلی نام دہلی کا دہلو ہی اسوقت سکندر رومی [illegible] تہا

| نمبر شمار | نام فرمانروا | ولدیت | سال جلوس | مقام سلطنت | عہد حکومت | | | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | سال | ماہ | یوم | |
| ۷۴ | نے پال | چندرپال | ۱۹۵ بکرمی | دہلی | ۲۱ | ۴ | ۱۱ | ان تیرہ آدمیوں نے ۳۰۵ برس حکومت کی آخر کو راجہ ملوک چند بہٹراج کے راجہ نے لڑکر فتح پائی۔ |
| ۷۵ | ویس پال | نے پال | ۲۱۷ ب | ؍؍ | ۲۹ | ۱ | ۱۸ | |
| ۷۶ | سکھپال | ویس پال | ۲۴۶ ب | ؍؍ | ۱۸ | ۷ | ۱۱ | |
| ۷۷ | گونندپال | سکھپال | ۲۶۴ ب | ؍؍ | ۲۷ | ۱۱ | ۲ | |
| ۷۸ | مکھہ پال | گونندپال | ۲۹۲ ب | ؍؍ | ۲۲ | ۳ | ۲۵ | |
| ۷۹ | ہرچندپال | مکھہ پال | ۳۱۴ ب | ؍؍ | ۱۳ | ۰ | ۰ | |
| ۸۰ | مہی پال | امرت پال بن ہرچند پال | ۳۲۷ ب | ؍؍ | ۱۴ | ۹ | ۲۱ | |
| ۸۱ | ہرپال | مہی پال | ۳۴۱ ب | ؍؍ | ۱۳ | ۸ | ۴ | |
| ۸۲ | مدن پال | ہرپال | ۳۵۴ ب | ؍؍ | ۱۷ | ۶ | ۱۹ | |
| ۸۳ | کرم پال | مدن پال | ۳۷۱ ب | ؍؍ | ۱۵ | ۲ | ۳ | |
| ۸۴ | بکرم پال | کرم پال | ۳۸۶ ب | ؍؍ | ۱۴ | ۱۱ | ۳ | |
| ۸۵ | ملوک چند | ۰ | ۴۰۰ ب | ؍؍ | ۲ | ۰ | ۰ | |
| ۸۶ | بکرم چند | ملوک چند | ۴۰۲ ب | ؍؍ | ۱۲ | ۷ | ۸ | |
| ۸۷ | کانچند | بکرم چند | ۴۱۴ ب | ؍؍ | ۱ | ۰ | ۰ | |
| ۸۸ | رامچند | کانچند | ۴۱۵ ب | ؍؍ | ۱۳ | ۱۱ | ۸ | |
| ۸۹ | دہیرچند | رام چند | ۴۲۸ ب | ؍؍ | ۱۴ | ۹ | ۲۴ | |
| ۹۰ | کلیان چند | دہیرچند | ۴۴۲ ب | ؍؍ | ۱۰ | ۵ | ۴ | |
| ۹۱ | بہیم چند | کلیانچند | ۴۵۲ ب | ؍؍ | ۱۶ | ۲ | ۲۶ | |

| نمبر | نام فرمانروا | ولدیت | سال جلوس | مقام سلطنت | عہد حکومت برس | ماہ | یوم | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۹۲ | ہرچند | بھیم چند | ۴۶۸ ب | وصلی | ۱ | ۰ | ۰ | |
| ۹۳ | گوبند چند | ہرچند | ۴۶۹ ب | ؍؍ | ۲۱ | ۷ | ۱۲ | ۱۲۹ برس ۱۱ ماہ ۹ یوم |
| ۹۴ | رانی پریم دیوی | زوجہ گوبند چند | ۴۹۰ ب | ؍؍ | ۱ | ۰ | ۰ | |
| ۹۵ | ہرپریم | ۰ | ۴۹۰ ب | ؍؍ | ۷ | ۵ | ۱۹ | ان ۵ راجاؤن نے ۹۱ برس ۱۱ ماہ ۳ یوم [illegible] |
| ۹۶ | گونند پریم | ہرپریم | ۴۹۷ ب | ؍؍ | ۲۰ | ۲ | ۷ | |
| ۹۷ | گوپال پریم | گونند پریم | ۵۱۷ ب | ؍؍ | ۱۵ | ۷ | ۱۸ | |
| ۹۸ | مہایاترہ | گوپال پریم | ۵۳۲ ب | ؍؍ | ۶ | ۷ | ۲۹ | |
| ۹۹ | وہی سین | ۰ | ۵۳۸ ب | ؍؍ | ۱۸ | ۵ | ۲۱ | ان ۱۲ آدمیون نے |
| ۱۰۰ | بلاول سین | وہی سین | ۵۵۶ ب | ؍؍ | ۱۲ | ۴ | ۲ | ۱۵۰ برس ۵ ماہ |
| ۱۰۱ | کنور سین | بلاول سین | ۵۶۸ ب | ؍؍ | ۱۵ | ۷ | ۱۳ | حکومت کی آخر کو |
| ۱۰۲ | مادہو سین | کنور سین | ۵۷۵ ب | ؍؍ | ۱۱ | ۳ | ۴ | ارکان ریاست نے |
| ۱۰۳ | سور سین | مادہو سین | ۵۸۶ ب | ؍؍ | ۲۰ | ۱ | ۲۷ | راجہ دیپ سنگہ |
| ۱۰۴ | بھیم سین | سور سین | ۶۰۶ ب | ؍؍ | ۴ | ۱۰ | ۹ | کوہستان کے راجہ |
| ۱۰۵ | کاہن سین | بھیم سین | ۶۱۰ ب | ؍؍ | ۴ | ۸ | ۲۱ | سے سازش کرکے |
| ۱۰۶ | ہر سین | کاہن سین | ۶۱۴ ب | ؍؍ | ۱۲ | ۰ | ۲۵ | دہلی سین بلالیا۔ |
| ۱۰۷ | گہن سین | ہر سین | ۶۲۶ ب | ؍؍ | ۸ | ۱۱ | ۵ | |
| ۱۰۸ | نرائن سین | گہن سین | ۶۳۴ ب | ؍؍ | ۲ | ۲ | ۱۹ | |
| ۱۰۹ | لکہن سین | - | ۰ | ؍؍ | ۱۶ | ۱۰ | ۲ | |

| نمبر | نام فرمانروا | ولدیت | سال جلوس | مقام سلطنت | عہد حکومت | | | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | سال | ماہ | یوم | |
| ۱۰۹ | دمودر سین | نراین سین | ۶۵۲ ب | دھلی | ۱۱ | ۵ | ۰ | ان ۲۷ راجوں نے ۱۰۶ برس ۶ ماہ ۶ دن حکومت کی۔ انگپال تنور نے دلی کی بنیاد ڈالی |
| ۱۱۰ | راجہ دیپ سنگھ | ۰ | ۶۶۳ ب | ” | ۱۷ | ۱ | ۲۶ | |
| ۱۱۱ | رن سنگھ | دیپ سنگھ | ۶۸۰ ب | ” | ۱۷ | ۵ | ۰ | |
| ۱۱۲ | راج سنگھ | رن سنگھ | ۶۹۷ ب | ” | ۹ | ۱۱ | ۱۱ | |
| ۱۱۳ | سیر سنگھ | راج سنگھ | ۷۰۶ ب | ” | ۴۵ | ۵ | ۱۵ | |
| ۱۱۴ | ہرسنگھ | شیر سنگھ | ۷۵۱ ب | ” | ۱۳ | ۲ | ۱۹ | |
| ۱۱۵ | جیون سنگھ | ہرسنگھ | ۷۶۴ ب | ” | ۸ | ۷ | ۱۹ | |
| ۱۱۶ | انگپال تنور | اوگرسین | ۷۷۲ ب | ” | ۲۹ | ۲ | ۱۹ | |
| ۱۱۷ | باسدیو | انگپال | ۸۰۱ ب | ” | ۱۹ | ۱ | ۱۸ | |
| ۱۱۸ | کنک پال | باسدیو | ۸۲۰ ب | ” | ۲۱ | ۳ | ۲۸ | |
| ۱۱۹ | پرتھی پال | کنک پال | ۸۴۱ ب | ” | ۱۹ | ۶ | ۱۹ | |
| ۱۲۰ | جیدیو | پرتھی پال | ۸۶۰ ب | ” | ۲۱ | ۷ | ۲۸ | |
| ۱۲۱ | ہرپال | جے دیو | ۸۸۱ ب | ” | ۱۴ | ۴ | ۱۹ | |
| ۱۲۲ | اودے راج | ہرپال | ۸۹۵ ب | ” | ۲۶ | ۷ | ۱۲ | |
| ۱۲۳ | بجے راج | اودے راج | ۹۲۱ ب | ” | ۲۱ | ۲ | ۱۳ | |
| ۱۲۴ | انگپال | بجے راج | ۹۴۲ ب | ” | ۲۲ | ۳ | ۱۶ | |
| ۱۲۵ | رکھپال | انگپال | ۹۶۴ ب | ” | ۲۱ | ۶ | ۵ | |
| ۱۲۶ | نیکپال | رکھپال | ۹۸۵ ب | ” | ۲ | ۲ | ۰ | |

| نمبر شمار | نام فرمانروا | ولدیت | سال جلوس | مقام سلطنت | عہد حکومت برس | ماہ | یوم | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۲۷ | گوپال | نیکپال | ۹۸۷ ب | دھلی | ۱۸ | ۳ | ۱۵ | [illegible] |
| ۱۲۸ | سُلکھن | گوپال | ۱۰۰۵ ب | ″ | ۲۵ | ۶ | ۱۰ | |
| ۱۲۹ | جے پال | سُلکھن | ۱۰۳۰ ب | ″ | ۱۶ | ۴ | ۱۳ | |
| ۱۳۰ | کنورپال | جے پال | ۱۰۴۶ ب | ″ | ۲۹ | ۹ | ۱۱ | |
| ۱۳۱ | انیک پال | کنورپال | ۱۰۷۵ ب | ″ | ۲۹ | ۶ | ۱۸ | |
| ۱۳۲ | بجی پال | انیک پال | ۱۱۰۴ ب | ″ | ۱۴ | ۱ | ۶ | |
| ۱۳۳ | مہی پال | بجی پال | ۱۱۱۸ ب | ″ | ۲۵ | ۲ | ۱۳ | |
| ۱۳۴ | اگرپال | مہی پال | ۱۱۴۳ ب | ″ | ۲۱ | ۲ | ۱۵ | |
| ۱۳۵ | پرتھی پال | اگرپال | ۱۱۶۴ ب | ″ | ۲۲ | ۳ | ۱۶ | |
| ۱۳۶ | بلدیو | . | ۱۱۸۶ ب | ″ | ۶ | ۱ | ۴ | [illegible] |
| ۱۳۷ | امرگنگو | بلدیو | ۱۱۹۲ ب | ″ | ۵ | ۲ | ۵ | |
| ۱۳۸ | کھیرپال | امرگنگو | ۱۱۹۷ ب | ″ | ۲۰ | ۱ | ۵ | |
| ۱۳۹ | سُمبر | کھیرپال | ۱۲۱۷ ب | ″ | ۷ | ۴ | ۲ | |
| ۱۴۰ | جاجھرا | سُمبر | ۱۲۲۴ ب | ″ | ۴ | ۴ | ۸ | |
| ۱۴۱ | ناگ دیو | جاجھرا | ۱۲۲۸ ب | ″ | ۳ | ۱ | ۵ | |
| ۱۴۲ | رای پتھورا | ناگ دیو | ۱۲۳۱ ب | ″ | ۴۹ | ۵ | ۱ | |

چونکہ بموجب بہت سے دلایل و اثبات کے جو کہ مختصراً تواریخ مین درج بھی ہو چکی ہین باوا آدم ع بھی برہما کی اولاد مین سے ایک رکھی کا بیٹا تھا مگر چونکہ مغربی لوگ اُسکو اوّل آدم ع مانتے ہین۔ اسلئے نقشہ زمانہ آدم کا بحساب انگریزی اوّل یہان لکھا جاتا ہے۔ اسلئے کہ عہد عیسوی ان سے شروع ہوا

[illegible]

| سال ہائے قبل سنہ مسیحی | نام واقع | زمانہ مابین الواقعین | کیفیت |
| --- | --- | --- | --- |
| ۴۰۰۴ | ہبوط آدم | ۱۶۵۶ | موافق توریت عبری کے |
| ۲۳۴۸ | طوفان نوح | ۱۶۵۶ | موافق توریت عبری کے |
| ۱۹۹۶ | ولادت ابراہیم | ۳۵۲ | |
| ۱۴۵۱ | وفات موسیٰ | ۵۴۵ | مطابق تینوں توریتوں کے |
| ۷۴۷ | بخت نصر | ۷۰۴ | |
| ۳۳۱ | غلبہ سکندر بر دارا | ۴۱۶ | |
| ۴ | ولادت مسیح | ۳۲۷ | |
| | شروع سنہ مسیحی | ۴ | |
| | از شروع سنہ مسیحی تا الیوم ۱۸۸۳ء | | |

## نقشہ مطابقت سنین

| نام سنہ | تعداد سال | نام سنہ | تعداد سال |
| --- | --- | --- | --- |
| کلجگی | ۴۹۸۴ | بکرمی | ۱۹۴۰ |
| اسکندری | ۲۱۹۶ | عیسوی | ۱۸۸۳ |
| شاکا جنہ ہاشتری | ۵۰۰۸ | شاکا شالباہن | ۱۸۰۵ |
| طوفانی | | ہجری قمری | ۱۲۹۹ |
| سیت رکہیان | ۵۲۳۵ | | |

# عہد اسلامیہ

| نمبر | نام فرمانروا | ولدیت | سال جلوس | مقام سلطنت | عہد حکومت سال | ماہ | روز | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | شہاب الدین | بہاؤالدین | ۱۱۹۱ع | غزنی | ۱۵ | ۰ | ۰ | اٹک جاتے ہوئے گکھروں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ |
| ۲ | قطب الدین | غلام شہاب الدین | ۱۲۰۵ع | دھلی | ۴ | چند | ۰ | |
| ۳ | آرام شاہ | قطب الدین | ۱۲۱۰ع | ″ | ۰ | ۸ | ۰ | |
| ۴ | شمس الدین اتیمش | ایام خانترکہ | ″ | ″ | ۲۶ | ۰ | ۰ | بیمار ہو کر مرا۔ |
| ۵ | رکن الدین | شمس الدین | ۱۲۳۵ع | ″ | ۰ | ۶ | ۲۷ | قید میں مرا۔ |
| ۶ | رضیہ سلطان بیگم | ″ | ۱۲۳۶ع | ″ | ۳ | ۶ | ۶ | بہرام شاہ کی لڑائی میں ماری گئی۔ |
| ۷ | بہرام شاہ | ″ | ۱۲۳۹ع | ″ | ۲ | ۱ | ۱۰ | امراء کے ہاتھ سے مرا۔ |
| ۸ | علاؤالدین | رکن دین | ۱۲۴۱ع | ″ | ۴ | ۱ | ۱ | قید میں مرا۔ |
| ۹ | ناصرالدین محمود شاہ | شمس الدین | ۱۲۴۵ع | ″ | ۲۰ | چند | ۰ | بیمار ہو کر مرگیا۔ |
| ۱۰ | غیاث الدین بلبن | غلام شمس الدین | ۱۲۶۵ع | ″ | ۲۱ | ″ | ۰ | ″ |
| ۱۱ | معزالدین کیقباد* | ناصرالدین | ۱۲۸۸ع | ″ | ۳ | ″ | ۰ | امرائے ملک نے مار دیا۔ |
| ۱۲ | فیروز شاہ | | ۱۲۸۹ع | ″ | ۷ | ″ | ۰ | ملک علاؤالدین نے بخواہش زر مار ڈالا۔ |
| ۱۳ | ابراہیم شاہ | جلال الدین | ۱۲۹۵ع | ″ | ۰ | ۴ | ۰ | لڑائی میں بھاگ گیا۔ |
| ۱۴ | علاؤالدین | شہاب الدین | ″ | ″ | ۲۰ | چند | ۰ | بیماری سے مرگیا۔ |
| ۱۵ | شہاب الدین عمر | علاؤالدین | ۱۳۱۶ع | ″ | ۰ | ۳ | چند | مبارک خاں نے اندھا کرکے قلعہ گوالیار میں بھیج دیا۔ |
| ۱۶ | مبارک شاہ | ″ | ۱۳۱۷ع | ″ | ۴ | ۱ | ۷ | |

* کیومرث ملقب بہ شمس الدین ۔

| نمبر | نام فرمانروا | ولدیت | سال جلوس | مقام سلطنت | عہد حکومت سال | ماہ | یوم | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۷ | حسن خان | ۰ | ۱۳۲۱ء | دھلی | ۰ | ۴ | چند | |
| ۱۸ | غیاث الدین تغلق شاہ | تغلق ملک | ″ | ″ | ۴ | ۰ | ۰ | مکان کے نیچے دب کر مرگیا۔ |
| ۱۹ | محمد عادل | غیاث الدین | ۱۳۲۴ء | ″ | ۲۷ | ۰ | ۰ | رود سندھ کے کنارہ پر مرگیا۔ |
| | فیروز شاہ | برادر خورد تغلق شاہ | | | | | | |
| | غیاث الدین محمد | تغلق شاہ | | | | | | |
| ۲۰ | فتح خان | فیروز شاہ | ۱۳۸۷ء | فیروز آباد | ۳۸ | | ۲۰ | |
| | ناصر الدین | ″ | | | | | | |
| ۲۱ | غیاث الدین ثانی | فتح خان | ۱۳۸۸ء | دھلی | ۰ | ۵ | ۸ | وزیر نے مار ڈالا۔ |
| ۲۲ | ابو بکر شاہ | ظفر خان | ″ | ″ | ۱ | ۶ | چند | قید مین مرگیا۔ |
| ۲۳ | ناصر الدین محمد شاہ | فیروز شاہ | ۱۳۸۹ء | ″ | ۳ | ۵ | ″ | بیمار ہوکر مرگیا۔ |
| ۲۴ | سکندر شاہ علاء الدین | ناصر الدین محمد شاہ | ۱۳۹۳ء | ″ | ۰ | ۱ | ″ | ″ |
| ۲۵ | ناصر الدین محمد شاہ | فیروز شاہ | | | | | | |
| | ناصر الدین نصرت شاہ | فتح خان | ۱۳۹۵ء | ″ | ۱۹ | ۸ | ″ | اسکی وقتمین تنزل رہا۔ |
| | اقبال خان | ۰ | | کوشک آباد | | | | |
| | امیر تیمور | امیر طرغان | ۱۳۹۸ء | سمرقند | ۰ | ۰ | ۱۵ | چغتائی شروع ہوئی۔ |
| ۲۶ | دولت خان لودھی | ۰ | ۱۴۱۳ء | دھلی | ۱ | ۳ | چند | قید مین مرگیا۔ |
| ۲۷ | خضر خان | ملک سلیمان | ۱۴۱۴ء | ″ | ۷ | ۲ | ۲ | بیمار ہوکر مرگیا۔ |
| ۲۸ | مبارک شاہ | خضر خان سید | ۱۴۲۱ء | ″ | ۱۳ | ۱ | چند | مارا گیا۔ |

| نمبر | نام فرمانروا | ولدیت | سال جلوس | مقام سلطنت | عہد حکومت سال | ماہ | دن | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۲۹ | محمد شاہ | فرید خان بن خضر خان | ۱۴۳۳ء | دھلی | ۱۲ | چند | ۰ | بیمار رہو کر مر گیا |
| ۳۰ | علاء الدین عالمشاہ | محمد شاہ | ۱۴۴۵ء | " | ۶ | " | ۰ | |
| ۳۱ | بہلول لودھی | ملک کالا | ۱۴۵۱ء | " | ۳۸ | ۸ | ۷ | بیمار رہو کر مر گیا |
| ۳۲ | سلطان سکندر | بہلول | ۱۴۸۸ء | دہلی بعد آگرہ | ۲۸ | ۵ | ۰ | اسکی عہد مین ہندؤنے فارسی |
| ۳۳ | ابراہیم | سکندر | ۱۵۱۷ء | آگرہ | ۸ | چند | ۰ | بابر کی لڑائی مین مارا گیا |
| ۳۴ | ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ | عمر شیخ مرزا چغتائی | ۱۵۲۵ء | " | ۴ | ۱۰ | چند | بیمار رہو کر مر گیا |
| ۳۵ | ہمایون شاہ اول | بابر بادشاہ | ۱۵۳۰ء | آگرہ دہلی | ۱۰ | ۵ | چند | |
| ۳۶ | شیر شاہ | حسن | ۱۵۴۱ء | دھلی | ۴ | ۴ | " | لڑائی مین بارود سے جلکر مر گیا |
| ۳۷ | اسلام شاہ | شیر شاہ | ۱۵۴۶ء | " | ۸ | ۲ | ۸ | بیمار رہو کر مر گیا |
| ۳۸ | فیروز شاہ | اسلام شاہ | ۱۵۵۳ء | " | ۰ | ۰ | ۳ | ماموں کے ہاتھ سے مارا گیا |
| ۳۹ | عادل شاہ | نظام خان | " | " | ۱۱ | - | ۷ | |
| ۴۰ | ابراہیم | ۰ | ۱۵۵۴ء | " | ۰ | ۲ | ۳ | |
| ۴۱ | سکندر شاہ | حسین خان احمد خان | " | " | ۰ | ۳ | ۰ | بنگالہ کیطرف بھاگ گیا |
| ۴۲ | ہمایون مرتبہ ثانی | بابر بادشاہ | " | " | ۰ | ۶ | چند | گر کر مر گیا |
| ۴۳ | اکبر شاہ | ہمایون | ۱۵۵۵ء | آگرہ | ۵۱ | ۲ | ۱۱ | بہت اچھا بادشاہ اعظم تھا |
| ۴۴ | جہانگیر | اکبر | ۱۶۰۵ء | " | ۲۱ | ۸ | ۱۳ | بیمار رہو کر مر گیا |
| ۴۵ | داور بخش | خسرو | ۱۶۲۶ء | " | ۰ | ۲ | چند | مارا گیا |

| نمبر | نام فرمانروای | ولدیت | سال جلوس | مقام سلطنت | عہد حکومت سال | ماہ | یوم | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۴۶ | شاہجہان | جہانگیر | ۱۶۲۷ع | شاہجہان آباد | ۳۱ | ۲ | ۱۴ | عالمگیر نے اسکو قید کیا تھا |
| ۴۷ | اورنگزیب | شاہجہان | ۱۶۵۷ع | دھلی | ۵۰ | ۰ | ۲۷ | بڑا متعصب و ظالم تھا |
| ۴۸ | شاہ عالم / محمد اعظم شاہ | عالمگیر | ۱۷۰۷ع | " | ۵ | ۱ | ۲۱ | |
| ۴۹ | جہاندار شاہ | شاہ عالم | ۱۷۱۲ع | " | ۰ | ۱۱ | ۵ | |
| ۵۰ | فرخ سیر | عظیم الشان | ۱۷۱۳ع | " | ۶ | ۳ | ۱۵ | |
| ۵۱ | ابوالبرکات خان | رفیع الشان | ۱۷۱۸ع | " | ۰ | ۳ | ۱۱ | |
| ۵۲ | شاہجہان ثانی | ۰ | " | " | ۰ | ۳ | ۲۸ | |
| ۵۳ | محمد شاہ / ابراہیم شاہ / نادر شاہ | بہادر شاہ / ۰ / ۰ | " | " | ۲۹ | ۵ | ۱۰ | |
| ۵۴ | احمد شاہ | محمد شاہ | ۱۷۴۸ع | " | ۶ | ۳ | ۸ | |
| ۵۵ | عالمگیر ثانی | جہاندار شاہ | ۱۷۵۳ع | " | ۵ | ۷ | ۲۸ | افغان تھا |
| ۵۶ | محمد شاہ درانی | ۰ | ۱۷۵۶ع | " | | | | |
| ۵۷ | شاہ عالم | عالمگیر | ۱۷۶۱ع | " | | | | |
| ۵۸ | شاہجہان ثانی / شاہ درانی / احمد شاہ درانی / بیدار بخت | ۰ / ۰ / احمد شاہ | | | ۴۵ | ۴ | ۳ | |

| نمبر | نام فرمانروائے | ولدیت | سال جلوس | مقام سلطنت | عہد حکومت سال | ماہ | یوم | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۵۹ | جارج سوم | جارج دوم جرمنی | ۱۸۰۳ء | لنڈن | ۱۷ | ۰ | ۰ | |
| ۶۰ | اکبر | شاہ عالم | ۱۸۰۶ء | شاہجہان آباد | ۳۱ | ۹ | ۲۱ | |
| ۶۱ | جارج چہارم | جارج سوم | ۱۸۲۰ء | لنڈن | ۱۰ | ۵ | ۹ | |
| ۶۲ | ولیم چہارم | جارج سوم جرمن | ۱۸۳۰ء | " | ۶ | ۱۱ | ۲۴ | |
| ۶۳ | سراج الدین بہادر شاہ | اکبر شاہ | ۱۸۳۷ء | شاہجہان آباد | ۲۶ | ۰ | ۰ | |
| ۶۴ | کوین وکٹوریہ قیصرہ ہند | بنت ڈیوک آف کنٹ بن جارج سوم | " | لنڈن | | | | مسند نشین حال |

# ضروری وقعات قابل یادداشت

سوائے انکے ۲۰ بادشاہ اور بھی دہلی کے ہوئے انہوں نے صرف دو دو دن راج کیا اسلئے انکو ترک کیا گیا۔

سکندر نے ۳۲۳ برس قبل از عیسیٰ ہندوستان پر حملہ کیا۔ لشکر نوشیروان آیا ۵۰۳ء میں ظلم اسلام ہوا عہد ولید میں ۷۱۱ء۔ سبکتگین کے حملات ۹۷۰ء۔ محمود غزنوی ۱۰۰۱ء سومنات ٹوٹا ۱۰۲۴ء۔ شہاب الدین غوری آیا اوّل ۱۱۹۱ء۔ پرتھی راج کو پکڑا ۱۱۹۳ء قطب الدین ایبک دلّی کا بادشاہ ہوا ۱۲۰۶ء۔ چنگیز خان کی فوج ہندوستان میں آئی ۱۲۱۲ء۔ عورت بادشاہ ہوئی ۱۲۳۶ء۔

شنکر اچاری بقول بعضے ہمعصر محمدؐ تھا اور بقول کشمیریان اوسکو ۱۷۰۰ سال ہوئے۔ اُس نے کشمیر سے لیکر کنیا کماری تک بودھ مذہب کو کھنڈن کیا اور شیومت پھیلایا

اور کشمیر مین ابہنا گفتا چاریہ نے اسکو شکتی پوجن پر قایل کیا اور ان دونون کا مباحثہ سندیان پربت پر ہوا تہا جسلئے کوہ مذکور کوہ شنکراچارج کی نام مشہور ہے شنکراچارج ۳۲ سال کی عمر مین انتقال ہوگئے تہے ؞

# تاریخ تواریخ گلدستۂ کشمیر

از زبان دُرفشان مہر وسط اسماء علم و ہنر خرد ور دانش پرور نظامی ثانی مطاع جہان و جہانی برگزیدۂ عالمان و فاضلان عہد احد تخلص بہ **مقبل** شاعر کشمیر ؞

خوشا کز انتسام فیض حق در گلشن دنیا ‌ ‌ ‌ شگفتہ غنچۂ دلہا بُرفتہ نافۂ گلہا

وزید سو بسو بادِ نسیم رافت باری ‌ ‌ ‌ نمودہ شامہ عامہ شمیم خامہ بویا

چہ خامہ کز سر تحریر نامہ در بیان آمد ‌ ‌ ‌ کلید مخزن تالیف کشمیر از الف تا یا

چہ تاریخے کہ تالیفش نمودہ صادق القولے ‌ ‌ ‌ کہ ہر واثق شمارد عروۂ راہی در اوثقا

برہمن پال و گوپال اسم و جسمش ساعی نامی ‌ ‌ ‌ ز دھر گوپال پنڈت خود بجا بلقا و جابلسا

بادراک مضامین جان رہین راہہین او ‌ ‌ ‌ کہین شاگرد او عقل ذہین ہر کہ او دانا

ہمانا تحفۂ کشمیر مطبوع از ہمہ مطبوع ‌ ‌ ‌ بہر طبع ز طبا عیش در ہر ربع در ہر جا

ملخص منتخب کردہ ز صد تاریخ تاریخے ‌ ‌ ‌ کہ آن گلدستہ کشمیر است گلگل چون چمن گونا

مثال سال را از ہنتال شاعری شیوہ ‌ ‌ ‌ ز تمثال بخوز امثال جستہ **مقبل** شیوا

ز روی وجد بلبل در تقلقل آمد از سالش ‌ ‌ ‌ کہ از گلدستۂ کشمیر گل گل آمدہ دل ہا ۱۲۹۴

برید دل ز باد خلد سالِ سمو تش ضون ‌ ‌ ‌ باین گلدستۂ کشمیر شد مشکین جہان گفتا ۱۹۳۴

جہان گردید از گلدستۂ کشمیر بس مشکین ‌ ‌ ‌ ز اوج آسمان سالش بگفتا حضرت عیسی ۱۸۷۷

ز بلبل تا فتہ سر گفت قمری عیسوی سالش ‌ ‌ ‌ بعامہ شامہ با گلدستۂ کشمیر شد بویا ۱۸۷۷ء

مسیحا کردہ ہمپائی خجستہ سال این نسخہ ابا گلدستۂ کشمیر شد مشکین جہان گھفتا

## تقریظ

من زبان فصیح البیان منشی بے بدل شاعر اکمل پنڈت کشمیر بٹ صاحب مدرس کشمیر

وقت است کہ گل برفگند پردہ ز رخ بازہ

زانسانکہ ز فانوس چراغ بدر آید

یعنے بالودہ راوق ربیع رزانت طبع آرا۔ سودہ عطر سمن زار فطانت و ذکا۔ نوبادہ نخل فہم درست۔ تازہ گل حدیقہ فکر چالاک و طبع چست نظر آرا خاطر فریب صغیر و کبیر۔ نسخہ رنگین جغرافیہ و تواریخ دلپذیر مسمی بہ گلدستہ کشمیر بستہ دست گلچین فضل وہنر سرمہ کش نرگس دیدۂ اہل نظر حل ساز معمای عقول و علوم۔ دقیقہ سنج قوہد معلوم نامعلوم۔ واقف اسرار خفی و جلی۔ کاشف استار علمی و عملی۔ محک نقد کامل عیار حزم وہوشیاری۔ مورد خرد خدادا و فیض حضرت باری جمع خوان علوم انگریزی و ریاضی موزون کتب مصنفا عالی زبردست زباندانی و انشا خوانی اردو و فارسی۔ قاعدہ دان نکتہ سنجی سخن وارسی دانائے صاف ذہن و روشن ضمیر سبقت جوہر فکر رسا و فہم اندازہ گیر۔ سرافراز عالی رایان خرد آرا۔ لب پذیر کمالات منشیان انشا و املا معطر ساز دماغ گلچینان باغ دانش منور کن دیدۂ نظر بندان نرگستان بینش۔ صاحب اقبال و کمال شایستۂ اہل قیل و قال برجستہ پنڈت مہر گوپال کول متخلص بہ خستہ۔ گردید گلزار اے مورخان والا سخن را رنگینی و دست فکرت آب و رنگ دہان حدیقہ این خرد را گلچینی بخشیدہ۔ بنام نیز عجب نسخۂ تاریخ بلبل ہمین رنگ گلدستہ بچشم ندیدہ است۔ ہا ہیچ عندلیب چنین نسخہ ریحان خداد لفریب بگوش شنیدہ اگرچہ مؤرخان سلف در خیالات تاریخی کشمیر

باحبابی کہ از راہ طالت فکر سخن آرائی دقیقۂ فرو نگذاشتہ اند لیکن بمقتضائے حفظت شیائے غایب عنک اشیاء استقلال خاطر در حفظ مراتب فرمانروائی حکام و درستی حالات شان باعتدال نداشتہ اند۔ مؤلف چنین مجموعۂ خاطر پسند کہ چون نسیم بہر گلشن و چون صبا بہر گل رسیدہ باجتماع گل ہای گوناگون کہ البتہ رنگ و بوے معنی و صورت اند گلدستہ مرغوب الطبع گلچینان گلزار تواریخ قصص معتبرہ سراپا عزم و سراسر حزم گردیدہ است حقا کہ از قیل و قال درست و مقال رہست ربط کلام مرغوب پیوند سخن خوب چنان داد ہا کہ بے غایلہ تشکیک و تقلید چون و چند فرمانروایان قدیم و جدید بر منصۂ توضیح و تشریح بصورت مستحسن وجہ حسن واقع است و شوقمندان اہل درعہد این نسخہ مظہر المحاقات عجایب ابتحاز نشستہ تمام احوال کشمیر از ہر قسم و اسم و رسم براہین بر صغیر و منیر ساطع۔ چہ در نظر اہل فہ یدحقہ این نسخہ زیبا تعمیم و تشبیہ بروے ورعایت وعاوقتنا بعبارات صاف و موزون از جواہر حالات حکام عادل و ظالم و پیداوار و لقشیجات و مساحت و غیرہم مشحون است و از این آب و رنگ بہ شباہت در مکنون چہ عجب کہ اگر قدر دانان عصر بزینت این گنجینہ ہنر از بوجہ توجہ کمال پیدازند و گنجینہ پرداز را از لطف و نوال مرہون منت سازند کہ در عہد ہا بعد از زمان بعید شہد ربط تواریخ مربوط توام گرفتہ است و از قلم راقم چنین عبارت چنین نسخہ دلنشین تاریخ تازہ سرانجام پذیرفتہ ؂

## تاریخ

| | |
|---|---|
| این نامہ چو بسپر و طبیعت بزبان | بس نرگس خامہ نیک گردش تحریر |
| بگرفت کنار چمن و دامن جوے | دل بہ صفت بلبل موزون تقریر |
| رنگینی و بند و بست چون یافت از و | خوش گفت پے سال کہ گلدستہ کشمیر |

# تاریخ

منکلام شاعر رنگین خیال پنڈت طوطا رام مدرس مدرسہ سرکاری

جغرافیہ سر ز و ز ہوس گفت چو ملہم  زین گلشن دانش شود ادراک معطر
گلدستہ کشمیر جو زینت دہ جان شد  بلبل ز ادب خواند تواریخ برابر

## شلوک تاریخی وتصدیقی ترجمہ راج ترنگنی

از زبان درفشان فاضل اجل کامل اکمل خورشید سپہر علم سنسکرت پنڈت امو در صاحب عالم ونگا ٹھ

## معنی شلوک

پرانی راج ترنگنی کے مترجموں نے اصل ترجمہ کرنیمین بعض مقامات پر غلطیان کی ہین اس سبب سے اصلی وصحیح ترجمہ والی تواریخ گوپال کول نے بناہی اسمین پنڈت امودر کی تصدیق ہے اور شنکر صاحب نے اسکو بیان کیا ہے اسکی تاریخ تصنیف بکرمی ۱۹۳۴ ہے - وید - اگنی - گو - بہو
۱ ۹ ۳ ۴

रवैराजतरङ्गिणीविवरणोपारंगतानो इति भट्टार्यप्रतिवर्णाकं
ध्यारचयद्गोपालकौलो ह्यदः काश्मीराद्भुतमंत्रसम्मानिधरो
दामोदरः शङ्करो वक्ता विक्रमभूपशाककलना वेदाग्नि
गोभूमिता

# تمت

# تمام شد تواریخ گلدستہ کشمیر

# خاتمۃ الکتاب

الحمد للہ بہ یمین برکات بادشاہ حقیقی سلطان السلاطین خالق ارض وسما داور بیہمتا دین و دنیا بعہد معدلت مہد - فرشتہ خصلت - ملایک سیرت ملک مرتبت جمجاہ وسکندر شوکت دارا حشمت آفتاب سپہر معدلت - بدر منیر چرخ سخاوت **حضور ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ** بادشاہ انگلستان وقیصر ہندوستان دامت اقبالہا - جنکے نائب السلطنت حضور لامع النور رفاہ جوی عام وخاص - حق پرور وحق شناس - سر حلقہ سلسلہ ارادت وسجادہ نشیں مسلم الولایت - جوہر نمای آئینہ اسرار آلہی وچہرہ کشای صورت حق آگاہی - چارہ ساز درماندگان بحر وبر - غریب نواز رعایا پرور - فرمانفرمای روشنضمیر مہر دل عزیز بیعدیل ونظیر خوشخو وفرخندہ خصال صاحب جاہ وبلند اقبال قدر افزای اہل کمال - معاون شرفاء ودستگیر غرباء جناب معلی القاب حضور نواب مستطاب جی - ایف - اس - آر - آر - جی - پی - سی - سی - ایم ایس - آی **لارڈ مارکوئیس اوف ریپن** ویسرای اورگورنر جنرل ہندوستان اور انکے نائب حضور فیضگنجور گوہر اکلیل جہانداری جوہر شمشیر شہریاری مردمک دیدۂ مروت آب گوہر فتوت مخزن جود والکرم منبع الفیض والنعم چارلس امی **ایچسن صاحب بہادر** کے - سی - ایس - آئی - سی آئی ای - لفٹنٹ گورنر ممالک پنجاب ہیں - اور ریاست جموں وکشمیر مین سر تحقیہ رمہاراجہ صاحب دہرم اوتار دہرم مورت صاحب تاج وتخت حاتم ثانی ورۃ التاج حکمرانی گوہر دریای سخاوت لعل کان رحمت زینت بخش افسر و

اورنگ خدنگ کام آچام و غا و جنگ سر مہاراجہ **رنبیر سنگہ صاحب**
**بہادر** جی سی۔ ایس۔ آئی معہ اپنے نایب السلطنت جناب فیضماب مہاعد
انتساب ارسطو فطرت لقمان حکمت امیر ابن امیر صاحب عقل و تدبیر علامہ الدھر
فہامہ عصر صاحب تصانیف عالیہ و تالیفات عالیہ عالی ہمم عطارد رقم جناب
**دیوان اننت رام صاحب بہادر** مدار المہام جزو کل حکمران ہین ॥

یہ کتاب لاجواب گلدستہ بوستان خطہ کشمیر و گلبن گلستان مقامات متعلقہ خطۂ بے نظیر
یعنی کتاب مستطاب تواریخ گلدستہ کشمیر بہ نظر فیض اثر قدر دان اہل علم و ہنر فیض رسان
صاحبان سخن پرور فاضل اجل عالم اکمل امیر دریا دل جناب فضیلت مآب لفٹنٹ
کرنل ڈبلیو۔ ایم **ہالراڈ صاحب** ڈایرکٹر سر رشتہ تعلیم پنجاب دام اقبالہ
و توجہ موجہ امیر روشن ضمیر فیاض کامل سیر چشم منشی بے بدل۔ قدر دان شرفاء
فیض رسان غرباء۔ نیک طینت خوش سیرت زبدۃ الانام والا مقام **منشی سالگرام**
**صاحب** مالک آریہ پریس زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوئی ॥

امید ہے کہ گورنمنٹ عالیہ ہند و پنجاب و حضور مہاراجہ صاحب بہادر والی کشمیر
خصوصاً۔ و امراے روزگار و شایقین علم تواریخ عموماً اُسکی قدر افزائی سے مُصنف
کو آبرو بخشکر باعث اشاعت علوم و فنون ہونگے جسکی بابت اِس کتاب مین شکریہ
و سپاس درج ہوگا اِس کتاب کے چھاپنے مین گو راقم نے ایک عرصہ سے سعی کی تھی
جسکے لئے جناب منشی صاحب مکرم معظم والا ہمم تجربہ کار نیک کردار مقبول
روزگار بلبل شاخسار بلاغت ہزار داستان گلزار سخاوت روشن خیال روشن
راے **منشی رائے سکھ رام صاحب** مالک مطبع نامی کوہ نور
نے بعطاے حق چھاپدینے کا وعدہ کیا تھا مگر شومئی بخت و گردش فلک کمبخت سے سجھ

حاسدان کینہ پرور وخصمان خودغرض وخودسر تدبیرمند کو رعمل پذیر نہوئی۔
مگر شکر صد شکر کہ باوجود تباہی وویرانی راقم روسیاہی مخالفان دغاشعار کے بعد
عام وخاص کو عموماً و مہاراجہ صاحب ومدار المہام کشمیر کو خصوصاً بیقصوری
راقم ہر ایک پہلو سی بپایہ ثبوت پہونچی گو بعض ناواقفون کو ہنوز شائبہ
اشتباہ باقی ہی۔ اگر راقم اپنے ولینعمت کا جان نثار خیر اندیش
دعاگو ہے اور شکریہ ادا کرتا ہے جناب عمو یصاحب پشت پناہ نیازمندان و
تکیہ گاہ بیکسان دستگیر درماندگان حاتم وقت مہمان نواز ہر دلعزیز سراپا خلق
وصاحب تمیز جناب پنڈت کیدس ناتھ صاحب کول کا جنہون نے
ہمراہی جناب قبلہ گاہی صاحب بندہ میری ایام نافرجام مین اندفاع ایام
منحوس راقم مین گوناگون تکالیف بوقلمون مصایب وزیربار یون سی
دلی ہمدردی فرمائی اور ممنون ہون منشی سالگرام صاحب
ولالہ رامداس صاحب مالکان آریہ پریس وجناب مجسم خیر وکریم النفس
منشی دیوان چند صاحب مالک وکٹوریہ پیپر سیالکوٹ وسید
نصر علی صاحب مالک نصرت المطابع دہلی۔ وبزرگان قوم قیمان سلمہ
کشمیر و مراۃ الہند لکھنوء کا جنکی نیک رائین اور پاک خیالات اور
سچی ہمدردیان میرے حق مین مفید ترین۔ جنکا ازبس مرہون منت ہون۔
امید ہے کہ ناظرین بہ تمکین اس کتاب کی اغلاط وصحت پر جو عدیم الفرصتی
وسے اسیگی کیجا لتہین واقع ہوئی ہون بقول الانسان مرکب
السہو والنسیان پردہ اصلاح سی معاف کرکے مجھی راقم بدعائے
خیر یاد کرین۔

ریمارک

# گلدستۂ کشمیر

مُصنّفہ

جناب پنڈت ہرگوپال صاحب کول متخلص بہ خستہ

ایڈیٹر

اخبار رویش اوپکارک و ریفارمر

مینے اس کتاب کو بہ اثنائے طبع اکثر مقام سے دیکھا گو مفصل طور پر اسکے دیکھنے کا مجھے موقعہ نہ ملا تاہم بنظر اجمالی جہانتک میری نظر سے گذری مین اسپر دلیرانہ صاف ظاہر کرتا ہون " یہ ایک قاعدہ ہے کہ جب کوئی نئی چیز کسی معتبر کی نظر سے گذرتی ہے تو وہ اسکے ہر پہلو سے دیکھتا ہے اور زیادہ تر عیوب پر خیال رکھتا ہے پس مینے نکتہ چینی کی نظر سے اسے بغور دیکھا مُصنف کی فصاحت تحریر۔ متانت تقریر۔ درستی الفاظ۔ حسن معنی۔ سلاست عبارت اور سیدہے سادے بول چال روزمرہ کا کیا کہنا۔ واقعی تصنیف ہو تو ایسی ہو۔ لیاقت کی یہ معنی نہین کہ ہمالیہ کے پہاڑون کے سے ثقیل الفاظ بھر دئے جائین یا لغت کے لغت الٹکر رکھ دئے جائین۔ بلکہ آسان و مختصر الفاظ مین مطلب کا ادا کرنا بڑی خوبی کی بات ہے۔ جسکو مُصنف نے اچھی طرح مدنظر رکھا ہے۔ اسکے مطالعہ سے طبیعت گھبراتی نہین بلکہ لطف مزید حاصل ہوتا ہے۔ ورنہ اکثر کتابین مینے دیکھی ہین جنکے مُصنفون نے فضول عبارت آرائی کی ہے مطلب تو صرف اسقدر مختصر کہ ایک سطر مین آئے۔ مگر عبارت آرائی اسقدر طول کہ دو دو تین تین صفحہ ضائع کردئے گو ہنوز صرف مطلب ایک ہی نہین لکھا

کیا یہہ لیاقت ہے - افسوس ایہی باعث ہی کہ ایشیائی مصنفونکا نام بدنام ہورہا ہے ورنہ فی زمانہ بہی وہ مصنف اور محقق ہمارے ملک مین موجود ہین جو یوروپین مصنفون کے ہم پلہ کیا بلکہ بڑہ چڑہ کر ہونگے) مین اِس کتاب کے مصنف کو اس زمرہ سے علیحدہ تصور کرتا ہُون ؛

مین ایک مدت سے ملک کشمیر کی تاریخ کے دیکہنے کا مشتاق تہا کہ اکثر مختلف تواریخون گلذار کشمیر اور آئین اکبری - اکبرنامہ - و توزک جہانگیری مین اس ملک کے بعض بعض حالات و مقامات کا بیان بوضاحت درج ہے - مگر آجتک ایسی مفصل و مشرح تاریخ مجھے دستیاب ہوئی نہی - بہلا کیونکہ حاصل ہوتی جب تصنیف ہی نہین ہوئی ہتی - بیشک ہمارے ملک کو ایسی تصنیف کی ضرورت ہتی - بارے یہہ مشکل بہی پنڈت صاحب کی طفیل حل ہوگئی ؛

اسکے حصہ اوّل مین جو جغرافیہ ملک کشمیر درج کیا گیا ہے وہ بہت ہی عمدہ ہے اِس سے بڑہکر ہونا مشکل ہے - آپ کی لیاقت اور تحقیقات اوس سے خوب ظاہر ہوتی ہے حصہ دوم تاریخ بہی نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے سرانجام پذیر ہوا ہے اِس حصہ کی تصنیف مین مصنف نے بہت خون جگر کہایا ہوگا - کیونکہ ایسی مبسوط تواریخ کا لکہنا کارے دارد - ہندوستان کی صحیح تواریخ کا ملنا بہت مشکل ہے - اول تو قدیم تواریخ مختلف صدمات کے باعث بالکل غارت ہوگئی - دوم اگر کہین کچہہ پتہ ملتا ہے تو وہ قصہ کہانی کے پیرایہ مین ہونے سے قابل اعتبار نہین ٹہرایا جاتا - کیونکہ جس مین مبالغہ حد سے زیادہ بہرا ہوتا ہے - مگر ہم مصنف کو مبارکباد دیتے ہین کہ اوس نے اوس حصہ کی تصنیف مین بڑی جان کاہی کی ہے بہت ٹہیک ٹہیک حالات کا پتہ لگایا ہے اِس حصہ مین کورو پانڈون کی ابتدا سے تاحال بہت مشرح و بسط سے حال لکہا ہے ؛

حصّہ سوم کو ابھی مینے دیکھا ہنین - مگر یقین ہے کہ وہ بھی ایسا ہی ہوگا فی الحقیقت جو بیان لکھا ہے
اوسکا فوٹو کھینچ دیا ہے ٭

میرے نزدیک بلا ریب یہہ رسالہ شائقین تاریخ کے لئے بڑا دلچسپ اور مفید ہوگا اور سیاحان
ملک کشمیر کے لئے تو ایک ہادی و رہنما ہے کہ اونکو ہر ایک مقام سے خبردار کرے - مین اِسپر
اور کچھہ ہنین لکھہ سکتا - کیونکہ اسکی تعریف کے لئے میری پاس الفاظ کم ہین - جو شخص
اسے خرید کر مطالعہ کریگا اوسے خود معلوم ہو جایگا کہ کس رتبہ کی تصنیف ہے - کیا یہہ اُسکی
تعریف کم ہے کہ ڈایرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے دو سو کا پئین سررشتہ تعلیم کے لئے یکمشت خرید فرمائین
اب مین آخر مین صرف یہہ ظاہر کرنا چاہتا ہوُن کہ ہر ایک لایق اور تعلیم یافتہ شخص کو چاہئے کہ وہ
ضرور ایک ایک جلد خرید کر مطالعہ فرمائین - اور ہماری مصنف کا حوصلہ بڑہائین تاکہ اوسے اور
عمدہ عمدہ تصانیف کے شایع کرنے کی جرات ہو ٭

گپت رائے - نادر

## معذرت

افسوس ہے کہ بسبب غفلت بعض کارپردازان اس کتاب مین کہین کہین غلطیان لفظی ہوگئی ہین
ناظرین معاف فرماوین غلطنامہ شامل ہے -

العبد
بندہ ہرگوپال

## اطلاع

کوئی صاحب اِس کتاب کے شایع یا اِسکے کسی جزو کے تغیر و تبدل کرنے مین بلا اجازت مصنف جرات
نفرماوین ورنہ ہرجہ دینے کے ذمہ وار ہونگے

العبد
بندہ پنڈت ہرگوپال کول مولف کتاب

## التماس

جو صاحب چاہین کتاب ہذا پنڈت ہرگوپال کول مہتمم مطبع فارسی آریہ پریس لاہور سے بارہ آنہ قیمت
سالم فی جلد معہ محصول ڈاک منگوالین - ٭